پنجاب میں علوم القرآن و تفسیر القرآن پر غیر مطبوعہ اردو مواد کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ

(تحقیقی مقالہ برائے پی ایچ ڈی علوم اسلامیہ)

مقالہ نگار — نگران مقالہ

رفیع الدین رول نمبر13 — ڈاکٹر فرحت نسیم علوی

toobaa-elibrary.blogspot.com

شعبہ علوم اسلامیہ، یونیورسٹی آف سرگودھا

سیشن(15-2012)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

toobaa-elibrary.blogspot.com

حلف نامہ

میں نے پی ایچ ڈی (علوم اسلامیہ) سیشن 15-2012 میں باقاعدہ داخلہ لیا۔ میں حلفاً اقرار کرتا ہوں کہ مقالہ ہذا بعنوان،"پنجاب میں علوم القرآن و تفسیر القرآن پر غیر مطبوعہ اردو مواد کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ" میری ذاتی کاوش ہے۔اس عنوان پر کسی اور جامعہ میں پی ایچ ڈی (علوم اسلامیہ) کی ڈگری کے حصول کے لیے کوئی تحقیقی مقالہ پیش نہیں کیا گیا۔

رفیع الدین

پی ایچ ڈی(علوم اسلامیہ)

toobaa-elibrary.blogspot.com

تصدیق نامہ

تصدیق کی جاتی ہے کہ طالب علم مذکور نے تحقیقی مقالہ ہذا بعنوان، ”پنجاب میں علوم القرآن و تفسیرالقرآن پر غیر مطبوعہ اردو مواد کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ“ میری نگرانی میں مکمل کیا اورPhD کی سند کے حصول کے لیے تمام قواعد و ضوابط پورے کیے۔

ڈاکٹر فرحت نسیم علوی

شعبہ علوم اسلامیہ یونیورسٹی آف سرگودھا

toobaa-elibrary.blogspot.com

انتساب

اللہ رب العزت کی بے پایاں رحمت اور فضل و کرم کے نام

جس کے طفیل قرآن کریم جیسی حاکم، مقدس، لاریب اور بے مثل

کتاب ھدیٰ کے خدام کی مبارک فہرست میں نام شامل ہونے کا

شرف کامرانی، تفضل جاودانی اور سرمدی تکرم انسانی حاصل ہوا۔

(اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا)

toobaa-elibrary.blogspot.com

اظہار تشکر

رب ذوالجلال والاکرام کے حضور سربسجود ہوں کہ اس کے بے پایاں فضل وکرم سے مجھے اپنا نام خدام القرآن میں لکھانا نصیب فرمایا۔ لاکھوں درود وسلام اس نبی برحق پر جس کو انسانیت کا معلم کامل بنا کر بھیجا گیا جس نے انسانیت کو سچائی کا درس دیا جس کی انسانیت نواز تعلیم وتربیت نے انسان کو معراج کمال عطا کیا اور امت مسلمہ کے لیے علم کا حصول ناگریز قرار دیا اور ان تمام اہل ایمان پر اللہ رب العالمین کی بے شمار رحمتیں وبرکتیں ہوں جنہوں ان کی پیروی کی اور علم کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچایا۔

اس کٹھن سفر میں بے شمار کرم فرماؤں کے بے حساب احسانات ہیں جو قدم قدم پر شجر سایہ دار بنے بلکہ جہاں کہیں آبلہ پائی محسوس ہوئی ان شخصیات نے میری مسیحائی کی۔ ان محسنین کی فہرست تو کافی طویل ہے لیکن اختصار کے پیش نظر اپنے تمام محسنوں سے معذرت کے ساتھ یہاں صرف ان بزرگوں کے عملی تعاون کے بغیر مقالہ ھٰذا کی تکمیل ممکن نہ تھی۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلے میرے مشفق جناب محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر صاحب چیئر مین شعبہ علوم اسلامیہ سرگودھا یونیورسٹی کا شکر گزار ہوں جن کی رہنمائی نے ہمت بندھائی اور ان کی شفقت اور پذیرائی نے اس پہاڑ سے مرحلے کو سر کرنے کا حوصلہ دیا۔ محترمہ ڈاکٹر فرحت نسیم علوی صاحبہ کا مشکور ہوں انہوں نے میری بہت حوصلہ افزائی فرمائی۔ موصوف جہاں ایک مثالی استاد کی تمام خوبیوں سے متصف ہیں وہاں بطور انسان بھی اتنے ہی عظیم ہیں۔ ان کی علم دوستی، طبع کا دھیما پن اور مقصد سے وابستگی وہ اوصاف ہیں جن کے باعث وہ منفرد اور یکتا ہیں۔

ان کے علاوہ میرے دوسرے اساتذہ کرام خصوصاً شرافت و تحقیق کے پیکر جناب پروفیسر ڈاکٹر فیروزالدین شاہ صاحب اور محترم پروفیسر جناب ڈاکٹر شہباز منج صاحب، محترم جناب پروفیسر ڈاکٹر شمس البصر صاحب کا خصوصی شکریہ ادا کرتا ہوں جن کے قیمتی مشورے میرے لیے مشعل راہ ثابت ہوئے۔ میرے لیے تحقیقی جہتوں کے دروازے کھولنے میں ان شخصیات کی رہنمائی ناقابل فراموش ہے۔ سرگودھا یونیورسٹی کے شعبہ اسلامک سٹڈیز کے میرے رفیق کار جناب پروفیسر محمد رمضان اور پروفیسر محمد ریاض صاحب کی چاہت، خلوص اور ایثار کو راقم اپنے لفظوں میں سمیٹ نہیں سکتا۔ میں ان اصحاب کا خصوصی طور پر سپاس گزار ہوں کہ راقم کو جب کبھی ان سے کسی معاملے پر مشاورت یا تعاون کی ضرورت پڑی تو انہوں نے اپنی نجی مصروفیات کو ترک کر کے میرے مسئلہ کو اہمیت دی۔ یوں تو یہ فہرست بہت طویل ہے کیونکہ اس میں پورے پنجاب کے مختلف اداروں کے ذمہ داروں کا تعاون، محبتیں اور کاوشیں شامل ہیں اگر ان احباب کے صرف نام شمار کیے جائیں تو ایک طویل فہرست تیار کرنا پڑے گی۔ اللہ کریم ان سب احباب، معاونین اور بالخصوص میرے ادارے کے تمام اساتذہ کرام کو جزائے خیر عطا فرمائے جنہوں نے ہر ممکن تعلیمی دوستی کا ثبوت دیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

Abstract

In this research work "The unprinted urdu material on " Uloom al Quran and Tafseer al Quran in the province of Punjab" has been analysed. Manuscripts, and drafts of Madaris, personal research work in private and public unviersities, liberaries, the thesis of M.phil and Ph.D level in different universities of the province of Punjab have been discussed. Thesis has been started in the name of Allah, dedication, declration, thanks, certificate, abstract, preface and the table of contents. The preface consists of intruduction, validity, basic problems, targets and method of the research. The First Chapter consists of Uloom al Quran in Punjab. This chapter contains geoghraphy of Punjab, introduction and evolution of Uloom al Quran in Punjab, the start and evolution of Urdu landguage in Punjab and introduction and background of Uloom al Quran in Punjab. In Second Chapter the thesis of Mphil and Ph.D level on Uloom ul Quran in the universities erected in Lahore Division have been analysed. In Third Chapter the thesis at Mphil and Ph.D level of Uloom ul Quran in the universities erected in Islamabad and Rawalpindi Division have been analysed. In Fourth Chapter the thesis at Mphil and Ph.D level of Uloom ul Quran in the universities erected in Multan Division have been analysed. In Fifth Chapter the thesis at Mphil and Ph.D level on Uloom ul Quran in the universities erected in Faisalabad Division have been analysed critically. In Sixth Chapter the thesis at Mphil and Ph.D level on Uloom ul Quran in the universities erected in Bahawalpur Division have been analysed critically. In Seventh Chapter the thesis at Mphil and Ph.D level on Uloom ul Quran in the university and instituitions erected in Sargodha Division have been analysed critically. Eighth Chapter comprises the analysis of drafts and manuscripts present in universities mosques, islamic institutions, public and personal libraries in the Province of Punjab. At the end of the thesis conclusion of the research, recommondations, selection of right hypothesis, bibiography, indices of Quranic verses, Ahadiths, terminologies, persons, and places have been given .

toobaa-elibrary.blogspot.com

ملخص

زیر نظر تحقیقی مقالہ پنجاب میں علوم القرآن و تفسیر القرآن پر غیر مطبوعہ اردو مواد کے (تحقیقی و تنقیدی جائزہ) کے حوالہ سے لکھا گیاہے۔مقالہ کی ابتداء تسمیہ، انتساب، اظہار تشکر، فہرست موضوعات اور Abstract سے کی گئی۔ اہمیت، بنیادی مسئلہ، اہداف تحقیق اور طریقہ تحقیق پر مشتمل ہے۔باب اول: پنجاب اور علوم القرآن، پنجاب کا مختصر جغرافیہ، فصل ثانی: علوم القرآن کی تعریف اور آغاز وارتقاء۔فصل سوم پنجاب میں اردوزبان کی ابتداء وارتقاء۔فصل چہارم میں پنجاب میں علوم القرآن پر کیے گئے کام کا تعارف اور پس منظر شامل بحث ہیں۔دوسرا باب لاہور زون میں موجود علوم القرآن پر مشتمل مواد کا تجزیہ پیش کیا گیاہے۔تیسرے باب میں ملتان زون میں دستیاب علوم القرآن و تفسیر القرآن پر غیر مطبوعہ اردو مواد کا تحقیقی تجزیہ ہے ۔ چہارم میں فیصل آباد زون میں موجود علوم القرآن و تفسیر القرآن پر موجود اردو مواد دیا گیا۔پنجم میں بہاول پور زون میں موجود علوم القرآن و تفسیر القرآن پر موجود اردو موادد یا ہے۔ باب ششم میں سرگودھا زون میں علوم القرآن و تفسیر القرآن پر موجود اردو مواد کا تجزیہ پیش خدمت ہے۔ہفتم میں مسودات اور مخطوطات کی صورت میں علوم القرآن و تفسیر القرآن پر موجود اردو مواد زیر تحقیق ہے۔مقالہ میں علوم القرآن کا لغوی اصطلاحی،اس کی انواع و اقسام دی گئی ہیں۔فنی حیثیت سے علوم القرآن کے ارتقاء کا ایک تاریخی جائزہ پیش کیا گیاہے۔خطہ پنجاب کے مختلف اداروں، جامعات، پبلک اور نجی لائبریریوں میں موجود علوم القرآن و تفسیر القرآن پر غیر مطبوعہ اردو مواد کا الگ الگ تجزیہ پیش کیا گیا۔مذکورہ مواد کے مآخذ و مراجع زیر بیان ہیں۔مقدمہ میں اٹھائے گئے سوالات کے جوابات دیئے گئے ہیں۔نتائج بحث اور سفارشات درج کئی گئی ہیں۔فرضیات میں درست فرضیہ کی نشاندہی کی گئی ہے۔آخر پہ اصطلاحات کی فہارس بھی مرتب کی گئی ہیں۔قرآنی آیات کی فہرست اور احادیث کی فہرست مقالہ کی ترتیب سے مرتب کی گئی ہے۔اصطلاحات، اماکن اور اعلام کی فہارس کو الف بائی انداز میں درج کیا گیاہے۔مصادر و مراجع کی فہرست میں پہلے حروف تہجی کے اعتبار سے کتاب کا نام لکھا گیاہے پھر مؤلف، جلد، صفحہ، مطبع اور آخر میں سن طباعت / اشاعت لکھا گیاہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

فہرست عنوانات

باب نمبر	تفصیل عنوانات	صفحہ نمبر
"، "	مقدمہ	9
1	پنجاب کا مختصر جغرافیہ ،اردو زبان اور علوم القرآن کا آغاز وارتقاء	16
2	لاہور ڈویژن میں علوم القران و تفسیر القرآن پر لکھے گئے مقالات کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ	52
3	ملتان ڈویژن میں علوم القران و تفسیر القرآن کے مقالات کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ	103
4	فیصل آباد ڈویژن میں علوم القرآن و تفسیر القرآن پر مقالات کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ	124
5	بہاولپور ڈویژن میں علوم القران و تفسیر القرآن پر مقالات کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ	151
6	سرگودھا ڈویژن میں علوم القرآن و تفسیر القرآن پر مقالات کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ	172
7	پنجاب میں علوم القرآن و تفسیر القرآن کے مخطوطات و مسوّدات کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ	198
	خلاصہ بحث	262
	نتائج تحقیق	263
	سفارشات وتجاویز	265
	مصادر و مراجع	267

toobaa-elibrary.blogspot.com

مقدمہ

الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ اشرف الانبیاء والمرسلین وعلیٰ اٰلہ واصحابہ اجمعین ومن تبعھم الیٰ یوم الدین۔

ہر دور میں اہل علم کی راہیں، جہتیں اور ان کے مختلف زاویے انسانی فہم وادراک اور اس کے محدود زمانی و مکانی مقاصد سے وابستہ رہے ہیں۔علم کبھی مکمل نہیں ہوتا کیونکہ علم تو پوشیدہ اسرارورموز کے مسلسل انکشاف کا نام ہے۔اس کی تکمیل تو صرف اس صورت ہو سکتی ہے کہ یا تو کائنات کے مخفی اور پوشیدہ راز ختم ہو جائیں یا پھر انسان کا جذبہ تحقیق وتجسس سرد پڑ جائے۔مطالعہ اور قارئین کی سہولت کی خاطر ہر علم کا الگ الگ موضوع کا تعین کرنا نہات ضروری ہے۔گویا کسی علم کے موضوع بحث سے مراد وہ تمام مسائل ہیں جن پر ایک خاص زاویے سے ایک خاص مقصد کے لیے روشنی ڈالی جاتی ہے۔تحقیق ایک بحر عمیق ہے اور کوئی محقق اس بات کا دعویٰ نہیں کر سکتا کہ اس نے تمام علوم کو اپنے دامن میں سمیٹ لیا ہے۔یہ تو محض رب محمد ﷺ کا فضل وکرم ہے جس کی خاص توفیق سے تحقیق کا ایک معمولی گوشہ صفحہ قرطاس پر منتقل کرنے کا حوصلہ ملا ہے۔

میرے لیے یہ ایک انتہائی خوشی اور مسرت کا موقع ہے کہ مجھے ایک ایسے عنوان پر کام کرنے کا موقع میسر آرہا ہے کہ کائنات کی عظیم اور مقدس ترین کتاب قرآن کریم کے غیر مطبوعہ اردو مواد کو پہلے جمع کرنا پھر اس کا تجزیہ کرنا۔جب سرگودھا یونیورسٹی میں ۲۰۱۲ء میں داخلہ ہوا تو کئی رفقاء کہنے لگے کہ آپ اپنے مقالہ کے لیے کس قسم کا عنوان تجویز کررہے ہیں تو فوری طور پر کوئی بات ذہن میں پختہ طور پر نہ آرہی تھی۔پھر وقت کے ساتھ ساتھ مختلف عنوانات آتے رہے۔ اس کے بعد حاشہ خیال میں ایک سوچ ابھری کہ کیوں نہ خدام القرآن جیسے سعادت مندوں کی مبارک فہرست میں نام لکھوانے کی کوشش کی جائے۔اس لیے کہ قرآن مجید ایک ایسی کتاب مبین ہے جس کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہوسکتے یہ ایک زندہ اور دائمی معجزہ ہے۔قرآن کی عظمت ورفعت کا اندازہ تو اس کے نازل کرنے والے کی شان کبریائی کے مطابق ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا(فَضْلُ کَلَامَ اللّٰہِ عَلٰی سَائِرِ الْکَلَامِ کَفَضْلِ لِلّٰہِ تَعَالیٰ عَلٰی خَلْقِہٖ)(۱)اس لیے علوم قرآنی کو کما حقہ بیان کرنا اس کے علوم ومعارف اور اسرارو رموز کا مکمل ادراک کرنا کسی کے بس کی بات نہیں۔انسانی عجزاور محدود علمیت کے باوجود شائقین علوم القرآن نے اپنی بساط کے مطابق اس سلسلہ میں اپنے اپنے انداز میں گرانقدر کارہائے نمایاں انجام دیے ہیں۔ان شاہکار علمی کارناموں کو دیکھ کر ان کے حسن نیت کے جلوے صاف دکھائی دیتے ہیں۔ان حضرات نے کتاب اللہ کا فیض آنے والی نسلوں کو منتقل کرنے میں حتی المقدور کوششیں کی ہیں۔جزاھم اللہ اجمعین۔

قرآن کریم سے نفع اٹھانے کے لیے ضروری ہے کہ قرآن کی عظمت اور اس کی صداقت کا یقین، لہو کے مانندرگوں میں دوڑتا ہو اور تلاوت وتدبر کی یہ کیفیت ہو کہ قرآن مجید ہی اس کا مونس و ھمدم بن گیا ہو۔امام شاطبیؒ (م ۷۹۰ھ)نے موافقات میں کیاخوب فرمایا لکھتے ہیں:۔" جو شخص دین کو جانتاہے قرآن ہی کو اپنا مونس و ھمدم بنائے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

شب وروز قرآن ہی سے تعلق ہو، یہ ربط وتعلق علمی اور عملی دونوں طریقوں سے ہونا چاہیے۔ایک ہی پر اکتفا نہ کرے جو شخص یہ کرے گا امید ہے کہ وہ مقصود پا لے گا"(۲)۔

در حقیقت یہی وہ نسخہء کیمیا ہے جس کے استعمال سے قزاق و رہزن ، جبرائیل امین کے اسرار کے امین و ہم راز بن گئے۔یہی وہ گنج گرانمایہ ہے جو کو پا کر بادیہ نشین کی نگاہوں میں لعل و گوہر خزف ریزوں سے زیادہ قیمت نہ رکھتے تھے۔یہی علم وحکمت کا وہ بیش خزانہ ہے کہ بڑے بڑے عقلاء روز گار کو اسی کی رہنمائی کے سہارے اپنی زندگیوں کی منزلوں کو طے کرنے کافیصلہ کرنا پڑا اور اُس کے حکیمانہ نظریات کے مقابلہ میں اپنی محدود عقل وخرد کی شکست کے اعتراف ہی میں ان کو لذت محسوس ہوئی۔اس لئے ضرورت ہے کہ مسلمانوں کے رُخ کو اسی قبلہء مقصود کی طرف موڑا جائے۔اس آہوئے خوابیدہ اورزخم خوردہ کو پھر سوئے حرم لے جایا جائے اور اس مقدس آسمانی صحیفہ کی وساطت سے اپنے بخت خفتہ کو پھر بیدار کیا جائے۔

کتاب ہدایت کی تفہیم و تبیین کے لیے اپنی قومی اور مادری زبان میں علوم القرآن کے حوالہ سے اس مقدس فریضے میں کوئی خدمت کر کے اپنا حصہ ڈالا جائے۔اس حوالہ سے بھی قرآنی علوم اورتفاسیر وتراجم ہیں۔اردوکاطرہ امتیاز ہے کہ ترجمہ و تفسیر قرآن کا سب سے زیادہ لٹریچر اسی میں لکھا گیا۔ڈاکٹر احمد خان کی مرتبہ"قرآن حکیم کے اردو تراجم۔کتابیات،اسلام آباد ۱۹۸۷ء" میں ان کے ۱۰۱۱ اندراجات موجود ہیں(۳)۔اردو زبان کا اولین ترجمہ وہی ہے جو ۸۸۳ء میں راجہ الور کی فرمائش پر لکھا گیا۔اسی عہد کی ہندی اور ابتدائی دور کی اردو میں کچھ زیادہ فرق نہ تھا(۴)۔

مسلمانوں نے قرآن مجید کے ساتھ جو اعتنا کی اور اس کے متعلق جو خدمتیں انجام دیں ان کی حسب ذیل جلی تقسیم کر سکتے ہیں۔

۱۔تشریح مسائل عامہ متعلقہ قرآن۔مثلاً :۔کیفیت نزول ، کتابت قرآن، قرأت وتجوید قرآن۔

۲۔تدوین علوم متعلقہ قرآن۔مثلاً :۔علم الامثال، علم الاعراب، علم المجاز۔

۳۔تفسیر معانی والفاظ قرآن۔مثلاً :۔کتب تفاسیر عامہ۔

معرفت کیفیت نزول قرآن، معرفت آیات وسور مکیہ ومدنیہ، معرفت اوقات وازمنہ نزول، معرفت مقامات واماکن نزول، معرفت جمع وترتیب قرآن، معرفت تعداد وسور وآیات وکلمات قرآن، معرفت مجمل، و بین، مقید و مطلق، و عام و خاص، ومنطوق و مفہوم، محکم و متشابہ قرآن،معرفت دلائل قرآن، معرفت، مخاطبات قرآن، معرفت حصر و تخصیص وایجاز واطنابِ قرآن وقس علی ذلک۔

علمائے اسلام نے قرآن کریم کے متعلق جو خدمات انجام دی ہیں انہوں نے کتاب اللہ کے ہر شعبہ سے اتنے علوم مدون اور اس قدر کتب تصنیف کر دیں کہ حصر بھی ناممکن ہے۔کشف الظنون اور فہرست ابن الندیم میں سینکڑوں علوم و تصنیفات متعلقہ علوم القرآن کا ذکر ہے جو آج کل بالکل نا پید ہیں۔تاہم تلاش و جستجو سے جن علوم و تصنیفات کا پتہ ملتا ہے وہ حسب ذیل ہیں۔

رسوم القرآن، تجوید القرآن،اعراب القرآن،مصادرالقرآن، مفرادت القرآن،غرائب القرآن،معانی القرآن ، اعجازالقرآن، مجازالقرآن، تشبیہ القرآن، امثال القرآن، امثلۃ القرآن، بدائع القرآن، اسباب نزول، معجمات القرآن،

toobaa-elibrary.blogspot.com

متشابہ القرآن، اقسام القرآن، مناسبۃ الآیات وسور،مطالع القرآن و مقاطعہ وفواتح السور، اعلام القرآن،ناسخ القرآن ومنسوخہ، مشکلات القرآن، حجج القرآن، احکام القرآن، جوہرالقرآن اور نجوم القرآن وغیرہ

کتابیات پر نظر ڈالنے معلوم ہو ا کہ دیگر دینی علوم کی طرح علوم القرآن کے موضوع پراردو زبان میں بہت زیادہ مطبوعہ کام موجود ہے جیسا کہ ڈاکٹر سید عبدالحمید شطاری نے ۱۹۱۴ءتک لکھی جانے والی تفاسیر پر کام کیاہے۔ اس کے بعد کے دور میں نہایت تفصیلی تفاسیر لکھی گئیں جس میں بہت سی عربی تفاسیر کے اردو تراجم کی گئے اور اردو زبان میں بڑی تحقیقی، مدلل اور مفصل تفاسیر کا ایک وسیع سلسلہ جاری ہوا جو تاحال جاری وساری ہے اور تا ابد آباد اس بحر بے کنار میں غواصی کی سعادت کے میں مفسرین غوطہ زن رہیں گے۔لیکن علوم قرآنی کے متعلق ایسا مواد جودیگر زبانوں کے علاوہ اردو زبان میں اسلامی وغیر اسلامی دنیاکے مختلف اداروں،سرکاری ،نیم سرکاری اورپبلک لائبریروں کے علاوہ نجی کتب خانوں میں غیر مطبوعہ (مقالات،مخطوطات اور مسوادات)کی شکل میں کئی مقامات پر موجود ہے۔ایسا قیمتی اثاثہ جس پر بندہ ناچیز نے حتی المقدور کوشش کرکے پاکستان کے صرف صوبہ پنجاب کو سامنے رکھتے ہوئے کام کیا ہے۔ہماری کامیابی کے بارے میں ہمارے معززاساتذہ کرام، نگران صاحبان اور قارئین حضرات ہمیں مطلع کریں گے۔

سبب اختیار موضوع

قرآن فہمی کے لیے ترجمہ قرآن اساس کی حیثیت رکھتا ہے۔آج دنیا کی کم و بیش ۱۰۳ زبانوں میں قرآن کریم کے مکمل تراجم شائع ہو چکے ہیں۔

اہمیتِ عنوان

پنجاب میں علوم القرآن پر غیر مطبوعہ اردومواد کے تحقیقی جائزے سے اس موضوع کی اہمیت و انفرادیت یہ ہے کہ اس خطہ میں دستیاب اردو تقریباً تمام غیر مطبوعہ دینی مواد کا مطالعہ ایک ہی محقق کے توسط سے عمل میں آگیاہے اس طرح اس غیر مطبوعہ مواد کے معیار ، ان کے موضوعات ، ان کی اثر پذیری اور اسلامی تعلیمات کے فروغ میں ان کے کردار کہ بہت سی راہیں وا ہوئیں ہیں۔اس مواد کے منظر عام پر آجانے کے بعد بہت سے ایسے علماء، مصنیفین، مؤلفین اور مقالہ نگاروں کے نام گوشہ گمنائی سے نکل کر سامنے آگئے جن کی فکر پختہ،اسلامی موضوعات پر گرفت مضبوط اور علمی کاوشیں انتہائی قابل قدر ہیں۔اس عنوان کو اپنی قومی زبان اردو میں میسر مواد کا اردو میں تحقیق اور تجزیہ پیش کیا گیا۔

بنیادی مسئلہ تحقیق

اس موضوع کے مسئلہ تحقیق کے بنیادی نکات درج ذیل ہیں:

(i) علوم القرآن اور تفسیر القرآن سے کیا مراد ہے؟

(ii) علوم القرآن وتفسیر القرآن کا تاریخی پس منظر کیا ہے؟

(iii) علوم القرآن کے حوالہ سے مختلف مؤلفین کا اسلوب کیا ہے؟

(iv) اس فن پر پنجاب بھر میں اردو زبان میں کس قسم کی کتب لکھی گئی ہیں اس کی کتنی انواع و اقسام پر مواد موجود ہے؟

toobaa-elibrary.blogspot.com

(v) ان فنون پر کیے گئے کام کی نوعیت کیا ہے؟

فرضیہ تحقیق

(i) علوم القرآن وتفسیر القرآن پر غیر مطبوعہ اردو میں مواد موجود ہے؟

(ii) علوم القرآن وتفسیر القرآن پر غیر مطبوعہ اردو میں موادموجود نہیں ہے؟

(iii) مقالہ نگاروں ، مخطوط اور مسودہ نویسوں نے علوم القرآن وتفسیر القرآن کے حوالہ سے کوئی نئے کام کااہتمام کیا ہے؟

اہداف تحقیق

(i) علوم القرآن وتفسیر القرآن کی اہمیت وحقانیت بیان کرنا۔

(ii) ماہرین علوم القرآن کی کاوشوں کا استقصاء کرنا۔

(iii) قرآنی علوم جو عام نظروں سے اوجھل اور گوشہ پنہائی میں ہیں اس کو استفادہ عام کے لیے منصہ شہود پر لانا۔

(iv) اسلاف کے قیمتی ودینی ورثہ کا نسل نو کومنتقل کرتے ہوئے متعارف کرانا۔

منہج تحقیق

اس مقالہ کے لیے علمی طور پر معروف منہج کو اختیار کیا گیا۔ موضوعیت (Subjectivity)اور معروضیت (Objectivity) دونوں پہلوؤں سے مواد المقال کی چھان بین کی گئی۔ تمام ضروری اور متعلقہ مواد کے مطالعہ کے بعد علمی اور سائنسی منہج کے مطابق پنجاب میں علوم القرآن وتفسیر القرآن کے غیر مطبوعہ اردو مواد کا تحقیقی جائزہ لیا گیا۔

اسلوب تحقیق کے ضمن میں چند معروضات حسب ذی ہیں۔

اس مقالہ کا براہ راست تعلق علوم قرآن سے ہے اس لیے سب سے زیادہ مراجعت تراجم،تفاسیر اور مفسرین کے اصول و منہج کی طرف تھی۔ تمام مقالات ،مسودات اور مخطوطات کا بالاستعیاب مطالعہ کیا گیا۔ قیام پاکستان سے قبل کے علوم قرآنی کے لیے تراجم اور تفاسیر کے تذکروں پر مشتمل کتب اور معروف مجلات کے علوم القرآن پر شائع ہونے والے خاص نمبرز سے کافی معلومات حاصل ہوئیں۔ محمد حسین الذہبی کی التفسیر والمفسرون میں تفسیر کے مکاتب فکر اور مختلف قدیم تفسیری رجحانات پر بنیادی معلومات موجود ہیں۔ علوم القرآن پر لکھی گئی کتب خصوصاً مباحث علوم القرآن، مناہل العرفان،التبیان القرآن اور اردو زبان میں مفتی تقی عثمانی اور جناب گوہر رحمن کی اس موضوع پر یعنی علوم القرآن جیسی اہم کتب سے حسب ضرورت استفادہ کیا گیا۔

اسلوب تحقیق

مقالہ کی تدوین میں درج ذیل نکات کو سامنے رکھا گیا۔

(i) مقالہ میں بیانیہ، تنقیدی اور تجزیاتی انداز اختیار کیا گیا ہے۔

(ii) مقالہ کی بنیاد اصلی مصادر پر ہے تاہم جس جگہ ضروری ہو ا وہاں پر تشریح و توضیح کے لیے بعض جگہ ثانوی مصادر سے بھی استفادہ کیاگیاہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

(iii) موضوع کے متعلق بنیادی استشہاد قرآن و حدیث سے کیا گیا ہے۔

(iv) مقالہ نگاروں، مخطوطہ و مسودہ نویسوں کی کاوشوں کے ادراک کے لیے ان کے نقطہ ہائے نظر اور دیگر کتب سے بھر پور استفادہ کیا گیا ہے۔

(v) اسماء، اعلام اور اماکن کی فہارس ہیں۔

(vi) مخطوطات،مسودات اور مقالات کے ابتدائی اوراق کے فوٹو دیے گئے ہیں تاکہ قارئین اسلاف کے انداز تحریر،اسلوب بیاں ،گذشتہ ادوار میں کتابت کے ذرائع جیسی فنی کاوشوں سے متعارف ہو سکیں۔

تحدید

مقالہ ھٰذا کو صوبہ پنجاب کی حدود میں لکھے گئے صرف قرآنی علوم کے غیر مطبوعہ اردو مواد کو سامنے رکھا گیا ہے۔موضوع کے ذریعے ایک خاص علاقے کی علوم القرآن پر کیے گئے کام کی نوعیت اور رفتار کا اندازہ ہوتا ہے اور اس تحقیق سے مزید تحقیق کی راہیں کھلتی ہیں۔مقالہ ھٰذا میں پنجاب کی معروف جامعات میں لکھے گئے مقالہ جات کو شامل کیا گیا ہے۔مقالہ میں شامل بہت سے قلمی (غیر مطبوعہ) ذخیرے کو پوائنٹ آوٹ کر دیا گیا ہے جو اس امر کا متقاضی ہے کہ مستقبل کے محقق مختلف زاویوں اورجہتوں سے ان پر تحقیق کا کام انجام دیں۔

طریقہ حوالہ جات

حوالہ جات دیتے ہوئے مندرجہ ذیل طریق کار اپنایا گیا ہے:۔

۱۔ کسی بھی کتاب کا حوالہ دیتے ہوئے پہلے مولف کا معروف اسم،اس کے بعد اس کا حقیقی ،تالیف،پبلشنگ کا شہر، ادارہ،سن ، جلد (اگر ہو تو)اور آخر میں صفحہ نمبر دیا گیا ہے۔

۲۔ اگر ایک ہی حوالہ ایک سے زائد مرتبہ مسلسل آئے تو پہلی مرتبہ کے بعد"نفس المرجع"لکھ کر آگے ج #اورص # درج کیا گیا ہے۔مثلاً نفس المرجع ج ۲، ص ۴۸۳۔قرآن مجید کا حوالہ دیتے ہوئے دائیں طرف سورت کانام، نمبر اور حد فاصل کے بعد آیت کا نمبر درج کیا گیا ہے۔مثلاًالبقرۃ ۲:۲۷

3۔ حدیث مبارک کا حوالہ دیتے وقت مذکورہ بالا طریقہ اختیار کرتے ہوئے جلد نمبر کے بعدصفحہ نمبر کی بجائے نام کتاب، نام باب اور حدیث کا نمبر درج کر دیا گیا ہے۔

4۔ بعض مقامات پر طویل اقتباس میں غیر ضروری الفاظ حذف کر کے(۔۔۔)لگا دیے گئے ہیں۔

رموز واشارات

مقالہ میں غیر ضروری طوالت سے بچنے کے لیے نیچے دیے گئے مخففات درج ہیں:۔

۱۔ ص : صفحہ

۲۔ س ن: سنہ اشاعت ندارد

۳۔ ھ : سنہ ہجری

۴۔ ئ : سنہ عیسوی

۵۔ م ن : مقام اشاعت ندارد

toobaa-elibrary.blogspot.com

۶۔ ؓ : رضی اللہ عنہم

۷۔ ؒ : رحمۃ اللہ علیہا

۸۔ ؑ : علیہ السلام

مواد کی فراہمی کے لیے دستیاب وسائل

مقالہ ھٰذا کے لیے فراہمی مواد کے بڑے اور اہم ذرائع کتب خانے، نجی لائبریریاں، دور دراز کے سفر، خط وکتابت، ای میل ایڈریسز اور ملاقاتیں تھیں۔ اس سلسلہ میں پنجاب کے تمام بڑے شہروں بشمول اسلام آباد، راولپنڈی، لاہور، گوجرانوالہ، سرگودھا، ملتان، ساہیوال، قصور، بہاولپور، وہاڑی، بہاول نگر، فیصل آباد، ڈیرہ غازی خان، لیہ، رحیم یار خان، لودھراں، شیخوپورہ، جھنگ، میانوالی، خوشاب، بھکر اور ٹوبہ ٹیک سنگھ وغیرہ کے کتب خانوں، دینی مدارس، سرکاری و نجی جامعات، سکول و کالج کی لائبریریوں کے علاوہ بے شمار اہل علم حضرات کے ذاتی یا ان کے بزرگوں کے ذوق و شوق کے تحت قیمتی اور نایاب ذخائر تک رسائی حاصل کی ۔ مواد کی تلاش کے دوران مختلف ذرائع سے ایسے گھرانوں، خاندانوں اور شخصیات کا علم ہوا جن کے بزرگ یا وہ خود صاحب کتاب تھے یا ان کی اولاد و احفاد۔ لہٰذا مقالہ نگار نے اپنی پہلی فرصت میں ان حضرات اور خانوادوں سے رابطہ کیا جس کے نتیجے میں بہت سے مقامات پر کامیابی ہوئی اور بہت سے مقامات پر نہ صرف کوئی پذیرائی نہیں ہوئی بلکہ سفر رحمت کی بجائے زحمت ثابت ہوا۔ بعض شخصیات کی طرف سے ای میل موصول ہوئیں(مولانا عبدالمالک قاسمی دارالعلوم دیوبند انڈیا، طوبیٰ ریسرچ لائبریری راولپنڈی، یوسف ثانی صاحب آف کراچی، محدث لائبریری لاہور، چوہدری سلیم آف راولپنڈی، کتاب و سنت ڈاٹ کام، اسلامک ریسرچ سنٹر راولپنڈی وغیرہ)۔ مقالہ نگار نے اس سلسلہ میں بہت سے اہل علم حضرات اور صاحب بصیرت دانشوروں سے بار بار ملا قاتوں کا شرف حاصل کیا اور مواد کی فراہمی میں ان حضرات کا تعاون بھی حاصل رہا۔

مواد کی تقسیم کار

ان امور تک رسائی کے لئے موضوع کے سات ابواب بنائے گئے۔

اول: پنجاب اور علوم القرآن، پنجاب کا مختصر جغرافیہ ، فصل ثانی: علوم القرآن کی تعریف اور آغاز وارتقاء۔ فصل سوم پنجاب میں اردو زبان کی ابتداء و ارتقاء ، شامل بحث ہیں۔ دوسرا باب لاہو رزون میں موجود علوم القرآن پر مشتمل مواد کا تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔ تیسرے باب میں، ملتان زون میں دستیاب علوم القرآن وتفسیر القرآن پر غیر مطبوعہ اردو مواد کا تحقیقی تجزیہ کا اندراج ہے ۔ چوتھے میں فیصل آباد زون میں موجود علوم القرآن وتفسیر القرآن پر موجود اردو مواد کا تحقیقی جائزہ ہے۔ پنجم میں بہاول پورزون میں موجود علوم القرآن وتفسیر القرآن پر موجود اردو مواد کا جائزہ دیا گیا۔ باب ششم میں سرگودھا زون میں علوم القرآن وتفسیر القرآن پر موجود اردو مواد دیا گیا ہے۔ ہفتم میں پنجاب بھر میں مسودات اور مخطوطات کی صورت میں علوم القرآن وتفسیر القرآن پر موجود اردو مواد کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ پیش ہے نتائج تحقیق، تجاویز و سفارشات ، فہارس اور مصادر و مراجع کہ فہرست مؤلفین کے ناموں کی الف بائی ترتیب سے دی گئی ہے۔

تحقیق کے راستے میں پیش آنے والی مشکلات

toobaa-elibrary.blogspot.com

پنجاب میں علوم القرآن وتفسیر القرآن پر غیر مطبوعہ اردو مواد کی تلاش، ان کا مطالعہ، تحقیقی رویوں کا لحاظ اور اختصار بیان کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان کی چھان پھٹک کا فریضہ انتہائی دشوار، بے حد طویل اور گرانی کے اس دور میں اخراجات سے لبریز چہار سو بکھرا و منتشر تھا۔اس کی اہمیت کے پیش نظر تنکا سمیٹ کر تعمیر آشیاں کا مرحلہ طے ہوا ہے ۔تحقیقی عمل کے سے گزرتے ہوئے قدم قدم پہ مختلف سوالات جنم لیتے رہے اور قوت فیصلہ کو ہر لحظہ کڑی آزمائش سے گزارتے رہنے کا عمل جاری رہا۔ اسلام آباد کی سرزمین راقم اور اس کے رفیقِ سفر بھائی محمد رمضان کے لیے اس وقت ایک اندھیر نگری کا ویرانہ نظر آنے لگی جب ۲۷ رمضان المبارک کی صبح ۷ سات بجے کا ٹائم ایک بجلی بن کر گرا جب میرے رفیق کار اور محسن جناب پروفیسر رمضان صاحب نے بتایا کہ ہمارے لیب ٹاپ معہ قیمتی ڈیٹا مکمل طور پر کسی اچکے نے اٹھالیاہے۔کام کرنے کا حوصلہ جواب دے گیا اور مایوسی کے عالم میں عین عیدالاضحیٰ کے موقع پر تحقیق کے یہ غریب الدیار مسافرخالی ہاتھ گھروں کولوٹ رہے تھے۔لیکن اللہ تعالیٰ کے خاص فضل وکرم اور توفیق سے محققین نے ازسر نو ہمت کی اور پنجاب کا رخت سفر کا باندھا اور مواد کی دوبارہ تحصیل کا عمل صفر سے شروع کیا۔

ایسے مخطوطات یا قلمی نسخے جو چھپے ہوئے یا نامکمل دستیاب ہوئے انہیں مقالہ میں شامل کرنے سے قبل ان کے کاغذ کی رنگت، حالت، طباعت، یا کتابت کی قدامت کو سامنے رکھ کر اور بعض صورتوں میں ان حضرات سے طویل بحث و مباحثہ کے بعد مقالہ کا حصہ بنایا گیا جن کی تحویل میں یہ قلمی نسخے تھے۔ان کی رہنمائی اور ظاہری حالت سے جب مقالہ نگار کو یقین ہو گیا کہ یہ قلمی نسخہ موضوع کے دائرہ کار میں آتا ہے تو انہیں بھی شامل تحقیق کر لیا گیا۔

اعتذار

بشری استعداد کی حد تک مقالہ ھٰذا کی تکمیل کے لیے پوری جانفشانی استعمال میں لائی گئی۔تاہم بہتری کی گنجائش پھر بھی موجود ہوگی۔اہل علم اور ارباب فکر و دانش سے مودبانہ التماس ہے کہ اس سلسلہ میں میری رہنمائی فرمائیں تاکہ اس تحقیق کو زیادہ سے زیادہ مفید اور با مقصد بنایا جا سکے۔

حواشی و حوالہ جات مقدمہ

1۔ سنن ابی داؤد،کتاب فضائل قرآن،باب فضل کلام اللہ علی سائر اکلام،ج ۲/۵۳۳

۲۔ شاطبی،امام،الموافقات ج۳،ص۳۴۶

۳۔ صاحبزادہ ساجدالرحمن،ڈاکٹر،برصغیر میں مطالعہ قرآن،آئی آر آئی فیصل مسجد ۱۹۹۹ء،ص۹۲

۴۔ ایضاً

۵۔ سمیرا عارف، دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری میں قرآن، تفسیر وتراجم کے مخطوطات کا جائزہ،مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ ،زیر نگرانی حافظ محمد سعداللہ ، سیشن ۷۔۲۰۰۵ء مقدمہ ص ۱۰

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب اول

پنجاب کا مختصر جغرافیہ ،اردو زبان اور علوم القرآن کا آغاز وارتقاء

فصل اول

پنجاب کا مختصر جغرافیہ

پنجاب کی وجہ تسمیہ:

پنجاب کا لفظ فارسی لفظوں "پنج، آب" سے ماخوذ ہے اوراس کے معنی پانچ دریاؤں کا ملک ہے۔ شیخ عزت اللہ اور مولوی فیروزالدین اس سلسلے میں لکھتے ہیں کہ اس صوبے (پنجاب) کا بیشتر حصہ طوفان خیز دریاؤں کے میدانوں پر مشتمل ہے۔ان کے خیال میں اصل پنجاب وہ صوبہ ہے جو پانچ دریاؤں ستلج، بیاس، راوی، چناب اور جہلم کے درمیان واقع ہے(۱)۔ اس حوالہ سے مفتی علیم الدین لکھتے ہیں:۔

"پنجاب وہ صوبہ ہے جس کے مشرق میں دریائے ستلج بہتاہے اور مغرب میں دریائے سندھ اور ان دونوں کے درمیان چار اور دریا یعنی بیاس، راوی،چناب اور جہلم بہتے ہیں۔ان دریاؤں کے درمیان پانچ دوآبے تشکیل پاتے ہیں جن کے باعث اس صوبہ کو پنجاب کے نام سے موسوم کیا گیا ہے"(۲)۔مفتی غلام سرور لاہوری بھی مذکورہ بالا رائے سے متفق ہیں۔ان کے نزدیک بسبب واقع ہونے پانچ دو آبے کے اول اس کا نام" پنج دوآب"رکھا گیا تھا مگر کثرت استعمال سے دو کا لفظ حذف ہو کو صرف پنجاب رہ گیا۔ کیونکہ دو آبو ں کی تقسیم یقینی طور پر مغلیہ عہد میں اکبر کے زمانہ میں ہوئی(۳)۔

پنجاب نام کس نے رکھا؟

حافظ محمود شیرانی جو کہ تاریخی حقائق کا بڑے معروف محقق ہیں ان کے خیال میں ایرانیوں نے اپنے وطن کے پانچ دریاؤں کی یاد میں پانچ دریاؤں کے درمیانی علاقے کا نام" پنجاب" رکھا۔ (۴)۔پنجاب کا لفظ پہلی بار" طبقات ناصری"میں ملتا ہے جو ۶۵۸ھ(۱۲۶۰ء) تصنیف تھی۔ لفظ "پنجاب" دریائے سندھ کے نام کے طور پر آتا ہے۔ایران میں واقع پنجاب کا اولین وجود ہمیں"تاریخ بیہقی"میں ملتا ہے۔اس کتاب میں یہ نام دریائے جیحوں کے ایک معبر (پل یا گھاٹ) کے طور پر آیا ہے جو حدود بلخ اور ترمذ میں واقع تھا۔بعد ازاں ابن اثیر کی مشہور کتاب الکامل فی التاریخ (۶۲۰ھ/۱۲۲۴ء) میں یہ لفظ اپنی معرب شکل "پنج"یا "فنج" کی صورت میں مذکورہ بالا معبر کے انام آیا ہے(۵)۔

اس معبر کا ذکر تاریخ جہانگشائی جوینی(۶۵۸ھ/۱۲۶۰ء)میں بھی ملتا ہے۔"جہاں نامہ" (۶۶۵ھ/۱۲۶۷ء) کے مصنف اس پنجاب کے ذکرمیں لکھتےہیں" ختلان اور دخش کے حدود میں دریائے جیحوں میں جس موضوع کے قریب پانچ اور دریا آکر ملتے ہیں اس موضوع کو پنجاب کے نام سے یاد کیا جاتاہے(۶)۔ لہٰذا ان حالات میں حافظ محمود شیرانی کا مذکورہ بالا نظریہ بڑی حد تک مناسب معلوم ہوتا ہے۔ ممکن ہے بلخ اور ترمذ کے علاقے میں آباد لوگ یا اس نام سے مانوس فارسی بولنے والے بطور فاتح یا ویسے نقل مکانی کر کے جب پنجاب آکر آباد ہوئے تو انہوں نے"پنجند" کے مقام پر ملنے والے پانچ دریاؤں کی صورت حال کو بلخ اور ترمذ میں واقع پنجاب سے مشابہت کی بنا پر ابتداء میں اس مقام کو

toobaa-elibrary.blogspot.com

پنجاب کا نام دیا ہو جو مرور ایام کے ساتھ پانچ دریاؤں کے ارد گرد علاقوں کے نام کے طو رپر بھی رائج ہو گیا ہو۔لفظ پنجاب کا فارسی الاصل ہونے سے پتہ چلتا ہے کہ پنجاب کا یہ نام فارسی بولنے والوں نے ہی رکھا تھا(۷)۔

صوبہ پنجاب کا تاریخی پس منظر

ازمنہ وسطیٰ سے ہی خانہ بدوشوں اور ظفر مند فوجوں کے قافلے یہاں وارد ہوتے رہے۔اسی طرح ایرانی ، یونانی، پارتھیائی، ہستھیائی کشان، ترک،منگول اور افغان سبھی پنجاب میں کامیابی کے ساتھ وارد ہوئے۔ان میں سے بعض یہاں مستقل طورپر آباد ہوگئے اورانہوں نے مفتوح علاقے کے رسم رواج کو اختیار کرتے ہوئے خود کو پوری طرح اس نئے سماجی ماحول کو ڈھال لیااور ان کی بعض تہذیبی خصوصیات پنجاب کی ہی تہذیب کا حصہ بن گئیں(۸)۔برصغیربلکہ ایشیاکے اہم تاریخی خطہ "پنجاب" کا نام مختلف ادوار میں مختلف رہا ہے۔اور اسی طرح اس کی حدود بھی بدلتی رہی ہیں۔ پنجاب پانچ دریاؤں کی سرزمین،دنیا کے بہترین زرعی علاقوں میں سے ایک ہے۔پانچ دریا ستلج، بیاس، راوی، چناب اور جہلم تھوڑے تھوڑے فاصلے پر بہتے ہیں جن کی وجہ سے دو دریاؤں کی درمیانی زمین' دو آب' زراعت کے لیے موزوں ترین ثابت ہوتی ہے۔یہ سب دریا مٹھن کوٹ کے مقام پر اکٹھے دریائے سندھ میں شامل ہوجاتے ہیں۔

تقسیم ہند کے وقت"ریڈکلف ایوارڈ" کے نتیجے میں انبالہ ڈویژن اور جالندھر ڈویژن مکمل انڈیا کے حوالے کر دیا گیا بلکہ ریڈکلف اور ماؤنٹ بیٹن کی ملی بھگت سے لاہور ڈویژن کے اہم اضلاع گوداسپورکے بعض اہم مسلم اکثریتی علاقے بھی انڈیا کے حصے میں دے دیے گئے۔بھارتی پنجاب کو مشرقی اور دیہی ریاستوں کی نئی حد بندی ہوئی تو پنجاب کو ہماچل ، ہریانہ اور پنجاب تین ریاستوں میں تقسیم کردیا گیا(۹)۔

پنجاب کی تاریخ

موئن جودڑو، ہڑپہ اور ٹیکسلا کے آثار قدیمہ کے مطالعہ سے علم حاصل ہوتا ہے پنجاب قدیم ترین تہذیب کا گہوارارہے۔چار ہزار سال قبل مسیح میں یہاں دراوڑیوں کی تہذیب تھی۔ڈھائی ہزار سال قبل مسیح میں آریہ پنجاب میں آئے اور چھوٹی چھوٹی ریاستیں قائم کیں۔۳۲۶ قبل مسیح میں سکندر اعظم ایران کو فتح کرنے کے بعد پنجاب کی طرف بڑھا اور راجا پورس کو شکست دے کو یونانیوں کا اقتدار قائم کیا لیکن چندر گپت موریہ نے انہیں جلد ہی پنجاب سے نکال باہر کیااور موریہ سلطنت کی بنیاد رکھی(۱۰)۔

پنجاب کی جغرافیائی حدو

دراصل پنجاب کا نام مغل دور میں دیا گیا۔اسی دور میں اس خطے میں بولی جانے والی زبان کو پہلی مرتبہ پنجابی کا نام دیا گیا۔خود مغل دور میں پنجاب کی حدود آج کے مقابلے میں مختلف تھیں۔مہاراجہ رنجیت سنگھ نے جو سلطنت قائم کی اس میں پنجاب کے ستلج کے پار کا علاقہ شامل نہیں تھاجو انگریزوں کے زیر تسلط تھا۔تاہم اس دور میں سرائیکی علاقہ موجودہ صوبہ سرحد(خیبر پی کے) کا ایک حصہ اور کشمیر پنجابی سلطنت کا حصہ تھے۔پنجاب پر انگریزی قبضے کے بعد جب ماورائے ستلج علاقہ جات بھی صوبہ پنجاب کا حصہ بنادیئے گئے توپنجاب کی حدود مزید پھیل گئیں۔اب اس صوبے کی سرحد ایک طرف چین اور دوسری طرف افغانستان سے ملنے لگی۔۱۹۰۰ءمیں جب برطانوی حکومت نے سرحد کے نام

toobaa-elibrary.blogspot.com

سے نیا صوبہ وضع کیا تو پنجاب سمٹنا شروع ہوا۔۱۹۴۷ء میں یہ صوبہ مشرقی اور مغربی پنجاب میں تقسیم ہوگیا۔چند سال بعد مشرقی پنجاب سے ہریانہ اور ہماچل کاٹ کر علیحدہ صوبے بنا دیئے گئے (۱۱)۔

پنجاب میں مسلمانوں کا ورود مسعود

حضرت معاویہؓ کے دور حکومت میں مہلب بن ابی سفرہ نے پنجاب پر پہلا حملہ کیا۔اگرچہ اس حملے کا کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہ نکلا۔بنو امیہ نے پنجاب کے جنوب مغربی حصے کو اسلامی سلطنت میں شامل کرلیا۔ اور پنجاب پر سترہ حملوں کے وقت تک ملتان پر عربوں کا قبضہ رہا۔اگرچہ پنجاب میں مسلمانوں کا صحیح معنوں میں قبضہ سلطان محمود غزنویؒ کے دور میں ہوا جب ۱۰۰۱ء محمود غزنویؒ نے یہاں کے مشہور راجے جے پال پرغالب آکر دریائے جہلم کنارے نندنہ پہ ڈیرہ ڈال لیا لیکن پنجاب کے ہندو حکمرانوں کی آئے دن کی شورش کا خاتمہ کرنے کے لیے سلطان محمود نے پنجاب کا الحاق ۱۰۲۲ء میں سلطنت غزنی سے کر دیااور لاہور میں اپنے خادم خاص ملک ایاز کو صوبیدار مقرر کردیا۔سلطان محمود غزنویؒ کے بعد اس کے جانشین پنجاب پر حکمرانی کرتے رہے یہاں تک کہ اسلام کے سپوت شہاب الدین غوری نے ۱۱۹۲ء میں تراوڑی کے مقام پر پرتھوی کو ہراکر اس علاقہ کا حاکم مقرر کر دیا اس طرح پنجاب پر غوری اور بعد میں خاندان غلامان کی حکومت قائم ہوگئی۔(۱۲)۔

بہلول لودھی نے ۱۴۵۱ء میں پنجاب پر لودھیوں کی حکومت قائم کردی۔۱۵۲۶ء میں مغلیہ خاندان کے بانی بابر نے پنجاب آکر لودھی حکمران کو شکست دی اور لاہور پر قبضہ کرلیا۔شیر شاہ سوری نے بھی پنجاب پر قبضہ کیا جسے ہمایوں نے پندرہ سالہ جلا وطنی کے بعد دوبارہ اپنے قبضہ میں لے لیا۔ ۱۸۴۹ء میں اس صوبہ پر برطانوی سامراج کا تسلط قائم ہوگیا۔ تقریباً ایک صدی تک یعنی ۱۹۴۷ء میں قیام پاکستان تک پنجاب پر انگریز قابض رہے(۱۳)۔

پنجاب بعد از 1947ء

تحریک آزادی میں پنجاب کے مسلمانوں کا کردار بڑا ہی شاندار تھا۔قرار داد پاکستان بھی لاہور میں مارچ ۱۹۴۰ء میں منظور ہوئی۔اگست ۱۹۴۷ء میں جب قیام پاکستان کے موقع پر فسادات اور بلوے ہوئے اور مشرقی پنجاب دہلی اور یو پی کے لاکھوں مہاجرین مغربی پنجاب میں داخل ہوئے تو اہل پنجاب نے مہاجرین کے لیے غیر معمولی اقدامات کیے اور اپنے وسائل کے دروازے ان کے لیے کھول دیے۔

۱۴ اکتوبر ۱۹۵۵ء کو صوبہ پنجاب کو وحدت مغربی پاکستان (ون یونٹ)میں ضم کردیا گیا اور یکم جولائی ۱۹۷۰ء تک اسے غیر صوبائی حیثیت حاصل رہی۔ستمبر ۱۹۶۵ء میں اور نومبر ۱۹۷۱ء کی جنگ کے ابتدائی اور اہم محاذ پنجاب ہی کی سرحد پر کھولے گئے۔۱۹۷۰ء سے ایک بار پھر پنجاب کو اس کی صوبائی حیثیت حاصل ہوگئی۔ریاست بہاول پور کو صوبہ پنجاب میں ضم کردیا گیا اور لاہور کو پنجاب کا دارالحکومت بنایا گیا۔اس وقت صوبہ پنجاب ۹ انتظامی ڈویژن اور ۳۶ اضلاع ہیں۔ ۱۹۸۱ء میں چار کروڑ ۷۱ لاکھ اور ۲۰ ہزار تھی جب کہ ۱۹۷۲ء میں تین کروڑ ۶۰ لاکھ ۱۰ ہزار تھی۔ آبادی کا تخمینہ پانچ کروڑ ۶۰ لاکھ ۱۹۹۷ء میں آبادی کی شرح افزائش کے پیش نظر ہے۔آبادی کی اوسط گنجانی ۲۳۰ ۲۳۰ افراد فی مربع کلومیٹر۔ضلع بہاول پور کی اوسط گنجانی ۱۵۸افراد مربع کلومیٹر ہے جب کہ ضلع لاہور کی آبادی کی اوسط گنجانی ۱۹۸۲ فی

toobaa-elibrary.blogspot.com

مربع کلومیٹر ہے(۱۳)۔لاہور کے بیسویں صدی کے محقق عین الحق فرید کوٹی لکھتے ہیں کہ"پنجاب کی اصطلاح غالباً اکبر کے دور سے پہلے رائج نہ تھی" (۱۴)۔

حضرت امیر خسرو نے پنجاب کا لفظ اپنے دیباچہ دیوان"عزۃ الکمال"(مصنفہ۶۹۳ھ ۱۲۹۴ء) میں بھی پانچ دریاؤں کے مفہوم میں اسی طرح استعمال کیاہے:۔

"پنج سال دیگر پنج آب مولتان رازابحور لطائف خانی آب دادم"اس کے بعد"پنج آب" کا لفظ عبداللہ وصاف کی کتاب"تاریخ وصاف"میں پانچ دریاؤں کے مفہوم میں وارد ہواہے۔محمد تغلق کے عہد کے مشہور سیاح ابن بطوطہ ۷۳۳ھ(۱۳۳۳ء) میں اوچ کے قریب دریائے سندھ کو پار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"بحمد للہ تعالیٰ الی بنج آب وھو الماء السند وبنج (بفتح الباء الموجدۃ)وسکون النون الجیم)ومعناہ خمسۃ وآب (بھمزا مفتوحہ وباء موحدۃ) ومعناہ الماء یعنی ذلک الاودیہ الخمسۃ وھی فی النھر الاعظم"

"خدا کا شکر ہے کہ ہم پنجاب صحیح سلامت پہنچے۔یہ دریائے سندھ ہے۔پنج کے معنی پانچ اور آب کے معنی دریا کے ہیں۔اس لیے اس کے معنی پانچ دریا ہوئے"(۱۵)۔

جہاں پنجاب نے غزنوی، دہلوی سلاطین اور پھر مغلیہ دور کی طویل خوشحالی وترقی دیکھی وہاں تقریباً پون صدی تک لا قانونیت اور سکھ گردی کا ایک ایسا دور بھی دیکھا جو اپنے پیچھے تباہی و بربادی کے بھیانک مناظر جو ایک عرصے تک مقامی باشندوں اور غیر ملکی سیاحوں کے لیے عبرت کا اندوہناک سماں پیش کرتا ہے جس بربادی کے بعض نقوش آج بھی کچھ ویرانوں اور عمارتوں میں نمایاں ہیں۔پنجاب میں قریباً آٹھ صدیوں پر محیط اسلامی دور کا یہ عرصہ نفسیاتی لحاظ سے تین طرح کے رجحانات کا منظر پیش کرتاہے۔پہلارجحان سلاطین کے پانچ سو سالہ دور کی تاریخ میں ملتاہے۔اس دور میں پنجاب، برصغیر میں قوت، اقتدار اور استحکام کا مرکز و محور نظر آتاہے جو سلطنت کی ضروریات بالخصوص نئی قیادت اور تازہ خون کی فراہمی کا ذمہ دار نظر آتاہے ایک وقت ایسا بھی آیا کہ منگولوں کے ہولناک حملوں اور یلغاروں کو روکنا پنجاب کو تاریخی ذمہ داری سونپی گئی۔اس ذمہ داری کو اہل پنجاب نے بڑی خود اعتمادی، جرأت اورسرفروشی سے نبھایا۔اگرچہ مغلیہ دور میں پنجاب کی یہ مذکورہ ذمہ داری نہ تھی اس لیے کہ مغلیہ دور میں نہ منگولوں کی یلغاریں تھیں اور نہ مرکزی سلطنت کو پنجاب کے تاریخی کردار کی ضرورت رہی۔تاہم مغلیہ سلطنت میں پنجاب کا شمار خوشحال صوبوں میں ہوتا تھا(۱۶)۔

علوم القرآن پر غیر مطبوعہ اردو مواد

علوم القرآن پر عربی وفارسی زبان میں بہت وسیع مطبوعہ مواد موجود ہے جو تیرہ چودہ سو سال سے تیار ہورہا ہے لیکن پچھلے دو اڑھائی سو سال علوم القرآن پر اتنا وقیع ذخیرہ تیار ہوا ہے جس سے لائبریریاں بھر جاتی ہیں۔پنجاب میں اردو زبان میں بڑی تعداد میں علوم القرآن پر کام ہوا ہے جن میں مطبوعہ اور غیر مطبوعہ دونوں طرح کا مواد موجود ہے۔جن کے مطالعہ سے دینی علوم کا ایک لامتناہی سلسلہ سامنے آتاہے اورمسلم علماء، فضلاء اور محققین کی ذہنی

toobaa-elibrary.blogspot.com

کاوشوں، تلاش و تحقیق اور قرآن کریم سے نکات اخذ کرنے کی غیر معمولی صلاحیت سامنے آتی ہے۔عربی وفاسی زبان کے ساتھ ساتھ کل زندہ بین الاقوامی لسان میں بھی علوم القرآن پر طبع شدہ کام بہت ہے لیکن ہمارے مقالہ میں صرف اردو زبان اور وہ بھی جو غیر مطبوعہ مواد ہے اس کا جائزہ لینا۔اس حوالہ اردو زبان کا برصغیر اور پھر خصوصی طور پر پنجاب میں اس کے آغاز وارتقاء کا مختصر سا جائزہ درج ذیل ہے۔

اردو زبان آغاز وارتقاء:

ایک دور میں سلطنت برطانیہ کے اقبال کا سورج چوبیس گھنٹے میں کبھی غروب نہیں ہوتا تھا۔انگریزی سرکار کو عوام الناس سے رابطہ کے لیے انھی عوام کی زبانوں کا سہارا لینا پڑتا تھا۔ان کی مشنریوں کو اس غرض سے اردو سیکھنا پڑی اور اردو کی قواعد نویسی کی طرف متوجہ ہوئے۔عیسائیت کی تبلیغ واشاعت کے لیے بھی وہی زبان اختیار کی جو سب سے زیادہ بولی اور سمجھی جاتی تھی اور جسے وہ عجیب و غریب ناموں سے یاد کرتے تھے۔کوئی اسے فارسی کی ایک شاخ متصور کرتا، کوئی مورس(Moors)یعنی موروں کی زبان کہتا۔ یہ خطاب انہوں نے ہسپانیہ کے مسلمانوں کو بخشا تھا۔ بعض اسے ہندوستانی کہتے بعض ہندوی، بعض مسلمانی۔لیکن استعمال سب وہی کرتے جسے آج ہم اردو کہتے ہیں(۱۷)۔یعنی اردو کو اپنی موجودہ حالت تک پہنچنے کے لیے مخصوص حالات سے گذرنا پڑا۔اس طویل عرصہ میں"اردو کی ابتدائی نشوونما میں صوفیائے کرام کا کام" کے عنوان سے ایک کتاب لکھی گئی۔اردو میں اسلامی لٹریچر روز اول سے ہی تخلیق ہو رہا تھا۔پہلے پہل محض روز مرہ زندگی کے مسئلے مسائل پر نظم و نثر میں تصنیف وتالیف اور ترجمہ کا کام شروع ہوا۔اس طرح رفتہ رفتہ کام جاری رہا یہاں تک کہ اردو میں دینی لٹریچر کا ایک وسیع ذخیرہ جمع ہوگیا۔اس وقت مولوی عبدالحق بابائے اردو کی نگرانی میں اردو میں مذہبی لٹریچر کے حوالوں کی ایک باقاعدہ ایک مکمل جلد تیار کر کے شائع ہوئی اگرچہ اس میں مزید اضافہ کی اب بہت گنجائش موجود ہے(۱۸)۔

وقت کے ساتھ ساتھ اردو میں اسلامی ادب کے مختلف انواع کی کتب تالیف ہونے لگیں۔علوم القرآن کی تمام جہتوں اور اس کے معاون علوم جیسے عقلی و نقلی، حدیث، فقہ ، اسماء الرجال، صرف و نحو، قواعد اور تاریخ وغیرہ کے موضوعات پر قابل ذکر کام ہونے لگا۔اس وسیع ذخیرہ کو دیکھ کر بقول بعض حضرات کہ شاید ہی کسی دوسری زبان میں اتنا جامع ذخیرہ ہو ا ہو۔اس میں ہر علاقہ ، ہر مسلک، ہر مکتب فکر اور نقطۂ نظر سے لکھی جانے والی اعلیٰ درجے کی علمی و تحقیقی کتابیں ،رسالے، مضامین اور مقالات شامل ہیں(۱۹)۔ ۱۲۳۶ء تک کا زمانہ التمش کے دور حکومت کا آخری سال تھا اس وقت تقریباً سارا شمالی ہندوستان مسلمانوں کے قبضہ میں آگیا۔اس وسیع سلطنت کا دارالحکومت دہلی قرار پایا۔اسی نسبت سے یہ دور سلطنت دہلی کے نام سے موسوم کیا جاتاہے۔اس عرصہ میں علمی سرگرمیاں کافی رہیں مگر علمی زبان کا درجہ عربی کو اور دفتری زبان کا درجہ فارسی کو حاصل رہا۔لہٰذا تحریری کام تمام تر عربی اور فارسی میں ہوا۔البتہ روزمرہ کاموں میں مسلمانوں نے مقامی زبان کو اپنانا شروع کردیا اس طرح لا شعوری طور اردو زبان کا ہیولیٰ زیادہ تیزی سے تیار ہونے لگا(۲۰)۔اس مشترک زبان کی تشکیل کی داستان ڈاکٹر محمد عزیز فرماتے ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

"اس مشترک زبان کی تشکیل میں مسلمان درویشوں اور صوفیوں نے بڑا حصہ لیا۔ وہ مسلمان تاجروں اور سپاہیوں کے ساتھ ہندوستان آئے تھے اور ان کی روحانی فتوحات کا دائرہ سلاطین کی ملکی فتوحات سے کم وسیع نہ تھا" (۲۱)۔

بناوٹ کے لحاظ سے اردو ایک مخلوط قسم کی زبان ہے۔ اس ذخیرۂ الفاظ نحوی، صرفی قواعداور آوازیں مختلف زبانوں سے مستعار لی گئی ہیں۔ ۷۱۲ءمیں سندھ کی فتح سے عربوں کا باقاعدہ اختلاط ہوا۔ مسلمانوں کی آبادیاں اولین طور پر سندھ میں قائم ہوئیں اور پھر یہ اثرات ملتان تک آئے۔ دسویں صدی عیسوی میں سلطان محمود غزنویؒ کی آمد سے فتوحات کا دائرہ وسط ہند تک پہنچ گیا۔ یہ واضح رہے کہ باہر سے آنے والے جتنے بھی فاتحین ہیں ان کی فوجیں بہت سی اقوام اورزبانوں کی حامل ہوتی تھیں۔ عربی، فارسی، ترکی، افغانی اور وسط ایشیا تک کے باشندے اپنی زبانوں کے ساتھ لشکر میں شامل ہوتے تھے۔ سلطان مسعود غزنوی کے دور میں لاہور اسلامی ثقافت کا مرکز قرار پایا جب کہ سید علی ہجویری بھی غزنی سے لاہورقیام پذیر ہوئے(۲۲)۔

اردو زبان کے ارتقاء میں جہاں بیرون ہند سے آنے والے لشکروں نے نمایاں حصہ لیا وہاں علمائے کرام، جنہوں نے بیرون ہند سے آ کر اس خطہ کو اسلام کی سرگرمیوں کا مرکز بنایااور عوام الناس سے رابطہ کے لیے مقامی زبانوں کو سیکھا، ناقابل فراموش حصہ ہے(۲۳)۔ "اردو ئے شاہی اور دربار میں ملے جلے الفاظ زیادہ بولتے تھے وہاں کی بولی کا نام اردو ہو گیا"(۲۴)۔

اردو کا آغاز وارتقاء مغل بادشاہ شاہ جہان کے دور کو قرار دیا ہے جب کہ میرامن دہلوی نے 'باغ و بہار' کے دیباچہ میں بادشاہ اکبر کے دور کو اردو کا آغاز قرار دیا ہے(۲۵)۔ سید سلیمان ندوی لکھتے ہیں کہ "اردو کا ہیولیٰ سندھ کے علاقے میں تیار ہوا ہو گا کیونکہ مسلمان سب سے پہلے سندھ میں آئے" (۲۶)۔

ڈاکٹر جمیل جالبی لکھتے ہیں:۔ "مسلمانوں کے ساتھ یہ زبان جہاں پہنچی وہاں علاقائی اثرات کو جذب کر کے اپنی شکل بناتی رہی۔ اس کا ہیولیٰ سندھ اور ملتان میں تیار ہوا، پھر یہ لسانی عمل سرحد اور پنجاب میں ہوا، جہاں سے تقریباً دو صدی بعد دہلی پہنچا اور وہاں کی زبانوں کو جذب کر کے اور ان میں جذب ہو کر سارے بر عظیم میں پھیل گیا"(۲۷)۔

اردو نام کب پڑا:

دنیا کی بیشتر زبانیں علاقائی نسبت سے موسوم ہوتی ہیں، جیسے ترکی، چینی اور افغانی وغیرہ۔ ابتدائی طور پر ہندوستان میں بولی جانے والی زبان کو 'ہندی یا ہندوی' ہی کہا گیا۔ امیر خسرو نے مسعود کو ہندوی شاعر شمار کیا ہے اور اپنی شاعری میں عربی، فارسی اور ہندی کو الگ زبانیں لکھا ہے۔ اکبر کے دور تک اردو ئے معلی کا رواج پا چکا تھا۔ اورنگ زیب عالمگیر کے دور میں مرکب طورپر "اردو بیگی ' قاضی اردو اور اردو بازار وغیرہ کی تراکیب مستعمل تھیں۔ زبان کے معنوں میں اردو معلی کی ترکیب خان آرزو نے استعمال کی۔ میر محمد عطاء حسین خان نے بھی یہ لفظ اردو زبان کے معنی میں استعمال کیا ہے" (۲۸)۔

اردو زبان میں لچک اور وسعت:

toobaa-elibrary.blogspot.com

اردو زبان میں آوازوں کی خاصی بڑی تعداد موجود ہے۔اس زبان کے نظام تہجی نے آریائی اور سامی دونوں خاندانوں سے فائدہ اٹھایا ہے۔ اس زبان کے حروف زیادہ سے زیادہ آوازوں کو ادا کرنے پر قادر ہیں۔ ایسی آوازیں موجود ہیں جو دنیا کی متعدد دوسری زبانوں میں موجود نہیں۔اس کا اجمال حسب ذیل ہے۔

سنسکرت اور ہندی کے الفاظ: ڈ، ٹ،ڑ، بھ، تھ، ٹھ، کھ، جھ، دھ

فارسی کے خاص الفاظ: پ، گ، ژ

عربی کے خاص الفاظ:ث، خ، د، ر، ص، ض، ط، ظ، غ

چنانچہ اردو کا رسم الخط صوری اعتبار سے ربط ملت کا تصور پیش کرتا ہے۔اس میں ایک حرف تجریدی صورت میں دو سرے حروف سے مل جاتا ہے اور پورا جملہ چھوٹے بڑے الفاظ،وحدت کی تصویر پیش کرتے ہیں(۲۹)۔

اردو زبان اور ترجمہ قرآن

اردو زبان کو اس وقت بہت زیادہ ترقی اور پذیرائی ملی جب قرآن کریم کا ترجمہ، تفسیر اور جملہ علوم قرآن اردو میں تراجم کے ذریعے منتقل ہوئے۔قرآن کریم کے اردو تراجم وتفاسیر سے اس زبان میں بہت وسعت آئی بلکہ اردو چونکہ لشکری زبان ہے اور اس میں عربی الفاظ کاتناسب تقریباًچالیس فی صدہے۔اب لسانی اعتبار سے شاہ ولی اللہؒ کے دور میں جب قرآن کریم کے تراجم ہورہے تھے تو اب فارسی کی جگہ اردو زبان کو فروغ مل رہا تھا اور جب اٹھارہویں صدی عیسوی میں اردو زبان کی تشکیل کے ابتدائی مراحل طے ہو گئے تو یہ ایک عوامی زبان کی حیثیت اختیار کرچکی تھی۔ایسے میں شاہ ولی اللہ دو بیٹوں کا ترجمہ قرآن کی طرف متوجہ ہونا کسی تائید غیبی سے کم نہ تھا۔اردو زبان میں تحت اللفظ اور بامحاورہ ترجمہ کرنا صرف اس خطہ کے مسلمانوں پر احسان عظیم نہیں تھابلکہ اردو زبان وادب کی بھی بہت بڑی خدمت تھی۔حقیقتاً برعظیم پاک وہند میں اردو زبان میں یہ دونوں ترجمے سنگ میل اور نقش اول کی حیثیت رکھتے ہیں۔ بعد میں آنے والے ترجمہ نگاروں نے ان سے بھر پور فائدہ اٹھایا اور زبان و محاورہ کی نوک پلک کو سنواراہے۔اس لحاظ سے خاندان ولی اللہ کا برعظیم پر احسان عظیم ہے کہ انہوں نے رجوع الی القرآن کی ایک خاموش تحریک برپا کی۔جس کے نتیجے میں عوام الناس کی توجہ قرآن کریم کے معنی اور مفہوم کی طرف منتقل ہوئی۔چنانچہ شاہ ولی اللہ کا فارسی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ کرنا جو سرکاری اور عوامی زبان تھی ایک اہم کارنامہ ہے۔یہ کس قدر مشکل اور کٹھن کام تھا، اس کا اندازہ اس دور کے حالات ہو سکتاہے کہ علماء نے یہ فتویٰ دے رکھا تھا کہ قرآن حکیم کا کسی دوسری زبان میں ترجمہ کرنا کتاب عظیم کی سخت بے حرمتی ہے(۳۰) یہ ایک کھلی حقیقت ہےمذکورہ اقدام سے برعظیم میں قرآن فہمی کا باب کھلا(۳۱)۔

لسانی ارتقاء:

زبان کوئی بھی ہو ارتقاء اور تغیر پذیر کا عمل مسلسل جاری رہتا ہے۔زبانوں کی تشکیل میں تحرک وتکلم بنیادی عامل ہیں۔اگر زبان میں یہ عوامل رک جائیں تو جمود طاری ہوجاتا ہے بالآخر زبان اپنا وجود بھی کھو دیتی ہے۔لسانی ارتقاء سے مراد الفاظ اور جملوں کی ساخت میں تبدیلی، مترادف الفاظ، تراکیب اور محاورات کا استعمال، وقت کے ساتھ کچھ الفاظ کا متروک ہونا ، نئے الفاظ کا شامل ہونا، پھر معنی و مفہوم میں لسانی تبدیلی بھی اس میں شامل ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

فصل دوم

پنجاب میں علوم القرآن وتفسیر القرآن کا پس منظر

اللہ رب العزت کی بے شمار،لا تعداد اور انمول نعمتوں میں سے عظیم ترین نعمت قرآن کریم ہے جس میں ساری انسانیت کی فلاح وبہبود کا مکمل سامان موجود ہے۔ایسی پاکیزہ اور مقدس کتاب منبع ہدایت اور سرچشمہ ہے۔بعثت محمدی کا سب سے بڑا اور زندہء جاوید معجزہ قرآن ہے جس کی عظمت کا بیان شاید انسان کے بس میں نہیں۔سلسلہ ء رشد وہدایت کے مکمل ہونے کے بعد صرف قرآن ہے جو صفتِ لا ریب سے متصف ہے۔گویا ہر لحاظ و ہر انداز سے مبنی بر حق و صداقت قرآن ہی ہے۔عالم انسانیت کے لیے صراط مستقیم کا راز قرآن میں مضمر ہے۔یہی قوموں کے عروج و زوال کا معیار ہے۔

دنیا کے تمام ذی فہم اور سلیم الطبع انسانوں کی ایک ہی رائے ہے کہ کلام الٰہی سے زیادہ جامع دوسرا کلام نہیں۔ قرآن نبوت پر دلیل اور معجزہ ہے۔ایک ایسی مختصر کتاب میں پورا نظام زندگی سمو دینا اور دنیوی اور اخروی حیات کے تمام حقائق کو بیان کر دینا اس ہستی وحدہ لاشریک کا کام ہو سکتا ہے جس کو ہم قادر مطلق اور مدبر کائنات سمجھتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کی اس کتاب مقدس میں کتنی نوعیت کے انداز ہیں۔ایک سے ایک حسین و جمیل۔اس میں سادہ نثر اور نثر رنگین کے اعلیٰ نمونے ہیں۔

رب العالمین کی طرف سے ہدایت کے دو ذرائع عطا کیے گئے۔ان میں سے ایک انبیاء کرام ہیں جن کا تعلق اللہ تعالیٰ سے تھااور دوسرا الہامی کتب وصحائف۔قرآن کریم اس سلسلہ ء ہدایت کی آخری کتاب عرصہ تیئس سال میں نازل ہوئی اور دورصدیقی میں متن کتاب پر تمام صحابہ کرام کا اجماع ہوا۔حضرت عثمانؓ نے اس کی نقول اسلامی مراکز میں بھیج دیں۔اس بنا پر آج ایک عالمی انسانی معاشرہ تشکیل دینے کے سلسلے میں قرآن ہی کو رہنما بنایا جا سکتا ہے۔ایسا معاشرہ جو بنی نوع انسان کے لیے کل تک رہنمائی دینے والا مسلمان آج دوسروں سے رہنمائی کی بھیک اس لیے مانگ رہا ہے کہ اس نے قرآن کی بنیاد پر ایک جدید معاشرہ تعمیر کرنے کے تصور کو بھلا دیا ہے۔

قرآن کا سب سے پہلا ترجمہ

دنیا میں سب سے پہلے ترجمہ ۲۷۰ ھ/۸۸۴ء میں سندھ میں الور کے راجہ کے لیے مقامی زبان میں کیا گیا۔ اوّلین تراجم میں پہلا ترجمہ پطرس طرابلس نے ۵۶۸ ھ/۱۱۴۳ء میں لاطینی زبان میں کیا جو مغربی زبان میں قرآن مجید کا سب سے پہلا ترجمہ ہے(۳۲)؟۔مطبع کی ایجاد کے بعد سب سے پہلا ترجمہ ہے جو ۱۵۴۳ء بمقام باسل طبع ہوا۔بعد ازاں فرانس، جرمنی اورانگریزی وغیرہ میں کیے گئے۔انگریزی زبان میں ۲۵ سے زائدتراجم زیادہ معروف ہیں۔بقول بابائے اردو عبدالحق اردو زبان میں پہلا ترجمہ شاہ رفیع الدین اور دوسرا ترجمہ شاہ عبدالقادرؒ کا ہے۔بعد ازاں چراغ سے چراغ جلتا گیااور خدام القرآن کی تعداد میں غیر معمولی اضافہ ہوتا چلا گیا۔مختلف زبانوں اور علاقائی ضروریات کے پیش نظر ترمیم واضافہ کے ساتھ تراجم میں تا ابد ہوتا رہے گا(۳۳)۔

"علوم القرآن کی تعریف"

toobaa-elibrary.blogspot.com

قرآن میں ہر علم موجود ہے لیکن انسانی فہم ان علوم تک رسائی سے قاصر ہے۔علوم القرآن پر تفصیلی بحث کرنے سے قبل بہتر ہوگا۔دونوں اجزاءمرکب کے معانی کا لغوی اور اصطلاحی مفہوم واضح کر دیا جائے۔علوم القرآن دو الفاظ علوم اور قرآن سے مل کر بنا ہے۔علوم مضاف ہے اور قرآن مضاف الیہ ہے (۳۴)۔

علم کا مفہوم:

امام راغب اصفہانی لکھتے ہیں:۔

العلم: کسی شئے کی حقیقت کا ادراک کرنا (۳۵)۔ اسی طرح ڈاکٹر محمد بن محمد ابو شہبہ لکھتے ہیں کہ :عربی زبان میں علم فہم و معرفت کا معنی دیتا ہے اور یہ مصدر ہے کبھی علم سے یقین بھی مراد لیا جاتاہے(۳۶)۔

علم کا اصطلاحی مفہوم

شیخ عبد العظیم الزرقانی مناھل العرفان میں علم کے اصطلاحی معنی کرتے ہیں:۔

یطلق العلم علی المسائل المضبوطة بجهة واحده، مو ضوعا و غایة (۳۷)۔

علم کا اطلاق موضوع اور غایت کے لحاظ سے ضبط شدہ مسائل پر ہوتا ہے۔

اسی طرح الدکتور محمد بن محمد ابو شھبہ لکھتے ہیں۔

العلم بمعنی الملکة التی بما تستحصل هذا المسائل او بمعنی ادراک المسائل(۳۸)۔

علم مسائل کے ادراک کا نام ہے۔

قرآن کی لغوی و اصطلاحی تعریف

راغب اصفہانی کہتے ہیں۔

" انہ مهموز، هو مصدرعلی وزن فعلان کالرجحان قال﴿ اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ [75:17] فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ [75:18] ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَهٗ [75:19]﴾(۳۹)۔

علامہ اللحیانی لکھتے ہیں:

"القرآن۔مصدر"قراء " بمعنی، تلا کالرجحان و الغفران"(۴۰)۔

قرآن رجحان اور غفران کی طرح مصدر ہے اور یہ قراء سے ماخذ ہے جس کا مطلب ہے تلاوت کرنا۔

مشہور نحوی زجاج لکھتے ہیں:۔

"انہ وصف علی فعلان مشتق من القرء بمعنی الجمع "(۴۱)۔

یہ(قرآن) فعلان کے وزن پر صیغہ وصف ہے اور یہ مشتق ہے قراء سے جس کا معنی جمع کرنا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

ان دونوں آراء پر قرآن کا لفظ اصل میں قرء سے ماخذ مہموز ہے اوراگر قرآن میں ہمزہ حذف ہے تو یہ تخفیف کی سے ہے۔امام اشعری لکھتے ہیں:۔

هو مشتق من قرنت الشئی بالشئی اذا فمت احدهما الى الآخر وسمى به القرآن، القرآن السور والآيات والحرف فيه (۴۲)۔

علوم قرآن کالغوی و اصطلاحی معنی

علوم القرآن دو الفاظ کا مرکب ہے یعنی مرکب اضافی ہے اور مرکب اضافی ہونے کی وجہ سے اس کا اطلاق ایسے تمام علوم پر ہوتاہے جن کا تعلق کسی نہ کسی حوالے سے قرآن سے ہے یا جوعلوم، قرآن کریم سے اخذ کیے جاسکتے ہوں۔لیکن اس وقت جو علوم القرآن زیر بحث ہے وہ ایک مدون فن اور مستقل علم ہے اور اس عنوان پر علماء متقدمین یا متاخرین نے کتب تالیف کی ہیں ان میں علوم القرآن مرکب اضافی کے طور پر استعمال نہیں ہوا بلکہ وہاں علوم القرآن سے مراد جمع و تدوین،مکی اور مدنی سورتوں کا علم ،آیات وسور کی ترتیب ، تجوید و قرأت ، ناسخ و منسوخ، محکم ومتشابہ، وجوہ و نظائر، غرائب القرآن، فضائل قرآن، اقسام قرآن،اعجاز القرآن اورمعترضین قرآن کے جوابات وغیرہ سے بحث کی جاتی ہے۔مناھل العرفان میں علامہ زرقانی علوم القرآن کی تعریف ذیل کے الفاظ سے کرتے ہیں۔

"مباحث تتعلق بالقرآن الكريم من ناحية نزوله، وترتيبه، وجمعه، وكتابته وقراء ته وتفسيره، واعجازه ، وناسخه ومنسوخه، ودفع الشبه عنه ،ونحو ذلك"(۴۳)۔

پہلا جزء علوم ہے جو علم کی جمع ہے۔اور دوسرا جزء قرآن ہے۔معجم الفقہاء میں علم کے معنی عین کے کسرہ اور لام کے سکون کے ساتھ، اسکی جمع علوم ہے ۔علم کا معنی جاننا، فہم ،ادراک اور معلومات کی تحصیل ہے۔تصور قرآن میں یہ غیر مادی اور حقیقی ہے۔علم کا مرجع اور مأخذ خود اللہ تعالیٰ کی مقدس ذات ہے۔جیسے سورہ الرحمن میں ارشاد ربانی ہے﴿اَلرَّحْمٰنُ ○ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ○ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ○ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ﴾(۴۴)۔دوسرے مقام پر سورہ العلق میں" اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِىْ خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ"(۴۵)۔مسجود ملائکہ بنانے کا موقع پرفرمان باری ہوتا ہے "وَ عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ اَنْبِئُوْنِىْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ"(۴۶)۔ سارے نام سکھا دیئے ،پھر ان (انہی چیزوں کے نام بتانے کے لیے)کو فرشتوں کے سامنے پیش کیا

قرآن کا لغوی معنی ومفہوم

قرآن کریم کے نام اور وجہ تسمیہ کے حوالہ سے علامہ ابوالمعالیؒ نے قرآن کریم کے پچپن نام شمار کیے ہیں (۴۷)۔اور بعض نوّے سے بھی زائد بتلاتے ہیں۔ان میں سب سے زیادہ مشہور نام"قرآن"ہے۔چنانچہ خود اللہ رب العزت نے کم از کم اکسٹھ ۶۱ مقامات پر اپنے کلام کو اسی نام سے یاد کیاہے(۴۸)۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

"قرآن" دراصل قَـرَ أَ يَـقْـرَ أُ سے ماخوذ ہے،جو مفہوم کے لحاظ سے جمع کرنے، پڑھنے کے معنی میں آتا ہے (۴۹)۔ قَـرَ أَ يَـقْـرَ أ کا مصدر "قراءۃٌ کے علا وہ "قُرٰانٌ" بھی آتا ہے۔چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:﴿ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَہٗ وَقُرْاٰنَہٗ ○ فَاِذَا قَرَاْنٰـہُ فَـاتَّبِعْ قُرْاٰنَہٗ ○ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَہٗ ﴾(۵۰)۔" قراٰن" اسی معنی میں کہا جاتا ہے یعنی پڑھی ہوئی کتاب"(۵۱)۔قرآن کی بہت ساری وجوہ تسمیہ بیان کی گئی ہیں، زیادہ راجح کتاب اللہ کا یہ نام کفار عرب کی تردید میں رکھا گیا ہے۔اس لیے کہ وہ کہا کرتے تھے:

﴿ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لاَ تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْہِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ﴾(۵۲) تم اس قرآن کو نہ سنو، اور اس کی تلاوت کے موقع پر لغو باتیں کیا کرو تاکہ تم غالب آ جاؤ۔اس لیے ان کفار کے علی الرغم "قرآن"نام رکھ کر یہ حقیقت واضح کردی گئی کہ قرآن مجید کی دعوت کو ایسے اوچھے ہتھکنڈوں سے دبایا نہیں جا سکتا۔

قرآن کااصطلاحی معنیٰ:

قرآن کریم کی اصطلاحی تعریف ان الفاظ سے واضح کی گئی ہے۔

"هو كلام الله المنزل على الرسول المكتوب في المصاحف المنقول الينا نقلاً متواتراً بلا شبهة "(۵۳)۔"یعنی اللہ کریم کا وہ کلام جو محمد رسول اللہ ﷺ،مصاحف کے اندر لکھا گیااور بغیر کسی اشتباہ کے تواتر سے منقول ہے" (۳۸) مذکورہ بالا تعریف پر تمام اہل علم متفق ہیں ۔

علوم القرآن کی باقاعدہ اصطلاح کب شروع ہوئی؟

علوم القرآن کی تاریخ سے پتہ چلتاہے کہ اس کی باقاعدہ اصطلا ح اس وقت متعارف ہوئی جب خلیفہ ہارون الرشید نے حضرت امام شافعیؒ سے قرآن بابت پوچھا کیونکہ ان دنوں مسئلہ خلق قرآن کی بحث جاری تھی بڑے بڑے علماء وفقہاء میں یہ مسئلہ مختلف فیہ بنادیا گیا تھا درباری علماء وفضلاء حکمرانوں کی ہاں میں ہاں ملا رہے تھے جب کہ دین اسلام کے حقیقی عالم ومحافظ اس بات پر اپنے دلائل سے قرآن کو مخلوق کی بجائے کلام اللہ ثابت کررہے تھے۔ہارون الرشید کے سوال پر امام شافعیؒ نے فرمایا:۔

﴿ان علوم القرآن كثيرة فهل تساء لنى عن محكمه ومتشابه او عن تقديمه وتاخيره او عن ناسخه و منسوخه او عن ......اوعن ....وصار يسرد من علوم القرآن﴾(۵۴)۔

علوم القرآن کی باقاعدہ اصطلاح اگرچہ ہمیں امام شافعیؒ اور ہارون الرشید کی باہمی گفتگو سے پتہ چلتاہے۔قبل ازیں علماء اس اصطلاح سے لا علم ہرگز نہ تھے۔اس مکالمہ سے صرف اتنا اندازہ ہوتاہے کہ علوم القرآن پر جتنا تحریری شکل میں میٹریل ہے۔ کہا جاسکتاہے کہ علوم القرآن کی باقاعدہ اصطلاح امام شافعیؒ کے اس مکالمے سے مترشح ہوتی ہے۔

علوم القرآن کے عنوان سے باقاعدہ اور مستقل کتب

toobaa-elibrary.blogspot.com

1۔ علوم القرآن کے عنوان پر باقاعدہ مستقل کتب درج کی جاتی ہیں:۔

2۔ الحاوی فی علوم القرآن از محمد بن خلف مرزبان(م۳۰۹ھ،۹۲۱ء)

3۔ عجائب علوم القرآن از محمد ابن القاسم، انباری(م۳۲۸ھ،۹۳۹ء)

4۔ المختزن فی علوم القرآن از علی بن اسماعیل ابو موسی اشعری(م۳۳۴،۹۴۵ء)

5۔ الاستغناء فی علوم القرآن از محمد بن اذفوی(م۳۸۸ھ،۹۹۸ء)

6۔ التنبیہ علی فضل علوم القرآن ازحسن بن محمد ابوالقاسم نیشاپوری(م۴۰۲ھ،۱۰۱۱ء)

بعض مفسرین نے اپنی تفسیر کے مقدمہ میں علوم القرآن کی مختلف انواع کو زیر بحث لائے۔امام حوفی کی"البرھان فی علوم القرآن"دراصل قرآن پاک کی تفسیر ہی ہے یہ بھی اسی دور کی تالیف ہے فنون الافنان فی عیون علوم القرآن از امام ابن جوزیؒ کے دور سے پہلے اس عنوان سے صرف ایک ہی کتاب ملتی ہے وہ ابو القاسم نیسابوری کی تالیف"التنبیہ علی فضل القرآن" ہے جس میں علوم القرآن کو زیر بحث لایا گیاہے۔البتہ امام ابن جوزیؒ کے عہد اور بعد میں علوم القرآن پر جو کتب تالیف ہوئیں ان کی تفصیل کچھ یوں ہے:۔

1۔ اسباب الزول از محمد سعد عراقی (م۵۶۷ھ/۱۱۷۱ء(۵۵)۔

2۔ اسباب النزول علی مذھب آل الرسول از محمد بن علی شہراسوب(م۵۸۸ھ/۱۱۹۲ء)(۵۶)۔

3۔ اعجاز القرآن از محمد بن بابجوک خوارزمی(م۵۶۲ھ/۱۱۶۶ء)(۵۷)۔

4۔ غریب القرآن از محمد بن عبدالرحمن زاہد حنفی(م۵۴۶ھ/۱۱۵۱ء)(۵۸)

5۔ ایجاز البیان عن معانی القرآن از محمود بن ابی الحسن نیشاپوری(م۵۵۰ھ/۱۱۵۵ء)(۵۹)۔یہ کتاب ڈاکٹر علی بن سلمان کی تحقیق سے مکتبہ التوبہ سے ۱۹۹۷ء میں شائع ہوئی۔

6۔ مفردات القرآن از احمد بن علی، سمین حلبی(م۵۹۶ھ/۱۱۹۹ء) (۶۰)۔

7۔ القراء ات از منصور بن خیر ،ابن یملا اندلسی(م۵۲۶ھ/۱۱۳۱ء) (۶۱)۔

8۔ تاویل متشابہات القرآن از محمدبن علی شہراسوب (م۵۸۸ھ/۱۱۹۲ء) (۶۲)۔

9۔ الایجازفی ناسخ القرآن ومنسوخہ از محمد بن ہلال الصعیدی (م۵۲۰ھ/۱۱۲۶ء) (۶۳)۔

10۔ الناسخ و المنسوخ از محمد بن عبداللہ ،ابن عربی(م۵۴۳ھ/۱۱۴۸ء) (۶۴)۔

11۔ الوجوہ والنظائر از علی بن عبیداللہ زاغوانی(م۵۲۷ھ/۱۱۲۳ء) (۶۵)۔

12۔ مقدمہ تفسیر ابن عطیہ(م۵۴۱ھ/۱۱۴۶ء) (۶۶)۔

یہ ابن عطیہ اندلسی کی تفسیر المحرر الوجیز فی تفسیر الکتاب العزیز کا مقدمہ ہے اور علیحدہ سے مقدمہ کتاب المبانی کے ساتھ مشہور مستشرق آرتھرجیفری کی تحقیق سے شائع ہوا۔آرتھر جیفری نے ان دونوں مقدموں کو اکٹھا شائع کروایا اور اس کا نام مقدمتان فی علو م القرآن رکھا۔یہی وجہ ہے کہ علوم قرآن کے متعلق علیحدہ طور پر تالیفات دوسری صدی ہجری میں موجود ہو گئی تھیں۔لیکن اس فن پر جامع قسم کی تصنیفات کا سراغ ہم کو سب سے پہلے پانچویں صدی میں ملتا ہے جو کہ علی بن ابراھیم (م۴۳۰)ہیں انہوں نے باقاعدہ علوم قرآن پر ایک جامع تصنیف"علوم

toobaa-elibrary.blogspot.com

القرآن"ہے اس کے بعد شیخ مکی بن ابی طالب (م۴۳۷ھ) کی کتاب بنام"الھدایۃ الی بلوغ النھایۃ"ہے موصوف نے یہ کتاب ۷۰ جزء میں معانی وانواع علوم قرآن پر لکھی ہے۔اس باب میں تیسری تصنیف موسس فن بلاغت امام عبدالقاہر جرجانی (م۴۷۵ھ)کے تلمیذ رشید ابو عامر فضل بن اسماعیل جرجانی کی البیان فی علوم القرآن ہے۔

ابو موسیٰ محمد بن ابی بکر اصفہانی (م۵۷۱ھ) کی مجموع المغیث فی علوم القرآن والحدیث۔یہ پہلا شخص ہے جس نے علوم قرآن و حدیث پر یکجا کتاب مرتب کی۔علامہ ابن جوزی (م ۵۹۷ھ) کی" فنون الافنان فی علوم القرآن"اس فن پر بڑی مدلل اور مبسوط کتاب ہے۔بدیع الدین احمد بن ابی بکر بن عبدالوہاب القزوینی (م۶۲۵) کی الجامع الحریزالحادی معلوم کتاب اللہ العزیز اپنی دلالت عنوان کے لحاظ سے ایک قابل ذکر کتاب معلوم ہوتی ہے۔اسی موضوع پر جمال القراء وکمال الاقراء ازسخاوی (م۶۴۳ھ) کی بھی تصنیف ہے جو قرأت،وقف ،ابتداء اور ناسخ ومنسوخ وغیرہ مباحث پر مشتمل ہے۔محمد بن عبدالرحمن ابن شامہ (م۷۰۸ھ)کی"المرشد الوجیز فی علوم متعلق بالقرآن العزیز"بھی اسی فن کے متعلق کتاب ہے۔مذکورہ تمام کتب میں سے علامہ بدر الدین محمد بن بہادرزرکشی (م۷۹۴ھ) کی"البرھان فی علوم القرآن"بہت اعلیٰ مباحث پر مشتمل ایک عمدہ ذخیرہ اور مأخذ کی کتاب ہے۔جس میں علوم القرآن کے متعلق ۴۷مختلف جہتوں اور حیثیتوں پر مشتمل مباحث ہیں۔

قاضی جلال الدین بلبقی(م۸۲۴ھ)کی"مواقع العلوم من مواقع النجوم"ہے جس میں تقریباً چھ فصول کے تحت قرآن مجید کے مختلف پچاس مباحث اور فنون پر مستند مواد موجود ہے۔محی الدین محمد بن سلمان کامنجی نے ۸۵۶ھ میں ایک مختصر کتابچہ "،"کے نام سے تحریر کیاجس پر اگرچہ کامنجی کو ناز تھا مگر اسلام اور اہل اسلام کو ناز نہ تھا۔علوم القرآن پر سب سے زیادہ جامع اور عمدہ ترین کتاب جلال الدین سیوطی(م ۹۱۰ھ)"الاتقان فی علوم القرآن" ۸۰ ابواب پر مشتمل علوم قرآن سے متعلق ۳۰۰ سے زائد مباحث ہیں۔ اگر حسب عادت سیوطی نے الاتقان میں موضوع اور ضعیف روایات کو ذکر نہ کیا ہوتا تو اسلامی کتب خانہ میں اس سے افضل کتاب شاید کوئی بھی نہ ہوتی۔

عہد حاضر میں علوم القرآن

عہد نبوی کے بعد علوم القرآن پر مستقل اور مفید کتب پر کام جاری ہے۔البتہ پہلے ادوار کی طرح علوم القرآن کی مختلف انواع و اقسام اور مقدمات تفسیر میں جن انواع کو زیر بحث لایاگیا ان کی بانسبت اب اس فن میں جو بنیادی تبدیلی آئی وہ یہ ہے کہ علوم القرآن کی مختلف مباحث کو اصولی حیثیت سے ایک کتاب میں سمیٹنے کا سلسلہ تیزی سے اور وسیع پیمانے پر شروع ہوا۔ان میں جو ابتدائی کتب سامنے آئیں ان میں پہلی کتاب ابو عبداللہ بدرالدین محمد بن بہادر علامہ زرکشی المصری کی"البرھان فی علوم القرآن"(م۷۹۴ھ/۱۳۹۱ء)کی ” الاتقان فی علوم القرآن“ زیادہ معروف و متداول ہیں۔امام سیوطیؒ نے اس کتاب میں البرھان کی سینتالیس(۴۷) انواع پر مزید تینتیس(۳۳) انواع کا اضافہ کیااور کل اسی(۸۰) انواع سے جامع گفتگو کی اور ایسے فوائد ،مسائل و قواعد کا مفید اضافہ کیاہے جو علامہ زرکشی کی البرھان میں رہ گئی تھیں۔ان کتب کے بعد جتنی بی کتب تحریر ہوئی ان سب کا بنیادی مأخذ ومرجع یہی مذکورہ کتب ہیں۔یہ کتب اس فن میں امہات الکتب کا درجہ رکھتی ہیں۔ان کتب کے تالیف کیے جانے کے بعد علوم القرآن پر جس کسی نے قلم اٹھایا ان سے استفادہ کیے بغیر نہ رہ سکا۔اگرچہ دور حاضر میں علوم القرآن کی مختلف انواع،اسباب نزول،

toobaa-elibrary.blogspot.com

اعجاز القرآن، تاریخ القرآن، اقسام القرآن، قراء ات، غریب القرآن اور ناسخ ومنسوخ وغیرہ جیسے موضوعات پر الگ الگ کتب بھی تالیف ہوتی رہی ہیں لیکن ان مختلف انواع کو اصولی حیثیت سے ایک کتاب کی صورت میں منصہ شہود پر لایا گیا ہم صرف اب موجودہ دور کی انہی کتب کا تذکرہ کریں گے۔

بیسوی صدی میں علوم القرآن پر بہت سے مخلص احباب نے اس مبارک موضوع پر اپنا حصہ ملانے کی کوششیں کی ہیں۔دور جدید کے موٗلفین نے قدیم دور کے مصنفین کے مواد کو زیادہ بہتر اور موٗثر انداز میں پیش کیا ہے۔سابق کتب میں موجود مواد کی روایات کی چھان پھٹک کرکے صحیح وسقیم روایات سے مطلع کیا۔علاوہ ازیں جدید دور کے موٗلفین نے حتی الامکان مستشرقین کے اعتراضات وشبہات کے تسلی بخش جوابات بھی دیئے ہیں۔اس سلسلہ میں علامہ محمد عبدالعظیم زرقانی(م۱۳۶۸ھ/۱۹۴۸ء)(۶۷)کی"مناہل العرفان فی علوم القرآن"اور دوسری ڈاکٹر صبحی صالح کی"المباحث فی علوم القرآن" بڑی شہرت کی حامل کتب ہیں۔عصر حاضر میں ان دو کتب کے علاوہ علوم القرآن کے موٗلفین نے اپنے اپنے ذوق کے مطابق علوم القرآن کی مختلف مباحث کو اپنی کتب کی زینت بنایا۔

علوم القرآن کا آغازوارتقاء

نزول قرآن کے ساتھ ہی علوم القرآن کا آغاز ہوگیاتھاجب جبرائیلؑ کے ذریعہ سورۃ العلق کی ابتدائی پانچ آیات نازل ہوئیں۔ ساری کیفیت نزول قرآن حضرت خدیجہؓ سے بیان فرمائی۔ جیسے آسانی ہو اسی طریقے سے پڑھیں۔ اس طرح علوم القرآن کی ایک مشہور قسم"علم قرأت" کا آغاز ہوا۔جیسے ہی نزول ہوتا مصاحبین کو حفظ کرواتے۔ ساتھ ہی ان منزل من اللہ آیات کی کتابت کروادیتے۔گویا کہ ہجرت سے قبل مکی دور سے ہی کتابت قرآن کا آغاز ہوچکاتھا۔چنانچہ عہد رسالت میں جمع قرآن ،حفظ قرآن اور کتابت قرآن کا کام مکمل ہوچکاتھا۔اس لیے صحابہ کرامؓ کو قرآن کے معانی ومفہوم کی تعلیم دی۔الفاظ کی طرح آیات کی تشریح،معانی اور تفسیر بھی سکھائی گئی۔اس طرح تفسیر القرآن،غرائب القرآن اور ناسخ ومنسوخ جو کہ علوم القرآن کے بڑے مباحث میں ہیں ان کی تعلیم دی گئی۔

چھٹی صدی ہجری میں ابن جوزی نے علوم القرآن پر ایک مستقل کتاب بعنوان"فنون الافنان فی عیون علوم القرآن"تالیف کی۔اس لحاظ سے علوم القرآن کے عنوان سے باقاعدہ یہ پہلی تصنیف سامنے آتی ہے۔اس میں علوم القرآن کے بارہ مباحث کا بیان ہے۔حضرت علیؓ نے اختلاط عجم کی وجہ سے عربی زبان کے تحفظ کے لیے نحو کے قواعد مرتب کرنے کے لیے ابوالاسوددوٗلی کو ذمہ داری سونپی۔گویا انہوں نے اعراب قرآن کی بنیاد ڈالی(۶۸)۔قرآن کریم کی آیات کی ترتیب نزولی نہیں بلکہ اللہ رب العزت کی وحی کی روشنی میں ترکیب توقیفی پر قرآن کو ترتیب دیاگیا ہے۔اسی طرح عہد اول میں علوم القرآن یا اس کی کوئی بحث کسی فن کی صورت میں نہ تھی اور نہ ہی ضرورت محسوس ہوتی کیونکہ ذات اقدس موجود تھی شیخ الاسلام نے وضاحت فرمائی ہے :

"یہ جاننا ضروری ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ کو الفاظ قرآن کے ساتھ معانی قرآن بھی بتائے"(۶۹)۔

ارشاد باری تعالیٰ﴿ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴾(۷۰) میں یہ دونوں باتیں شامل ہیں۔ابو عبدالرحمن السلمیؒ کا قول کہ ہم نے قرآن علم وعمل دونوں لحاظ سے سیکھا۔ان کو حفظ سورۃ میں مدت لگ جایا کرتی۔حضرت انسؓ نے فرمایاکہ قرآن کی دوسری اور تیسری سورہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

پڑھ لینے والا فرد ہمارے نزدیک بڑا بن جاتا۔عبداللہ بن عمرؓ کو ان سورحفظ میں کئی سال لگ گئے، امام مالک کی روایت کے مطابق آٹھ سال لگے اسی سے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا:﴿کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْکَ مُبٰرَکٌ لِّیَدَّبَّرُوْا اٰیٰتِهٖ وَلِیَتَذَکَّرَ اُوْلُوا الْاَلْبَابِ ﴾(۷۱)نیز فرمایا:﴿اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ﴾(۷۲)﴿اَفَلَا یَدَّبَّرُوْا الْقَوْلَ﴾(۷۳)ظاہر ہے کہ کسی کلام میں تدبر کیے بغیر اس کے معانی سمجھنا ممکن نہیں ارشاد ربانی ہے﴿ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰ نًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ﴾(۷۴)اور کسی بات کا عقل میں آنا اس کے سمجھنے پر موقوف ہے۔مدعا اس کے معانی کا سمجھنا ہوتا ہے نہ کہ محض الفاظ ،لہٰذا قرآن اس بات کا سب سے زیادہ مستحق ہے(۷۵)۔

شیخ الاسلام کا بیان ہے کہ:۔

"اہل مکہ تفسیر قرآن کو سب سے زیادہ جانتے تھے کیونکہ وہ عبداللہ بن عباسؓ کے اصحاب میں سے تھے جیسے مجاہدؒ،عطا بن ابی رباحؒ،عکرمہ مولیٰ ابن عباسؓ ، طاؤس ،ابوالشعثاء اور سعید ابن جبیرؒ وغیرہ۔اسی طرح کوفہ میں عبداللہ بن مسعودؓ کے اصحاب ہیں جن کو تفسیر میں دوسروں سے امتیاز حاصل ہیاور اہل مدینہ کے علماء جیسے زید بن اسلمؒ(۷۶)ان کے علاوہ حسن بصریؒ،ضحاک بن مزاحمؒ اور قتادہ وغیرہ کے نام بھی نمایاں ہیں"(۷۷)۔

جمع قرآن

خلافت صدیقیؓ میں جنگ یمامہ ہوئی اور ستر حفاظ شہید ہوئے تو قرآن کے کسی حصے کے ضائع ہونے کے خوف سے قرآن مقدس کو ایک مصحف میں جمع کیا گیا(۷۸)۔تیسری مرتبہ قرآن مجید اس وقت جمع کیا گیا جب عہد عثمانؓ میں حدود خلافت وسیع ہوگئیں۔عرب و عجم باہم گھل مل گئے تو لوگ اختلاف قرأت کی بنیاد پر ایک دوسرے کی تکفیر کرنے لگے۔ (۷۹)۔علامہ زرقانیؒ نے یہ بات ثابت کی ہے کہ اختلاف قرأت کی بنیادمسئلہ تکفیر تک نوبت کو ختم کرتے ہوئے آپؓ نے رسم قرآن کی بنیاد ڈالی جو رسم عثمانی کے نام سے موسوم ہے(۸۰)۔علی بن ابی طالبؓ کے عہد میں عربوں کا عجمیوں سے اختلاط کی وجہ قرآنی لغت کی حفاظت کا سبب بنا۔ دور کے نامور نحوی ابو الاسود دولی کی خدمات حاصل کیں جس نے علم نحو کے باقاعدہ قواعد مرتب کیے یہی علم بعد میں اعراب القرآن کی اساس قرار پائی(۸۱)۔

تفسیر قرآن

قرآن ایک مکمل دستور حیات ہے۔ تعلیمات انسانی فطرت سے عین مطابقت رکھتی ہے۔انسانی فطرت کا لحاظ کرتے ہوئے طوالت اور اختصار کے درمیان توازن برقرار رکھا گیاہے اورمحدود الفاظ میں لا محدود مطالب و مفاہیم کو بیان کیاگیا۔قرآن کریم کا پہلا تفسیری سرمایہ خود قرآن کریم ہے۔اسلام کے ابتدائی دنوں میں زیادہ تر انحصار منقولات پر ہوتا تھالیکن اسلامی سلطنت کے پھیلاؤ ، مختلف عقائد ونظریات کے ظہور اور علوم وفنون کی ترقی کے باعث تفسیر قرآن میں بہت وسعت آ گئی۔تفسیر قرآن کے ایک سے زیادہ منہج سامنے آنے لگے۔ان حالات میں مفسرین اور ماہرین علوم القرآن نے تفسیر کی دو اقسام بیان کیں۔ان میں ایک تفسیر بالماثوراور دوسری قسم تفسیر بالرائے۔

تفاسیر بالماثور میں معروف تفاسیر

toobaa-elibrary.blogspot.com

جامع البیان عن تاویل آی القرآن،معالم التنزیل از بغوی،المحرر الوجیزفی تفسیر الکتاب العزیز از ابن عطیہ، تفسیر القرآن العظیم، الجواہر الحسان از ثعالبی وغیرہ۔

تفاسیر بالرائے میں مشہور تفاسیر

ارشادالعقل السلیم الی مزایا الکتاب الکریم وغیرہ۔مذکورہ دو اقسام کے علاوہ مختلف اقسام کی تفاسیر جیسے صوفیانہ اور فقہی تفاسیر زیادہ مشہور ہیں۔مشہور تفاسیر درج ذیل ہیں۔

احکام الفقہ نظریہ سے لکھی جانے والی تفاسیر

اردو میں ایک مختصرکتاب مولانا عبدالمالک کاندھلوی وغیرہ۔ تفسیر قرآن کے سلسلے میں صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین قرآنی علوم کی وضاحت کرتے جیسے الفاظ کے لغوی معانی، اسباب نزول،غریب قرآن اور ناسخ منسوخ وغیرہ۔

غرائب القرآن

علوم القرآن کی اقسام میں سے ایک قسم اہم اور مستقل قسم غریب قرآن ہے۔اس میں قرآن کریم کے غیر مانوس اور اجنبی الفاظ کے معانی کی وضاحت کی جاتی ہے ایک مفسر اور فقیہ کو قرآن کریم کے غرائب کی تفہیم ضروری ہے تاکہ اسے کلام الٰہی کی معرفت بھی نصیب ہو اور تلاوت قرآن کے دوران شبہات کی تلافی بھی ممکن ہو۔اصحاب مکرم کے دور وما بعداسلامی سلطنت بہت وسیع ہوتی گئی۔بہت سی عجمی اقوام کے قبول اسلام کے باعث قرآن کریم کے غریب الفاظ کی توضیح وتشریح کی ضرورت بڑھتی چلی گئی لہٰذا موضوع پر تصانیف کا سلسلہ شروع ہوا اور بہت سی اہم ، مفید اور جامع قسم کی کتب منظر عام پر آئیں۔جیسے ابو عبید کی مجاز القرآن، فراء کی معانی القرآن، ابن قتیبہ کی تفسیر غریب القرآن ابن جوزی کی تذکرہ الاریب وغیرہ۔

علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے لکھا ہے کہ قرآن کے غریب الفاظ کی تشریح وتوضیح کے لیے حضرت عبداللہ بن عباسؓ(جن کو غرائب القرآن میں خاص ملکہ حاصل تھا)اور آپؓ سے خذ وکتابت کرنے والے اصحاب کی طرف رجوع کیا جائے کیونکہ غرائب القرآن کی جو تفسیر ان سے مرویہ ہے وہ اس موضوع کا پورا احاطہ کرتی ہے جس کی اسناد بھی صحیح اور ثابت ہیں۔

ناسخ ومنسوخ

نسخ کے لغوی مین نقل،ابطال اور ازالہ کے ہیں اکثر اصولیین نے رفع وازالہ کو نسخ کا حقیقی معنی قرار دیا ہے۔
نسخ کے مفہوم میں متقدمین اور متاخرین میں اختلاف ہے کیونکہ متقدمین نسخ کو وسیع معنی میں استعمال کرتے اور نسخ کا اطلاق عام کی تخصیص اور مطلق کی تقیید وغیرہ پر کرتے تھے۔جب کی متاخرین کے نزدیک مذکورہ اصطلاحات نسخ کے مفہوم میں شامل نہیں بلکہ ان کے نزدیک نسخ سے مراد ایک حکم شرعی کا دوسرے حکم شرعی سے ختم ہونا ہے۔

حضرت علیؓ نے اپنے مصحف میں ناسخ و منسوخ کے بارے لکھا تھا ااس کتاب کو حاصل کرنے کے لیے مدینہ منورہ کے بعض اہل علم سے خط وکتابت کی لیکن حضرت علیؓ کی وہ تحریر مجھے نہ مل سکی۔بقول ابن سیرینؒ ان سے منقول ہے:"وقد قال علی لقاص اتعرف الناسخ من المنسوخ قال لا قال هلكت و أهلكت(۸۲)۔ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کا قول ہے کہ وصال سے

toobaa-elibrary.blogspot.com

قبل آخری رمضان میں حضرت جبرائیلؑ کو دو مرتبہ قرآن مجید سنایا تو اس وقت حضرت عبداللہ بن مسعودؓ موجود تھے اس لیے وہ ہر نسخ وبدل کو جانتے تھے "(۸۳)۔

عہد تابعین میں علوم القرآن

پیغمبر کے تربیت یافت گان کے پاکیزہ شاگردوں نے علوم القرآن کے سلسلہ میں گرانقدر کام کیا۔ تابعین میں سے مجاہد بن جبرؒ (م۱۰۳ھ/۷۲۱ء) (۸۴) کو تفسیر القرآن میں خاص مقام اور ملکہ حاصل تھا۔ آپؒ کا خود بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے تیس مرتبہ قرآن پڑھا(۸۵)۔اسی طرح آپؒ نے ایک دوسرے مقام پر فرمایاکہ میں حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے تین مرتبہ ایسے قرآن پڑھاکہ تمام آیات کاشان نزول اور حالت نزول پوچھتے کہ کس طرح تھی (۸۶)۔مشہور تابعی حضرت سعید ابن جبیرؒ(م۹۰ھ/۷۰۸ء)(۸۷) نے خلیفہ عبدالملک بن مروان کی درخواست پر ان کے لیے ایک تفسیر لکھی کی۔ دیگر موضوعات پر بھی تابعین کرام نے قلم اٹھایاہے مثلاً: حضرت عکرمہؒ مولی ابن عباسؓ (م۱۰۷ھ/۷۲۵ء) سے نزول قرآن اور وجوہ ونظائرپر، قتادہ بن دعامہ سدوسی سے ناسخ منسوخ پر اور عبداللہ بن عامر یحصبی سے اختلاف مصاحف اور مقطوع وموصول قرآن(۸۸) پر لکھنا ثابت ہے۔ عہد تابعین میں بھی علوم القرآن کی باقاعدہ تدوین نہیں ہوئی البتہ تفسیر قرآن کے ساتھ ساتھ اسباب نزول، غریب القرآن اور ناسخ منسوخ پر کتابت، تابعین کے دور مبارک کو ہم علوم القرآن کی تدوین کا آغاز کہہ سکتے ہیں۔

علوم القرآن کی مختلف انواع پر تالیف

اختلاف مصاحف پر معروف کتب

اختلاف مصاحف اہل مدینہ واھل کوفہ والبصرۃ از علی بن حمزہ الکسائی(م۱۸۹ھ/۸۰۴ء) (۸۹)۔

اختلاف اھل کوفہ والبصرۃ والشام فی المصاحف از یحییٰ بن زیاد، الفراء(م۲۰۷ھ/۸۲۲ء)(۹۰)۔

اسباب نزول:

قرآن کریم کی جو آیت کسی خاص سوال یا واقعہ کے بعد نازل ہوئی وہ سوال یا واقعہ اس آیت کا سبب نزول کہلاتا ہے۔ سبب نزول کو جاننے سے حکم کے مشروع ہونے میں جو حکمتیں کار فرما ہوتی ہیں کا پتہ چلتا ہے۔اور اللہ تعالیٰ کی مراد واضح ہوتی ہے(۸۰)۔

اسباب النزول:۔امام بخاریؒ کے شیخ علی بن عبداللہ مدینیؒ(م۲۳۴ھ/۸۴۸ء)(۹۱)۔اسباب النزول: علی بن احمد واحدی (م۴۲۸ھ/ ۱۰۳۶ء) کی تالیف ہے اس موضوع پر سب سے زیادہ معروف کتاب ہے اور کئی مرتبہ مختلف مقامات سے شائع ہو چکی ہے۔

اعجاز قرآن

النکت فی اعجاز القرآن: علی بن عیسیٰ رمانی(م۳۸۴ھ)(۹۲) کی تالیف ہے۔

اعجاز القرآن:۔ محمد بن طیب باقلانی(م۴۰۳ھ/۱۰۱۲ء) کی تالیف ہے جو کئی بار چھپ کر منصہ شہود پر آچکی ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

دلائل الاعجاز:۔از عبدالقاہر جرجانی(م۴۷۱ھ/۱۰۷۸ء)کی معروف کتاب ہے جو کہ سید محمد رشید رضا کی تحقیق سے بیروت سے طبع ہو چکی ہے۔

اعراب قرآن ومعانی قرآن

معانی القرآن از ابان بن تغلب(م۱۴۱ھ/۷۵۸ء) کی تالیف ہے(۹۳)۔

معانی القرآن از ابو عبید قاسم بن سلام(م۲۲۴ھ/۸۳۷ء)(۹۴)اس موضوع پر بڑی جامع تالیف ہے۔

اعراب القرآن از ابو حاتم السجستانی (م۲۴۸ھ/۹۶۲ء)(۹۵)۔

اعراب القرآن از محمد بن یزید المبرد(م۲۸۶ھ/۸۹۹ء)(۹۶)۔

اُقسام القرآن

اقسام القرآن وجوابھا:امام کسائی کے شاگرد عبداللہ بن احمد ذکوان(م۲۴۲ھ/۸۵۶ء)کی تالیف ہے(۹۷)۔

امثال :

الماوردی(م۴۵۰ھ/۱۰۵۸ء)کی تالیف ہے(۹۸)۔

عدد آیات وسور:

عدد آیِ القرآن:ابوعبید قاسم بن سلام(م۲۲۴ھ/۸۳۸ء) کی تالیف ہے(۹۹)۔

جامع البیان فی عدد آیِ القرآن:

احمد بن حسین النیسابوری(م۳۵۸ھ/۹۶۸ء)کی تالیف ہے(۱۰۰)۔

غریب القرآن:

الغریب فی القرآن از ابان بن تغلب(م۱۴۱ھ/۷۵۸ء) کی تالیف ہے(۱۰۱)۔

مجاز القرآن:ابو عبیدہ معمر بن المثنی (م۲۱۰ھ/۸۲۵ء)کی تالیف ہے(۱۰۲)۔

تفسیر غریب القرآن:

عبد اللہ بن مسلم،ابن قتیبہ(م۲۶۷ھ/۸۸۰ء)کی معروف تالیف ہے جو سید احمد صقر کی تحقیق سے قاہرہ سے شائع ہوئی(۱۰۳)۔

مفردات فی غریب القرآن:۔

امام راغب اصفہانی(م۵۰۲ھ/۱۱۰۲ء)مختلف مکتبوں سے کئی بار شائع ہوچکی ہے(۱۰۴)۔

فضائل القرآن:

ضیاء المقدسی(م۲۰۴ھ/۸۹۱ء)کی کتاب ہے(۹۵)(۱۰۵)۔فضائل القرآن: از امام نسائی (م۳۰۳ھ/۹۱۵ء) کی تالیف ہے(۱۰۶)۔

قرأت:

علامہ زرکشی نے قراء ات کی تعریف ان الفاظ سے کی ہے:۔

"القراء ات ھی اختلاف الفاظ الوحی المذکورہ فی کتبۃ الحروف وکیفیتھا، من تخویف وتشقیل وغیرھما"(۱۰۷)۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

یعنی علم قراء ات سے مراد وحی قرآنی کے الفاظ کے اختلاف جو حروف کی کتابت اور ان کی کیفیت میں تخویف وتشدید وغیرہ کے حوالے سے ہوتا ہے کا پتہ چلتا ہے۔قراء ات کی بنیادی طور پر دو اقسام ہیں ایک قراء ات متواترہ اور دوسری قراء ات شاذہ۔

قراء ات متواترہ ہونے کے لیے ضروری ہے کہ اس کی سند صحیح ہو دوسری یہ کہ لغت عرب کی کسی وجہ کے مطابق ہو اورآخری مصحف عثمانی کے موافق ہو۔کسی بھی شرط کے مفقود ہونے کی صورت میں قراء ات شاذہ کا حکم لاگو ہواگا۔لہٰذا جو قراء ات متواترہ نہیں ہیں وہ شاذہ ہیں۔

القرآت: از ابان بن تغلب(م۱۴۱ھ/۷۵۸ء)کی کتاب ہے(۱۰۸)۔

اسی نام سے علی بن حمزہ الکسائی،مقاتل بن سلیمان اورابوعبید قاسم بن سلام کی بڑی جامع تالیفات ہیں(۱۰۹)۔

متشابہ قرآن:

متشابہ القرآن:۔از مقاتل بن سلیمان(م۱۵۰ھ/۷۶۷ء)کی تالیف ہے۔اسی نام سے بشر بن معمّر(م۲۲۰ھ/۸۵۳ء)کی معروف کتاب ہے(۱۱۰)۔

مشکل قرآن:

تاویل مشکل القرآن:۔ابن قتیبہ(م۲۷۶ھ/۸۸۹ء)کی مطبوعہ تالیف ہے۔اسی طرح توضیح المشکل فی القرآن از سعید بن محمد الغسانی(م۳۰۲ھ/۹۱۴ء)اور البرھان فی مشکلات القرآن از ابو المعالی العزیزی(م۴۹۴ھ/۱۱۰۰ء)کی تالیفات ہیں(۱۱۱)۔

ناسخ ومنسوخ:

الناسخ والمنسوخ از مقاتل بن سلیمان(م۱۵۰ھ/۷۶۷ء)اسی طرح الناسخ والمنسوخ کے نام سے حسین بن واقد المروزی(۱۵۹ھ/۷۷۵ء)،عبدالرحمن بن زید،العدوی(م۱۸۲ھ/۷۹۸ء)،کی تالیفات ہیں(۱۱۲)۔

وجوہ ونظائر:

علم وجوہ و نظائر علوم القرآن کی ایک اہم نوع ہے۔قرآن کریم میں جب کوئی کلمہ ایک ہی لفظ اورحرکت کے ساتھ مختلف آیات میں آئے گا تو ہر جگہ اس کے معنی مختلف ہوں گے ایسے الفاظ نظائر کہلاتے ہیں اور جن مختلف معانی پر وہ الفاظ آئے انہیں وجوہ کہتے ہیں۔یعنی الفاظ ایک دوسرے کے نظائر ہیں اور ان کے مختلف معنی وجوہ ہیں۔۔

الاشباہ والنظائرفی القرآن الکریم

الاشباہ والنظائرفی القرآن الکریم از مقاتل بن سلیمان(م۱۵۰ھ/۷۶۷ء)یہ کتاب عبداللہ بن محمود شحاتہ کی تحقیق سے ۱۹۷۵ء میں مصر سے شائع ہوئی ہے(۱۱۳)۔اسی طرح حسین بن واقد المروزی(۱۵۹ھ/۷۷۵ء)،ہارون بن موسیٰ الازوی(م ۱۷۰ ھ/۷۸۶ء) کی کتاب ہے جو ڈاکٹر حاتم صالح الضامن کی تحقیق سے ۱۹۸۸ء میں شائع ہوئی (۱۱۴)۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

اسی طرح الوجوہ والنظائر از عباس بن فضل الانصاری الواقفی(م۱۶۸ھ/۷۹۲ء)(۱۱۵)۔تحصیل نظائر القرآن از محمد بن علی،الحکیم الترمذی(م۳۲۰ھ/۹۳۲ء)(۱۱۶)الوجوہوالنظائر از محمد الحسن،ابو بکر النقاش(م۳۵۱ھ/۹۶۲ء)اور حسین بن محمد الدامغانی (م۴۷۸ھ/۱۰۵۸ء) کی معروف تالیفات ہیں(۱۱۷)۔

مقدمات تفاسیر میں علوم القرآن

مختلف مفسرین نے اپنی اپنی کتب تفاسیر میں علوم القرآن کی مختلف انواع کو اپنے تفسیری مقدمات میں بیان کیا۔معروف مفسرین کے مقدمات تفاسیر میں علوم القرآن کی انواع کے چند نمونے درج ذیل ہیں۔

خطیب بغدادی کا قول جو علامہ داؤدی نے ذکر کیاہے ان کے الفاظ:" وکان حافظاً للکتاب اللہ ،عارفاً بالقراء ات بصیراً بالمعانی ،فقیھا فی احکام القرآن، عالماً بالسنن وطرقھا ،وصحیحھا وسقیمھا، وناسخھا ومنسوخھا،...وکتاب التفسیر الذی لم یصنف احد مثلہ ..."(۱۱۸)۔

گویا کہ امام ابن جریرؒ نے تفسیر کے مقدمے میں علوم القرآن کی بنیادی انواع کا بالخصوص تذکرہ فرمایا ہے۔ بیان کردہ ان مباحث کو درج ذیل عنوانات واضح ہوتے ہیں۔اعجاز القرآن،قرآنی الفاظ کی لغات،سبعہ احرف پر قرآن کا نزول،تفسیر قرآن کا علم، قرآن کی تفسیر وتفہیم کے فضائل اور صحبت نبوی میں تفسیر کا علم جاننے اور سننے والے اصحاب اور ان کے تلامذہ تابعین کرام اور قرآنی سورتوں کے نام اور آیات کی تفسیر وغیرہ۔علامہ خطیب بغدادی کے علاوہ مشہور مفسر و مؤرخ حافظ ابن کثیرؒ تقریبا مذکورہ الفاظ سے امام ابن جریر کے بارے میں لکھے ہیں(۱۱۹)۔

مقدمہ کتاب المبانی

تفسیر ابن عطیہ اور کتاب المبانی کے مقدمات معروف مستشرق آرتھر جیفری کی ریسرچ سے ۱۹۵۴ء میں مصر سے مقدمتان فی علوم القرآن کے نام سے شائع ہوئے۔کتاب المبانی کی ابتداء میں یہ وضاحت موجود ہے کہ یہ کتاب ۴۲۵ھ/۱۰۳۳ء میں تحریر ہونا شروع ہوئی اور اس کا نام کتاب المبانی لنظم المعانی رکھاگیا۔دوسرا مقدمہ ابن عطیہ اندلسی مالکی(م۵۴۳ھ/۱۱۴۸ء) کا ہے جو انہوں نے اپنی تفسیر المحرر الوجیز سے پہلے لکھا۔کتاب المبانی کے مقدمہ میں علوم القرآن کے جن مباحث کو زیر بحث لایا گیا ہے اس کی فہرست درج ذیل ہے:۔

قرآن کریم کی ترتیب نزولی،جمع مصاحف کی کیفیت واسباب،قرآن کریم کی ترتیب توقیفی ہے نزولی نہیں، قرآن ہر قسم کے تغیر وتبدل اور کمی بیشی سے پاک ومبرا ہے، اختلاف قراء ات،قرآن کی تفسیر کا جواز اور عدم جواز، سبعہ احرف پر قرآن کریم کا نزول، تفسیر وتاویل اور محکم و متشابہ اور نزول کتاب،اجزاء قرآن ،آیات مقدسہ ،کلمات اور حروف کی تعداد کے بارے میں بڑی مستند معلومات درج ہیں(۱۲۰)۔

علوم القرآن پر مستقل تالیفات

- الحاوی فی علوم القرآن از محمد بن خلف مرزبان(م۳۰۹ھ/۹۲۱ء)(۱۲۱)۔
- عجائب علوم القرآن از محمد ابن القاسم انباقی (م ۳۲۸ھ/۹۳۹ء)(۱۲۲)۔
- المختزن فی علوم القرآن از علی بن اسماعیل(م ۳۳۴ھ/۹۴۵ء)(۱۲۳)۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

- الاستغناء فی علوم القرآن از محمد بن اذفوی(م ۳۸۸ھ//۹۹۸ء)(۱۲۴)۔
- التنبیہ علی فضل علوم القرآن از حسن بن محمد ابوالقاسم نیشاپوری(م۴۰۲ھ/۱۰۱۱ء)(۱۲۵)۔
- فنون الافنان فی عیون علوم القرآن از عبدالرحمن ابن جوزی(م۵۴۳ھ/)۔
- البرھان فی علوم القرآن از محمد بن بہادر بدرالدین علامہ زرکشی(م۷۹۴ھ/۱۳۹۱ء)۔
- مناھل العرفان فی علوم القرآن از عبدالعظیم زرقانی (۱۳۶۸ھ/۱۹۴۸ء)۔
- علوم القرآن از علامہ شمس الدین افغانی
- علوم القرآن از مولانا تقی عثمانی
- احسن البیان فی علوم القرآن از ڈاکٹر حسن الدین احمد
- البیان فی علوم القرآن از علامہ عبدالحق حقانی
- التبیان فی علوم القرآن از محمد علی صابونی
- محاضرات قرآنی از ڈاکٹر محمود احمد غازی
- علوم القرآن از عبدالحئی عابد
- اقسام القرآن از ابو عبداللہ رفیع الدین
- قرآن کریم کا رسم وضبط از ڈاکٹر شعبان محمد اسماعیل
- مترادفات از عبدالرحمن کیلانی
- معانی القرآن از حافظ صلاح الدین یوسف
- الفاظ مترادفہ کے درمیان فرق از محمد نور حسین قاسمی
- انوارالبیان فی حل لغات القرآن از علی محمد پی۔سی۔ایس
- تفسیری نکات وافادات از ابو عبداللہ ابن القیم الجوزیہ
- القاموس فی الفاظ قرآن الکریم از ڈاکٹر عبداللہ عباس الندوی
- حمیدالدین فراہی اور جمہور کے اصول تفسیر از حافظ انس مدنی
- آسان علوم القرآن از محمد رفیق چوہدری
- آسان لغات القرآن از محمد اقبال کیلانی
- اصول تفسیر از احمد بن عبدالحلیم ابن تیمیہؒ
- تفہیم القرآن از حافظ عمران ایوب لاہوری
- قرآن کے ادبی اسرارو رموز از پر ذوالفقار احمد نقشبندی
- مختصر اصول تفسیر و علوم القرآن از خلیل الرحمن چشتی
- قصص القرآن از حفظ الرحمن سیو ہاروی
- لسان القرآن از مدرسہ عائشہ صدیقہؓ

toobaa-elibrary.blogspot.com

- نفائس البیان فی رسم القرآن از قاری محمد ادریس عاصم
- تفسیر قرآن کا معنی، آداب اور تقاضےڈاکٹر عبدالروف ظفر

ان مذکورہ کتب کے علاوہ علوم القرآن پر کئی اہم کتب لکھی گئیں اور ان کتب کے مؤلفین نے اپنے اپنے ذوق کے مطابق علوم القرآن کی مختلف مباحث کو اپنی کتب کی زینت بناتے رہے ہیں۔علوم القرآن کی اصطلاح سب سے پہلے کب استعمال ہوئی اس کا جاننا بھی ضروری ہے۔یہاں پر علو م القرآن کی کچھ مشہور ومعروف کتب کا ذکرکیا جائے گا۔

علوم القرآن وتفسیر القر آن برصغیر میں

تفسیر القرآن

اہل لغت کے ہاں تفسیر کے معنی کشف اور اظہار کے ہیں۔لسان العرب میں تفسیر، البیان کے معانی میں آیاہے۔جس میں دو باتیں یعنی بے حجاب کرنا اور بیان کرنا پائی جاتی ہیں(۱۲۶)۔

المفردات میں تفسیر کے معنی میں امام راغب یوں رقم طراز ہیں۔"الفسر اظہار المعنیٰ المعقول منہ"(۱۲۷)۔

معروف مفسراور نحوی ابو حیان تفسیر کے ضمن میں فرماتے ہیں "سواری کا پالان اتار کر اس کی پیٹھ ننگی کرنے کو بھی تفسیر کہتے ہیں"۔کیونکہ زین اور پالان اتارنے سے جانور کی پیٹھ ظاہر ہوجاتی ہے۔تفسیر میں کسی خفیہ اور چھپی ہوئی چیز کو ظاہر کرناہے اور اگر وہ خفیہ چیز کوئی معنوی یا علمی حقیقت ہے تو اس ظاہر کر کے بیان کرنا بھی لغوی اعتبار سے تفسیر کہلاتاہے۔

اصطلاح میں تفسیر

علم نحوکے امام ابو حیان تفسیر کی وضاحت یوں کرتے ہیں ۔"الفاظ قرآن ،تلفظ کی ادائیگی، اس کے مدلولات، اس کے ترکیبی احکام اور ان کے معانی ، حالت کی ترکیب وغیرہ کی حامل ہو"(۱۲۷)۔کشف الظنون میں حاجی خلیفہ تفسیر کی تعریف میں رقم طراز ہیں۔تفسیر ایساعلم ہے جس میں طاقت بشری کی حد تک عربی قواعد کے مطابق نظم قرآنی کے معنی عقائد وکلام، علم اصول فقہ، بحث ومناظرہ اور دیگر بہت سے علوم ضروری ہیں(۱۲۸۔مولانا عبدالصمد صارم الازہری تفسیر کے ضمن میں لکھتے ہیں"اصطلاحاً تفسیرسے مراد کسی تحریر کے مطالب کو سامعین کے لیے قریب الفہم کر دینا ہے" (۱۲۹)۔

ماہر علوم القرآن علامہ زرکشی کے نزدیک تفسیرکا معنی یہ ہے کہ "تفسیر ایک ایس اعلم ہے جس کے ذریعہ سے نبی کریم ﷺ پر نازل شدہ قرآن مجید کے احکام و حکمت و معانی سمجھے جاسکیں"(۱۳۰)۔ ڈاکٹر محمد سعد صدیقی اس ضمن میں لکھتے ہیں"اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ علم تفسیر یا قرآن کریم ان علوم کا محتاج ہے یا اللہ تعالیٰ کا کلام ہونے کے باوجود ان علوم کے قواعد و ضوابط اور قانونی حدود کے اندار گھرا ہواہے بلکہ بقول حاجی خلیفہ علم تفسیر اپنی جلالت شان اپنے شرف و امتیاز اپنے موضوع ومعارف اور اپنی غرض و غایت کے اعتبار سے تمام علوم میں سب سے زیادہ شرف و عظمت رکھنے والا علم ہے"(۱۳۱)۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

تفسیر کی لغوی اور اصطلاحی بحث کے بعد تاویل کے کا معنی ومفہوم اور تفسیر و تاویل کے درمیان لفظی و معنوی فرق کیا جاتا ہے۔جوہری تاویل کے معنی کی وضاحت بایں الفاظ کرتے ہیں"تاویل ما یؤل الیہ الشئ" کسی چیز کو جس معنٰی میں موڑا گیا ہے اس معنٰی کی وضاحت تاویل کہلاتی ہے"(۱۳۲)قاموس میں لفظ تاویل کی وضاحت کی گئی ہے (۱۳۳)۔ابن منظور کا قول ہے کہ"التفسیر والتاویل معنٰی واحد"یعنی تفسیر اور تاویل دونوں ہم معنٰی لفظ ہیں(۱۳۴)۔امام راغب اصفہانی تفسیر وتاویل میں فرق واضح کرتے ہوئے رقم طراز ہیں۔"تفسیر ، تاویل سے عام لفظ عموماً الفاظ و مفردات کے معنٰی کے لیے بیان ہوتا ہے جب کہ تاویل کا غالب استعمال معانی او ر جملوں میں ہوتا ہے"(۱۳۵)ابو عبیدہ اور علماء کے ایک گروہ کے نزدیک دونوں الفاظ ہم معنی ہیں(۱۳۶)۔

ڈاکٹر محمد سعد صدیقی رقم طراز ہیں کہ"تفسیر و تاویل کی تعریف میں دو باتیں نمایاں نظر آتی ہیں۔یعنی تفسیر و تاویل ہم معنٰی نہیں بلکہ قریب المعنٰی الفاظ ہیں۔اور دوسرے نمبر پر تاویل جو ظاہر الفاظ میں مخفی معنٰی کا بیان ہے اگر یہ معنٰی حدیث میں مذکورہوں تو یہ قطعی ہیں ورنہ ظنی ہیں(۱۳۷)۔مناھل العرفان میں امام زرکشی تفسیر و تاویل کی بحث کا اختتام میں متلفظ ہیں (۱۳۷)۔

ضرورت تفسیر

قرآن کریم کی تعلیمات پر عمل اس وقت ممکن ہو سکتا ہے جب قرآن مجید کے فہم و تدبر کا مکمل ادراک ہواور قرآنی تعلیمات کے اسرارورموز ،علوم و معارف سے مکمل اگاہی ہو۔یہ صرف اسی صورت ممکن ہے کہ ہم قرآن مجید کے اندر سموئے ہوئے الفاظ و معانی کے مفہوم ومطالب کو سمجھنے کی کوشش کی جائے اور علم تفسیراسی کوشش میں مفید و معاون ثابت ہوتا ہے۔جیسا کہ فرمان الٰہی ہے﴿ اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا (۱۳۸)۔فرمان ربانی ہے ﴿كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْكَ مُبٰرَكٌ لِّیَدَّبَّرُوْا اٰیٰتِهٖ وَلِیَتَذَكَّرَ اُوْلُوا الْاَلْبَابِ ﴾ (۱۳۹)۔کلام اللہ کی بعض آیات ایسی ہیں جنہیں خود اصحابؓ زبان آور ہونے کے باوجود نہ سمجھ سکے۔مراد الٰہی تک پہنچنے کے لیے قرآن کی تفسیر کی ضرورت ہے۔

قرآن کریم کی کچھ آیات ایسی ہیں جنہیں سمجھنا ہر عام و خاص کے لیے ممکن نہیں ہوتااور اس کو بیان کرنے کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔بعض کلمات دیکھنے میں تو مختصر ہیں لیکن معانی و مفہوم کا ایک گہرا سمندر ہے۔مثال کے طور پر سورت بروج میں دو لفظ "وشاھد و مشھود" ہیں۔ان کی تفسیر میں مفسرین نے متعدد معانی بیان کیے ہیں۔

الشاھد:۔وہ جو قیامت میں حاضر ہوں گے۔والمشھود:۔وہ جو کچھ عجائب دیکھیں گے۔

الشاھد:۔پیغمبر آخرالزماں کو بھی کہا گیاہے جیسے ارشاد ربانی ہے﴿وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا﴾(۱۴۰)اور مشھود امت ہے، اسی طرح علماء و مفسرین نے انہی دو الفاظ کے بڑی تعداد میں معانی بیان کیے ہیں۔اب ان متعدد معانی کو سامنے رکھ کر کسی خاص معانی کو اختیار کرنا جس سے کلام اللہ میں مراد الٰہی کو سمجھا جاسکے اس کے لیے سیاق و سباق اور شان نزول کو علم ہونا ضروری ہے اور یہی وہ علوم ہیں جن سے علم تفسیر کے حوالہ سے بحث کی جاتی ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

مفسرین کی اصطلاح میں یہ پس منظر ، سبب نزول یا شان نزول کہلاتا ہے۔اس لیے ماہرین علوم القرآن جیسا کہ امام واحدی ہیں وہ لکھتے ہیں"تفسیر آیت کی معرفت بغیر شان نزول معلوم کئے ممکن نہیں"(۱۴۱)مثلاً سورہ البقرہ کی آیت "اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِاعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَ مَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ"(۱۴۲)۔

آیت مذکورہ کے یہ الفاظ﴿فَلَا جُنَاحَ﴾ سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ حج یا عمرہ کے دوران سعی صرف جائز ہے۔کوئی فرض یا واجب نہیں۔انہی الفاظ کو حضرت عروہ بن زبیرؓ نہ سمجھ سکے۔بعد میں حضرت عائشہ صدیقہؓ نے اس کی تشریح جو انہوں نے سن رکھی تھی فرمانے لگیں کہ در حقیقت زمانہ جاہلیت میں ان دو پہاڑوں (صفا اور مروہ) پر اصحاب رسول کو یہ شبہ ہوا کہ کہیں ان بتوں کی وجہ سے سعی کرنا ناجائز نہ ہو گیا ہو، ان کا یہ شبہ دور کرنے کے لیے اس آیت کا نزول ہوا(۱۴۳)۔یہ اور اس طرح کے بے شمار ایسے اسباب تھے جن کی بنا پر تفسیر کی ضرورت زیادہ محسوس کی گئی کیونکہ قرآن کریم کا مقصد احکام و قصص کو مکمل طور پر کھول کر بیان کر دینا ہے ۔اس لیے نبی کریم ﷺ نے قرآن کریم کی مکمل اور صحیح تفسیر بیان کی۔

اسلام کی مقدس کرنیں جب برصغیر میں پہنچیں تو یہاں کے باشندوں کو قرآنی احکام ومسائل کو سمجھنے کی بے حد ضرورت محسوس ہوئی۔اس لیے یہاں کی مقامی زبانوں میں قرآنی علوم منتقل ہونے لگے۔ان زبانوں میں اردو زبان کو ایک خاص اہمیت ہے۔اسی ضرورت کے پیش نظر یہاں بھی پہلے پہل اردو کی ابتدائی شکل میں قرآن کریم کے تراجم اور تفاسیر لکھی جانے لگیں۔ڈاکٹر صالحہ اپنے مقالہ میں رقمطراز ہیں"قرآن جب بھی کسی غیر عربی ملک میں گیا وہاں کے علماء نے قرآن کو اپنی زبان میں ترجمہ کرنا ضروری سمجھا تاکہ خاص و عام مستفید ہو سکیں۔اسی طرح ترجمے کا کام بھی شروع ہو گیا"(۱۴۴)۔

برصغیر کے تاریخی خطہ پنجاب میں یہ فن علوم القرآن وتفسیر القرآن) کب آیا؟ سب سے پہلے کس نے اس خطہ میں تفسیر قرآن لکھی۔اس کی صحیح تعیین کرنا کافی مشکل ہے کیونکہ اس خطہ کے مسلمانون کی ابھی تک کوئی ایسی تاریخ مرتب نہیں ہو سکی جس میں اس امر کی نشاندہی کی جاسکے کہ سب سے پہلے کو سے مفسر اس خطہ میں آئے اور تفسیری خدمات انجام دیں اور ایسا کوئی تذکرہ بھی میسر نہیں ہے جس میں ترتیب زمانی سے علماء اوران کی تصانیف کا جائزہ پیش کیا گیا ہو۔جو تذکرے معروف ہیں وہ بھی اس نوعیت کی معلومات اور تفصیلات کرنے سے قاصر ہیں۔تاہم اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ پنجاب میں سب سے پہلے مفسر شیخ اسماعیل لاہوری تھے جو ۴۹۳ ھ ،میں ہندوستان آئے۔انہوں نے پنجاب کے علمی مرکز لاہور میں آنے کے بعد یہاں درس قرآن وتفسیر کا سلسلہ شروع کیا۔ان کے درس و تدریس اور تفسیر قرآن کا تمام تر سلسلہ زبانی تھاانہوں نے باقاعدہ اس موضوع پر کوئی تصنیفی کام نہیں کیا۔ان تلامذہ میں سے بھی کسی نے ان کے تدریسی نوٹ مدون نہیں کیے۔کیونکہ ان کی کسی تصنیفی یاد گار کا علم نہیں سکا حتی کہ وہ لاہور ہی میں ۷ھ۵۶۱ء۱۰۵۶ میں اپنے خالق حقیقی سے جاملے(۱۴۵)۔تراجم وتفاسیر کا آغاز کب ہوا؟ لیکن اس طرف مزید معلومات دیتے ہوئے ڈاکٹر محمد نسیم عثمانی لکھتے ہیں کہ"بابا اردو مولوی عبدالحق کی تحقیق کے موجب سب سے قدیم نمونہ سورہ یوسف کی تفسیر ہے جو پرانی گجراتی اردو میں ہے۔مگر چونکہ جو نسخہ بابائے اردو کو ملا وہ ناقص الطرفین تھا اس لیے اس

toobaa-elibrary.blogspot.com

کے زمانہ کا تعین مشکل ہے۔تاہم بعض قیاسات کی بنیاد پر اس کو گیارہوں صدی کے نصف آخر کا قرار دیا جا سکتا ہے"(۱۴۶)۔

قرآنیات کا اردو قالب میں آنے کے بارے ڈاکٹر مسعود احمد رقم طراز ہیں"اردو تفاسیر کا آغاز یوں تو دسویں صدی ہجری ہی میں ہو گیا تھالیکن دسویں اور گیارہوں صدی میں کوئی ایسی تفسیر ہم کو نہیں ملی جس کے مفسر اور سن تالیف کے بارے میں حتمی طور پر کچھ کہا جاسکے۔البتہ مولوی عبدالحق مرحوم نے اپنے مضمون پرانی اردو میں قرآن مجید کے ترجے اور تفسیریں مین اس عہد کی بعض نامعلوم قلمی تفاسیر کا ذکر کیا ہے۔مثلاً تفسیر پارہ عم(منثور) تفسیر پارہ عم(منظوم) تفسیر سورۃ رحمٰن، تفسیر سورہ یوسف وغیرہ"(۱۴۷)۔

بارہویں صدی ہجری میں پاک و ہندمیں لکھی جانے والی معروف اردو تفاسیر

1۔ قاضی محمد معظم کی تفسیر ہندی ۱۷۱۸ء

2۔ نکہت شاہجہان پوری کی بصائر القرآن ۱۷۳۱ء

3۔ خدائی نعمت المعروف تفسیر امدادیہ از امداداللہ انصاری ۱۷۷۱ء

4۔ عبدالصمد کی تفسیر وہابی ۱۷۷۳ء

5۔ تفسیر مرتضوی از غلام مرتضیٰ فیض آبادی ۱۷۸۰ءزیادہ مشہور ہیں۔

تیرہویں صدی ہجری کی معروف اردو تفاسیر

1۔ موضح القرآن از شاہ عبدالقادر دہلوی ۱۷۹۰ء

2۔ تفسیر تنزیل از سید محمد درویش بابا قادری۱۸۳۱ء

3۔ تفسیر مجددی از مولانا رؤف احمد مجددی ۱۸۳۲ء

4۔ تفسیر سورۃیوسف(منظوم)از حکیم محمد اشرف ۱۸۴۶ء

5۔ تفسیر القرآن از محمد سلیم ۱۸۶۴ءتفسیرعمدۃ البیان فی تفسیر القرآن از سید عمار علی سونی پتی ۱۸۷۱ء

چودھویں صدی ہجری کی اردو تفاسیر

تفسیر قرآن کے حوالے سے یہ دور بہت زیادہ انقلابی اور وسیع ذخیرہ لیے ہوئے ہیں اس دور کی تفاسیر میں قابل ذکر تفاسیر درج ذیل ہیں:۔

- تفسیر القرآن از سر سید احمد خان
- تفسیر ثنائی از مولانا ثناء اللہ امرتسری
- تفسیر فتح المنان از مولوی عبدالحق حقانی
- تفسیر القرآن بالقرآن از عبداللہ چکڑالوی
- احسن التفاسیر از مولوی احمد حسن دہلوی
- تفسیر القرآن از شائق احمد عثمانی
- تفسیر مواہب الرحمن از سید امیر علی

toobaa-elibrary.blogspot.com

- بیان القرآن از مولانا محمد علی لاہوری
- ترجمان القرآن از مولانا ابوالکلام آزاد
- تفسیر جواہر القرآن از مولانا غلام اللہ خان
- تفسیر نعیمی از مولانا احمد یار خان
- تفہیم القرآن از مولانا ابوالاعلیٰ مودودی
- تبصیر الرحمن از ابراھیم سیالکوٹی
- تفسیر ماجدی از مولانا عبدالماجد دریا آبادی
- فیوض القرآن از حسن بلگرامی
- تفسیر تیسیر القرآن از مولانا عبدالرحمن کیلانیؒ

مذکورہ تفاسیر کے علاوہ اردو زبان میں کافی تعداد میں تفاسیر کا ذخیرہ موجود ہے پنجاب چونکہ برصغیر کا اہم وسطی خطہ ہے یہاں بھی اس طرح کی کوششیں ہوتی رہی ہیں۔ابتدائی اردو تفاسیر کا دور جزوی تفاسیر کادور ہے۔ترجمہ قرآن وتفسیر سے متعلق جھجک اور گو مگو کی یہ کیفیت جو بارہویں صدی کے آخراور انیسوی صدی کے آغاز میں تھی وہ دم توڑ چکی تھی اور عوام و خواص قرآن مجید کی تفہیم و تبیین کے لیے تراجم اور تفاسیر کا سہارا لینے کو بہت ضروری سمجھنے لگے تھے۔اور بارہویں صدی ہجری کا نصف آخر اس خطے کے لیے رحمت و برکت کا پیغام لایا کہ لوگوں کی توجہ قرآن پڑھنے، سمجھنے اور اس کے علوم ومعارف کی طرف بڑھنے لگی۔اب یہ بات ایک دعویٰ سے کہی جا سکتی ہے کہ عربی زبان کے بعد اردو زبان میں قرآن علوم کا سرمایہ سب سے زیادہ ہے اور یہ شرف پنجاب اور پورا برصغیر کو حاصل ہے کہ علمائے پنجاب نے نہ صرف اردو زبان میں تفسیری سرمایہ پیش کیابلکہ انہوں نے عربی، فارسی اور انگریزی زبان میں بھی قرآنی تفاسیر پیش کیں جس کے لیے علمائے پنجاب بجا طور لائق تحسین ہے۔

عہد اول میں تفسیر قرآن کے صرف چند ماخذ تھے(۱) قرآن(۲) سنت(۳) صحابہ کرام کا اجتہاد اور (۴) اسرائیلی روایات۔صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کے فیض یافتہ تابعین عظام اپنے اساتذہ کے بعد سب سے زیادہ تفسیر کا علم جاننے والے تھے۔ اس لیے قرآن کریم کی تفسیراگر قرآن،سنت اور اقوال صحابہ سے نہ ہو سکے تو تابعیؒ کے قول کی طرف رجوع کیاجاتاہے۔تابعین کے دور مبارک میں تفسیر قرآن کے پانچ مٰاخذ تھے (۱) قرآن(۲) سنت(۳) اقوال صحابہ (۴) تابعین کا اجتہاداور(۵) اسرائیلی روایات۔

صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین عام طور وہی تفسیری روایات بیان فرماتے جو بالواسطہ یا بلاواسطہ آقاعلیہ السلام سے کی زبان اطہر سے سماعت فرمائیں بعد ازاں تابعین عظام نے صحابہ کرام کے طرز پر تفسیر بیان کی تاہم تمدن میں وسعت اور مسلم علاقوں وآبادی میں اضافہ سے دینی احکام کی نئی نئی صورتیں پیش آنے لگیں۔اس کے زیر اثر غور وفکر کرنے کی بنا پڑی۔عہد بنو عباس سے دور حاضر تک علوم القرآن وتفسیر القرآن کا طویل ترین تاریخی دورہے۔اس عرصہ میں صرف و نحو اور عربیت کے متعلق علوم مدون ہوئے۔فقہی مسالک نے رواج پایا ، کلامی مسائل نے سر نکالا۔گروہی اور مسلکی تعصبات نے دینی ادب میں جگہ پائی۔منطق اور فلسفہ کے علوم بھی زیر بحث آئے۔چنانچہ ان رجحانات کے

toobaa-elibrary.blogspot.com

تحت علوم قرآنی پر کام ہونے لگا۔ خصوصاً مختلف انداز کی تفاسیر لکھی جانے لگیں۔ فقہی، ادبی، تاریخی و نحوی، لغوی اور کلامی رجحانات کے تحت کثیر تعداد میں تفاسیر منظر عام پر آنے لگیں۔

پنجاب میں علوم القرآن تفسیر نویسی کا آغاز عہد سلطنت سے ہو گیا تھا۔ بیسوی صدی عیسوی میں دیگر علوم وفنون کی طرح قرآن کریم کے تراجم ،تفاسیر اور بعض دوسرے قرآنی علوم پر کافی تعداد میں اور نہایت شرح وبسط سے کام کیا گیا۔ پنجاب میں عربی ،فارسی اور اردو زبان میں علوم قرآنی کا معتد بہ ذخیرہ موجود ہے۔ اسلام اور اردو زبان پاکستان کی پہچان ہیں۔ گزشتہ اڑسٹھ(۶۸) سالوں میں پنجاب میں اردو زبان میں مختلف رجحانات کی متعدد علوم قرآنی کی اہم تصانیف منصہ شہود پر آئیں۔ جو دینی ادب کا حصہ بنیں۔ تاہم اس کا مکمل تجزیاتی ریکارڈ تاحال سامنے نہیں آیا (۱۴۸)۔

حقائق کی نشاندہی کے لیے ضروری ہے کہ پنجاب میں بکھرے پڑے علوم القرآن پر مشتمل اردو مواد کا جائزہ مذکورہ بالا تمام عوامل کے تناظر میں لیا جائے اوراس قیمتی دینی اثاثہ کو استفادہ عام کے لیے منظر عام پرلایا جائے۔ اہل پنجاب کی مذہبی ، سیاسی وعمرانی زندگیوں پر اس قرآنی علوم کے پڑنے والے اثرات کا مطالعہ کیا جائے(۱۴۹)۔

علوم القرآن پر سابقہ تحقیقی کام

علوم القرآن اور تفسیر قرآن پاک وہند کے علماء کا ایک مرغوب اور پسندیدہ موضوع رہاہے۔ انہوں نے کثیر تعداد میں تصانیف رقم کی ہیں جن کا دائرہ کم وبیش تمام قرآنی علوم پر محیط ہے۔ برصغیر(پاک وہند) بشمول پنجاب میں شائع ہونے والے علوم قرآنی کی بعض فہارس اور مفسرین کے احوال و آثار اور ان کتب پر متعدد توصیفی مقالات اور مضامین تحریر کیے گئے ہیں۔ تراجم وتفاسیر کی فہارس میں تبصرہ و تنقید نہ ہونے کے برابر ہے۔ جب کہ مؤلفین کے آثار و احوال پر موجود تحریریں ایک مخصوص پس منظر کے تحت لکھی گئی ہیں، جن میں یا توان مفسرین کی تعریف و توصیف میں مبالغہ آرائی کی گئی ہے یا ان پر مخالفانہ نقطہء نظر سے تنقید برائے تنقید موجود ہے۔ مزید برآں ان مقالات ومضامین میں دور جدید کے مروجہ طریق تحقیق اور مناہجِ تحقیق سے بھی صرف نظر کیا گیاہے۔ اسی طرح مختلف مسالک کے باہمی اختلاف ونزاع کو بعض مضامین میں موضوعِ بحث بنایا گیاہے۔

ڈاکٹر سالم قدوانی کی تالیف" ہندوستانی مفسرین اور ان کی عربی تفسیریں" جو کہ ادارہ معارف اسلامی کے زیر اہتمام شائع کیا گیاہے، کو مذکورہ موضوع سے متعلقہ کتاب کی حیثیت دی جا سکتی ہے۔ یہ کتاب دراصل مؤلف کی ڈاکٹریٹ کی تحقیق ہے۔ جو انہوں نے علیگڑھ میں کی تھی ۔ موضوع زیر بحث پر ایک اور تعارفی کتاب بعوان اردو میں تفسیری ادب موجود ہے جس کے مؤلف ڈاکٹر نسیم عثمانی ہیں۔ یہ بھی ایک تحقیقی مقالہ ہے جو انہوں نے جامعہ کراچی میں ڈگری کی خاطر پیش کیا۔ اس مقالہ میں اردو زبان میں لکھی گئی چودھویں صدی ہجری کی تفاسیر۔ پس منظر کے بیان میں تمام تر اعتماد عبدالصمد صارم الازہری کی کتاب"تاریخ التفسیر"پر کیا ہے۔ جو بظاہر ناکافی معلوم ہوتاہے۔ بعض مقامات پر ڈاکٹر سالم قدوانی کی کتاب کے حوالے بھی ملتے ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

ڈاکٹر زبید احمد کی انگریزی کتاب" کنٹری بیوشن آف انڈیا ٹو عربک لٹریچر "کا ایک باب ہندوستان مین علوم قرآن سے متعلق ہے۔اس باب میں ہندوستان کے تذکرے میں اہل پنجاب کی بعض اہم کتب تفاسیر و تراجم کا تذکرہ موجود ہے۔

ادارہ تحقیقات اسلامی ،اسلام آباد کے زیر اہتمام اردو زبان میں شائع ہونے والا مجلہ سہ ماہی"فکر ونظر "اسلامی علوم پر تحقیقی مضامین شائع کرنے والاایک معتبر مجلہ ہے۔اپریل تا جون ۱۹۹۱ء کاشمارہ"برصغیر میں مطالعہ قرآن"کے موضوع پر خصوصی اشاعت ہے۔کل سولہ مضامین شامل ہیں علومِ قرآن،اردو تفاسیر اور مفسرین اور تیسرا باب مخطوطات کے تذکروں پر مشتمل ہے۔

علوم القرآن کے باب میں درج ذیل مضامین شامل اشاعت ہیں:۔

۱۔ قرآن فہمی کے اصول(علمی کام کا جائزہ از ڈاکٹر عبدالرشید رحمت

۲۔ برصغیر میں مطالعہ قرآن۔تراجم وتفاسیر از ڈاکٹر اعجاز فاروق اکرم

۳۔ برصغیر کے حوالے سے خدمات لغات القرآن کا تحقیقی جائزہ از ڈاکٹر فضل احمد

۴۔ برصغیر میں مطالعہ قرآن بحوالہ شیعیت از ڈاکٹر عارف نقوی

۵۔ اعجاز القرآن از شگفتہ خانم ۶۔ مضامین القرآن کے اشاریے از عبدالعزیز عرفی

چند مقالات لکھے گئے ہیں جن میں کسی خاص مفسر کی تفسیری خدمات کو زیر بحث لایا گیاہے۔مثال کے طور پر پنجاب یونیورسٹی لاہور میں ڈاکٹر محمد سعد صدیقی نے علم تفسیر میں مولانا محمد ادریس کاندھلوی کی خدمات کا تنقیدی و تقابلی جائزہ"کے نام سے تحقیق پیش کی ہے۔مفتی شفیع کی علمی و دینی خدمات اور تفسیر مطالب الفرقان از غلام احمد پرویز پر بھی تحقیقی مقالات لکھے گئے ہیں۔پاکستان کے تفسیری ادب کا مکمل تعارف، اس میں موجود رجحانات ، مختلف مکاتب فکر کے مفسرین کے تفسیری مناہج، ان کی مختلف جہات اور مفسرین کے زاویہ ء فکر کے غیر جانبدارانہ جائزہ پر ہنوز کسی محقق نے قلم نہیں اٹھایا۔اندازہ ہوتاہے کہ ابھی اس پہلو پر مزید تحقیق واکتشاف کی گنجائش ہے بلکہ یہ ضرورت محسوس ہوتی ۔ عربی و فارسی زبانوں کے حوالہ سے اہل پنجاب نے جو کار ہائے نمایاں انجام دیے ہیں ان کا مکمل احاطہ کرتے ہوئے استفادہ عام کے انہیں تحریری شکل میں منضبط کیا جائے۔

عرب تاجروں کے ذریعے جنوبی ہند میں بھی مسلمانوں کی آمد شروع ہوچکی تھی۔اس کے بعد براستہ درہ خیبر (پشاور) مسلمانوں کا داخلہ ہندوستان میں شروع ہوا اور اسلامی تعلیمات کی اشاعت وتعلیم کی ضرورت محسوس ہوئی۔اس مقصد اسلامی کو حاصل کرنے کے لیے حدیث شریف،فقہ اسلامی ،تاریخ اسلام ،سیر کی کتب کے ساتھ ساتھ قرآن کریم کی تفاسیر کو مقامی زبان اور مقامی صورت حال کو سامنے رکھ کر مفسرین کرام نے تفاسیر قرآن کا باقاعدہ آغاز کیا۔لیکن یہ معلوم کرنے کے لیے کہ ہندوستان میں تفسیر کا فن کب آیا ؟ سب سے پہلے مقامی زبان اور بولی میں کس نے تفسیر لکھی؟اس کی صحیح تعین کرنا خاصا مشکل ہے اس لیے کہ ہندوستان کی کوئی ایسی تاریخ نہیں ہے۔تمام حالات وواقعات مع تحریرو تصانیف کے تذکرے موجود ہوں۔ہاں البتہ مسلمان دنیا میں جہاں کہیں بھی گئے قرآن کریم اواور مسجد اپنے ہمراہ لے گئے اسی بنیا د پر سندھ کے علاقے میں تفسیر قرآن کے مفسرین گذرے ہیں، مگر برصغیر کا پہلا مترجم اور مفسر

toobaa-elibrary.blogspot.com

کون تھا؟ ہماری تاریخ اس پر خاموش ہے۔ہاں اتنی بات ضرور ہے کہ مہروک بن لائق نے تفسیر مقامی زبان میں کسی بزرگ سے لکھوائی تھی(۱۵۱)۔

عراقی نے ۲۷۰ھ میں قرآن کریم کا ترجمہ یا تفسیر سندھی زبان میں لکھی ہے اوراس حوالہ سے ہندوستان میں قرآن مجید کا یہ پہلا ترجمہ یا تفسیر ہے(۱۵۲)اسی دور میں امام عبد بن حمید(۱۵۳)ایک جلیل القدر مفسر گذرے ہیں۔ علامہ ابن حجر عسقلانیؒ نے عبد بن حمید کی تالیف کردہ تفسیر کا ایک حصہ محمد بن مزاحم کے قلم سے لکھا ہوا دیکھا ہے جو محمد بن مزاحم نے صرف ایک واسطہ سے عبدبن حمید سے حاصل کی ہے،عبد بن حمید کی تفسیر کے بارے حضرت شاہ عبدالعزیزبن شاہ ولی اللہ نے تحریر فرمایاہے کہ یہ تفسیر دیار عرب میں بہت مشہوراور متداول ہے(۱۵۴)۔

اس کے بعد علامہ مخلص بن عبداللہ دہلوی(م۷۶۶ھ)(۲۴) نے قرآن کریم کی ایک تفسیر بنام"کشف الکشاف"لکھی۔امیر کبیر تاتار خان دہلوی(م۷۹۹ھ)(۱۵۵)نے قرآن کریم کی ایک تفسیر"تاتارخانی "لکھی۔تفسیر غرائب القرآن ورغائب الفرقان آٹھویں صدی ہجری میں نظام الدین الحسن محمد بن الحسین قمی شافعی نیشاپوری م۷۱۰ھ (۱۵۶)نے لکھی جوبعد میں دولت آباد آ کر مقیم ہوگئے تھے۔اس تفسیر کی یہ خصوصیت ہے کہ برصغیر میں سب سے پہلے عربی زبان پورے قرآن مجید کی تفسیر شیخ قمی نے ترتیب دی(۱۔۴)اوراب یہ چھ جلدوں میں دستیاب ہے۔شیخ قمی نے اس تفسیر کی تیاری میں تفسیر کشاف اور تفسیر کبیر سے استفادہ کیاہے طرز تفسیر یہ کہ پہلے مختلف قرأتوں کو نقل کرتے ہیں پھر ان پر تبصرہ کرتے ہیں۔بصائر ذوی التمیز فی لطائف الکتاب العزیز از امام مجدالدین محمد بن یعقوب فیروز آبادی م۸۱۲ھ کی تالیف ہے جو پانچ جلدوں پر مشتمل ہے۔شیخ اشرف جہانگیر سمنانی (م۸۰۸ ھ) (۱۵۷) ۲۳ سال کی عمر میں ہندوستان آئے۔انہوں نے قرآن مجید کی ایک تفسیر بنام"نور بخشیہ" لکھی۔حضرت گیسو دراز (م۸۲۵ھ)(۱۵۸) نے تفسیر کشاف (کشاف : عن حقائق التنزیل لزمخشری متوفی ۵۲۸ھ) کا حاشیہ اور پھر اس کی علیحدہ تفسیر لکھی۔

الشیخ علاؤالدین احمد بن علی المہائمی م۸۱۵ھ(۱۵۹) نے"تفسیر تبصیر الرحمن وتیسیرالمنان" کے نام سے قرآن کریم کی ایک جامع تفسیر لکھی۔شیخ مہائمی کی مذکورہ تفسیر مصر(۱۶۰)سے دو جلدوں پر محیط ہے۔اعجازی اور ادبی نکات پر اس قدر جامع اور بے مثل بحث کی ہے اس تفسیر کی تعریف ان الفاظ کے ساتھ کی گئی ہے:۔"اتی فی تفسیرہ بمالم یحوہ تفسیر کشف سر الکشاف حتی ترکہ اقل من فتیل و قطمیر وقضی علی القاضی والبیضاوی بسیف الھندی الماضی"(۱۶۱)اور اس کے وقت کے جلیل القدر علماء سے خراج تحسین حاصل کیا۔قاضی شہاب الدین دولت آبادی م۸۴۰ھ(۱۶۲) نے قرأت پر ،سید عبدالحئی لکھنوی طیب اکیڈمی کراچی،آن مجید کی" بحر موج" کے نام سے فارسی زبان میں تفسیر لکھی جو بہت مشہور اور جامع قسم کی تفسیروں میں شمار ہوتی ہے۔

اسی طرح خواجہ حسین ناگوری م۹۰۱ھ(۱۶۳) جو بڑے محب النبی تھے انہوں نے"نور الٰہی" کے نام سے تیس جلدوں پر مشتمل ایک تفسیر لکھی۔اسی طرح مولانا اللہ داد جونپوری م۹۲۳ھ(۱۶۴) نے تفسیر کے حواشی پر مشتمل ایک تفسیر لکھی ،اسی طرح قرآن مجید کی ایک تفسیر بنام"تفسیر محمدی" شیخ محمد بن عاشق چڑیا کوٹی (۱۶۵)نے لکھی۔اسی نام سے ایک اور تفسیر شیخ حسن محمد(م۹۸۲ھ) المعروف بہ شیخ احمد گجراتی (۱۶۶)نے لکھی۔مولانا شیخ وجیہ الدین بن نصراللہ گجراتی(۱۶۷)نے تفسیر بیضاوی کا حاشیہ لکھا۔مجمع البحرین (ھو مجمع البحرین فی غرائب التنزیل ولطائف الاخبار)کے نام سے

toobaa-elibrary.blogspot.com

قرآن کریم کی ایک تفسیر شیخ طاہر سندھی برھان پوری(۱۶۸)نے لکھی جن کا وصال دسویں صدی کے اختتام پہ ہوا (۱۶۹)۔برصغیر کے مشہور مغل حکمران اورنگ زیب عالمگیر(۱۷۰) کے استاذ ملاں محمد جیون جونپوری(۱۷۱) کی"تفسیر احمدی"جو کہ عربی زبان میں ہے عالم اسلام میں ایک مستند اور معروف تفسیر ہے۔

ترجمہ وتفسیر قرآن کی خصوصی نشر واشاعت کے لیے خاندان دہلوی ؒ (۱۷۲)کی خدمات ہمیشہ سنہری حروف میں لکھی جائیں گی۔ آپ ؒ نے بنام"فتح الرحمن"لکھا جس پر مختصر مگر جامع تفسیری فوائد تحریر فرمائے،اس وقت ہندوستان میں دفتری اور تعلیمی زبان فارسی تھی لیکن اس زبان میں قرآن کریم کا کوئی ترجمہ رائج نہیں تھا بحر مواج کو اتنی مقبولیت حاصل نہیں ہوئی تھی،پھر آپ کے فرزند ارجمن شاہ رفیع الدین ؒم ۱۲۳۳ھ(۱۷۳) نے اردو زبان میں ترجمہ فرمایا۔حضرت کے دوسرے فرزند(۱۷۴)نے"تفسیر موضح القرآن" لکھ کر اہل برصغیر پر بڑا احسان فرمایا۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی م۱۲۲۵ھ(۱۷۵)حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی ؒ کے شاگر رشید اور شیخ طریقت مرزا مظہر جانجاناں دہلوی(۱۷۶)م۱۱۹۵ھ کے خلیفہ طریقت قاضی ثناء اللہ نے اپنے شیخ کے نام سے تفسیر مظہری لکھی۔اس پر اہل علم مکمل اعتماد کرتے ہیں۔اسی طرح نواب آف بھوپال م۱۳۰۷ھ (۱۷۷) نے گرانقدر خدمات انجام دی ہیں۔ آپ ؒ نے عربی زبان میں"تفسیر فتح البیان"اور احکام القرآن میں اپنی مشہور تفسیر"نیل المرام" لکھی۔اردو زبان میں نیچریت، دہریت اور عیسائیت کے رد میں اور اسلام کے دفاع میں حضرت مولانا عبدالحق م۱۳۳۵ھ(۱۷۸)کی خدمات کا احاطہ بہت وسیع ہے۔اسی طرح امیر علی م۱۳۳۷ھ (۱۷۹) کی تفسیر مواہب الرحمن بڑی معروف اور قابل اعتماد ہے۔

دور حاضر میں اصول تفسیر کو سامنے رکھتے ہوئے جن مفسرین نے تفاسیر تالیف کی ہیں ان میں حضرت مولانا محمود حسن المعروف شیخ الہند (۱۸۰)کا قرآن کریم کا ترجمہ بہت مشہور ہے یہ ترجمہ انہوں نے مالٹا میں دوران اسیری تحریر کیا۔ تھانوی ؒم (1943) (۱۸۲)کی "بیان القرآن"جو زمانہ حال کے اساتذہ کے لیے بھی مشعل راہ ہےاسی طرح معارف القرآن کے نام سے بڑی خوب صورت تفسیر ہے جو معارف اور مسائل کے نام سے بڑی خوبصورت تفسیر ہے۔مولانا ظفراحمد عثمانی کی تفسیر انداز فقیہانہ اور مربوط شکل میں ہے۔

بریلوی مکتبہ فکر کے بانی مولانا احمد رضا خان م ۱۳۴۰ھ(۱۸۳) کا ترجمہ کنز الایمان اور اس پر مختصر حاشیہ جو کہ مولانا نعیم الدین مراد آبادی کا ہے بہت مشہور ومعروف ہے۔مولانا عبیداللہ سندھی م ۱۳۶۳ھ (۱۸۴)اور مولانا احمد علی لاہوری کی تفسیر خدمات قابل ذکر ہیں۔اسی طرح اردوزبان میں مولانا ابو الکلام آزادکا ترجمان القرآن اور مفتی عاشق الٰہی مہاجر مدنی کی تفسیرانوار البیان بھی بڑی عام فہم اور نمایاں ہیں نیز مولانا محمد ادریس کاندھلوی کی تفسیر معارف القرآن اپنا ثانی نہیں رکھتی۔یہ موئخر الذکر تفاسیر حضرت شاہ ولی کی فکر کی ترجمان ہیں۔حالیہ ایام میں مولانا محمد نعیم کی تفسیر"انوارالقرآن" کے نام سے ۱۲ ضخیم جلدوں پر مشتمل یہ تفسیربہت سی تفاسیر کاخلاصہ اورعلمی مباحث کا ذخیرہ ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

حواشی وحوالہ جات باب اول

۱ غلام سرور،لاہوری،مفتی،تاریخ مخزن پنجاب(لاہور:مکتبہ نبویہ، ۱۹۸۷) ص ۱۲

۲۔ محمد طفیل"علمائے پنجاب کی خدمات علوم دین"ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد،ص ۲۱

۳۔ محمد طفیل"علمائے پنجاب کی خدمات علوم دین"ا،ص ۲۳

۴۔ "حافظ محمود شیرانی،پنجاب میں اردو، پاکستان:مقتدرہ قومی زبان،۱۹۸۸ء،حصہ اول،ص ۳۵"

۵۔ الاثیر، (بیروت: دارالعلمیہ ۱۹۸۰ء)جلد ۲، صفحہ ۲۶۰

۶۔ صالح کنبو، محمد، عمل صالح الموسوم بہ شاہ جہان نامہ، لاہور: ،صفحہ۵۶

۷۔ محمد طفیل"علمائے پنجاب کی خدمات علوم دین"،ص ۲۸

۹۔ محمد طفیل"علمائے پنجاب کی خدمات علوم دین"،ص ۳۰

۱۰۔ محمد طفیل"علمائے پنجاب کی خدمات علوم دین"،ص ۳۱

۱۱۔ محمد طفیل"علمائے پنجاب کی خدمات علوم دین"،ص ۳۳

۱۲۔ مفتی غلام سرور، تاریخ مخزن پنجاب، لکھنو نول کشور ،۱۹۷۷ء،ص۴۸۴

۱۳۔ مفتی غلام سرور، تاریخ مخزن پنجاب، لکھنو نول کشور ،۱۹۷۷ء،ص۴۸۹

۱۴۔ محمد طفیل"علمائے پنجاب کی خدمات علوم دین"،ص ۳۶

۱۵۔ مولوی نور احمد چشتی، تحقیقات چشتی، لاہور، پنجابی ادبی اکیڈمی ۱۹۶۴ء،ص۱۴۱

۱۶۔ مولوی نور احمد چشتی، تحقیقات چشتی،ص۱۴۸

۱۷۔ حافظ محمود شیرانی، لاہور،آئینہ ، ص ۳۹۷

۱۸۔ حافظ ، ص ۳۹۷

۱۹۔ نفس المرجع،ص ۳۹۸

۲۰۔ نفس المرجع ،ص ۳۹۹

۲۱۔ نفس المرجع ،ص ۳۹۹

۲۲۔ نفس المرجع ،ص ۴۰۱

۲۳۔ نفس المرجع ، ص ۴۰۱

۲۴۔ "محمد حسین آزاد، آب حیات"

۲۵۔ حافظ محمود شیرانی،ص۴۱۴

۲۶۔ حافظ محمود شیرانی،ص ۴۱۵

۲۷۔ حافظ محمود شیرانی،ص ۴۱۹

۲۸۔ حافظ محمود شیرانی،ص ۴۱۹

۲۹۔ مرتبین پروفیسر ڈاکٹر سلیم طارق،پروفیسر ڈاکٹر عبدالروف ظفر،مقالات قرآن کانفرنس۴۔۶ اپریل ۲۰۰۸ء زیر اہتمام کلیہ علوم اسلامیہ دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاول پور،ص۲۳

۳۰۔ مرتبین پروفیسر ڈاکٹر سلیم طارق،پروفیسر ڈاکٹر عبدالروف ظفر،ص۲۴

۳۱۔ مرتبین پروفیسر ڈاکٹر سلیم طارق،پروفیسر ڈاکٹر عبدالروف ظفر،ص۳۳

۳۲۔ مرتبین پروفیسر ڈاکٹر سلیم طارق،پروفیسر ڈاکٹر عبدالروف ظفر،ص۳۷

toobaa-elibrary.blogspot.com

۳۳۔ مرتبین پروفیسر ڈاکٹر سلیم طارق، پروفیسر ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر، ص۳۹

۳۴۔ السیوطی، جلال الدین ،الاتقان فی علوم القرآن، مکتبۃ العلم۱۸ اردوبازار لاہور، ص ۵۲ ،ج ا

۳۵۔ احمد بن محمد ، ابو شھبۃ، المدخل لدراستہ القرآن الکریم، دارللواء الریاض، ۱۴۰۷ھ ص ۱۳

۳۶۔ احمد بن محمد ، ابو شھبۃ، ص۱۴

مناع القطان، مباحث فی علوم القرآن، مکتبہ وھبیۃ ، قاہرہ،۲۰۰۰ء ،ص۱۵۔۱۶

۳۷۔ الزرقانی، عبدالعظیم، مناھل، دارالکتب العربی،۱۹۹۵ء،۱/۳۰،ص۱۱۵

"صابونی، محمد علی، التبیان فی علوم القرآن، مکتبہ کراتشی،۱۴۱۵ھ، ص۳"

۳۸۔ احمد بن محمد ، ابو شھبۃ، المدخل لدراستہ القرآن الکریم، دارللواء الریاض، ۱۴۰۷ھ ص ۲۱

مناع القطان، مباحث فی علوم القرآن، مکتبہ وھبیۃ ، قاہرہ،۲۰۰۰ء ،ص۱۵۔۱۶

۳۹۔ الراغب الاصفہانی، المفردات فی غریب القر آن، اصح المطابع کراچی۱۳۸۰ھ، ص ۴۱۱

احمد بن محمد ، ابو شھبۃ، المدخل لدراستہ القرآن الکریم، دارللواء الریاض، ۱۴۰۷ھ ص ۲۲

۴۰۔ احمد بن محمد ، ابو شھبۃ، ص ۲۳

۴۱۔ احمد بن محمد ، ابو شھبۃ، ص ۲۵

۴۲۔ احمد بن محمد ، ابو شھبۃ، ص ۲۶

۴۳۔ الزرقانی ،عبدالعظیم، مناھل العرفان فی علوم القرآن، دارالکتب العربی، بیروت۱۹۹۵ء،۱/۳۰،ص۱۲۳

۴۴۔ الرحمن ۱۔۴

۴۵۔ سورہ العلق ۱۔۵

۴۶۔ البقر :۳۱:۲

۴۷۔ الزرقانی ،عبدالعظیم، مناھل العرفان فی علوم القرآن،۱/۳۰

۴۸۔ علی زادہ الحسنی: فتح الرحمن لطالب آیات القرآن، ص۳۵۸۔۳۵۹ ، المطبعۃ الاھلیہ بیروت ۱۲۳۳ء، ص۶۶

۴۹۔ الراغب الاصفہانی، المفردات فی غریب القر آن، ص ۴۱۱، اصح المطابع کراچی۱۳۸۰ھ

۵۰۔ القیامۃ:۷۵:۱۷۔۱۹

۵۱۔ السیوطی، جلال الدین ،الاتقان فی علوم القرآن، مکتبۃ العلم۱۸ اردوبازار لاہور، ص ۵۲ ،ج ا

۵۲۔ حٰم السجدۃ۲۶:۴۱

۵۳۔ التلویح مع التوضیح، ص۲۶، ج۱، مطبعۃ مصطفی البابی، مصر، س ن

۵۴۔ الزرقانی ،عبدالعظیم، مناھل، دارالکتب العربی،۱۹۹۵ء،۱/۳۰

۵۵۔ الداوودی،ا بن احمد، دارالکتب العلمیۃ، صفحہ۳۶۱

۵۶۔ طبقات المفسرین، ص۴۳۵

۵۷۔ طبقات المفسرین، ص۴۵۵

۵۸۔ طبقات المفسرین، ص۴۲۱

۵۹۔ الزرکلی، خیر الدین، الاعلام، مکتبۃ الاسکندریۃ،۱۶۷/۷

۶۰۔ حاجی خلیفہ، کشف الظنون، دار الاحیاء التراث العربی، ۱۲۰۸/۲، س ن، ص۸۹

۶۱۔ الاعلام، ۲۹۹/۷، ص۳۴

۶۲۔ علی شواخ اسحاق الشعیبی، الدکتور، معجم مصنفات القرآن، دارالرفاعی، ۲۲۷/۴، ص۸۴

toobaa-elibrary.blogspot.com

۶۳۔ عبدالحیی ،ابوالفلاح،۴/ ۲۸۰،ص ۱۳۴

۶۴۔ طبقات المفسرین،ص ۴۱۳

۶۵۔ معجم مصنفات القرآن ۴/ ۲۶۲

۶۶۔ الاعلام ۳/ ۲۸۲،ص ۲۴۵

۶۷۔ زرقانی، ص ۷۳

۶۸۔ الاعلام ۶/ ۲۱۰،ص ۱۵۴

۶۹۔ ابن تیمیہ احمد بن عبدالحلیم، تقی الدین،امام، مقدمہ اصول تفسیر،دمشق،ص ۳۔۴

۷۰۔ النحل ۱۶:۴۴

۷۱۔ ص ۳۸:۲۹

۷۲۔ محمد ۴۷:۲۴

۷۳۔ مؤمنون ۲۳:۶۸

۷۴۔ یوسف ۱۲:۳

۷۵۔ "ابن تیمیہ،احمد بن عبدالحلیم، تقی الدین، ،مقدمہ فی اصول التفسیر،دمشق،ص ۲۔۳"

۷۶۔ "مقدمہ فی اصول التفسیر،ص ۱۶"

۷۷۔ الاتقان ۲/ ۴۷۴

۷۸۔ بخاری الجامع ، ۴۹۸۶

۷۹۔ الاتقان،۱/ ۲۰۸۔۲۱۱

۸۰۔ علامہ زرقانی ،مناہل العرفان ۱/ ۲۸

۸۱۔ مناہل العرفان ۱/ ۲۸

۸۲۔ ابو عبید قاسم بن سلام،الناسخ والمنسوخ ص ۴

۸۳۔ ابن ابی شیبہ،المصنف، کتاب فضل القرآن ،فی درس القرآن وعرضہ ،۱۰۳۳۷، ج ۱۰/ ۵۵۹

۸۴۔ الذھبی، شمس الدین ،ابوعبداللہ، تذکرۃ الحفاظ، الدائرہ المعارف العثمانیۃ، ۲۰۰۹ء، ۱/ ۹۲

۸۵۔ الاتقان ۲/ ۴۷۳

۸۶۔ الاتقان ۲/ ۴۷۳

۸۷۔ دارقطنی، علی بن عمرو بن احمد ابو الحسن ،ذکر اسماء التابعین ۱/ ۱۴۷

۸۸۔ ذہبی ،محمد بن احمد، میزان الاعتدال، دار المعرفۃ للطباعۃ والنشر ۱۳۸۶ھ، ۳/ ۷۰

۸۹۔ ابن الندیم ،محمد بن یعقوب، الفہرست،ص ۵۶

۹۰۔ خطیب بغدادی، احمد بن علی، ابو بکر، تاریخ بغداد، دار الغرب الاسلامی ۲۰۰۱ء، ۱۲/ ۴۰۵

۹۱۔ طبقات المفسرین ص ۱۶۷

۹۲۔ طبقات المفسرین ،ص ۲۹۱

۹۳۔ طبقات المفسرین ص ۹

۹۴۔ معجم الادباء ۶/ ۱۶۶

۹۵۔ کشف الظنون، ۱/ ۱۲۳

۹۶۔ طبقات المفسرین ،ص ۴۸۰

toobaa-elibrary.blogspot.com

۹۷۔ ابن جزری، محمد بن محمد الدین،ابو عبداللہ،غایۃ النہایۃ،دارالمعرفۃ،دمشق ۱۹۴۴ء،۱/۴۰۵

۹۸۔ طبقات المفسرین،ص۲۹۳

۹۹۔ ابن ندیم ،الفہرست،ص۱۱۳

۱۰۰۔ الحموی، یاقوت بن عبداللہ، شہاب الدین، ابو عبداللہ، معجم الادباء،دارالعرب اسلامی، بیروت۱۴۱۴ھ،۳/ ۱۲۔۱۵

۱۰۱۔ معجم الادباء،۱/ ۳۵

۱۰۲۔ ابن ندیم ،الفہرست،ص۵۴،۷۶

۱۰۳۔ طبقات المفسرین،ص۴۰۴

۱۰۴۔ الاعلام،۲/ ۲۵۵

۱۰۵۔ کشف الظنون،۲/ ۱۲۷۷

۱۰۶۔ البرھان فی علوم القرآن،۱/ ۵۱۳

۱۰۷۔ البرھان فی علوم القرآن،۱/ ۵۱۳

۱۰۸۔ طبقات المفسرین ،ص۹

۱۰۹۔ طبقات المفسرین، ص۵۲۰،۲۷۷

۱۱۰۔ ابن ندیم ،الفہرست،ص۳۱۲

۱۱۱۔ ہدیۃ العارفین،۱/ ۳۶۳

۱۱۲۔ طبقات المفسرین، ص۵۲۰،۱۱۵،۱۸۸

۱۱۳۔ معجم مصنفات القرآن،۴/ ۲۴۳

۱۱۴۔ طبقات المفسرین،ص۱۱۵

۱۱۵۔ الاعلام۳/ ۲۶۴

۱۱۶۔ الاعلام۶/ ۲۷۲

۱۱۷۔ الاعلام۱/ ۱۹۳

۱۸۔ طبقات المفسرین، ص ۳۷۴۔۳۷۹

۱۱۹۔ ابن کثیر،اسماعیل بن کثیر، ابوالفداء،البدایۃ والنہایۃ۱۱/ ۱۷۳، دار الکثیر ،رقس بیروت، ص

۱۲۰۔ مقدمتان فی علوم القرآن،ص۳

۱۲۱۔ طبقات المفسرین ص۳۹۷

۱۲۲۔ طبقات المفسرین ص۴۵۴

۱۲۳۔ طبقات المفسرین ص۲۷۲

۱۲۴۔ طبقات المفسرین ص۲۷۲

۱۲۵۔ طبقات المفسرین ص۴۳۲

۱۲۶۔ "ابن منظور، ابوالفضل جمال الدین محمد بن مکرم الافریقی،لسان العرب، قاہرۃ، دارالمعارف،س ن،ص۲۴۵"

۱۲۷۔ راغب ،ص۲۵۶

۱۲۷۔ الراغب ،ص۲۳۱

۱۲۸۔ حاجی خلیفہ ،ص۱۱۹

۱۲۹۔ ایضاً

toobaa-elibrary.blogspot.com

۱۳۰۔ ایضاً

۱۳۱۔ ڈاکٹر محمد سعد صدیقی تحقیقی مقالہ برائے پی ایچ ڈی تفسیر قرآن

۱۳۲۔ ایضاً

۱۳۳۔ ایضاٍ

۱۳۴۔ ایضاً

۱۳۵۔ الراغب اصفھانی، حسین بن محمد، ابوالقاسم، امام، دارالقلم، ص۲۳۹

۱۳۶۔ ایضاً

۱۳۷۔ الزرکشی، ص۹۲

۱۳۷۔ ایضاً

۱۳۸۔ محمد:۲۴

۱۳۹۔ النحل:۴۴

۱۴۰۔ البقرہ:۱۴۳

۱۴۱۔ ایضاً

۱۴۲۔ البقرہ:۱۵۸

۱۴۴۔ ایضاً

۱۴۵۔ ایضاً

۱۴۶۔ نسیم عثمانی، محمد، ڈاکٹر، اردو میں تفسیری ادب ،ص۲۴

۱۴۷۔ ایضاً

۱۴۸۔ عاصم نعیم، "پاکستان کا اردو تفسیری ادب۔۔۔رجحانات اور اثرات کا تحقیقی و تنقیدی مطالعہ "علوم اسلامیہ جامعہ پنجاب سیشن ۲۰۰۷ء زیر نگرانی پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمود اختر)ص ج

۱۴۹۔ عاصم نعیم، پاکستان کا اردو تفسیری ادب۔۔۔رجحانات اور اثرات کا تحقیقی و تنقیدی مطالعہ

۱۵۰۔ زین العابدین، مفتی ،تاریخ ملت، ج۱، ص ۱۴۴، ادارہ اسلامیات لاہور، ۱۹۹۱ء، ص۲۱۳

۱۵۱۔ تذکرۃ المفسرین ،ص۳۳

۱۵۲۔ تاریخ التفسیر ،عبدالصمد صارم، ص۲۵

۱۵۳۔ شذرات الذھب ج ۲، ص۱۲۰

۱۵۴۔ الضوء اللامع ج۲ ، ص۳۶۔(معارف القرآن : قاضی زاہد الحسینی ص۵۱ دارالاشاعت مدینہ مسجد، اٹک س ن)

۱۵۵۔ نزھۃ الخواطر ،سید عبدالحئ لکھنوی، طیب اکیڈمی کراچی، ج۲، ص۱۹۔۲۰

۱۵۶۔ حاجی خلیفہ ،ملا کاتب چلپی ،کشف الظنون ج۳ ،ص ۱۱۹۵۔۱۱۹۶

۱۵۷۔ نزھۃ الخواطر ،سید عبدالحئ لکھنوی ،طیب اکیڈمی کراچی، ج ۳، ص ۲۵۔۲۶

۱۵۸۔ اسماعیل پاشا،ھدیۃ العارفین ج۱، ص ۱۶۰

۱۵۹۔ اسماعیل باشا البغدادی،ایضاح المکنون: دار احیاء التراث العربی، ج ۱، ص ۵۲

۱۶۰۔ یاقوت الحموی ، شہاب الدین،ابو عبداللہ ، معجم البلدان ج۵، ص ۱۳۷۔۱۴۳

۱۶۱۔ تذکرۃ المفسرین ، قاضی زاہد الحسینی ص۳۳ دارالاشاعت، اٹک ۱۴۰۱ء

۱۶۲۔ نزھۃالخواطر ،سید عبدالحئ لکھنوی طیب اکیڈمی کراچی، ج ۳، ص ۱۵۔۱۷

toobaa-elibrary.blogspot.com

۱۶۳۔ نفس المرجع، ج ۳، ص ۸۳۔۸۴
۱۶۴۔ نفس المرجع، ج ۴، ص ۳۷۔۳۸
۱۶۵۔ نفس المرجع، ج ۴، ص ۲۶۹
۱۶۶۔ نفس المرجع، ج ۴، ص ۳۴۴
۱۶۷۔ نفس المرجع، ج۴، ص ۳۴۴
۱۶۸۔ نفس المرجع، ج۵، ص ۲۰۲۔۲۰۶
۱۶۹۔ نفس المرجع،ج ۶، ص ۱۲۹۔۱۴۳
۱۷۰۔ نفس المرجع،ج ۶، ص ۱۲۹۔۱۴۳
۱۷۱۔ تذکرہ علماء ہند ص۱۵۵،نزھۃ الخواطر ،سید عبدالحئ لکھنوی، طیب اکیڈمی کراچی، ج ۶، ص ۲۱۔۲۳
۱۷۲۔ نزھۃ الخواطر ،سید عبدالحئ لکھنوی ،طیب اکیڈمی کراچی، ج ۶، ص ۴۰۶۔۴۲۸
۱۷۳۔ نفس المرجع، ج ۷، ص ۲۰۶۔۲۰۸
۱۷۴۔ نفس المرجع، ج ۷، ص ۳۲۶۔۳۲۸
۱۷۵۔ نفس المرجع، ج ۷، ص ۱۲۸۔۱۲۹
۱۷۶۔ خزینۃ الاصفیاء ،مفتی غلام سرور لاہوری ج۱، ص ۶۸۴
۱۷۷۔ لکھنوی، عبدالحئ، سید ، نزھۃ الخواطر، طیب اکیڈمی کراچی، س ن، ج ۷، ص ۲۰۲
۱۷۸۔ لکھنوی،ج ۷، ص ۲۴۱۔۲۴۲
۱۷۹۔ نفس المرجع، ج ۸، ص ۸۴۔۸۶
۱۸۰۔ نفس المرجع، ج۸، ص۴۹۲۔۴۹۴
۱۸۱۔ نفس المرجع، ج۸، ص۱۲۶۔۱۳۳
۱۸۲۔ نفس المرجع، ج۸، ص۶۱۔۶۳
۱۸۳۔ نفس المرجع،ج۸، ص۴۹۔۵۱
۱۸۴۔ نفس المرجع، ج۸، ص۳۲۳۔۳۲۸

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب دوم

لاہور ڈویژن میں علوم القران و تفسیرالقرآن پر لکھے گئے مقالات کا تحقیقی مطالعہ

مقالاتPhD جامعہ پنجاب،لاہور

امام بغویؒ کی خدمات تفسیر وحدیث تحقیقی جائزہ ، ۱۹۹۱ء

علمِ تفسیر میں مولانا محمد ادریسؒ کاندھلوی کی خدمات (تنقیدی و تقابلی جائزہ)،۱۹۹۳ء

امام ابن تیمیہؒ کا تفسیری منہج،۱۹۹۶ء

پاکستان میں علمِ تجوید و قرأت(ماضی حال اور مستقبل)،۱۹۹۷ء

تفسیر مطالب الفرقان کا علمی و تحقیقی جائزہ(جلد دوم)، ۲۰۰۰ء

مذاہب باطلہ کے رد میں مؤلفین تفسیر ثنائی و حقانی کی کاوشیں، ۲۰۰۳ء

حافظ محمد بن بارک اللہ کا تفسیر ی منہج، ۲۰۰۴ء

علوم القرآن اور ابن جوزیؒ، ۲۰۰۷ء

تفسیرمواہب الرحمن کا تحقیقی مطالعہ، ۲۰۰۷ء

پاکستان کا اردو تفسیری ادب، رجحانات اور اثرات کا تحقیقی وتنقیدی مطالعہ،۲۰۰۷ء

برصغیر کی اہم کلامی تفاسیراور تحریک استشراق ،ایک علمی و تحقیقی جائزہ، ۲۰۰۸ء

قرآن کریم کانظام نقط و اعجام اور اس سے متعلقہ شبہات کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ،۲۰۰۸ء

قرآن مجید کا منہج تربیت اور عصری معاشرتی مسائل، ۲۰۰۹ء

انسائیکلوپیڈیا آف اسلام لائیڈن میں قرآن کے مقالہ کا ناقدانہ جائزہ ، ۲۰۰۹ء

نواب صدیق حسن خانؒ کا تفسیری منہج اور تفسیر ترجمان القرآن بلطائف البیان کا تفسیری ادب میں مقام، ۲۰۰۹ء

تفسیر الکاشف۔ منہج وتفردات ,۲۰۱۱ء

سیرت النبی ﷺ اور برصغیر کا تفسیری ادب۔۔ تحقیقی وتقابلی مطالعہ, ۲۰۱۱ء

-----مقالاتMPhil-----

آیات مخاصمہ، تفسیر حقانی اور معارف القرآن (مولانا کاندھلویؒ)کا تقابلی جائزہ ، سیشن۱۹۹۹ء۔۲۰۰۱ء

قرآن اور امن عالم کا قیام، ۲۰۰۲۔۰۴ء

تفسیر عثمانی کی خصوصیات،۲۰۰۲۔۰۴ء

نسخ فی القرآن۔ مستشرقین کا نقطہ نظر تجزیاتی مطالعہ،۲۰۰۴ء

کتاب الحدود۔۔ کنزالعمال۔ تخریج وتحقیق (حدیث نمبر ۱۲۹۴۷۔۱۳۰۲۸ تک)، ۲۰۰۴ء

دلائل ختم نبوت۔۔۔اردو تفسیری ادب کا تحقیقی جائزہ، ۲۰۰۴ء

قرآن اور بائبل میں تعلیمات جہاد وقتال۔۔تاریخی تناظر اور عصری صورت حال، ۲۰۰۵ء

استعاراتِ قرآنیہ۔۔۔۔۔۔ تفسیری ادب کا مطالعہ، ۲۰۰۵ء

اسلوب قرآن۔۔۔ مستشرقین کا نقطہ ء نگاہ، ۲۰۰۶ء

آیات جہاد وقتال تشریحات وتعبیرات اور عصر حاضر، ۲۰۰۶ء

قرآن میں مذکور غذائی اشیاء کی حکمت۔۔ تجزیاتی مطالعہ، ۲۰۰۷ء

فضائل سورِ قرآن سے متعلق موضوع احادیث۔۔۔ایک تحقیقی مطالعہ، ۲۰۰۸ء

toobaa-elibrary.blogspot.com

معاندینِ اسلام کا مطالعہء قرآن اور اس کے اثرات، ۲۰۰۹ء

انسان سے قرآنی استفسارات۔استنباط واستدلال، ۲۰۰۹ء

تمثیلاتِ بائبل و قرآن۔ تقابلی مطالعہ، ۲۰۱۰ء

ذاتی صلاحیت کا استعمال قرآنی ونبوی حکمت، ۲۰۱۰ء

"انوارالباری۔۔کلامی مباحث" ۲۰۱۱ء

قرآن مجید میں مجاز کا استعمال (عبادات) ،۱۳-۲۰۱۱ء

نسخ فی القرآن۔ مختلف نقطہ ہائے نگاہ کا جائزہ، ۱۳-۲۰۱۱ء

پاکستانی معاشرہ کی اخلاقی صورتحال کا تجزیہ، سورۃ المائدۃ کی روشنی میں، ۱۳-۲۰۱۱ء

تصریف آیات (عقائد و ایمانیات)۔۔۔اسرار و حکم، ۱۴-۲۰۱۲ء

تفسیر اضواء البیان۔۔۔اسلوب و منہج، ۲۰۱۳ء

۔۔۔۔۔۔۔۔۔ایم فل مقالہ جات منہاج القرآن یونیورسٹی لاہور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تفسیر تبیان القرآن کے اعتقادی مباحث کا تحقیقی جائزہ، ۰۸-۲۰۰۶ء

سورۃ الاحزاب کے اعتقادی اور فقہی مباحث کا تحقیقی جائزہ (تفسیر ابن کثیر اور تفسیر مظہری)، ۰۸-۲۰۰۶ء

آیات الاحکام میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے اقوال اور فقہ حنفی، ۰۹-۲۰۰۷ء

جدید فقہی مسائل میں تبیان القرآن اور تیسیرالقرآن کے اسلوب و منہج کا تقابلی جائزہ ، ۱۱-۲۰۰۹ء

۔۔۔۔۔۔۔۔ ایم فل مقالہ جات سید مودودی انسٹی ٹیوٹ منصورہ ،لاہور۔۔۔۔۔۔

رسم عثمانی اور اس کی شرعی حیثیت

تفسیر قرآن میں علم الوجوہ والنظائر کی ضرورت واہمیت

تفسیر انوار البیان کا منہج واسلوب،ایک تحقیقی جائزہ ، ۰۸-۲۰۰۶ء

عربی لغت سے استدلال، اردو تفسیری ادب کے رجحانات تقابلی و تجزیاتی مطالعہ، ۲۰۰۸ء

اَحکام القرآن للجصاص کا تفسیری منہج۔ تحقیقی مطالعہ ، ۲۰۱۰ء

قرآن مجید میں مذکور ارضی وسماوی نعمتیں،عصری انکشافات ۔۔ حکمتوں اور فوائد کا مطالعہ، ۱۲-۲۰۱۰ء

تفسیر ضیاء القرآن کے فقہی مباحث، ۰۹-۲۰۰۵ء

toobaa-elibrary.blogspot.com

"حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی بحیثیت مفسر قرآن"

PhDجامعہ پنجاب ۱۹۸۷ء

محقق: سید عبدالقادر آزاد
خطیب بادشاہی مسجد لاہور
فاضل وفاق المدارس العربیہ پاکستان

نگران مقالہ: پروفیسر امان اللہ خان
علوم اسلامیہ فیکلٹی پنجاب یونیورسٹی لاہور

صفحات: ۶۷۶

اجمالی خاکہ

مقالہ نگار جناب مولانا عبدالقادرآزاد نے اپنا مقالہ بڑے خوبصورت انداز میں ٹائپ رائٹر سے ٹائپ کروا کر۱۹۸۷ءمیں جمع کروایا ہے البتہ ٹائٹل پیج پر اپنے مقالہ کا عنوان کسی اچھے کاتب سے تحریر کرایا ہے۔دوسرے صفحہ پر خوبصورت تسمیہ لکھا ہے۔ تیسرے صفحہ پر عربی عبارت سے اظہار تشکر ،دعائیہ کلمات اور درود شریف کے عربی اشعار کا التزام کیا ہے۔مقالہ ھذا گیارہ ابواب اور چوبیں فصول ہیں۔پہلے باب میں مولانا تھانوی کی زندگی اور علمی کارنامے بیان کئے گئے ہیں(۱)۔دوسرے باب میں مولانا تھانوی کے دور کا پس منظر زیر بحث ہے(۲)۔تیسرے باب میں تفسیری رجحانات (۳)، بیان القرآن کے نمایاں پہلوچوتھے باب میں(۴) بیان القرآن کے اسلوب تفہیم کا تفصیلی جائزہ پانچویں (۵)اور چھٹے باب میں تفسیر قرآن مجید میں مولانا تھانوی کے اصلاحی کارنامے اور نظم وربط قرآن مجید(۶)،ساتویں اور آٹھویں باب میں غیر مسلموں کے قرآن پر اعتراضات ، فقہی مسائل(۷) اور بیان القرآن،نویں اور دسویں باب میں تصوف اور مسائل تجوید وقرأت اور بیان القرآن(۸) اور آخری باب میں بیان القرآن اور معاصر تفاسیر کا جائزہ شامل ہے(۹)۔

"تدوین قرآن پر مستشرقین کے اعتراضات کا محققانہ جائزہ"

PhDجامعہ پنجاب ۱۹۹۰ء

محقق: حافظ محمود اختر
چیرمین شعبہ اسلامیات
پنجاب یونیورسٹی لاہور

سپروائزر: حافظ احمد یار استاد ادارہ علوم اسلامیہ
پنجاب یونیورسٹی لاہور

صفحات: ۵۸۲

اجمالی خاکہ

ہاتھ سے لکھا ہوا یہ قلمی مقالہ ہے۔ابواب ،فصلوں اور مباحث میں تقسیم نہیں۔ٹائٹل پیج سے پہلے صفحہ پر خوب صورت آفسٹ سٹائل میں تسمیہ دیا گیا ہے۔پورے مقالہ میں یہی دو صفحے کمپیوٹر سے کمپوز شدہ ہیں۔امتداد زمانہ کے ساتھ مقالہ ہذا کا کاغذ کافی پرانا ہو چکا ہے۔ٹائٹل پیج پر سن بعد میں قلم سے لکھا گیاہے۔اس مقالے کا آغاز انتساب،حرف آغاز اورفہرست عنوانات ہوتاہے۔اور اختتام حرف آخر اور مصادر ومراجع پر ہوتاہے۔حواشیےاور حوالے تحت الصفحہ ہیں۔ اوران کے اوپر کالے مارکر سے لکیر لگادی گئی ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

پہلے باب میں استشراق کا پس منظر آغاز وارتقاء ،مقاصد اور حکمت عملی پر بحث ہے(۱۰)۔ دوسرا باب مستشرقین کی تحقیقات کی نوعیت، عہد حاضر میں ان کے اسلام کے بارے میں تعصب کے اسباب ،لغزشوں اور اعتراف تعصب پر مشتمل ہے(۱۱)۔ تیسرا باب مستشرقین کی تحقیقات کے مأخذ، ضعیف ،موضوع اور شیعی روایات ہے(۱۲)۔ مستشرقین کی تحقیقات کے اہداف ،ترتیب،تدوین ومتن قرآن ،آیات ناسخ ومنسوخ،اختلاف مصاحف اور سبع احرف کو موضوع بحث بنایا گیاہے(۱۳)۔ پانچویں باب میں مستشرقین کے نزدیک مأخذ قرآن کو شامل کیا گیاہے(۱۴)۔ چھٹے باب میں شیعی روایات کا تحقیقی جائزہ لیا گیاہے(۱۵)۔ساتویں باب میں ترتیب قرآن کے بارے میں مستشرقین کے نقطہ نگاہ کا جائزہ لیا گیاہے(۱۶)۔ آٹھویں ،نویں اور دسویں باب میں عہد نبوی،عہد صدیقی اور عہد عثمانی میں جمع تدوین اور حفاظت قرآن کی تاریخ پیش کی گئی ہے(۱۷)۔ گیارہویں باب میں اختلاف مصاحف (۱۸)، بارہویں باب میں نسخ فی القرآن(۱۹) اور تیرہویں باب میں سبع احرف اور اختلاف قرآت سے متعلقہ ہے(۲۰)۔چودہویں میں متفرق اعتراضات ہیں(۲۱)اور پندرہویں میں صحت قرآن پر خارجی شواہد پیش کیے گئے(۲۲)۔

امام بغویؒ کی خدمات تفسیر وحدیث تحقیقی جائزہ

پی ایچ ڈی جامعہ پنجاب ۱۹۹۱ء

مقالہ نگار: سید ازکیا ہاشمی لیکچرار،اسلامیات/عربی گورنمنٹ پوسٹ گریجوایٹ کالج، مانسہرہ

نگرانِ مقالہ: پروفیسر ڈاکٹر **جمیلہ شوکت** صدر ادارہ علوم اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی لاہور

صفحات: ۳۸۵

اجمالی خاکہ

پہلا باب امام بغوی کے سیاسی ،اجتماعی، دینی،علمی حالات پر مشتمل ہے(۲۳)۔دوسرا باب امام بغوی کی تصنیفی و تالیفی خدمات بسلسہ علوم قرآنی شامل بحث ہیں(۲۴)۔ تیسرا باب علم تفسیر مختلف ادوار ،اقسام تفسیر،امام بغوی کی تفسیر معالم التنزیل کے مباحث پر مشتمل ہے۔اس میں تفسیر بالماثور، تفسیر القرآن آثار صحابہ والتابعین وغیرھم، اسرائیلیات اوربغوی، تفسیر القرآن بالعلوم العربیہ(لغوی، نحوی،صرفی،فقہی، کلامی مباحث،آیات العقیدہ،آیات الصفات اور کتب تفاسیر سے معالم التنزیل کا موازنہ)وغیرہ شامل بحث ہیں(۲۵)۔ چوتھا باب امام بغوی کی خدمات حدیث یعنی امام بغوی کا مرتبہ ومقام ، ائمہ کی نظر میں،حدیث کا مفہوم، عہد نبوی ، عہد صحابہ، کتابت حدیث، تابعین اور کتابت حدیث، تدوین حدیث، مصابیح السنۃ، مصابیح السنۃ کے محقق نسخے کا جائزہ، مصادر مصابیح، تعداد روایات، شروح ، تلخیصات وتخریجات،مشکوٰۃ المصابیح،اسلوب وخصوصیات کتاب، شروح مشکوٰۃ المصابیح، سبب تالیف مصابیح السنۃ،تقسیم احادیث کتاب(صحاح و حسان)، اسلوب بغوی پر علماء کی تنقیداور جائزہ شامل بحث ہیں (۲۶)۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

علمِ تفسیر میں مولانا محمد ادریس کاندھلوی کی خدمات (تنقیدی و تقابلی جائزہ)

پی ایچ ڈی جامعہ پنجاب ۱۹۹۳ء

مقالہ نگار: سعد صدیقی **نگران تحقیق:** ڈاکٹر ثمر فاطمہ مسعود ایسوسی ایٹ پروفیسر پنجاب یونیورسٹی لاہور

صفحات: ۶۷۶

ایکسیشن نمبر: ۱۹۵۳۶۱

اجمالی خاکہ

کمپیوٹر سے کمپوز ڈ یہ مقالہ ۵ ابواب اور ۱۲ فصول شامل ہے۔فصول کو مزید ابحاث میں تقسیم نہیں کیا گیا۔ٹائٹل پیج یعنی سر ورق اوراس سے اگلے صفحہ پر خوب صورت سٹائل میں تسمیہ دیا گیا ہے۔مقالہ ہذا کا کاغذ کافی اچھا ہے۔ٹائٹل پیج پر سن تسوید دیا ہوا ہے۔اس مقالے کا آغاز انتساب،فہرست عنوانات، حرف آغاز اور مقدمہ سے ہوتاہے اور اختتام خلاصہ و نتیجہ بحث، اشاریہ اور مآخذ و مصادر پر ہوتاہے۔انتساب سیدالمفسرین ابن عباس رضی اللہ عنھما کی نذر ہے۔

پہلے باب میں علم تفسیر کا تاریخی ارتقاء ہے ۔عہد نبوی ﷺ و صحابہؓ اور عہد تابعین و تدوین شامل ہیں(۲۷)۔دوسرے باب میں بیسویں صدی کے تفسیری رجحانات دیے گئے ہیں(۲۸)۔تیسرا باب مولانا کاندھلوی کے سوانح حیات ہے(۲۹)۔چوتھے باب میں مولانا کاندھلوی کی مولفات و مصنفات ہیں(۳۰)۔پانچویں باب میں مولانا کی تفسیری خدمات پہ تبصرہ ہے(۳۱) ایک باب میں مقالہ کے متعلق مواد موجود ہے۔

امام ابن تیمیہؒ کا تفسیری منہج

ڈاکٹریٹ علوم اسلامیہ جامعہ پنجاب ۱۹۹۶ء

مقالہ نگار: **پروفیسر چوہدری عبدالحفیظ** **نگرانِ مقالہ:** ڈاکٹر **خالد علوی** ڈائریکٹر ادارہ علوم اسلامیہ انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور

صفحات: ن د

اجمالی خاکہ

مقالہ پانچ حصوں اور آٹھ بابوں میں منقسم ہے۔حصہ اول میں 3 باب امام موصوف کی سوانح عمری کو محیط ہے(۳۲)۔دوسرے باب میں ذاتی اوصاف(۳۳)۔تیسرے باب میں ابن تیمیہؒ کا دور ابتلاء ،نیز ابن تیمیہؒ کے عہد کا تاریخی خاکہ اور اس دور کے سیاسی ، علمی، مذہبی اور اجتماعی حالات پرروشنی ڈالی گئی ہے(۳۴)۔دوسرا حصہ باب چہارم پر ہے۔اس باب میں ”اصول تفسیر “ کی تاریخ اور تفسیری ادب کے آغاز کا بھر پور جائزہ پیش کیا گیاہے(۳۵)۔تیسرا حصہ باب پنجم پر ہے۔اس میں موضوع کے متعلق حتی المقدور مواد فراہم کیا گیاہے۔یعنی اس باب میں ابن تیمیہؒ کے علمی مقام ومرتبہ کوبیان کیا ہے (۳۶)۔ چوتھا حصہ باب ششم پر ہے۔اس میں ابن تیمیہ کی فضیلت کو نمایاں کرنے کے ساتھ

toobaa-elibrary.blogspot.com

ساتھ دوسرے مفسرین سے تقابلی مطالعہ ہے۔پانچواں اور آخری دو ابواب یعنی ہفتم اور ہشتم شامل ہیں ہے(۳۷)۔ باب ہفتم میں ابن تیمیہؒ کی" تفسیری خصوصیات" ہیں۔ اس باب کو خاص اہمیت حاصل ہے(۳۸)۔ باب ہشتم بہت مختصر ہے(۳۹)۔ابن تیمیہ تحریر کا تنقید ہے جو بقول مقالہ نگار کے یہ کام آسان نہیں لیکن ایک ریسرچ سکالر کے جو کچھ کھٹا اسے مختصر انداز میں بیان کیا گیاہے۔یہ وضاحت ضروری ہے کہ مقالے کا بیشتر حصہ عربی عبارات پر مشتمل ہے جو کہ اردو دان طبقے کے استفادہ کے لیے عبارات کے اردو تراجم کو نقل کیاگیاہے۔مقالہ نگار کے بقول ابن تیمیہؒ کے مطالعہ سے کسی اور کو کیا کچھ میسر آتا ہے؟ یہ اس کے نصیب کا معاملہ ہے لیکن ابن تیمیہؒ کے مطالعہ سے جو کچھ مجھے حاصل ہوا وہ ایسی بے بہا دولت ہے (وعلی هذا النعم اشكره شكراً جزيلاً والحمدلله على ذالک حمداً كثيراً طيباً مباركاً فيه)۔

پاکستان میں علمِ تجوید و قرأت(ماضی حال اور مستقبل)

جامعہ پنجاب(جلد اول)۱۹۹۷ء

مقالہ نگار: **پروفیسر قاری محمد طاہر** پروفیسر (ر) گورنمنٹ کالج فیصل آباد

نگران مقالہ:پروفیسر ڈاکٹر جمیلہ شوکت پنجاب یونیورسٹی لاہور

صفحات: ۸۱۸

اجمالی خاکہ

یہ مقالہ پاکستان میں مروجہ علم تجوید و قرات کے نصاب تاریخ اور کاوشوں پر مشتمل ہے۔اچھے کاغذ پر خوشخطی کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ہاتھ سے لکھا گیا ہے۔تمام صفحات پر خوبصورتی سے حاشیہ لگایا گیا ہے۔ٹائل پیج سے پہلے تسمیہ انتہائی خوبصورت اور دیدہ زیب انداز میں نقش ہے۔ٹائل پیج اور تسمیہ پورے مقالے میں صرف یہی دو صفحات کمپوٹرائز ہیں۔قرآن وسنت کا متن بخط دیگر کا خاص اہتمام کیا ہے۔اس مقالے کے چھ ابواب ہیں۔

پہلا باب کے ۴۹ صفحات ہیں۔مقالہ مذکورہ کے پہلے باب میں علم تجوید وقرآت اور ترتیل کے لغوی واصطلاحی معنی کے سلسلہ میں نامور علماء واسلاف کی رائے درج کی گئی ہے۔دور اول کے ائمہ مفسرین:ابن عربی،امام بغوی،علامہ زمخشری،علامہ قرطبی ،فخرالدین رازی،ابن کثیر،علامہ شوکانی ، علامہ آلوسی،علامہ سیوطی ،علامہ نسفی،علامہ طنطاوی جوہری اور احمد مصطفی المراغی اور دورحاضر کے شاہ عبدالعزیز، تفسیر مظہری کے مولف مولانا ثناء اللہ ،عبدالماجد دریا آدی،سید امیر علی ملیح آبادی،مفتی محمد شفیع،مفتی شبیر احمد عثمانی ،مولانا اشرف علی تھانوی ،سید ابوالاعلیٰ،مفتی احمد یار نعیمی و مولانا لاہوری کی تحقیقات اور آراء ہیں(۴۰)۔

مذکورہ کا دوسراباب صفحہ ۵۰ سے لے کر136 صفحات تک ہے۔اس باب میں علم تجوید وقرأت کی اہمیت حدیث رسول ﷺ سے واضح کی ۔اختلاف قرأت،حسن صوت، استماع عن غیر،رسول اللہ ﷺ کا انداز قرأت،

toobaa-elibrary.blogspot.com

معنوی و سمعی نقصانات، اعراب اور وقف کی تبدیلی سے معنوی و سمعی اثرات و تغیرات، فقہی مباحث اور علم تجوید وقرأت سے متعلق دیگر امور شامل ہے(۴۱)۔

علم القرأت کا آغاز وارتقاء زیر بحث لایا گیا ہے۔علم القرأت قبل از مصحف عثمانی ،محرکات اسباب و علل ، عہد رسالتِ مآب ﷺ ،عہد خلفاء راشدین اور علم القرأت بعد از مصحف عثمانی کا تذکرہ کیا گیا ہے۔علم قرأت کے مختلف مراکز مدینہ منورہ ، مکہ مکرمہ ، شام ، بصرہ اور کوفہ کے قرائے کرام کاذکرہے۔اس باب میں جمع و تدوین قرآن رسم روایت عکس اوراق مصحف عثمانی (تاشقند) کی تفصیلات قلم بند کی گئی ہیں۔اس میں علم وضبط ، علم النواصل ، قرأت سبعہ وعشرہ ،اسباب علل ،لہجات ولحن،اختلاف قرأت کے فوائد اور سبع ا حرف کا ناقدانہ جائزہ پیش کیا گیا ہے۔سبع احرف ،حکمت ومصلحت ،تدوین علم قرأت ،ائمہ قرأت اوران سے منسوب قرأتیں،ائمہ قرأت عشر اور ان کے رواۃ کاجدول بھی دیا گیا ہے ،امام نافع مدنی ،ابن کثیر ،ابوعمرو بن الاعلیٰ البصری،الدوری،السوسی،ابن عامر الشامی ،ہشام ،ابن ذکوان، امام عاصم الکوفی،ابوبکر شعبہ حفص اورامام حمزہ الکوفی کے قانون درش ،قنبل ،خلف ،خلاداور ان کے سلسلہ ہائے اسناد بڑے اہتما م کے ساتھ رقم کیے گیے ہیں۔امام ابوالحسن الکسائی، ابوالحارث،حفص الدوری،یعقوب البصری،رویس،روح، خلف البزار، اسحاق اور ادریس کا علم قرأت کے ارتقاء میں کردار اور رویت حفص کی شہرت کو واضح کیا گیا(۴۲)۔چوتھا باب" تجوید وقرأت پاکستان میں" ۲۴۳ صفحات پر مشتمل ہے۔قیامِ پاکستان سے قبل درج ذیل اداروں کا تذکرہ کیا گیا ہے،"سہارنپور، مدرسہ تجویدالقرآن، مظاہرالعلوم، دارالعلوم دیوبند، مدرسہ عالیہ فرقانیہ لکھنو، مدرسہ اِحیاء العلوم الٰہ آباد، علی گڑھ یونیورسٹی، پانی پت، حیدر آباد دکن"۔عکس دستاویزات المجلس العالمی للقرأت حیدر آباد دکن،عکس دستاویزات سرکاری خطوط ستارۃ الجمہوریہ العراقیہ، عکس دستاویزات اخبارات مالیزیا،عکس سند قرأت فیڈریشن انڈیا بھی دیئے گئے ہیں۔ قیامِ پاکستان کے بعد درج ذیل اداروں کا تذکرہ کیا گیا ہے،"دارالعلوم ٹنڈو الٰہ یار، مرکزی دارالترتیل والقرأت، مکاتب روائتی فرق، مصری مکتب کا سلسلہ سند، پانی پتی سلسلہ سند، رسمی فرق"۔اس باب میں قاری محمد اسماعیل پانی پتی، قاری ابو محمد محی الاسلام عثمانی، قاری عبدالمالک صدیقی جیسے اکابر اساتذہ کا اجمالی تعارف اور ان کی خدمات بیان کی گئی ہے۔عکس خطِ محمد، عظمت علی مہتمم مدرسہ عالیہ فرقانیہ لکھنو، قاری عبدالعزیز شوقی، قاری محمد شریف،قاری محمد اسماعیل،قاری رحیم بخش ،قاری فتح محمد، قاری اظہار احمد تھانوی اور قاری سید حسن شاہ بخاری کا ذکر کیا گیا ہے۔علم قرأت پر تصنیفی و تحریری کام میں(تراجم وحواشی ،کتب قرأت ، کتب تجوید، سوانحات)مخطوطات، کتب کا جدول، صوتی تسجیلات وغیرہ مفصل ہیں(۴۳)۔

پانچواں باب کے اندر بلوچستان، پنجاب،سرحد ، سندھ ، آزاد کشمیر اور سابق مشرقی پاکستان کے مشہور مدارس قرأت کا گوشوارہ دیا گیاہے اور علم قرأت کی ترویج واشاعت میں ان مدارس کے کردار کی تفصیلات ہیں(۴۴)۔چھٹا باب صفحہ ۶۸۸ سے لے کر صفحہ ۷۸۴ تک ۹۷ صفحے رکھتاہے۔علم تجوید وقرأت کے حصول کی تحریص و ترغیبات ہیں۔

ملک پاکستان کے مختلف گوشوں میں موجود قرا کی تنظیموں ،ان کی کاوشوں ،علم قرأت سے تعلق رکھنے والے دینی جرائد و مجلات اور اخبارات کا تعارف ہے۔ملک کے مختلف علاقوں میں منعقد ہونے والی محافل حسن قرأت اور سرکاری اقدامات متعارف کرائے گئے۔علم تجوید وقرأت کے متعلق تجازیز و آراء پیش کی گئی ہیں۔تجاویز میں روایت

toobaa-elibrary.blogspot.com

حفص ودیگر طرق قرأت، خواتین اورعلم قرأت ،بورڈ کے مقابلے اور قرأء کا تقرر ،مقابلہ ہائے حسن قرأت میں منصفین کا تقرر ،رسم المصحف ، مدارس درجہ قرأت ، مدارس دینیہ اور درجہ ہائے تجوید وقرأت،لفظ قاری کے غلط استعمال ،وسعت نظری ،مدارس حفظ اور علم تجوید ، مدارس حفظ میں جسمانی سزاؤں ،طباعت میں ترکیب توقیفی کے لحاظ ،صوتی تسحیل ،علم تجوید اور غنایت زیرعنوان ہیں۔ آخر میں مصادر ومراجع کی فہرست مصفنین کے ناموں کی الف بائی ترتیب ہے۔یہ فہرستِ مصادر کتب ، جرائد کی روئیدادوں اور قلمی دستاویزات و رسائل پر مشتمل ہے(۴۵)۔

تفسیر مطالب الفرقان کا علمی و تحقیقی جائزہ(جلد دوم)

جامعہ پنجاب ۱۹۹۷ء

مقالہ نگار: **حافظ محمد دین قاسمی** **نگرانِ مقالہ:** **پروفیسر ڈاکٹر خالد علوی**

صفحات: ۵۶۳ پنجاب یونیورسٹی لاہور

اجمالی خاکہ

پہلاباب غلام احمد پرویز اور ان کے علمی آثار پر مشتمل ہے(۴۶)۔دوسراباب تفسیر مطالب فرقان کے تعارف پر مشتمل ہے (۴۷)۔تیسراباب تفسیر مطالب فرقان اور علوم الفرقان پر مشتمل ہے(۴۸)۔چوتھا باب تفسیر مطالب الفرقان کے چند اصولی مباحث پر مشتمل ہے(۴۹)۔ پانچواں باب تفسیر مطالب الفرقان میں بیان شدہ عقائداسلام پر مشتمل ہے (۵۰) ۔چھٹا باب تفسیر مطالب الفرقان اور ارکان اسلام پر مشتمل ہے (۵۱)۔ساتواں باب تفسیر مطالب الفرقان اورقصص الانبیاء پر مشتمل ہے(۵۲)۔ آٹھواں باب معجزات انبیاء اور تفسیر مطالب الفرقان پر مشتمل ہے(۵۳)۔نواں باب تعزیرات وعقوبات اور تفسیر مطالب الفرقان پر مشتمل ہے(۵۴)۔ دسواں باب مسائل متعلقہ خواتین اورتفسیر مطالب الفرقان پر مشتمل ہے(۵۵)۔گیارہواں باب معاشی نظریات اور تفسیر مطالب الفرقان پر مشتمل ہے(۵۶)۔بارھواں باب عائلی قوانین (۵۷) جب کہ تیرہواں باب(۵۸) متفرقات پر مشتمل ہے۔

مذاہب باطلہ کے رد میں مؤلفین تفسیر ثنائی و حقانی کی کاوشیں

مقالہ نگار: **حافظ محمد اسرائیل فاروقی** **نگرانِ مقالہ:** **ڈاکٹر جمیلہ شوکت** ڈائریکٹر شیخ زاید اسلامک سنٹر

اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ علوم اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی لاہور

یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور **صفحات:** ۱۰۴۸

اجمالی خاکہ

پہلاباب دین اور مذہب کے فرق، اسلام بطور دین فطرت، مولانا ثناء اللہؒ اور مولانا عبدالحق حقانیؒ کے تعارف، ہندوستان میں اسلام اور انگریز کی آمد اور اس وقت کے مذہبی مباحث پر مشتمل ہے(۵۹)۔دوسراباب رد یہودیت پر

toobaa-elibrary.blogspot.com

مشتمل ہے۔اس میں یہودیت تفسیر ثنائی وحقانی کی نظر میں،عہد قدیم و عہد جدید کا تاریخ پس منظر، قرآن مجید پر مستشرقین کے اعتراضات اور تورات وانجیل کی اسلام میں اہمیت شامل بحث ہیں(۶۰)۔تیسراباب رد عیسائیت پر مشتمل ہے۔اس میں سینٹ پالی مسیحیت ، سابقہ پشین گویاں بسلسلہ عیسائیت، تحویل قبلہ کے سلسلہ میں عیسائیت و آریہ سماج کی غلطی کا رد،سید الانبیاء کی نبوت کا ثبوت اور مولاناثناء اللہ امرتسری کے عیسائیوں کے ساتھ مناظرے شامل بحث ہیں(۶۱)۔چوتھا باب ہندومت اور آریہ سماج کے رد پر مشتمل ہے۔ہندومت اور آریہ سماج کا تعارف،آریہ سماج کے بانی کے حالات زندگی، رسول عربی ﷺ کی صفات،تعدد ازواج کی وضاحت اور مؤلف تفسیر ثنائی مولانا ثناء اللہ امرتسری کی خدمات شامل بحث ہیں (۶۲)۔پانچواں باب رد نیچریت ہے۔اس میں فہم کلام میں سنت کا مقام، نیچری مذہب، سرسید کے نظریہ معجزات واحیائے اموات سے انکارکی حقیقت اور معجزات موسیٰ ؑو عیسیٰ ؑشامل بحث ہیں (۶۳)۔چھٹا باب رد قادیانیت ہے۔تصانیف اورمناظرے ،ختم نبوت، حیات مسیحؑ اور اسم احمد و محمد ﷺشامل بحث ہیں (۶۴)۔

حافظ محمد بن بارک اللہ کا تفسیری منہج، جامعہ پنجاب ،لاہور ۲۰۰۶ء

مقالہ نگار: **محمد حمود لکھوی** لیکچرار گورنمنٹ کالج اوکاڑہ

نگرانِ مقالہ: ڈاکٹر **حمید اللہ عبدالقادر** استاذ علوم اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی

صفحات: ۳۳۱

اجمالی خاکہ

پہلاباب مفسر قرآن حافظ محمد بن بارک اللہ لکھویؒ کے ذاتی تعارف اور حالات زندگی پر مشتمل ہے۔اس میں سیرت وکردار، تعلیم وتعلم ،تبلیغی وتصنیفی سرگرمیاں اور علمی مقام ومرتبہ شامل بحث ہیں(۶۵)۔دوسراباب حافظ محمد بن بارک اللہ لکھوی کے دور کے رجحانات ہیں۔سیاسی، سماجی، دینی اور فکری پس منظر ورجحانات اور اہم تفاسیر شامل بحث ہیں(۶۶)۔تیسراباب تفسیر محمدی(ملقب نہ موضح فرقان)کے تعارف ومنہج پر مشتمل ہے۔اس میں مذکورہ تفسیر کا سبب تالیف، ترجمہ، منہج،ادبی پہلواور عمومی خصوصیات شامل بحث ہیں(۶۷)۔چوتھا باب مابعد الطبیعاتی مسائل میں تفسیر محمدی کے اسلوب پر مشتمل ہے۔اس میں بنیادی عقائد باطلہ ودیگر مسائل شامل بحث ہیں(۶۸)۔پانچواں باب تفسیر محمدی کے علمی و تحقیقی جائزہ پر مشتمل ہے۔اس میں مأخذ واصول تفسیر، علمی مقام ومرتبہ اور تحقیقی پہلو شامل بحث ہیں (۶۹)۔چھٹا باب تفسیر محمدی کے معاصر تفاسیر کے ساتھ تقابلی جائزہ ہے۔پنجابی، عربی و اردو نمائندہ تفاسیر کے ساتھ ساتھ تفسیر محمدی کا تقابل کیا گیا ہے(۷۰)۔

علوم القرآن اور ابن جوزیؒ،جامعہ پنجاب لاہور ۲۰۰۷ء

مقالہ نگار: **محمد فاروق حیدر** **سپروائزر:**

صفحات: ۴۱۲ وی سی یونیورسٹی آف سرگودھا

اجمالی خاکہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

پہلا باب ابن جوزی کی حیات و خدمات پر مشتمل ہے۔اس میں عہد ابن جوزی کی سیاسی، اجتماعی علمی صورت حال،ابن جوزی کے حالات زندگی،اساتذہ اور تلامذہ، علمی مقام ومرتبہ شامل بحث ہیں(۷۱)۔دوسراباب علوم القرآن کے آغاز و تدوین کے بارے میں ہے۔دوررسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور علوم القرآن ،عہد نبوی، عہد صحابہ وتابعین، عہد تدوین، عہد ابن جوزی،عہد عصر حاضر اور تدوین قرآن کے بارے مستشرقین کی آراء کا جائزہ لیا گیاہے(۷۲)۔تیسراباب علوم القرآن میں ابن جوزی کی کتاب فنون الافنان کے مقام و مرتبہ پر ہے۔فنون الافنان کا علمی جائزہ، اہم مباحث کا تحقیقی جائزہ اور دیگر علوم قرآنیہ سے تقابلی مطالعہ شامل بحث ہیں(۷۳)۔چوتھا باب ابن جوزی کی کتاب نواسخ القرآن میں علم ناسخ ومنسوخ کی ابحاث ہیں۔اس میں علم ناسخ و منسوخ کی معرفت، متقدمین و متاخرین کی آراء، آیات کی تعداد، اس موضوع پر لکھی گئی دیگر کتب، کتاب نواسخ القرآن کا علمی جائزہ اور کتاب نواسخ القرآن کا دیگر کتب نواسخ القرآن سے تقابلی جائزہ شامل بحث ہیں(۷۴)۔پانچواں باب ابن جوزی کی تالیف نزہت الاعین النواظر میں علم وجوہ ونظائر سے متعلق ہے۔اس میں علم وجوہ و نظائر کی معرفت، کتاب نزہت الاعین النواظر فی علم الوجوہ والنظائر کا علمی جائزہ اور دیگر کتب وجوہ والنظائر شامل بحث ہیں(۷۵)۔چھٹا باب علم غریب قرآن میں آپ کی تالیف تذکرۃ الاریب کے علمی مقام و مرتبہ کا بیان ہے۔اس میں علم غریب قرآن کی معرفت کتاب تذکرۃ الاریب کا علمی جائزہ اور دیگر کتب غریب قرآن سے تقابلی جائزہ شامل بحث ہیں (۷۶)۔ساتواں باب ابن جوزی کی معروف تفسیر زاد المسیر کے علمی جائزہ پر ہے۔زادالمسیر کا علمی جائزہ اور دیگر عصری تفاسیر سے تقابلی جائزہ شامل بحث ہے(۷۷)۔

تفسیر مواہب الرحمن کا تحقیقی مطالعہ

مقالہ نگار: **نور حبیب اختر** **نگرانِ مقالہ:** **ڈاکٹر محمود اختر** پروفیسر شعبہ علوم اسلامیہ

اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ علوم اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی لاہور

گورنمنٹ ڈگری کالج اوگی (مانسہرہ) **صفحات:** ۵۶۸

اجمالی خاکہ

مقالہ ھٰذا صاحب التفسیر مولانا سید امیر علی ملیح آبادی کی سوانح حیات ہے۔اس میں صاحب تفسیر کے سیاسی، دینی،اس وقت کی مغرب زدگی اور تجددپسندانہ حالات و پس منظر،حالات زندگی، اساتذہ، تلامذہ اور علمی و تحقیقی خدمات شامل بحث ہیں (۷۸)۔دوسرا باب مواہب الرحمن کے عمومی تعار ف پر مشتمل ہے۔ اس میں تفسیر بالماثور، تفسیر بالرائے،تفسیر مواہب الرحمن کا سبب تالیف، مختلف اشاعتیں، صحیح ترین اور معیاری نسخہ،اختیار کردہ اصول وضوابط اور مضامین شامل بحث ہیں۔(۷۹)۔تیسراباب تفسیر ھٰذا کے علم روایت پر ہے۔اتفسیر مواہب الرحمن روایت ودرایت ،روایات وآثارشامل بحث ہیں(۸۰)۔چوتھے باب میں تفسیر بالماثور اور تفسیر بالرائے کے حوالہ سے تفسیر زیر بحث کاجائزہ لیا گیاہے۔اس میں تفسیر القرآن بالقرآن، بالسنۃ باقوال صحابہ وتابعین، لغات، صرفی و نحوی مباحث اور قرأت شامل بحث ہیں(۸۱)۔پانچواں باب دینی مسائل میں تفسیر مواہب الرحمن کے منہج کا چندہم عصر تفاسیر سے تقابلی مطالعہ کیا گیا

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہے۔اس میں عقائد، عبادات، معاملات سے متعلق مذکورہ تفاسیر کے مباحث شامل مطالعہ ہیں (۸۲)۔چھٹا باب تفسیر مواہب الرحمن کا اسرائیلی روایات کے بارے میں معیار اور اصول رد وقبول اور نقد و جرح زیر بحث ہے (۸۳)۔ساتویں باب میں علم الکلام، تصوف اور سائنس کے حوالے سے تفسیر مواہب الرحمن کے نقطہ نظر کا جائزہ لیا گیا ہے(۸۴)۔

پاکستان کا اردو تفسیری ادب، رجحانات اور اثرات کا تحقیقی وتنقیدی مطالعہ

مقالہ نگار: **عاصم نعیم،رولنمبر:۰۷-۰۲** **نگرانِ مقالہ:** پروفیسر ڈاکٹر **محمود اختر** ڈین کلیہ علوم اسلامیہ

لیکچرر شعبہ علوم اسلامیہ یونیورسٹی آف پنجاب ،لاہور

یونیورسٹی آف پنجاب، لاہور **صفحات:** ۶۰۲

اجمالی خاکہ

پہلا باب پاکستان کے تفسیری ادب کے آغاز وارتقاء پر مشتمل ہے۔اس میں عہد سلاطین، عہد مغلیہ، عہد انحطا و زوال تا قیام پاکستان کے بعد کا علم تفسیر شامل بحث ہیں(۸۵)۔دوسرا باب پاکستان کے تفسیر ی ادب میں قدیم رجحانات پر مشتمل ہے۔اس میں ماثور، فقہی، کلامی،مسلکی ،صوفیانہ اور انحرافی رجحان شامل بحث ہیں(۸۶)۔تیسرا باب پاکستان کے تفسیر ی ادب میں جدیدرجحانات پر مشتمل ہے۔اس میں ربط ونظم قرآن ، تجدد پسندی، فکر مغرب پر تنقید،دعوتی ،تنظیمی، سیاسی، سائنسی اور ادبی رجحان شامل بحث ہیں (۸۷)۔چوتھا باب تفسیری رجحانات کے اثرات ونتائج پر مشتمل ہے(۸۸)۔

برصغیر کی اہم کلامی تفاسیر اور تحریک استشراق ،ایک علمی و تحقیقی جائزہ

مقالہ نگار: **محمد شہباز** **نگرانِ مقالہ:** **پروفیسرڈاکٹر حافظ محموداختر**

رول نمبر: ۰۱-۰۹ **صفحات:** ۴۹۲

اجمالی خاکہ

مستشرقین اور تحریک استشراق کا مفہوم،اسباب اور تاریخ پس منظر،اس تحریک کا نقطہ آغاز،اہداف، مقاصداور طریقہ کار،مستشرقین اوراہل اسلام کا تعارف دیا گیا ہے (۸۹)۔ دوسرے باب میں تین فصول ہیں اس میں اسلام کے بارے میں مستشرقین کے پیدا کردہ اہم مسائل اور برصغیر کی اہم کلامی تفاسیر کا تعارف دیا گیاہے (۹۰)۔تیسرے باب کی چار فصول ہیں۔اس میں وحی کا معنی اور مفہوم،وحی اور استشراق،وحی اور برصغیر کی اہم کلامی تفاسیرشامل بحث ہیں(۹۱)۔چوتھے باب کی چار فصول ہیں۔اس میں معجزات کا مفہوم اور غایت و حیثیت، معجزات اور استشراق، معجزات اور برصغیر کی اہم کلامی تفاسیراور معجزات کے متعلق گذشتہ بحث کے حاصلات، نتائج اور کچھ مزید نکات شامل بحث ہیں(۹۲)۔پانچواں میں استشراق، برصغیر کی اہم کلامی تفاسیر،قرآن پر مستشرقین کے اعتراضات شامل بحث ہیں(۹۳)۔ حدیث پر مستشرقین اور منکرین کے اعتراضات اور برصغیر کی اہم کلامی تفاسیر شامل بحث ہیں (۹۴)۔ساتواں باب

toobaa-elibrary.blogspot.com

سیرت طیبہ سے متعلق مستشرقین اور معذرت خواہوں کے خیالات برصغیر کی اہم کلامی تفاسیر زیر بحث ہیں(۹۵)۔ آٹھواں باب مسائل معاد اور غیر مرئی مخلوقات(فرشتے،جنات اور شیطان) جیسے چند ما بعدالطبیعاتی مسائل زیر بحث ہیں(۹۶)۔نواں باب جہاد، تعدد ازواج، اسلامی سزاؤں، آدم اور ڈارونی ارتقائیت جیسے مباحث پر مشتمل ہے(۹۷)۔

قرآن کریم کانظام نقط و اعجام اور اس سے متعلقہ شبہات

محقق: اجمل **نگرانِ مقالہ: پروفیسرڈاکٹر محمود اختر** ڈین فیکلٹی

رول نمبر: ۰۸۰۳ **صفحات:** ۵۱۵ علوم اسلامیہ ،پنجاب یونیورسٹی لاہور

اجمالی خاکہ

تاریخ عالم میں فن کتابت کانشوو ارتقاء ہے۔عربی زبان کے آغاز وارتقاء کا تذکرہ ہے جس میں مختلف نظریات کو بیان کیا گیاہے(۹۸)۔نقط واعجام کے معنی اور علم الضبط کے تعارف کا بیان ہے۔دوسری فصل میں قدیم عربی نقوش وکتبات میں نقط واعراب کی صورت حال کا جائزہ لیا گیاہے۔تیسری فصل میں عربی کے علاوہ دیگر زبانیں ،خصوصاً سامی زبانوں میں نقط واعراب کے وجود کو موضوع تحقیق بنایا گیاہے(۹۹)۔تیسراباب علم الضبط کی تدوین اور مصاحف میں نقط واعراب کا عمل ہے۔اس کی دو فصول میں وضاحت کی گئی ہے پہلی فصل میں مصاحف میں نقط واعراب کے آغاز اور اس کے مراحل کابیان ہے جب کہ دوسری میں فصل أئمہ علم الضبط اور کتب علم الضبط کا تعارف کرایا گیاہے (۱۰۰)۔چوتھا باب مقالہ کا اہم باب ہے اس کو تین فصول میں منقسم کیا گیاہے۔جس میں نقط واعراب کے فنی مباحث کا ذکر ہے۔پہلی فصل میں حرکات ثلاثہ اور تنوین کے اصول و احکام کا ذکر ہے۔ دوسری فصل میں علامات شد،مد اور سکون کے احکام ومسائل جب کہ تیسری فصل میں ہمزہ اور اس کے ضبط کے مسائل ہیں(۱۰۱)۔قرآن کریم کے نظام ضبط واعراب سے متعلقہ شبہات کا تذکرہ کیا گیاہے ۔اختلاف قرأت کی حقیقت اور حجیت۔دوسری مستشرقین جب کہ تیسری فصل متجددین کے شبہات کا ذکر ہے(۱۰۲)۔باب ششم میں دور طباعت میں پاکستانی مصاحف سے متعلقہ مسائل کو خصوصی موضوع بحث بنایا گیاہے۔پہلی فصل میں مطبوعہ پاکستانی مصحف میں نقط واعراب کی صورت کا جائزہ لیا گیاہے۔دوسری فصل میں نقط واعراب کے علاوہ دیگر فنی اور انتظامی سقم اور مسائل کو اجاگر کیا ہے۔تیسری فصل مصاحف سے متعلقہ مسائل کے حل کی کوششیں ہیں(۱۰۳)۔

قرآن مجید کا منہج تربیت اور عصری معاشرتی مسائل

مقالہ نگار: حافظ محمد عبداللہ **نگرانِ مقالہ: ڈاکٹر طاہرہ بشارت** ایسوسی ایٹ پروفیسر

رول نمبر: ۰۶۔۲۰۰۱ **صفحات:** ۴۱۸ پنجاب یونیورسٹی لاہور

اجمالی خاکہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

پہلا باب قرآنی منہج تربیت کے مبادیات پر مشتمل ہے۔اس میں تربیت کا مفہوم و پس منظر اور اقسام، قرآن مجید کے خصائص اور انسانی تربیت میں قرآن مجید کا کردار شامل بحث ہے(۱۰۴)۔دوسراباب قرآنی منہج تربیت کی فلسفیانہ اساس پر مشتمل ہے۔ اس میں خدا، انسان و کائنات، علم اور اقدارکا تصور شامل بحث کیا گیاہے(۱۰۵)۔ تیسراباب قرآنی منہج تربیت کے عمومی اسالیب پر مشتمل ہے۔اس میں قرآنی اسلوب کی بنیادیں،قصصی اسلوب، تمثیلی اسلوب اورمنفرد ومتنوع اسالیب شامل بحث ہیں(۱۰۶)۔چوتھا باب قرآنی منہج تربیت کے نبوی اسلوب پر مشتمل ہے۔ اس میں قبل از بعثت عرب کے حالات، اسوہ نبی کی حیثیت، تربیت کا آغاز و اہداف اور عہد نبوی کا نصاب تربیت شامل بحث ہیں(۱۰۷)۔پانچواں باب مروجہ نظام ہائے تربیت اور درپیش مسائل پر مشتمل ہے۔اس میں سرکاری ونجی تعلیمی اداروں کا نظام تربیت ، دینی مدارس کا نظام تربیتی ومعاشرتی مسائل اور سروے کا تجزیہ شامل بحث ہیں(۱۰۸)۔چھٹا باب نظام تعلیم کے مجوزہ ماڈل پر مشتمل ہے۔اس میں پاکستان کی عمومی وتربیتی حالت کا تجزیہ اور تربیت کے مقاصد، نصاب اور ماحول شامل بحث ہیں (۱۰۹)۔

انسائیکلوپیڈیا آف اسلام لائیڈن میں قرآن کے مقالہ کا ناقدانہ جائزہ

مقالہ نگار: فرحت عزیز **نگرانِ مقالہ:** **پروفیسرڈاکٹر ثمر فاطمہ** پنجاب یونیورسٹی لاہور

رول نمبر: ۰۲۔۰۲ **معاون نگران:** پروفیسرڈاکٹر محمد اکرم چوہدری

صفحات: ۴۵۰

اجمالی خاکہ

پہلاباب انسائیکلو پیڈیاآف اسلام لائیڈن میں قرآن کے مقالہ کے اردو ترجمہ پرایک طائرانہ نظر ڈالی گئی ہے (۱۱۰) ۔دوسرا باب لفظ قرآن کے اصل مادہ کا عربی زبان وادب میں استعمال اور مترادف الفاظ قرآنیہ شامل بحث ہیں (۱۱۱) ۔ تیسراباب محمد (۱۱۲)۔چوتھا باب تاریخ قرآن ہے۔ اس میں جمع وتدوین قرآن، اختلاف قراء ات، مصاحف صحابہ کرام و تابعین اور دینی متن کی ترویج شامل بحث ہیں(۱۱۳)۔پانچواں باب قرآن کے تعارف(ڈھانچہ) پر ہے۔اس میں سورتیں، ان کے نام،آیات،بسم اللہ اورحروف مقطعات شامل بحث ہیں(۱۱۴)۔چھٹا باب متن کی نوعیت پر ہے۔ اس میں قرآن کے تاریخی واقعات اورترتیب سور وآیات کا اسلامی اور مغربی تصور شامل بحث ہیں (۱۱۵)۔ساتواں باب قرآن کی زبان اور اسلوب و انداز پر مشتمل ہے۔ اس میں قرآن کی زبان، معرب الفاظ،قوافی،ترجیع،ترتیب الفاظ،مختلف اندازبیان اورترکیب آیات شامل بحث ہیں (۱۱۶)۔آٹھواں باب ادبی طرز عمل اور اہم موضوعات ہیں۔اس میں حلف، قسم اور متعلقہ تصریحات، آیات اللہ کا بیانیہ اور حکایتی انداز، معاشرتی قوانین اور اصول وضوابط،دعائیہ پیراہائے اظہار اور دیگر پہلو شامل بحث ہیں (۱۱۷)۔نواں باب قرآن کریم کے فلسفیانہ مباحث ہیں(۱۱۸)۔دسواں تراجم قرآن ہیں۔ تراجم کے بارے میں قدامت پرستوں کا نظریہ اور مخصوص زبان میں تراجم شامل نصاب ہیں(۱۱۹)۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

نواب صدیق حسن خان کا تفسیری منہج اور تفسیر ترجمان القرآن بلطائف البیان کا تفسیری ادب میں مقام

جامعہ پنجاب ۲۰۰۹ء

مقالہ نگار: **عبدالرزاق گوندل** **نگرانِ مقالہ:** **پروفیسرڈاکٹرحافظ محمود اختر**

صفحات: ۴۹۶ پنجاب یونیورسٹی لاہور

اجمالی خاکہ

پہلاباب نواب صدیق حسن خانؒ کے عہد کے فکری پس منظر ،احوال وآثار ، علمی و دینی خدمات اور مقام ومرتبہ پر ہے (۱۲۰)۔دوسرا باب ترجمان القرآن بلطائف البیان کے تعارف اور عمومی جائزہ پر مشتمل ہے (۱۲۱)۔تیسرا باب تفسیر ترجمان القرآن بلطائف البیان میں نواب صاحب کے فکری واجتہادی، منہج واسلوب ، مأخذ اور اعتقادی مسائل پر مشتمل ہے (۱۲۲)۔چوتھا باب تفسیری ادب میں تفسیر ترجمان القرآن بلطائف البیان کے مقام ومرتبہ اور منتخب اردو تفاسیر کے ساتھ موازنہ پر مشتمل ہے(۱۲۳)۔

تفسیر الکاشف۔ منہج وتفردات

مقالہ نگار: **حافظ ضیاء الرحمن** **نگرانِ مقالہ:** **عبدالقادر**ایسوسی ایٹ پروفیسر

رول نمبر: ۰۴۔۰۶ **صفحات:** ۳۵۰ شعبہ علام اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی لاہور

اجمالی خاکہ

پہلاباب صاحب تفسیر الکاشف محمد جواد مغنیہ کا تعارف ہے۔اس میں ان کی پیدائش، تعلیم وتربیت، مختصر حالات زندگی، اس دور کے سیاسی، معاشی ومعاشرتی رجحانات شامل بحث ہیں(۱۲۴) ۔دوسرا باب التفسیر الکاشف کے تعارف پر مشتمل ہے۔اس میں تفسیر الکاشف کی خصوصیات، اصول تفسیر، مأخذ ومصادر کا عمومی تعارف اور چند مفید علمی مباحث زیر بحث ہیں(۱۲۵)۔تیسراباب التفسیرالکاشف کے اسلوب و منہج پر مشتمل ہے۔اس میں تفسیر کے معنی ومفہوم، تفسیری رجحانات، تفسیر کا ادبی پہلو،جدید مطالعہ شامل بحث ہیں(۱۲۶)۔چوتھا باب التفسیرالکاشف کی اجتہادی آراء اور تفردات ہیں۔التفسیرالکاشف کے فقہی، اعتقادی و نظریاتی تفردات شامل بحث ہیں(۱۲۷)۔ ۔

برصغیر کا تفسیری ادب۔۔۔ تحقیقی وتقابلی مطالعہ

مقالہ نگار: **رانا زاہد محمود** **نگرانِ مقالہ:** **ڈاکٹرمحمود اختر**چیئرمین/ڈین فیکلٹی علام اسلامیہ

رول نمبر: ۰۴۔۰۳ **صفحات:** ۴۸۰ ادارہ علوم اسلامیہ ،پنجاب یونیورسٹی لاہور

اجمالی خاکہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

مقالہ ہذا کو سات ابواب میں تقسیم کیا گیاہے۔پہلا باب فن سیر ت نگاری اور تفسیری ادب سے متعلق تمہیدی ابحاث ہیں۔اس میں سیرت کی ضرورت واہمیت، قرآن کا بطور مأخذ سیرت، مقام ومرتبہ، تفسیری ادب میں سیرت النبی ﷺ کاباہمی تعلق ہے(۱۲۸) ۔دوسرا باب اجداد النبی اور تفسیری ادب پر ہے۔حضرت ابراہیم کے مقام ومرتبہ اور ملت ابراہیمی کے ساتھ تعلق واضح کرتے ہوئے دعائے ابراہیم اور بشارت عیسیٰ السلام کی وضاحت کی گئی ہے(۱۲۹)۔ تیسراباب نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت سے مکی دور کے آخر تک سیر ت کے تفسیری ادب کے مطالعہ کا ہے۔منتخب تفاسیر سے ولادت ،جوانی نزول وحی کازمانہ ،دعوت وتبلیغ کا آغاز،مشکلات ومصائب، ہجرت حبشہ اور معراج النبی کے احکام وحکمتوں کا بیان شامل بحث ہیں (۱۳۰)۔چوتھا باب رسول رحمت کے مدنی دور کے حوالے سے تفسیری ادب کے تحقیقی مطالعہ سے متعلق ہے۔مدنی دور کے حالات میں منافقین اور یہود کے معاملات عائلی زندگی سے قرآنی تذکروں کو تفسیری ادب کی روشنی میں زیر مطالعہ لایا گیاہے بحث ہیں(۱۳۱)۔باب پنجم میں غزوات وسرایا ہیں۔جنگی حکمت عملی کے اثرات ونتائج کو تفسیری ادب کے مطالعہ سے واضح کیا گیا ہے(۱۳۲)۔ششم پیغمبر ﷺ کی عظمت اور مقام ومرتبہ پر ہے۔خصائص، امتیازات اور معجزات قرآنی کا تذکرہ شامل بحث ہے(۱۳۳)۔باب ہفتم میں مختلف مکاتب فکر کے مابین پیدا ہونے والی نظری اور کلامی بحثوں کو تفسیری ادب کے تقابلی مطالعہ کے بعد غیر جانبدارانہ تجزیے کا ہے۔اس میں انبیاء کی بشریت، علم کی وسعت اور نبوت کی حیثیت پر برصغیر میں جنم لینے والی متکلمانہ بحثوں میں راہ اعتدال کو اختیار کرنے کی نصیحت کی گئی ہے(۱۳۴)۔ برصغیر کا تفسیری ادب چونکہ ایک وقیع ذخیرہ ہے اس لیے تفسیری ادب میں سے ہر معروف مکتبہ فکر کی نمایاں تفسیری کاوش کو بنیاد بناکر تقابلی مطالعہ پیش کیاگیاہے

مقالہ جات برائے ایم فل علوم اسلامیہ جامعہ پنجاب

آیات مخاصمہ،تفسیر حقانی اور معارف القرآن (مولانا کاندھلویؒ)کا تقابلی جائزہ

مقالہ نگار: طاہرہ کوثر **نگرانِ مقالہ:** **ڈاکٹر سعد صدیقی** اسسٹنٹ پروفیسر

رول نمبر: ۹۹۱۰ **صفحات:** ۴۹۹ شیخ زاید اسلامک سنٹر ،پنجاب یونیورسٹی

اجمالی خاکہ

مقالہ ہذا کو سات ابواب میں تقسیم کیاگیاہے۔پہلے چارابواب کو دوفصول میں منقسم کیاگیاہے۔آخری تین ابواب کو فصلوں میں تقسیم نہیں کیا۔اول باب علم مخاصمہ کے مفہوم پر ہے۔علم مخاصمہ،علم مخاصمہ کی تعریف،مخاصمہ کے مترادف الفاظ اور مفسرین کے نزدیک علم مخاصمہ کا تصور بیان کیا گیاہے(۱۳۵)۔دوسرے باب میں علم مخاصمہ کی ضرورت واہمیت اوراسلوب واقسام بیان کئے گئے ہیں(۱۳۶) ۔تیسرے باب میں تفسیر حقانی کا تعارف، انداز واسلوب ،معارف القرآن کا تعارف اور انداز واسلوب کا جائزہ لیاگیاہے(۱۳۷)۔چوتھے باب میں اہل کتاب سے مخاصمہ ،یہود اور

toobaa-elibrary.blogspot.com

نصاریٰ سے مخاصمہ ہے(۱۳۸)۔پانچواں باب دھریوں اور مشرکین سے مخاصمہ پر مشتمل ہے (۱۳۹)۔چھٹاباب منافقین سے مخاصمہ(۱۴۰) جب کہ ساتواں اور آخری باب فرق ضالہ و مرتد سے(مخاصمہ) پر مشتمل ہے(۱۴۱)۔

قرآن اور امن عالم کا قیام

مقالہ نگار: **شاہد نسیم** ایم فل **نگرانِ مقالہ:ڈاکٹر محمد سرور** ڈیپارٹمنٹ آف پولیٹیکل سائنس

صفحات: ۲۶۵ یونیورسٹی آف دی پنجاب

اجمالی خاکہ

مقالہ ہذا کو چھ ابواب میں تقسیم کیا گیاہے۔ان ابواب میں فصول کا تذکرہ نہیں کیا گیاہے۔پہلے باب میں امن کا مفہوم، تعریف، مختلف مذاہب میں امن کا تصور واضح کیا گیاہے۔امن کی ضرورت ،اہمیت اور امن عالم کے قیام کے سلسلے میں ان کی تعلیمات کا تجزیہ کیا گیاہے تاکہ امن کی ضرورت کا احساس ہو سکے(۱۴۲)۔دوسرے باب میں امن عالم کے قیام میں عالمی تنظیم (UNO)کے کردار کا تذکرہ کیا گیاہے کہ وہ کس حد تک امن قائم کرنے میں کامیاب رہی ہے۔(UNO) کی اس سلسلہ میں کیا خدمات ہیں اور اس نے کون سے پروگرام شروع کر رکھے ہیں۔کن معاملات میں (UNO)کو ناکامی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے؟(۱۴۳) ۔تیسرے باب میں تصادم کی وضاحت اور عالمی تضادات اور ان مکمل تجزیہ کیا گیاہے ،ان تضادات کی وجو ہات کیا ہیں؟ان وجوہات میں مذہب کا تصادم، معاشی تصادم اور قومیت کا تصادم شامل ہیں ان کے حل کا طریقہ قرآن کریم کے مطابق تجویز کیا گیا ہے کہ تصادم سے کیسے بچا جا سکتاہے اور دیرپا امن کا قیام ممکن ہے ؟(۱۴۴)۔چوتھے باب میں اسلام کے تصور جہاد پر بحث کی گئی ہے ۔ دہشت گردی کے عالمی تصور سے کس طرح الگ ہے ؟ جہاد کے متعلق مضمرات اور غلط فہمیاں کیا ہیں؟ جہاد کو کس طرح امن عالم کے قیام کے لئے بطور آلہ (Instrument) استعمال کیا جا سکتا ہے (۱۴۵)۔پانچویں باب میں سوالنامہ(سات عدد) برائے سکالر کو شامل کیا گیاہے جس کے تحت محقق اور سکالر حضرات کی آراء سے مستفید ہونے اور ان کے نقطہ ہائے نظر کا بیان ہے(۱۴۶)۔چھٹاباب میں تحقیق کے نتائج کو تجزیہ کی صورت میں پیش کیا گیاہے کہ قرآنی اصولوں کی روشنی میں دنیا میں امن کا قیام کس طرح ممکن بنایا جا سکتاہے(۱۴۷)۔

تفسیر عثمانی کی خصوصیات

مقالہ نگار: **نیرّہ افضل** **نگرانِ مقالہ:** **محمد عبداللہ** اسسٹنٹ پروفیسر

رول نمبر: ۰۲۱۴ **صفحات:** ن د شیخ زاید اسلامک سنٹر ،پنجاب یونیورسٹی

اجمالی خاکہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

احوال شیخ محمود حسنؒ و علامہ شبیر احمد عثمانیؒ کا ذکر ہے۔حضرت شیخ محمود حسن کے سیاسی ،دینی وعلمی کارناموں تذکرہ ہے جب کہ فصل دوم میں علامہ شبیر احمد عثمانی کے علمی و سیاسی کمالات کا تذکرہ ہے(۱۴۸)۔دوسرے باب میں تفسیر عثمانی کو بیان کیا گیا ہے۔موضح القرآن ،موضح الفرقان کے محاسن کا ذکر ہے نیز تفسیر عثمانی کا تعارف کرایا گیا ہے جب کہ فصل دوم میں حواشی شیخ الہند اور فصل سوم میں تفسیر عثمانی کے مآخذ و مصادر کا ذکر کیا گیا ہے(۱۴۹)۔تیسرے اور آخری باب میں تفسیر عثمانی کی خصوصیات کا تعارف لیا گیا ہے۔ دوسری فصل میں اسلوب تفسیر عثمانی پر اہل علم کا تبصرہ کیا گیا ہے (۱۵۰)۔

نسخ فی القرآن۔مستشرقین کا نقطہ نظر تجزیاتی مطالعہ

مقالہ نگار: **فرخ بتول حافظہ** **نگرانِ مقالہ:** **ڈاکٹر محمود اختر** پروفیسر شعبہ علوم اسلامیہ

رول نمبر: ۰۴۔۰۸ **صفحات:** ۲۱۲ پنجاب یونیورسٹی لاہور

اجمالی خاکہ

مقالہ ہذا آٹھ ابواب اورپچیس مباحث ہیں۔اس میں فصول کا تذکرہ نہیں ہے۔پہلے باب میں نسخ کے لغوی و اصطلاحی مفہوم کا تعین،نسخ کی حکمت ومقاصد، سابقہ شریعتوں میں نسخ کا وجود اور نسخ کی مختلف صورتوں کا بیان ہے (۱۵۱)۔دوسرے باب میں نسخ فی القرآن کے حوالے سے علمائے متقدمین ومتاخرین اور علماء عہد مابعد حضرت شاہ ولی اللہؒ کی آراء کے تجزیہ پر مشتمل ہے(۱۵۲)۔ تیسرے باب میں نسخ فی القرآن کے جواز اور عدم جواز کے قائلین کے نقطہ ہائے نظر اور اس کا موازنہ کیا گیا ہے(۱۵۳)۔چوتھے باب مستشرقین کا تعارف، ان کی تحقیق کا پس منظراور مقاصد کو واضح کیا گیا ہے(۱۵۴)۔پانچویں باب میں مستشرقین کا تصور نسخ جس کے مطابق نسخ کو بداء کے مماثل قرار دیا جاتا ہے۔ مستشرقین کی طرف سے نسخ کو نبی کریم کا فعل قرار دینا اور آیات قرآنی میں تعارج کے حوالے سے پیش کردہ اعتراضات کے تحقیقی تجزیہ پر مشتمل گیا ہے(۱۵۵)۔چھٹا باب عہد نبوی میں وقوع نسخ کے حوالہ سے اہتمام کتابت وحفاظت وحی،سہو نبوی کی بنیاد سے پیش کردہ روایات اور اعتراضات کی حقیقت پر مبنی ہے (۱۵۶)۔ساتواں باب نبی اعظم کے رحلت فرماجانے سےوقوع نسخ کا عدم جواز اوراور اس ضمن میں پیش کردہ اعتراضات کی وضاحت پر مبنی ہے (۱۵۷)۔باب ہشتم میں متفرق اعتراضات مذکورہیں (۱۵۸)۔

الحدود۔۔کنزالعمال۔تخریج و تحقیق (حدیث نمبر ۱۲۹۴۷۔۱۳۰۲۸ تک)

مقالہ نگار: **محمد مرتضیٰ** **نگرانِ مقالہ:** **ڈاکٹرحمید اللہ عبدالقادر** ایسوسی ایٹ پروفیسر

رول نمبر: ۰۴۔۱۲ **صفحات:** ۲۳۳ ادارہ علوم اسلامیہ ،پنجاب یونیورسٹی

اجمالی خاکہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

مؤلف کتاب علی متقی اور اس کی کتاب کنز العمال کا مکمل تعارف یعنی نام ونسب، ولادت، تعلیم وتکمیل علوم ظاہری وباطنی،حالات زندگی،گجرات میں قیام،ایک وزیر کی دعوت میں شرکت، سلطان محمود گجراتی کی عقیدت، شیخ علی متقی مکہ مکرمہ میں،معاصرین میں علی متقی کا مقام ومرتبہ ،اساتذہ اور تلامذہ، تصنیفات اور وفات کا بیان شامل بحث ہے (۱۵۹)۔دوسرے باب میں حدود او ر تعزیرات ہیں نیز حدود کی ضرورت واہمیت پر بھی روشنی ڈالی ہے (۱۶۰) ۔تیسرا باب میں اخذ وروایت حدیث کے حوالے سے محدثین کے اصول وقواعد بیان کیے ہیں تاکہ قاری کے لیے حدیث کے معیار کو سمجھنے میں کسی دشواری کا سامنا نہ کرنا پڑے (۱۶۱)۔چوتھے باب میں احادیث کی تخریج ، تحقیق اور توضیح ہیں۔ اسلوب یوں ہے سب سے پہلے مطلوبہ حدیث کا ترجمہ کیا گیاہے۔پھر جن جن کتب میں وہ حدیث موجود ہے ان کے مکمل حوالے درج کئے گئے ہیں یعنی کتاب کا نام، مؤلف کا نام، باب صفحہ، جلد، رقم الحدیث وغیرہ تخریج میں سب سے پہلے صحاح ستہ کی ترتیب کو ملحوظ خاطر رکھا گیاہے یعنی صحیح بخاری ، صحیح مسلم ، جامع ترمذی۔۔۔الی الآخر۔تخریج کے بعد حدیث کا حکم لگایا گیا ہے یعنی حدیث کس درجہ کی ہے صحیح، ضعیف یا موضوع وغیرہ حکم کے بعد حدیث کی مکمل تشریح و توضیح قرآن اوراسوہ نبی ﷺ سے وضاحت ہے(۱۶۲)۔

دلائل ختم نبوت۔۔۔اردو تفسیری ادب کا تحقیقی جائزہ

مقالہ نگار: **ارشد علی** **نگرانِ : ڈاکٹر محمد سعد صدیقی** اسسٹنٹ پروفیسر

رول نمبر: ۰۴۔۱۰ **صفحات:** ۱۳۳ یونیورسٹی آف پنجاب ،لاہور

اجمالی خاکہ

پہلا چارفصول کاہے۔لفظ خاتم کے لغوی مفہوم کو مستند عربی لغات کی روشنی میں بیان کیاگیاہے اوراصطلاحی مفہوم کو علماء اسلام نے واضح کیا۔علاوہ ازیں لفظ خاتم کے بارے میں نقطہ ہائے نظر کو بھی وضاحت سے پیش کی گیاہے۔دوسری فصل میں نبی اوررسول کے باہمی فرق کو عربی لغات اورمفسرین کرام کے نقطہ ہائے کے تحت بیان کیا گیاہے۔فصل سوم میں مرزا قادیانی کی اختراع کردہ نبوت کی مختلف اقسام (ظلی وبروزی) کو مرزا قادیانی کے اقوال کو بیان کر کے اسلامی تعلیمات سے رد کیا گیاہے۔فصل چہارم میں عقیدہ ختم نبوت کی ضرورت واہمیت کو قرآن واحادیث اور علمائے اسلام کے نقطہ ہائے نظرواضح کیے گئے (۱۶۳)۔دوسراباب دلائل ختم نبوت قرآن کے اندرونی دلائل اور اردو تفاسیر کے حوالے سے بیان کیاگیاہے۔پہلی فصل میں قرآن کریم کی سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر ۴۰ کو ختم نبوت پر بلاواسطہ دلیل بنا کراس آیت کی تفسیر کو مختلف اردو تفاسیر،،ختم نبوت ، مفسرین نے جو ٹھوس دلائل دیئے ہیں ان کا احاطہ کیا گیاہے۔دوسری فصل (بالواسطہ دلائل) میں قرآن مجیدکی ان آیات کو ختم نبوت پر بنیاد بنایاہے جن سے بالواسطہ عقیدہ ختم نبوت واضح ہے اور ان آیات کو اردو تفاسیر کے تناظرمیں وضاحت سےبیان کیا گیاہے اور عقیدہ ختم نبوت کو ثابت کیا گیا ہے (۱۶۴)۔ تیسراباب(احادیث اور اجماع امت سے استدلال ۔ ۔ ۔اردوتفاسیر) تین فصول پرہے۔پہلی فصل (احادیث سے استدلال)میں ختم نبوت کے سلسلہ میں متواتر درجے کی احادیث ہیں علاوہ ازیں صحاح ستہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

اور مسند احمد وغیرہ کی کتب احادیث سے مستند ترین احادیث کو بیان کیا گیاہے اور ان احادیث کی وضاحت تفاسیر سے کی گئی ہے۔فصل دوم میں (اجماع صحابہ سے استدلال)(تفاسیر میں بیان کردہ) مختلف اردو تفاسیر کی روشنی میں ختم نبوت پر اجماع صحابہ کو مقالہ میں نقل کیا گیا ہے۔فصل سوم (اجماع امت سے استدلال)میں مفسرین کرام کی تفاسیر میں نقل کردہ اجماع امت اور ہر دور کے علماء کے دلائل جو ختم نبوت پر شاہد ہیں تحریر کیے گئے ہیں(۱۶۵) ۔چوتھا باب (عقلی دلائل کی روشنی میں)دو فصول میں ہے۔فصل اول میں عبدالحق حقانیؒ اور مولانا مودودیؒ کے ختم نبوت کے بارے میں عقلی دلائل کو مقالہ میں نقل کیا گیاہے۔فصل دوم (عقلی دلائل اور الازہری کے ختم نبوت پر عقلی دلائل قلمبند ہیں(۱۶۶)۔پنجم میں حضرت عیسیٰؑ کے مختصر سوانح عمری کو تحریر میں لایا گیا ہے۔فصل دوم(نزول عیسیٰ ؑ اور قرآن مجید)میں عیسیٰ علیہ السلام کے قرب قیامت نازل ہونے کے بارے میں قرآن کے دلائل پیش کر کے ان کی وضاحت اردو تفاسیر کے آئینے میں کی گئی ہے اور یہ ثابت کیا گیاہے کہ عیسیٰ ؑقرب قیامت کانزول اور دجال کاان کے ہاتھوں قتل یقینی ہے۔ ان کانازل ہونا ختم نبوت کے منافی نہیں ہے کیونکہ آنحضور ﷺ کے نائب کی حیثیت سے تشریف لائیں گے۔کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھیں گے۔فصل سوم (نزول عیسیٰ ؑاور احادیث نبوی کا مطالعہ)میں نزول مسیح کو معتبر احادیث سے ثابت کیا گیاہے اور ان احادیث پر مفسرین کرام کے خیالات کو بیان کیا گیا ہے اور ثابت کیا گیاہے کہ نزول مسیح عقیدہ ختم نبوت کے منافی نہیں ہے(۱۶۷)۔

استعاراتِ قرآنیہ۔۔۔تفسیری ادب کا مطالعہ

مقالہ نگار: **حافظہ عقیلہ اسلم** **نگرانِ مقالہ:** **ڈاکٹر محمد سعد صدیقی** اسسٹنٹ پروفیسر

رول نمبر: ۰۵۔۰۲ **صفحات:** ۱۶۲ یونیورسٹی آف پنجاب ،لاہور

اجمالی خاکہ

زیر نظر مقالہ کو تین ابواب ،چھ فصول اورسولہ مباحث میں تقسیم کیا گیاہے ۔ استعارہ کا لغوی واصطلاحی مفہوم ،تشبیہ کا لغوی واصطلاحی مفہوم،تمثیل کا لغوی واصطلاحی معنی ہے۔استعارہ ، تشبیہ اور تمثیل میں فرق جب کہ فصل سوم میں استعارہ کی اقسام ،ارکان اور قرینہ کا بیان ہے (۱۶۸) ۔دوسراباب تین فصول پر مشتمل ہے جس میں عربی زبان وادب میں استعارہ کی اہمیت کو بیان کیا گیاہے۔پہلی فصل میں استعارہ حکمت وفوائددوسری فصل میں استعارہ کا حسن وبلاغت ، عربی زبان میں استعارہ کا حسن وبلاغت ،قرآنی استعارات کا حسن وبلاغت جب کہ فصل سوم میں عربی زبان وادب میں استعارہ کا استعمال ، اشعار میں استعارہ کا استعمال اور نثر میں استعارہ کا استعمال ہے(۱۶۹)۔تیسراباب استعارات قرآنیہ پر ہے۔ مختلف مباحث کا بیان ہے استعارات قرآنیہ جیسے ایمانیات وعقائد ،قدرت کاملہ کی نشانیاں، قرآن کی عظمت، تبلیغی معاملات، جہادی معاملات، معاشرتی واخلاقی اقدار وروایات، عائلی معاملات، مومن وکافر کے طرز زندگی اور انجام ، منافقین وکفار کی خصوصیات، اعمال سیۂ پر تنبیہ، ناشکری کی سزا،سابقہ اقوام کا انجام، باطل کا انجام حق

toobaa-elibrary.blogspot.com

وباطل کا امتیاز، جان کنی کی سختی، قیامت و احوال قیامت اور آخرت میں کفار کا انجام کے مباحث پر مشتمل ہے (۱۷۰)

قرآن اور بائبل میں تعلیمات جہاد وقتال۔۔تاریخی تناظر اور عصری صورت حال

مقالہ نگار: **فرزانہ اسماعیل** **نگرانِ مقالہ:** **ڈاکٹر غلام علی خان** اسسٹنٹ پروفیسر

رول نمبر: ۰۵۔۱۱ **صفحات:** ۲۰۸ یونیورسٹی آف پنجاب ،لاہور

اجمالی خاکہ

زیر نظر مقالہ پانچ ابواب اور سترہ فصول میں ہے۔پہلا باب چار فصول کاہے۔اس میں بائبل کے معنی ومفہوم کو بیان کرتے ہوئے بائبل کا مختصر تعارف پیش کیاگیاہے۔عہد نامہ قدیم اور عہد نامہ جدید کی تدوین واستنادی حیثیت پر بحث کی گئی ہے۔علاوہ ازیں قدیم وجدید نسخوں کی تدوین کے مراحل یکے بعد دیگرے بیان کرنے میں زمانی اعتبار سے حالات وواقعات کا جائزہ لیاگیاہے۔آخری فصل تحریف بائبل کے موضوع پر مشتمل ہے جس میں ضمناً بائبل کے اختلاف وتضادات بھی سرسری انداز میں دیکھے گئے ہیں اور تحریف کی وجوہات بھی درج کی گئی ہیں(۱۷۱)۔باب دوم جہاد کے عنوان پر مشتمل ہے۔اسلامی تصور جہاد کو مفصل انداز میں زیر بحث لاتے ہوئے اولاً جہاد کامعنی ومفہوم کو بیان کیا گیا ہے۔ثانیاً قرآن کا فلسفہ جہاد تفسیری ادب کے تناظر میں رقم کیاہے۔تیسری فصل جہاد کی فضیلت قرآن وسنت کے ذریعے۔فصل چہارم جہاد کی اقسام ،جہاد اور جنگ میں فرق اور اس کی جزئیات پر مشتمل ہے(۱۷۲)۔تیسراباب دوفصول پر مشتمل پر مشتمل ہے۔قرآن کے تصور جہاد اور بائبل کے تصور قتال کو تین اجزاء کے تحت بیان کیا گیا ہے تاکہ تعلیمات کا اختلاف اور مماثلت واضح طور پر ثابت ہو سکے(۱۷۳) ۔باب چہارم امن کے عنوان سے ہے۔تمام ادیان سماوی امن کے حامی ہیں۔اسلام کے تصور امن کو تفصیلاً بیان کیاگیاہے جو تمام ادیان پر حاوی ہے۔تیسری فصل میں اس بات کا بیان ہے کہ جہاد ذریعہ امن ہے نا کہ تشدد وجنگ۔اس میں ان تمام غلط فہمیوں کا ازالہ کیاگیاہے اور حتی الوسع ان اعتراضات کی نفی اسلام کے درخشاں پہلوؤں سے کی گئی ہے جو مغرب کی طرف سے اٹھائے جاتے ہیں اور مسلم و غیر مسلم کے اقوال سے ثابت کیاگیا ہے کہ اسلام ذریعہ امن ہے(۱۷۴)۔باب پنجم تاریخی عصری صورت حال کے امتزاج پر مشتمل ہے۔تاریخی واقعات کی وضاحت ہے۔دوسری فصل اسلام کے طرز عمل پر مشتمل ہے اور آخر میں جہاد اسلامی پر کیے گئے اعتراضات کا رد ہے تاکہ ان تمام غلط فہمیوں کا ازالہ ممکن بنایا جاسکے جو جہاد کے بارے میں عوام الناس کے ذہنوں میں راسخ ہو چکی ہیں۔خلاصہ بحث میں چند قابل عمل تجاویز پیش کی گئی ہیں(۱۷۵)۔

اسلوب قرآن۔۔۔مستشرقین کا نقطہ ء نگاہ

مقالہ نگار: **ثناء ارشد مغل** **نگرانِ مقالہ:** ڈاکٹرحافظ **محمود اختر**پروفیسر شعبہ علوم اسلامیہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

رول نمبر: ۰۶-۰۵ **صفحات:** ۱۶۳ پنجاب یونیورسٹی لاہور

اجمالی خاکہ

مقالہ کو پانچ ابواب میں تقسیم کیاگیاہے۔ہرباب کی مزید فصول ہیں۔پہلے باب میں قرآن مجید کا مقام ومرتبہ بیان کیاگیاہے اور ساتھ ہی اس کا سابقہ کتب تعلق(مصدق ومھیمن)ہونا واضح کیا گیاہے،علاوہ ازیں اس کے اعجاز کی چند صورتیں بھی بیان کی گئیں ہیں (۱۷۶)۔دوسرے باب میں مستشرقین اوراستشراق کا تعارف اور اغراض ومقاصد ہیں ۔توصیفی وتنقیدی رویہ کیاہے؟۔اس میں واضاحت ہے کہ انہوں نے حقیقت سے منہ موڑنے کی بہت کوشش کی مگر ان کا توصیفی رویہ واضح کرتاہے کہ ان سے اعتراف حقیقت ہو ہی گیاہے(۱۷۷) ۔تیسرے باب میں اسلوب قرآن سے متعلق مستشرقین کے افکارکا تحقیقی جائزہ لیا گیاہے اور دلائل سے ان کا محاکمہ کیا گیاہے (۱۷۸)۔قرآن کے ربط ومناسبت سے متعلقہ تفصیلی مباحث ہیں(۱۷۹)۔پانچویں باب میں قرآن کے مختلف اسالیب ہیں اور ساتھ ہی مستشرقین کے اسلوب قرآن کے محاسن کے بارے میں اقتباسات بھی پیش کیے گئے ہیں(۱۸۰)۔

آیات جہاد وقتال تشریحات وتعبیرات اور عصر حاضر

مقالہ نگار: **محمود احمد** **نگران:** ڈاکٹر **شبیر احمد منصوری**،شعبہ علوم اسلامیہ

رول نمبر: ۰۶-۰۹ **صفحات:** ۳۱۵ پنجاب یونیورسٹی لاہور

اجمالی خاکہ

مقالہ ہذا کو پانچ ابواب میں تقسیم کیاگیاہے۔ہرباب کو چار فصول ہیں۔ جہاد وقتال کے شرعی حوالے سے بیان کیاگیا ہے۔کیونکہ اس حوالہ سے اس وقت دو انتہائیں پائی جاتیں ہیں ایک طرف تو ہر عمل کو ہی جہاد کہہ کر اس عظیم عمل کی اہمیت کو کم کیا جارہاتو دوسری طرف کچھ جذباتی حلقے یہ تاثر دینے کی کوشش کررہے ہیں کہ اس کا مفہوم صرف قتل وقتال ہی ہے۔پہلے باب کی چار فصول ہیں۔دوسری فصل میں جہاد تعریف، مقاصد ،اصول اور نتائج کے حوالے سے جہاد اور دہشت گردی کے آپس میں متضاد ہونے کابیان ہے۔فصل سوم میں قرآن وحدیث اور عصر حاضر کے حوالے سے جہاد وقتال کی ضرورت واہمیت ہے۔چہارم جہاد وقتال کے عظیم اور بے مثال مقاصد میں سے چند اہم مقاصد کو قلم بند کیاگیاہے(۱۸۱)۔دوسرے باب میں جہاد وقتال کی تعبیر وتشریح کے متعلق آراء ہیں۔پہلی فصل میں جہاد وقتال کے چند اہم اور ضروری بنیادی مسائل کا تذکرہ ہے۔دوسری فصل میں عہد حاضر میں جہاد کا نعرہ بلند کرنے والی تین اہم تنظموں کا نقطہ نظر بیان کیاگیاہے۔تیسری فصل میں مسلمانوں کی تین دیگر تبلیغی واصلاحی جماعتوں کے نقطہ نظر کی توضیح پیش کی گئی ہے۔چوتھی فصل میں چار مشہور فقہی مسالک یعنی مذاہب اربعہ کے حوالے سے جہاد وقتال سے متعلقہ مسائل زیر بحث ہیں(۱۸۲) ۔تیسرے باب میں جہاد وقتال کی تعبیرات وتشریحات کے حوالے سے مستشرقین اوردیگر معاندینِ اسلام کے نقطہ نظر کو پیش کیا گیاہے۔پہلی فصل میں مستشرقین کا نقطہ نظر بیان کرتے ہوئے اسلام کے نظریہ جہاد دیاگیاہےاس طرح کے اوچھے ہتھکنڈوں کے استعمال سے وہ اس مقدس عبادت کو بدنام کرنے کی سعی مذموم میں

toobaa-elibrary.blogspot.com

مشغول ہیں اسے بھی بے نقاب کیا گیاہے۔دوسری فصل میں جہاد کے حوالے سے تجدد پسندی اور منفرد آراء پر بحث شامل مطالعہ ہے۔تیسری فصل میں جہاد کے متعلق انحرافی نقطہ ہائے نگاہ ہے۔چوتھی فصل میں انحرافی رجحانات کے اسباب و محرکات پر بحث شامل ہے(۱۸۳)۔چوتھے باب میں آیات جہاد اور ترغیب سے متعلق آیات ہیں۔فصل اول میں جہاد کی تیاری اور ترغیب سے متعلق آیات کا جائزہ لیتے ہوئے فرضیت جہاد قبل حالات وواقعات اوراجازت جہاد ہے۔فصل دوم میں دفاعی جہاد کی فرضیت اور اس کی جائز وناجائز شرائط سے متعلق بیان کیا گیاہے نیز یہ بات ثابت کی گئی ہے کہ شرائط جو اقدامی جہاد سے متعلق ہیں وہ دفاعی جہاد کے لیے ضروری نہیں۔تیسری فصل میں اقدامی جہاد کی آیات میں یہود ، مشرکین اور متفرق قبائل کی اسلام مخالف کاروائیوں پرروشنی ڈالی گئی ہے۔ اقدامی جہاد کوثابت کیا گیا ہے۔فصل چہارم میں احکام و آداب بیان کیے گئے ہیں(۱۸۴)۔پانچویں باب میں اقدامی جہاد میں احکام قتال اور عصر حاضر کو بیان کیا گیاہے۔پہلی فصل میں ریاست اور اس کے نظریے کے منحرفین کے بارے میں جدید نقطہ نگاہ کا مطالعہ ہے۔دوسری فصل میں ریاست کا وجود ختم کرنے والو ں کے بارے اسلام کازاویہ بیان کیا ہے۔تیسری فصل اہل مغرب کے جنگی طرز عمل کے متعلق ہے جب کہ چوتھی فصل میں جہاد وقتال اسوہء نبوت ورسالت کا سرسری جائزہ پیش کرتے ہوئے تقابلی انداز میں ثابت کیا گیاہے کہ مغرب کی گزشتہ اور موجودہ جنگوں کو اسلام کے تصور جہاد وقتال سے کوئی نسبت نہیں ہے(۱۸۵)۔

قرآن میں مذکور غذائی اشیاء کی حکمت۔۔تجزیاتی مطالعہ

مقالہ نگار:	**عابدہ شفاعت احمد**	**نگرانِ مقالہ:**	**ڈاکٹرطاہرہ بشارت**،شعبہ علوم اسلامیہ
رول نمبر:	۰۷۔۱۳	**صفحات:**	۱۹۳ جامعہ پنجاب، لاہور

اجمالی خاکہ

مقالہ پانچ ابواب اور ذیلی مباحث ہیں۔اس میں فصول کا بیان نہیں ہے۔پہلے باب میں ”غذا“ کا معنی ومفہوم، اس کے مترادفات اور ضرورت واہمیت کو بیان کیا گیاہے نیز غذا کے تقاضوں پر ہے(۱۸۶)۔دوسرے باب قرآن کریم میں مذکور غذائی اشیاء سے متعلقہ آیات کو احاطہ تحریر میں لاتے ہوئے ماکولات و مشروبات کا تفصیلی تعار اور ضرورت واہمیت پر ہے(۱۸۷)۔تیسرے باب میں حکمت کے مفہوم کو واضح کرتے ہوئے قرآن مجید میں مذکور غذائی اشیاء کی حکمت بیان کی گئی ہے نیز ان غذائی اشیاء میں طبی پہلو سے حکمت مضمر ہے (۱۸۸)۔حفظان صحت کا مفہوم ، ضرورت واہمیت اور غذائی اصولوں کو واضح کیاگیاہے اور اس کے ساتھ ساتھ اکل وشرب کے آداب بھی بیان کیے گئے ہیں(۱۸۹)۔غذائی اشیاء کے روحانی و جسمانی اثرات کو واضح کیا گیاہے اور ان کے مفید اور مضر اثرات کو بیان کیا گیاہے(۱۹۰)۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

"تفسیر صغیر(مرزا بشیر الدین محمود) کے تفردات۔تجزیاتی مطالعہ "

مقالہ نگار: **"غلام نبی علوی'** **نگرانِ:** **ڈاکٹر غلام علی خان**، شعبہ علوم اسلامیہ

رول نمبر: ۰۷۔۱۴ **صفحات:** ۳۱۷ پنجاب یونیورسٹی لاہور

اجمالی خاکہ

مقالہ ہذاپانچ ابواب اورہر باب تین فصول ہیں۔پہلے باب صاحب تفسیر مرزا بشیرالدین محمود کی سیر و سوانح پر ہے زندگی، پیدائش، جوانی کے مشاغل، ازدواجی زندگی ،جماعت احمدیہ کے لیے خدمات ،تفسیر صغیر اور دیگر تصانیف کاتعارف ہے(۱۹۱)۔ باب دوم میں ان تمام آیات قرآنیہ کو زیر بحث لایا گیاہے جن کا ترجمہ درست نہیں کیا گیا ہے اور غلط ترجمہ کی نشاندہی کے ساتھ ساتھ وجہ اور مختصر تجزیہ بھی پیش کیا گیاہے (۱۹۲)۔تیسرا باب اس مقالے کا اہم باب میں مرزا محمود کی بیان کردہ تفسیر میں تاویلات باطلہ کو واضح کرتے ہوئے حقائق کوسامنے رکھتے ہوئے حق وباطل کا امتیاز بیان کیا جائے گااس لیے کہ اس تفسیر میں اکثر وبیشتر تفردات سے غلط مدعا ثابت کیا ہے(۱۹۳)۔چہارم میں اہم عقائد اسلامیہ میں مفسر کے نقطہ نظر کو واضح کرتے ہوئے حقائق کی روشنی میں جائزہ پیش کیا گیاہے جیسے عقیدہ ختم نبوت، حیات عیسیٰ ؑ کا رفع و نزول اور معجزات کا انکار کسی نہ کسی طور پر۔باطل نظریات کے خلاف ٹھوس دلائل دیے گئے ہیں(۱۹۴)۔پانچواں باب عقیدہ آخرت سے متعلق ہے۔چنانچہ اس باب ان آیات کو زیر بحث لایا گیاہے جو قیامت، احوال قیامت، قیامت کی ہولناکیاں اور حشر اجساد سے متعلق ہے۔ان آیات کی درست اور معتبر تفسیر کا تجزیہ کے عنوان سے نتیجہ پیش کیا گیا (۱۹۵) ۔

فضائل سورِ قرآن سے متعلق موضوع احادیث۔۔۔ایک تحقیقی مطالعہ

مقالہ نگار: **عطیہ شہناز** **نگران:** **ڈاکٹرطاہرہ بشارت،**

رول نمبر: ۰۸۔۰۷ **صفحات:** ۲۰۴ جامعہ پنجاب، لاہور

اجمالی خاکہ

مقالہ ہذا چارابواب اور دس فصول ہے۔پہلے باب کا عنوان اصول حدیث کی روشنی میں موضوع احادیث ہے۔ موضوع احادیث کا معنی ومفہوم اور شریعت اسلامیہ میں اس کی اہمیت ،موضوع احادیث کو پہچاننے کے جو طریقے محدثین نے بتائے ہیں ان کے الگ الگ بیان کے ساتھ ہر ایک کی مثالوں سے وضاحت کی گئی ہے۔ فصل ثالث میں صوفیاء کا حدیث سے متعلق طرز عمل اور ان کی رائج کردہ موضوع احادیث سے متعلق ہے(۱۹۶)۔ باب دوم کا عنوان "اصول تفسیرکی روشنی میں موضوع احادیث" ہے۔تفسیر وتاویل کو مختصر وضاحت کے بعد تفسیر میں وضع حدیث کا آغاز، اس کے اسباب اور اثرات ہے۔فصل دوم میں تفسیری روایات کی استنادی حیثیت کے حوالے سے بات کی گئی ہے(۱۹۷)۔تیسرے باب میں فضائل سور قرآن میں ثعلبی ،زمخشری اور بیضاوی وغیرھم کی بیان کردہ موضوع احادیث ہیں۔مذکورہ بالا مفسرین کی روایت کردہ احادیث کی اسناد کی تخریج وتحقیق ہے۔سبع طوال،مئین اور مثانی سور کے فضائل سے متعلق موضوع احادیث بیان کی گئی ہیں جب کہ فصل سوم مفصل سور کے فضائل سے متعلق موضوعات پر مشتمل

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہے (۱۹۸)۔ چوتھے باب میں فضائل سور قرآن سے متعلق احادیث کا تحقیقی مطالعہ پیش کرتے ہوئے 2فصلوں میں منقسم۔کثیر الفضائل سورتوں کی احادیثِ موضوعہ کی اسناد سے متعلق تخریج وتحقیق اور دوسری فصل میں احادیث متفرقہ موضوعہ سے متعلق تخریج وتحقیق کو بیان کیا گیا ہے(۱۹۹)۔

معاندینِ اسلام کے مطالعہء قرآن کے اثرات

مقالہ نگار: راحیلہ بٹ **نگرانِ مقالہ:** ڈاکٹرغلام علی خان،

رول نمبر: ۰۹۔۱۴ **صفحات:** ۲۴۹ جامعہ پنجاب، لاہور

اجمالی خاکہ

مقالہ ہذا کی پانچ ابواب اور تیرہ فصول ہیں۔آخری باب کو فصل میں تقسیم نہیں کیا گیا ہے۔معاندین اسلام کا معنی ومفہوم ،ان کی تاریخ کا مختصر جائزہ ہے۔دوسری فصل میں معاندت کے اسباب، دائرہ کار اور حکمت عملی کا بیان ہے جب کہ فصل سوم میں ان کے اعتراضات کی نوعیت ہے (۲۰۰)۔دوسرے باب میں قرآن کے منزل من اللہ ہونے کے بارے میں معاندین کے شکوک وشبہات کا جائزہ کیا گیا ہے۔فصل اول میں پہلے وحی ونبوت کا تعلق واضح کیا گیاہے۔ معاندین کے اعتراضات کا رد ہے۔دوسری فصل میں عہد نبوی ﷺ کے معاندین کے اعتراضات کا رد پیش کیا ۔ قرون وسطی کے چند نامور معاندین کا تعارف اور اسلام کے بارے میں جو خیالات اس دور میں عروج پر تھے ان کا ایک جامع اظہار کیا گیاہے۔فصل چہارم میں عہد جدید کے مشہور ومعروف معاندین کا تعارف اور قرآن مجید کے بارے میں ان کا رویہ کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔فصل پنجم میں قرآن مجید کے معاندین پر جو اثرات پڑے اور ان سے متاثر ہوکر انہوں نے قرآن کریم کے بارے میں جو تعریفی کلمات کہے ان کو رقم کیا گیاہے(۲۰۱)۔تیسرے باب میں قرآن کریم کی حفاظت سے متعلق معاندین کے نقطہ نگاہ کی جامع انداز میں تشریح ہے۔عہد نبوی تا عہد عثمانی تک جمع وتدوین قرآن سے متعلق معاندین کے اعتراضات کا دلائل کی روشنی میں رد کیا ہے۔پھر دو صحابہ ابن مسعودؓ اور حضرت ابی بن کعبؓ کے مصاحف پر معاندین کے اعتراضات کا رد کیا گیاہے۔اسی طرح ترتیب نزول قرآن اور نسخ فی القرآن سے متعلق معاندین کا مستند دلائل کی روشنی میں رد کیا گیاہے۔فصل دوم میں سبعہ احرف اور قراء ات قرآن پر بحث کی گی ہے اور معاندین کے حملوں کا توڑ کیا۔تیسری فصل میں اسلوب قرآن پر ہے اور اس سے متعلق معاندین کے اعتراضات کی تردید کی گئی ہے(۲۰۲) ۔چوتھاباب معاندین کے تراجم قرآن سے متعلق[ان کے شکوک واعتراضات کا رد شامل بحث]ہے۔تراجم قرآن کا تعارف ، اسباب اور محرکات کا تذکرہ ہے۔معاندین کے تراجم میں تحریف کی اقسام ہے جب کہ فصل سوم میں ان تراجم کا تجزیہ ہے(۲۰۳)۔باب پنجم میں معاندین کے اعتراضات کا مسلم دنیا پرجو اثرات مرتب ہوئے ان اثرات کا تجزیاتی مطالعہ ہے۔ان اثرات سے متاثر مسلم دنیا میں سے چند شخصیات ومفکرین کے افکار ونظریات کا تجزیاتی اورتنقیدی جائزہ پیش کیا گیاہے۔ان میں سیر سید احمد خان، مفتی محمد عبدہ، جوھری طنطاوی،ڈاکٹر طہ حسین اور غلام احمد پرویز شامل ہیں (۲۰۴)۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

انسان سے قرآنی استفسارات۔استنباط واستدلال

مقالہ نگار: شازیہ عبدالقادر　　**نگرانِ مقالہ:** ڈاکٹر محمد سعد صدیقی، شعبہ علوم اسلامیہ

رول نمبر: ۰۵-۰۹　　**صفحات:** ۳۵۸　　جامعہ پنجاب، لاہور

اجمالی خاکہ

مقالہ پانچ ابواب اور پندرہ فصلوں میں ہے۔ استفسارو استفہام کے معنی ومفہوم، تعارف اور معنوی خصوصیات ہیں۔ علوم القرآن کا معنی ومفہوم، دائرہ کار، بنیاد، اہمیت وافادیت کوبیان کیا گیا ہے۔ نیز چنداہم علوم القرآن کا اجمالاً جائزہ پیش کیاگیاہے (۲۰۵)۔ دوسرے باب کی پانچ فصول ہیں جن میں عقائد وایمانیات کا معنی ومفہوم اور تعارف بیان کیاگیاہے۔ فصل اول میں ایمان باللہ۔ حاملین ایمان اور ایمان باللہ کے عملی تقاضوں سے متعلقہ استفہامی اسلوب پر مبنی آیات کو موضوع بحث بنایا گیاہے۔ دوسری فصل میں ایمان بالرسالت کا معنی ومفہوم بیان کرنے کے بعد اس استفسارات قرآنیہ کو موضوع بنایا گیاہے جن کا مقصدمنصب رسالت کی وضاحت، تکذیب انبیاء کے نتیجے میں سابقہ اقوام کی ہلاکت کا تذکرہ، رسالت نبوی ﷺ پر منکرین و مکذبین کے اعتراضات کا رد اور اس حوالے سے اہم تفسیری نکات ہیں۔ تیسری فصل میں ایمان بالملائکہ کا معنی ومفہوم واضح کرنے کے بعد ان قرآنی سوالات واستفسارات ہیں جن کا نظام موجودات میں فرشتوں کے درست مقام ومرتبہ کا تعین کرنا ہے، نیز اس ضمن میں قائم کئے گئے خود ساختہ نظریات کا ابطال کیاگیاہے۔ فصل چہارم میں ایمان بالکتب کے حوالے وضاحت ہے۔ کتاب کریم پر وارد مشرکین کے الزامات کا محاکمہ کیاگیاہے جو استفہامی اسلوب پر مبنی آیات میں کیے گئے ہیں۔ فصل پنجم میں ایمان بالآخرۃ کا مفہوم ہے۔ آخرت، وقوع قیامت، جنت ودوزخ، مشرکین بعثت بعد الموت کے انکار پر مبنی سوالیہ آیات کو موضوع بنایاگیاہے اور آخرت کے حوالے سے قرآنی طرزاستدلال کو واضح کیا گیاہے(۲۰۶)۔ تیسرے باب کی دو فصول ہیں پہلی فصل میں اہل کتاب کا تعارف پیش کرنے کے بعد ان سے کیے گئے استفسارات قرآنیہ کو موضوع بحث بنایا گیاہے نیز اہل کتاب کے غلط نظریات اور خرابیوں کا بیان ہے۔ فصل دوم میں مشرکین ومنافقین کا اجمالاً تعارف پیش کرنے کے بعد ان قرآنی سوالات ہیں جن میں مشرکین و منافقین کو تہدید ووعید کی گئی ہے۔ مشرکین سے بالخصوص بت پرستی کے حوالے سے کیے گئے استفسارات کو موضوع بحث بنایاگیاہے اور عقلی و نقلی دلائل کی بناء پر بت پرستی کا ابطال کیا گیا ہے (۲۰۷)۔ چوتھے باب کی دو فصول ہیں۔ پہلی فصل سے پہلے تخلیق کا معنی ومفہوم واضح کیا گیاہے۔ بعد ازاں اس فصل میں تخلیق کائنات کے حوالے سے استفہامی اسلوب پر مبنی آیات کو موضوع بحث بنایاگیاہے۔ دوسری فصل میں انسان و تخلیق انسان کے حوالے سے کیے گئے قرآنی استفسارات کا جائزہ پیش کیاگیاہے۔ تاکہ انسان اپنے مقصدِ تخلیق پر غوروفکر کرے(۲۰۸)۔ باب پنجم کی چار فصول ہیں۔ پہلی فصل میں انفاق فی سبیل اللہ کا مفہوم واضح کرنے کے بعد ان آیات مبارکہ کو موضوع بحث بنایاگیاہے جن میں انفاق فی سبیل اللہ کے حوالے سے کوئی سوال یا استفسار کیاگیاہے۔ فصل دوم میں مہر کے لغوی واصطلاحی مفہوم کی وضاحت ہے نیز مہر کے سلسلے میں قرآنی استفسارات ہیں۔ فصل سوم میں توبہ کا

toobaa-elibrary.blogspot.com

مفہوم واضح کیاگیاہے۔بعد ازاں توبہ کے ضمن میں استفہامی اسلوب پر مبنی آیات کو موضوع بحث بنایاگیاہے۔فصل چہارم میں جہاد کا لغوی واصطلاحی مفہوم واضح کیاگیاہے اور جہاد کی فضیلت و اہمیت، تشویق وترغیب اور جہاد میں سستی وکاہلی پر زجر وتوبیخ پر مبنی استفہامی اسلوب پر مبنی آیاتِ کریمہ کو موضوع بحث بنایاگیاہے۔آخر میں ان متفرق سوالات قرآنی پر روشنی ڈالی گئی ہے جن کا موضوع غیبت، دعوت دین، امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور قول و فعل کا تضاد ہے(۲۰۹)۔

تمثیلاتِ بائبل وقرآن۔تقابلی مطالعہ

مقالہ نگار: **مدیحہ سعید** **نگرانِ مقالہ:** **ڈاکٹرغلام علی خان**شعبہ ء علوم اسلامیہ

رول نمبر: ۱۰۔۱۳ **صفحات:** ۲۷۰ جامعہ پنجاب ،لاہور

اجمالی خاکہ

زیر نظر مقالہ پانچ ابواب اور سولہ فصول میں ہے۔پہلے باب کودو فصول میں بانٹا ہے۔پہلی میں بائبل کے معنی ومفہوم کو بیان کرتے ہوئے بائبل کا مختصر تعارف پیش کیاگیاہے۔عہد نامہ قدیم اور عہد نامہ جدید کی تدوین واستنادی حیثیت کابیان ہے دوسری میں قرآن حکیم کا تعارفی مطالعہ دیاگیا ہے(۲۱۰)۔باب دوم عہد نامہ قدیم میں موجود تمثیلات کا تذکرہ اور مختصر بحث ہے۔فصل اول میں نباتات اور قدرتی مظاہرفصل دوم میں حیوانات جب کہ فصل سوم میں انسانی حقائق کی جزئیات ہیں(۲۱۱)۔تیسرے باب میں چار فصول ہیں۔نباتات، حیوانات،فصل سوم قدرتی مظاہرجب کہ فصل چہارم میں انسانی حقائق کا تذکرہ کیاگیاہے(۲۱۲) ۔باب چہارم میں قرآنی تمثیلات کا ذکر کیاگیاہے۔فصل اول میں نباتات ،فصل دوم حیوانات ،فصل سوم قدرتی مظاہرمثلاً آسمان،بارش، برف اور بادل وغیرہ جو بطور تمثیل استعمال ہوئے جب کہ فصل چہارم میں انسانی حقائق کی تمثیلات کا بیان ہے(۲۱۳)۔باب پنجم تمثیلات بائبل اور قرآن کا تقابلی جائزہ پیش کیاگیا ہے۔تمثیلات کی وسعت، تمثیلات کے تفہیم معنی پر اثرات جب کہ فصل سوم میں بائبل اور قرآن کی تمثیلات کا مماثل اور متضاد پہلوؤں کی نشاندہی کی گئی ہے(۲۱۴)۔

ذاتی صلاحیت کا استعمال قرآنی ونبوی حکمت

مقالہ نگار: **آمنہ سلیم** **نگرانِ :** **ڈاکٹرغلام علی خان**،شعبہ ء علوم اسلامیہ

رول نمبر: ۱۶۔۱۰ **صفحات:** ن د جامعہ پنجاب ،لاہور

اجمالی خاکہ

مقالہ چار ابواب اور نو فصول میں ہے۔مظاہر، وجود، نفس،فرد، شخصیت اور انسان جب کہ دوسری فصل میں صلاحیت کا لغوی واصطلاحی مفہوم، انسان کو ودیعت کردہ مزاج، علم الاخلاق اور صلاحیت اور نفسیات اور صلاحیتوں کی معرفت کا

toobaa-elibrary.blogspot.com

تعارف کرایاگیا ہے(۲۱۵)۔باب دوم صلاحیت کی نشوو ارتقاء ، تعمیر وترقی میں کارفرما عوامل اور جدید نفسیات کی مختصر بحث ہے۔فصل اول میں انسانی صلاحیت کی تعمیر وترقی میں کار فرما عوامل جیسے ورثہ، ماحول، معاشرہ،مذہب، ذرائع ابلاغ اور انسان کا تصور ذات پر مشتمل ہے۔فصل دوم میں انسانی صلاحیت کی نشوو ارتقاء معنی مفہوم جیسے انسانی وجود،انسانی جسم کا جائزہ ،انسان کا کیمیائی ارتقاء،تخلیق انسانی کے مختلف مراحل جب کہ فصل سوم میں نفسیات کی جدید تحقیقات میں صلاحیتوں کا جائزہ یعنی نفسیات کا معنی ومفہوم، علم نفسیات کی ضرورت واہمیت اور زندگی کے اہم شعبہ جات میں صلاحیت کا استعمال پر مشتمل ہے(۲۱۶)۔تیسراباب ذاتی صلاحیت سے متعلق مختلف نظریات پر مشتمل ہے۔جس میں ادیان عالم کے نظریات، یہودیت،عیسائیت، ہندو مت اور بدھ مت کی تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔فصل دوم مغربی مفکرین جب کہ فصل سوم مسلم مفکرین کے نظریات کاتذکرہ کیاگیاہے(۲۱۷)۔باب چہارم میں ذاتی صلاحیت کا استعمال (درست/غلط) قرآن اور سنت کی روشنی میں بیان کیا گیاہے۔فصل اول صلاحیت قرآن وحدیث، انسانی عظمت، فطرت انسانی، صلاحیت قرآن کی روشنی میں،صلاحیت کی اقسام، روحانی صلاحیتیں جیسے روح،فطرت،قلب،عقل،علم،آزادی و ارادہ، اختیار و انتخاب اور قوت اخلاق جب کہ جسمانی صلاحیتوں میں حواس خمسہ،حسی ادراک اور دیگر صلاحیتیں،جسمانی صلاحیتیں کا بیان ہے فصل دوم صلاحیتوں کا استعمال (درست/غلط) قرآن و سنت کی روشنی میں،روحانی صلاحیتوں کا استعمال،قوت قلب کی درستگی یا خرابی،عقلی و ذہنی صلاحیت کا استعمال، علمی صلاحیت کا استعمال، ارادہ و اختیارکا استعمال، قوت اخلاق کا استعمال،جسمانی صلاحیتوں کا استعمال،قوت سامعہ کا استعمال،قوت باصر ہ کا استعمال،قوت شامہ کا استعمال،ذائقہ کا استعمال،لامسہ کا استعمال،جسمانی اعضاء کا استعمال،مضبوط کا استعمال،قوت جنس کا استعمال،قوت ملکیت کا استعمال اور قوت غضب کا استعمال(درست/غلط)فصل سوم لوگوں کی صلاحیتوں میں فرق(قرآن و سنت کی روشنی میں) انسانی شخصیت میں توازن، لوگوں کی استعداد میں فرق قرآن وسنت کی روشنی میں، ذہانت میں فرق،انفعالی کیفیات میں فرق،عورتوں اور مردوں کی صلاحیت میں فرق،انسان اور حیوان میں فرق فصل چہارم نبی رحمت ﷺ صلاحیتوں کے استعمال کا بہترین نمونہ،صلاحیت شناسی کی امثلہ اور خلفائے راشدین کا طرز عمل کابیان ہے (۲۱۸)۔

قرآن مجید میں مجاز کا استعمال (عبادات)

مقالہ نگار: **شہزاد احمد** **نگرانِ مقالہ:** ڈاکٹرحافظ **شاہدہ پروین**یونیورسٹی آف پنجاب ،لاہور

ایم فل: ۲۴-۱۱ **صفحات:** ۱۲۵

اجمالی خاکہ

یہ مقالہ چار ابواب اور سولہ فصول میں ہے۔فصل دوم میں مجاز کے معنی اس کی اقسام ہیں (۲۱۹) ۔اعجاز القرآن، فصاحت وبلاغت،قوانین، الفاظ، سیاسی ، ترکیب،بقا وثبات، نظم اور صوتی کا اعجازکو بیان کیاگیاہے۔دوسری فصل میں قائلین مجاز القرآن اور ان کے دلائل، مجاز فی القرآن کے حوالہ سے مختلف علماء کے طبقات یعنی امام ابن قدامہؒ، مفتی تقی عثمانی اور ڈاکٹر صبحی صالح کی رائے جب کہ تیسری فصل میں مخالفین اور ان کے دلائل یعنی امام ابن تیمیہؒ اور علامہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

شنقیطی کی آراء پر ہے(۲۲۰)۔تیسرا باب عبادات میں مجاز پر ہے۔جیسے نماز،نماز کا معنی ومفہوم،روزہ کا معنی ومفہوم اور مجاز فی القرآن ہے۔جب کہ فصل دوم مالی عبادات جیسے زکوٰۃ ،لغوی واصطلاحی مفہوم اور مجاز القرآن ، حج اور مجاز القرآن کا اندراج ہے(۲۲۱)۔معاشی معاملات اور مجاز، جیسے بیع اور مجاز القرآن،ربوٰ اور مجاز فی القرآن جب کہ فصل دوم نکاح اور مجاز فی القرآن،عہد اور مجاز فی القرآن کے مباحث ہیں(۲۲۲)۔

نسخ فی القرآن۔مختلف نقطہ ہائے نگاہ کا جائزہ

مقالہ نگار: **عمران رفیق** **نگرانِ مقالہ:** **ڈاکٹر محمود اختر** چیئرمین، شعبہ علوم اسلامیہ

رول نمبر: ۱۱۔۲۶ **صفحات:** ۲۱۲ پنجاب یونیورسٹی لاہور

اجمالی خاکہ

مقالہ ہذا کے 5 ابواب اور تیرہ فصول ہیں۔پہلے باب میں نسخ کا مفہوم، نسخ کی حقیقت اور حکمت بیان ہے جب کہ آخری فصل میں نسخ کی صور کو واضح کیا (۲۲۳)۔موجود التلاوۃ منسوخ الحکم آیات کے وجود کے حوالے سے علمائے متقدمین ومتاخرین کے دلائل بیان کرنے کے بعد فصول سوم میں عہد مابعد کے علماء کے دلائل دئے گئے ہیں (۲۲۴) ۔ تیسرے باب میں موجود التلاوۃ منسوخ الحکم آیات کے عدم وجود کے دلائل بیان کرنے کے بعد وجود وعدم وجود ہے (۲۲۵)۔منسوخ التلاوۃ موجود الحکم آیات کے وجود وعدم وجود کے دلائل پر تجزیہ دیا گیا (۲۲۶)۔منسوخ التلاوۃ موجود الحکم آیات کے وجود وعدم وجود کے دلائل کا تجزیاتی مطالعہ ہے۔ ان عبارات کے حوالے سے مستشرقین کے نقطہ نگاہ کا تنقیدی جائزہ ہے(۲۲۷)۔

پاکستانی معاشرہ کی اخلاقی صورتحال کا تجزیہ سورۃ المائدۃ کی روشنی میں

مقالہ نگار: **طارق محمود** **نگرانِ مقالہ:** **پروفیسر ڈاکٹر طاہرہ بشارت** شعبہ علوم اسلامیہ

رول نمبر: ۱۱۔۲۸ **صفحات:** ۳۰۸ پنجاب یونیورسٹی قائد اعظم کیمپس لاہور

اجمالی خاکہ

مقالہ ہذا پانچ ابواب اور سات فصول پر ہے۔چوتھے اور پانچویں ابواب کو فصول کی بجائے مختلف مباحث ہیں۔۔پہلے باب میں پاکستانی معاشرہ اور اخلاق ،معاشرہ کا تصور ،معاشرہ کے معنی بیان کرنے کے بعد انسان کی معاشرت پسندی،اسلامی نظام معاشرت،مساوات، اخوت،رشتہ نکاح، امر بالمعروف ونہی عن المنکر، ہمدردی و ایثار، احساس، اعتدال پسندی اور میانہ روی، باہمی حقوق وفرائض کی اہمیت اور حکمت بیان کی گئی ہے۔ فصل دوم پاکستانی معاشرہ پس منظر، ہندوستان میں احیائے دین اسلام کی تحریک کا آغاز، تحریک پاکستان بانیان کی نظر میں، علامہ اقبالؒ، سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ،تحریک پاکستان مغربی خطوط پر تعلیم یافتہ طبقہ کی نظر میں،تحریک پاکستان میں شامل لادین اور تشکیک پسند

toobaa-elibrary.blogspot.com

عناصر کا نظریہ،قیام پاکستان سے قبل برصغیر کی اخلاقی و معاشرتی صورت حال، سیاسی ،تعلیمی،معاشرتی اور اخلاقی صورت حال جب کہ تیسری اور آخری فصل میں اخلاق کی لغوی، اصطلاحی معنی، مغربی مفکرین اور تصور اخلاق، انسائیکلو پیڈیاز اور علم الاخلاق،اسلامی تصور اخلاق، ایفائے عہد، سخاوت، صدق، امانت ودیانت،احسان، عفت وپاکبازی، حیا ، عدل وا انصاف،رذائل اخلاق ، اخلاق اور اس کا دائرہ کار، فرد اور اخلاقیات، اجتماعیت اور اخلاقیات، تعین ، مقصد حیات، تشکیل سیرت کی مختلف صورتوں ہیں(۲۲۸)۔دوسرے باب کی دو فصول ہیں۔پہلی فصل میں سورہ المائدہ، المائدہ کے لفظی معنی، وجہ تسمیہ، شان نزول، دیگر سور سے ارتباط اور مناسبت، سورہ المائدہ کے مضامین، احکامات، سورہ المائدہ میں تعمیر معاشرہ کے الٰہی فرمودات اورتعمیر معاشرہ کی اہم اخلاقی اقدار،جب کہ فصل دوم میں سورہ المائدہ۔۔انسانی اخلاقی رویے ، بنی اسرائیل کا تعارف، خاندانی پس منظر، یہودیت کی ابتداء اور وجہ تسمیہ، یہود کی تاریخ،قدیم ترین مذہب، یہود کی تعلیم بنی اسرائیل کا اخلاقی بگاڑ، مذہبی قیادت کی بے راہ روی،استشہادی آیات، کتمان حق، تحریف، تعصب اور حسد وبغض،حرام خوری،عہد شکنی،تکذیب انبیاء،قتل انبیاء،غلو فی الدین،کثرت سوال،کتمان حق،پست ہمتی،سرکشی،نسلی ومذہبی تعصب کا تذکرہ ہے(۲۲۹) ۔تیسرا باب دوفصول پر مشتمل ہے۔پہلی فصل میں مذہبی طبقہ کی اخلاقی صورت حال،دین کا محدود تصور، پاکستان میں علماء سوء اور دینی جماعتوں کا منفی طرز عمل،رجعت پسندی،قول وفعل میں تضاد، تشکیک کا رجحان، دین کی غلط تاویلات، کتاب اللہ میں تحریف،شریعت میں شرک وبدعات کا دخول، تصوف کا غلط تصور، اسلام کو صوفی ازم میں ڈھالنے کی مذموم کوشش، متجددانہ اور ملحدانہ نظریات کا فروغ،دین میں ہندووانہ رسومات کی دخل اندازی، قوالی اور نعت خوانی میں غلو،علمائے حق کے خلاف تنقیص اور بدظنی کی مہم کا آغاز، مذہبی فرقہ واریت پاکستانی معاشرہ کے لیے زہر قاتل،فرقہ بندی میں علماء کا کردار، مساجد او ر مکاتب مذہبی فرقہ واریت کی پناہ گاہیں،اسلام کے خلاف منفی پروپیگنڈہ مہم اور بنیاد پرستی وانتہا پسندی جب کہ فصل دوم میں مقتدر طبقہ کی اخلاقی صورت حال جیسے عوام الناس پر بااثرطبقہ کی اثر پذیری، مفلسی، پسماندگی اور بے شمار مسائل، ارباب اختیار کے عملی اقدامات کا عمومی جائزہ، مخصوص خاندان کی اجارہ داری، آغاز حقوق بلوچستان پیکج، جدید سندھ،نوجوان نسل کی اسلام و ملت سے بیگانگی،وڈیرہ ازم،مملکت پاکستان میں اسلامی طرز سیاست محض تابندہ خواب، پاکستان کو سیکولر سٹیٹ قرار دینے کی کوششیں، دین وسیاست میں تضاداور اس کے پاکستانی معاشرے پر مہلک اثرات،حکمرانوں کی نااہلی کی داستانیں، بیوروکریسی کا کردار،حکمرانوں کی یہود ونصاریٰ سے دوستی اور حرام خوری جیسے مباحث شامل بحث ہیں(۲۳۰)۔ چوتھے باب میں پاکستانی معاشرہ کے اخلاقی تنزل کے اسباب ومحرکات کا بیان ہے۔ایفائے عہد کی بجائے عہد شکنی، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے پہلو تہی،عدل و انصاف کا فقدان،حرام خوری اور رشوت، باطل پرستی،علمائے دین کا منفی کردار،پاکستانی معاشرے پر مغربی تہذیب کے اثرات،پاکستانی معاشرہ پر ذرائع ابلاغ کے منفی اثرات،حریت فکر مغربی تصور،مقصد حیات سے دوری،رذائل اخلاق کی ترویج واشاعت، نفسیاتی مسائل اور تشدد کے رجحانات کا فروغ،تہذیبی وثقافتی تنزل، این جی اوز کا منفی کردار اور خراب معاشی حالات کا بیان ہے(۲۳۱)۔پانچویں باب میں پاکستانی معاشرہ کا اخلاقی تنزل۔۔۔اصلاح احوال کے عملی اقدامات، علمائے دین کا مثبت کردار، ارباب اختیار کا ذمہ دارانہ رویہ، ذرائع ابلاغ کی تطہیر،مغربیت کی بجائے پاکستانیت کا فروغ، استعانت باللہ، نظام معیشت کی اصلاح، اسلامی تشخص کا احیاء،

toobaa-elibrary.blogspot.com

رواداری اور اخوت کو فروغ، فریضہ اقامت دین،انفرادی اصلاح،اجتماعی معاشرہ،نظام تعلیم کی اصلاح اور اسلامی تعلیمات کے فروغ کا بیان کیا گیاہے(۲۳۲)۔

تصریف آیات (عقائد و ایمانیات)۔۔۔اسرار و حکم

مقالہ نگار: **ہاجرہ مریم** **نگرانِ مقالہ:** **ڈاکٹر محمود اختر** پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ

رول نمبر: ۱۲۔۰۵ **صفحات:** ۳۷۳ پنجاب یونیورسٹی لاہور

اجمالی خاکہ

مقالہ ھٰذا چار ابواب پر مشتمل ہے۔پہلا باب تصریف آیات کے معنی واہمیت ہے۔تصریف ،مترادفات تصریف، تصریف آیات ،اہل تفسیر کی نظر اورتصریف آیات کے اسرار وحکم شامل بحث ہے(۲۳۳)۔دوسرا باب عقیدہ توحید اور تصریف آیات کاہے۔اس میں اثبات توحید اور رد شرک ،اقسام توحید ،ایمان بالقدر والقضااور تصریف آہات زیر بحث ہیں(۲۳۴)۔تیسرا باب وحی ورسالت اور تصریف آیات پر مشتمل ہے۔اس میں وحی ورسالت اور تصریف آیات کے شواہد،نبوت ورسالت کے خصائص و معجزات اور ایمان بالملائکہ والکتب اور تصریف شامل بحث ہیں(۲۳۵)۔چوتھا باب عقیدہ آخرت اور تصریف آیات ہے۔ایمان بالآخرت اور تصریف، آخرت کے احوال وکیفیات اور آیات جزاء اعمال میں تصریف زیر بحث ہیں(۲۳۶)۔

تفسیر اضواء البیان۔۔۔اسلوب و منہج

مقالہ نگار: **عائشہ خان** **نگرانِ مقالہ:** پروفیسرڈاکٹر **حافظہ شاہدہ پروین** اسسٹنٹ پروفیسر

رول نمبر: ۲۰۱۳۔۰۲ **صفحات:** ۲۲۴

اجمالی خاکہ

مقالہ ہذاکے چارابواب ہیں۔پہلے باب کی چار فصول ہیں جب کہ باقی ابواب کو فصول کی بجائے مختلف مباحث ہیں۔پہلے باب کی پہلی فصل میں شیخ محمد امین شنقیطی کے حالات ہیں جس میں آپ کے خاندان اور علاقے کا تعارف ،حصول علم کے لیے آپ کی جدوجہداور اساتذہ کا تعارف شامل بحث ہے۔دوسری فصل میں شیخ کے علمی وادبی کارناموں کو بیان کیا گیاہے جو انہوں نے مملکت موریطانیہ اور مملکت سعودیہ میں سرانجام دیے اس فصل میں آپ کے مشہور تلامذہ اور معروف تصنیفات کا تعارف دیا گیاہے۔علاوہ ازیں آپ کی وفات پر مشاہیر کے تعزیتی کلمات کوشامل کیاگیاہے۔تیسری فصل میں آپ کے محاسنِ سیرت اور مکارم اخلاق بیان کیے گئے ہیں جب کہ چوتھی اور آخری فصل میں شیخ کی شاہکارتفسیر"تفسیر اضواء البیان فی ایضاح القرآن بالقرآن" کا تعارف بیان ہے۔اس کے لکھنے کا سبب اور تفسیر کی تمام جلدات کا مختصر تعارف دیا گیاہے(۲۳۷)۔دوسرے باب تفسیر اضواء البیان کا اسلوب و منہج کے متعلق ہے اس باب میں شیخ کے تفسیر لکھنے کا انداز اور نمایاں ترین پہلوؤں کو اجاگر کیا گیاہے۔آپ کی تفسیرچونکہ ماثور تفسیر ہے اس

toobaa-elibrary.blogspot.com

لیے اس باب میں تفسیر بالماثور کے بنیادی آخذ کی ترتیب کے لحاظ سے آپ کے منہج کو بیان کیا گیاہے،ان مآخذ کو بیان کرنے کا انداز کیاہے کن کن پہلوؤں کو مدنظر رکھتے ہیں اور ترجیح کس چیز کو دیتے ہیں؟ تفسیرہ اقوال بیان کرنے کا انداز ، قرآت کا بیان ، لغوی مباحث بیان کرنے کا انداز ، تاریخی واقعات اور خاص طور پر فقہی واصولی مباحث کاتذکرہ ہے۔ شیخ کی تفسیر کی آخری جلد میں بیان کردہ آپ کے دو رسالوں کا تعارف بھی دیا گیاہے جس میں قرآن میں مجاز کے متعلق آپ کی رائے کو بیان کیا گیاہے اور دوسرے رسالے میں آیات جو بظاہر متعارض معلوم ہوتی ہیں مگر شیخ تعارض کو دور فرماتے ہیں۔موضوع پر آپ کا کتابچہ "دفع ایھام الاضطراب عن آیات الکتاب" کے نام سے ہے (۲۳۸) ۔تیسرے میں تفسیر" اضواء البیان" کا دیگر ہم عصر اور ماقبل تفاسیر سے موازنہ پیش کیا گیاہے تفسیر قرآن میں جو اسلوب آغاز میں اختیار کرتے ہیں تکمیل قرآن تک وہی اسلوب دکھائی دیتا ہے۔علاوہ ازیں فقہی اور تاریخی موضوع کے علاوہ اسرائیلیات کے متعلق ان مفسرین کا موقف جاننے کے لیے بھی سورہ ص کی آیت ۳۴ کا چناؤ کیا گیاہے جس کی تفسیر میں لوگوں نے بے شمار من گھڑت اسرائیلی روایات درج کی ہیں جس سے مفسرین کا ان اسرائیلی روایات کے متعلق رویہ ملاحظہ کیا جا سکتا ہے(۲۳۹)۔چوتھے باب میں تفسیر کی خصوصیات بیان کی گئی ہیں۔خصوصیات میں ہر اس پہلو کو سامنے رکھا کیا گیاہے۔باب کے مطالعہ سے شیخ کے کثیر المطالعہ ہونے اور آپ کی فکر عمیق اور دقیق نکتہ رسی کا اندازہ ہوتا ہے،علاوہ ازیں تفسیر کے کثیر مآخذ اور شیخ کا طرز استدلال تفسیر کے مقام و مرتبے کو اور بلندی پر لے جاتا ہے (۲۴۰)۔

---------منہاج القرآن یونیورسٹی لاہور-------------

تفسیر تبیان القرآن کے اعتقادی مباحث کا تحقیقی جائزہ

مقالہ نگار: **عبدالقدوس درانی** **نگرانِ مقالہ:** **ڈاکٹر مسعود احمد مجاہد** منہاج یونیورسٹی لاہور

رول نمبر: ۵۰ **صفحات:** ۲۴۰

اجمالی خاکہ

مقالہ کے چارابواب اور سترہ فصول ہیں۔پہلے باب کی دو فصول ہیں جب کہ باقی ہرباب کے پانچ فصول ہے۔ مؤلف کے حالات بیان ہیں۔ آپ کے خاندان اور علاقے کا تعارف ،حصول علم کے لیے آپ کی جدوجہداور اساتذہ کا تعارف شامل بحث ہے۔دوسری فصل میں تفسیر تبیان القرآن کے تعارف میں تفسیر کے لغوی واصطلاحی معنی،تفسیر اور تاویل،طبقات مفسرین،برصغیر میں تفسیر نویسی کا آغاز و ارتقاء، برصغیر کی اردو تفاسیر کا تعارف ،اردو تفاسیر کے تعارف مین تفسیر تبیان القرآن ،اس کے امتیازی خصائص اور تفسیر کی تمام جلدات کا مختصر تعارف دیا گیا ہے(۲۴۱)۔ دوسرے باب میں مباحث توحید جیسے توحید پر نقلی اور عقلی دلائل، نظام کائنات اور نظام تخلیق سے توحید پر دلائل کو اجاگر کیا۔ اللہ کی اولاد نہ ہونے پر دلائل ،فصل سوم اللہ تعالیٰ کی شان صمدیت،فصل چہارم میں قدرت الٰہی، اللہ تعالی کے کلام میں کذب محال ہونے پر دلائل جب کہ فصل پنجم میں روٴیت باری تعالیٰ کے حوالہ سے قرآن وحدیث سے دلائل

toobaa-elibrary.blogspot.com

،منکرین رؤیت کے دلائل اور ان کے جوابات اور شب معراج میں رؤیت باری تعالیٰ کے متعلق علمائے امت کے نظریات کو بیان کیا گیاہے(۲۴۲)۔ تیسرے باب میں مباحث رسالت جیسے نبی ﷺ کی شان نورانیت وبشریت، نور کا لغوی و اصطلاحی معنی، نور حسی، نور ہدایت، نبی کریم کے بشر ہونے کے متعلق علماء دیو بند کا نظریہ اور کیا نبی ﷺ کو محض بشر کہنا جائزہ ہے؟فصل دوم میں علم غیب کے بارے میں مباحث ہیں جیسے غیب کے لغوی اور اصطلاحی معنی ومفہوم، متعلق احادیث مبارکہ،رسول ﷺ کو علوم خمسہ اور علم روح وغیرہ دیے جانے کے متعلق جمہور علماء اسلام کے نظریات،اللہ تعالیٰ اور انبیاء کرام کے علم میں فرق،علم نبوی پر اعتراضات اور جوابات،فصل سوم عصمت انبیاء علیھم السلام،اس کا اصطلاحی مفہوم،دلائل،عصمت انبیاء کرام پر فقہا اسلام کے نظریات اور مذہب، مختلف آیات کے حوالے سے عصمت انبیاء کرام علیھم السلام پر اشکالات عصمت انبیاء۔فصل چہارم میں توسل کے بارے میں مباحث ہیں جیسے وسیلہ کا مفہوم، ذوات صالحین سے وسیلہ، توسل بعد از وصال، عہد صحابہؓ میں ندائے ، توسل ،فقہاء اسلام کے نظریات، توسل پر وار اعتراضات اور توسل پر مصنف کا موقف ، میں شفاعت کے بارے مباحث بیان کیے گئے ہیں جیسے شفاعت کا لغوی واصطلاحی مفہوم، اہل قبلہ کے شفاعت میں نظریات، شفاعت پر قرآن و احادیث سے دلائل اور مرتکب کبیرہ کی شفاعت کے جواز پر دلائل اور معتزلہ کے شبہات کا رد کیا گیاہے(۲۴۳)۔ چوتھے باب میں مباحث آخرت بیان کیے گئے ہیں۔فصل اول میں عذاب قبر کی بحث ، عذاب قبر پر آیات س اور احادیث سے استدلال،عذاب قبر کے خلاف عقلی شبہات کے جوابات،عذاب قبر کے اسباب، جن صورتوں میں عذاب قبر سے نجات ملتی ہے۔فصل دوم میں حشر اجساد کی ابحاث کو بیان کیا گیاہے جیسے حشر اجساد پر دلائل عقلیہ ونقلیہ ،حشر کے وقوع میں مشرکین کے شبہات اور ان کے جوابات،آیات حشر میں بظاہر تعارض اور ان کا جواب بیان کیا گیاہے۔فصل سوم میں احوال قیامت کی ابحاث موجود ہیں جیسے روز قیامت برہنہ حشر، قیامت کے دن کفار کے حشر کی حالت و کیفیت، کفار کی دیدار سے محرومی اور مؤمنوں کا شاد کام ہونا، ورود نار کی بحث، بروز قیامت دوذخ کو لانے کی توضیح، مومنوں اور کافروں کے چہروں کی آخرت میں کیفیات،وزن اعمال، صحیفہ اعمال، السوال اور الصراط ، احوال دوزخ ،جیسے دوزخ کی صفات کے متعلق قرآن کریم کی آیات،صفات دوزخ احادیث کے آئینے میں،دوزخ میں کفار کے عذاب کے متعلق آیات و احادیث،دوزخیوں کے عذاب کی کیفیت اور ان پر موت کا نہ آنا،کفار کے لیے عذاب غلیظ، دوزخ میں اللہ تعالیٰ کے قدم مبارک کے ڈالنے کی توجیہ اور دوزخ کا مصداق کس جگہ پر ہے۔فصل پنجم میں احوال جنت کا بیان ہے جیسے دخول جنت کا سبب حقیقی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے نہ کہ اعمال، عظمت جنت اور اس کی تخفیف کی ممانعت،جنت میں اللہ پاک کا دیدار اور اس کی رضا سے متعلق احادیث،اہل جنت پر اللہ تعالیٰ کا سلام اور اس کی عظمت وانفرادیت اور وہ صفات جن کی بنا پر جنت عطا کی جاتی ہے (۲۴۴)۔

سورۃ الاحزاب کے اعتقادی اور فقہی مباحث کا تحقیقی جائزہ (تفسیر ابن کثیر اور تفسیر مظہری)

مقالہ نگار: **غلام نبی قادری** **نگرانِ مقالہ:** **ڈاکٹر مسعود احمد مجاہد** منہاج یونیورسٹی لاہور

رول نمبر: ۱۸ (Evening) **صفحات:** ۲۲۲

toobaa-elibrary.blogspot.com

اجمالی خاکہ

مقالہ ہذاتین بواب ،آٹھ فصول اور کئی مباحث پر مشتمل ہے۔پہلے باب کی چارفصول ہیں۔پہلے باب کی پہلی فصل میں تفسیرابن کثیرکے مولف حافظ ابن کثیر کے حالات زندگی ہیں جس میں آپ کے خاندان اور علاقے کا تعارف ،حصول علم کے لیے آپ کی جدوجہد،حفظ قرآن، علوم القرآن اورعلوم حدیث، اسماء الرجال ، آپ کے تلامذہ اور اساتذہ کا تعارف،امام ابن کثیر کی کتب، ابن کثیر سے ماخوذ تصانیف ،فقہ، سیرت اور تاریخ پر کتب شامل بحث ہے ۔دوسری فصل میں تفسیر ابن کثیرکا تعارف ،غرض و غایت، اسلوب و منہج، تفسیر بالماثور، اسرائیلیات،فقہی احکام، اعلام و رجال ، ذاتی صلاحیت،اکتساب اور امام ابن کثیر کے بارے علماء و مشاہیر کے تاثرات پر مشتمل ہے۔فصل سوم میں قاضی ثناء اللہ پانی پتی کے تعارف جیسے ولادت، نام و نسب، خاندان، حصول علم، مشہور شیوخ واساتذہ، تصنیفات و تالیفات،علم تفسیر،علم حدیث،فقہ، تصوف، اخلاق،مکتوبات،سانحہ ء ارتحال اور قاضی صاحب کے متعلق آراء اور تاثرات جب کہ فصل چہارم میں تفسیر مظہری کا تعارف ، تفسیر مظہری کے مصادر و مراجع،علوم قرأت وتجوید،تاریخ و سیرت اور مغازی، تصوف وسلوک،تفسیر میں موجود اہم مباحث اور تفسیر مظہری کے متعلق محقق علماء کی آراء شامل بحث ہیں (۲۴۵)۔دوسرے باب میں سورۃ الاحزاب کے اعتقادی و فقہی مباحث جیسے عظمت رسالت اور امہات المؤمنین کا مقام، ازواج مطہرات کی حرمت،ازواج مطہرات کی بیٹیوں کا حکم،اولوالارحام کے حقوق، رسول اللہ ﷺ کی زندگی نمونہ کمال،جلبیب کا اعزاز،رسول کو اپنے فیصلوں تصور کرنا ہی ایمان ہے، اہل بیت کی تعظیم و توقیر،اہل بیت کون؟ اہل بیت کااعزاز ، عقیدہ ختم نبوت،ذکر الٰہی ،صلوٰۃ ، منصب رسالت کے اوصاف اور تقاضے، آپ ﷺ پر درود وسلام، فرشتوں کی صلوٰۃ، صلوہ و سلام عرض، کیفیت، نماز میں درود شریف پڑھنے کی شرعی حیثیت،درود شریف صدقہ خیرات کا نعم البدل ہے، عیدین کے موقع پر درود وسلام کی تاکید،کیا غیر انبیاء پر صلوٰۃ بھیجنا جائزہ ، رسول ﷺ اور اہل ایمان کو ایذا پہنچانے والوں کی سزا،سب سے بڑا سود، وقوع قیامت کے احکام،مجرمین کے لیے یوم سزا جب کہ فصل دوم میں سورۃ الاحزاب کی فقہی مباحث، متبنیٰ کے احکام، قبل از اسلام لے پالکون کی حیثیت،آپ ﷺ کی زینبؓ سے شادی، زینبؓ کا زید بن حارثہؓ سے نکاح،لے پالکوں کی مطلقہ عورتوں سے شادی کرنے کا جواز، جان بوجھ کر غیر باپ کی طرف نسبت کرنا، امہات المؤمنینؓ کے ازواجی معاملات،مطلقہ ازوج مطہرات کا دیگر اہل ایمان سے نکاح،مردوں سے طرز تخاطب،گھر میں قیام اور خروج کے آداب، قبل از مباشرت طلاق اور عدت کے مسائل،نکاح سے پہلے طلاق کی حیثیت، امہات المؤمنین کے خصوصی احکام،لونڈیوں کا جواز ،مہاجر عورتوں سے شادی کا جواز،حضور ﷺ سے نکاح کے خصوصی احکام، ہبہ کی حیثیت،کاشانہ نبوت کے آداب اورازواج مطہرات کے لیے پردے کے احکام، اجنبی مردوں سے پردہ کرنے کا حکم، پردے کی افادیت، ازواج مطہرات کو پردے کا حکم پر مشتمل ہے (۲۴۶)۔تیسرے باب میں تفسیر ابن کثیر اور تفسیر مظہری کی روشنی میں سورۃ الاحزاب کے اعتقادی اور فقہی مباحث کا موازنہ جیسے عظمت رسالت، منصب رسالت کے اوصاف اور تقاضے پر مشتمل ہے (۲۴۷)۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

آیات الاحکام میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے اقوال اور فقہ حنفی

مقالہ نگار: **محمد رمضان** **نگرانِ مقالہ:** **ڈاکٹر ظہور اللہ الازہری،** پروفیسر کالج آف شریعہ اینڈ

رول نمبر: ۱۹ **صفحات:** ۲۶۷ اسلامک سائنسز منہاج یونیورسٹی

اجمالی خاکہ

سوانح، آیات الاحکام اور فقہ حنفی کی پہچان کرائی گئی ہے۔فصل اول میں ابن مسعودؓ کے تعارف میں نام ونسب، قبول اسلام، فضائل اور صحابہ کی نظر میں، قرآن فہمی، آپؓ کا مقام و مرتبہ ،عاجزی و انکساری، اساتذہ وتلامذہ ،اولاد وا مجاد ، شجاعت، ہجرت اور وفات کا بیان ہے۔ دوسری فصل میں آیات احکام کی اہمیت و ضرورت، آیت کے معنی، حکم کا لغوی واصطلاحی معنی، آیات الاحکام کی تعداد اور ان اہمیت وفضیلت ہے۔فصل ثالث میں فقہ حنفی کی خصوصیات اور بنیادی ماخذکے مباحث ہیں.جیسے فقہ کے لغوی و اصلاحی معنی، فقہ حنفی کے بانی،اس کی خصوصیات،بنیادی ماخذاور باب کا خلاصہ بیان کیا گیاہے (۲۴۸)۔دوسرے باب میں طہارت کے مباحث ہیں جیسے طہارت کے لغوی واصطلاحی معنی،اس کی ضرورت واہمیت ،اقسام،وضوکی فضیلت، اہمیت اور فرضیت، کانوں کا مسح،نواقضات وضو، بوسہ لینے اور چھونے سے وضو،شک کا وضو، سو جانے سے وضوکا ٹوٹنا، بہنے والا خون یا پیپ ،طہارت کبریٰ (غسل ،مباح، مستحب، غسل مسنون، غسل واجب، غسل کے فرائض، فرضیت غسل کے اسباب، التقائے ختنین، موزوں پر مسح، تیمم کے لغوی اصطلاحی معنی اور نتائج بحث ،نماز پر ابحاث بیان کی گئی ہیں جیسے فضیلت و اہمیت نماز، صلوٰۃ الوسطیٰ، نماز کی شرائط، ستر عورت، نماز کے اوقات، فضیلت اسفار، مکروہ اوقات، استقبال قبلہ، نیت، تکبیر تحریمہ، رفع الیدین ،نماز کے فرائض، قیام، ثناء، قرأت، فاتحہ خلف الامام، متابعت امام، رکوع، سجدہ، درود، دعا، خروج بصنعہ، وتر، وتر کی رکعات، رکوع سے پہلے قنوت، صلوٰۃ المسافر، صلوٰۃ الجمعہ، حالت سفر اور حالت جنگ میں نماز، خواتین اور نماز جمعہ، صلوٰۃ الجنا زہ، تکبیرات جنازہ، صلوٰۃ العیدین، تکبیرات تشریق، صلوٰۃ المریض اور نتائج بحث شامل ہیں۔فصول سوم میں روزہ کے مسائل جیسے روزہ کا لغوی واصطلاحی معنی و مفہوم، روزہ کی فرضیت و اہمیت، ماہ رمضان ،شک کا روزہ، سحری وافطاری میں تاخیر وتاجیل، افطار کاوقت، نواقضات روزہ کے مسائل ،زکوٰۃ کے مسائل جیسے زکوٰۃ کے لغوی واصطلاحی معنی و مفہوم ،زکوٰۃ کی اہمیت وفرضیت، نابالغ کی زکوٰۃ، نصاب پر سال گزرنا، مقدار زکوٰۃ، زیورات اونٹ، گائے، بھیڑ وبکری پر زکوٰۃ، زرعی اجناس، عشر، مصارف زکوٰۃ کے مسائل بیان کیے گئے ہیں۔فصل سادس میں حج کے مسائل جیسے حج کی اقسام، تلبیہ، شکار کی حرمت، سعی صفا مروہ، قربانی اور طواف (۲۴۹) ۔تیسرے باب میں معاملات کا بیان ہے جیسے بائع اور مشتری کا اختلاف، خراج والی زمین کی بیع، بیع مصراۃ، احتکار، ربا کے لغوی واصطلاحی معنی ،اس کی اقسام، ربا کی حرمت کا بیان ہے۔ فصل دوم میں مناکحات کے مسائل جیسے نکاح، محرمات نکاح، دو بہنوں کو ایک نکاح میں اکٹھا کرنا، مدبرہ، ساس سے نکاح کی حرمت، خوشی کے موقع پر دف بجانا، رضاعت، رضاعت کی مدت، حرمت متعہ، حق مہر، مہر مثل، طلاق کا لغوی واصطلاحی معنی ،طلاق کی اقسام، طلاق ثلاثہ، حلالہ کی شرعی حیثیت، خلع، ایلا اور عدت کے مسائل بیان کیے گئے ہیں۔فصل سوم میں وراثت کے مسائل جیسے علم الفرائض ترکہ کے حقوق، موانع ارث، تمام خونی رشتہ داروں کے

toobaa-elibrary.blogspot.com

احوال، پھوپھی اور خالہ کا حصہ، ماں اور دادہ کا حصہ شامل بحث ہیں۔فصل چہارم میں الصید والذبائح کے مسائل جیسے ذبح اضطراری، کتے کا شکار کرنا مچھلی کا ذبح کا بیان ہے(۲۵۰)۔چوتھے باب میں حدود و قصاص کے مسائل جیسے حد کی تعریف اورمساجد میں حدود کا قیام شامل بحث ہیں۔فصل دوم میں قتل کے مسائل جیسے دیت، عورت کی دیت،قصاص اور قصاص کی معافی شامل بحث ہیں۔فصل سوم میں چوری اور اس کا نصاب شامل بحث ہیں۔فصل ثالث میں زنا ،زانی کی سزا اور زنا کی وجہ سے حرمت مصاہرت جیسے مسائل ہیں۔فصل رابع میں قذف کے مسائل جیسے قذف کے معنی،قذف کی سزا،قذف کی اقسام اور غلام کا قذف پر ابحاث کی گئی ہیں۔فصل خامس میں شراب نوشی کے مسائل جیسے نشے میں شفاء نہیں،منہ سے شراب کی بووغیرہ (۲۵۱)۔

تبیان القرآن اور تیسیرالقرآن کے اسلوب و منہج کا تقابلی جائزہ

مقالہ نگار: **حافظ عبدالغفار** **نگرانِ مقالہ:** **ڈاکٹر ظہور اللہ الازہری،** ایسوسی ایٹ پروفیسر

رول نمبر: **۹** کالج آف شریعہ اینڈ اسلامک سائنسز منہاج یونیورسٹی

صفحات: **۲۴۰**

اجمالی خاکہ

مقالہ ہذا کے تین ابواب ،آٹھ فصول اور انیس مباحث ہیں۔پہلے باب میں مصنفین کے تعارف کا عنوان دیاہواہے۔فصل اول میں علامہ غلام رسول سعیدی کے تعارف میں نام ونسب،خاندانی پس منظر ،حصول علم، مسند تدریس ،بیعت وارادت اور تصانیف کا تعارف کرایا گیاہے۔دوسری فصل میں مولانا عبدالرحمن کیلانیؒ کے تعارف کے ضمن میں نام ونسب،ابتدائی تعلیم،فوج میں ملازمت، کتابت بطور پیشہ، قرآن کریم کی کتابت، تفسیرتیسیر القرآن ،حکومتی سطح پر حوصلہ افزائی ہے۔فصل سوم میں تفسیر تبیان القرآن اور اس کے امتیازات و خصائص بیان کیے گئے ہیں، تفسیر تیسیر اور امتیازات وخصائص ہیں(۲۵۲)۔دوسرے باب میں عبادات ومناکحات کے مباحث ہیں جیسے نمازکے جدید مسائل مثلاً ٹرین میں فرض نماز پڑھنے کا حکم اور اس پر جدید مفسرین کی آراء، ہوائی جہاز اور بحری جہاز میں نماز پڑھنے کا حکم، قطبین میں نماز کے احکام، لاؤڈ سپیکر کے استعمال کا شرعی حکم اور دور حاضر ،روزے مسائل جیسے طویل الاوقات و قطبین میں روزوں کا مسئلہ،روزوں میں ایک سے دوسرے ملک کا سفر، روزہ کی حالت میں انجکشن لگوانے کا حکم اور مختلف مفسرین کی آراء کو بیان کیاگیاہے۔مبحث سوم میں حج کے مسائل جیسے عورت کا محرم کے بغیر سفر کرنا،ہوائی جہاز میں احرام باندھنا، عورتوں کے مخصوص ایام کا مسئلہ،حج کے دوران تجارت کرنے اور روزی کمانے کا حکم کوبیان کیا گیاہے۔مبحث چہار میں زکوٰۃ کے مسائل جیسے بینک کی کاٹی ہوئی زکوٰۃ کا حکم،پرویڈنٹ فنڈ کا شرعی حکم اور بعض ضمنی مسائل ہیں۔فصل دوم مبحث اول میں مناکحات کے مسائل جیسے کتابی سے نکاح کا شرعی حکم،ٹیلی فون پر نکاح کا حکم، نظریہ یک زوجگی کا رد،مبحث دوم میں طلاق کے مسائل جیسے ایک مجلس میں دی گئی تین طلاق کا شرعی حکم، غصہ اور حمل میں طلاق کا حکم۔مبحث سوم میں حق مہر کی مقدارمیں دونوں مفسرین اور بعض جدید مفسرین کی آراء

toobaa-elibrary.blogspot.com

شامل بحث ہیں۔مبحث چہارم میں خاندانی اور عائلی مسائل کو بیان کیا گیاہے،ٹسٹ ٹیوب بے بی کا شرعی حکم،دم اور تعویذ گنڈوں سے علاج کا بیان شامل بحث ہے(۲۵۳)۔تیسرے باب میں بیوع کے مسائل جیسے رہن،انعقاد رہن،گروی رکھی ہوئی چیز کے بارے میں محمد نوراللہ نعیمی کا فتویٰ شامل بحث ہیں۔مبحث دوم میں بیع میں جدید تصورات کے مسائل جیسے قسطوں پر اشیاء کی خرید و فروخت کا شرعی حکم۔مبحث سوم میں رشوت اور سود کے مسائل شامل بحث ہیں۔مبحث چہارم میں بیمہ پالیسی اور انعامی بانڈز کا شرعی حکم شامل بحث ہیں۔فصل دوم میں متفرقات جیسے غیر مسلموں سے دوستی کا شرعی حکم ،مبحث دوم میں جنگی قیدیوں کے متعلق اسلامی ہدایات، مبحث سوم سرجری اور اعضاء کی پیوند کاری،مبحث چہارم میں پوسٹ مارٹم کے شرعی احکام،مبحث پنجم میں صالحین کی قبورپر مساجد بنانا اور شعائراللہ کی تعظیم جب کہ مبحث ششم میں ایصال ثواب کی شرعی حیثیت،ایصال ثواب سے متعلق قرآن وحدیث میں وضاحت اور دونوں مفسرین کا ایصال ثواب پر آراء کا تقابلی جائزہ پیش کیا گیا ہے (۲۵۴)۔

سید مودودی انسٹی ٹیوٹ منصورہ، لاہور

رسم عثمانی اور اس کی شرع حیثیت

مقالہ نگار:	**حافظ محمد سمیع اللہ**	**نگرانِ مقالہ:**	**پروفیسر ڈاکٹرحافظ محمد عبداللہ**
رول نمبر:	MP 0204-		شعبہ علوم اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی لاہور
صفحات:	۲۸۴	**ایکسیشن نمبر:**	۱۰۹۔۲۳۳ س م۔ر

اجمالی خاکہ

پہلے رسم عثمانی سے قبل عربی رسم الخط کے خصائص اور علم الرسم کا تعارف شامل بحث ہے۔فصل اول میں قبل از اسلام اہل عرب میں کتابت کا وجود ،خط عربی کی بنیاد کے متعلق مختلف آراء کا تحقیقی جائزہ، خطوط سامیہ کے حوالے سے خط عربی کا تعین،سامی خطوط کی اقسام، عرب رواۃ کے نزدیک خط عربی کا سلسلہ نسب، دریافت شدہ عربی نقوش کا تعارف، حجاز مقدس میں عربی رسم الخط کی آمد اور علاقہ حجاز میں کتابت داخل کرنے والے افراد کا بیان ہے ۔فصل دوم میں رسم کی لغوی واصطلاحی ابحاث جیسے بلحاظ لغت رسم کے ارتقائی مدارج، مختلف زبانوں میں رسم کا معنی اور اصطلاحی تعریف،رسم کی اقسام جیسے عروضی،املائی،عثمانی (۲۵۵)۔دوسرے میں کتابت قرآن کے ادوار ثلاثہ کا بیان ہے۔عہد رسالت میں کتابت قرآن شواہد، کاتبین وحی کی تعداد اور ان کے اسماء گرامی، عہد رسالت میں کتابت قرآن کی کیفیت، عہد رسالت میں کتابت قرآن کے لیے مستعمل اشیاء اور ان کی تحقیق اور عہد رسالت ﷺ میں ”بین اللوحین“ عدم کی وجوہات کا بیان ہے۔فصل دوم میں عہد صدیقی میں تحریروکتابت سے واقفیت کے دلائل، عہد صدیقی میں جمع وکتابت قرآن،اول جامع قرآن اور حضرت زید بن ثابتؓ کے قول ”فقدت آیۃ“ کی تحقیق شامل بحث ہیں۔تیسری فصل میں خلافت عثمانؓ میں جمع وکتابت قرآن کا بیان ہے۔جیسے خلافتِ عثمانؓ میں کتابت قرآن ، جمع عثمانی کے اسباب ومحرکات، قراء ات کا بنیادی اختلاف اور اس کی صورتیں،اہل شام اور عراق کے مابین اختلاف اور حضرت

toobaa-elibrary.blogspot.com

حذیفہؓ کا رد عمل، حضرت عثمانؓ کی صحابہ کرامؓ سے مشاورت اور اجماع صحابہ، کتابت مصاحف کے لیے حضرت عثمانؓ کی قائم کردہ کمیٹی، عہد عثمانی کے جامعین کا مختصر تعارف،کتابت مصاحف میں حضرت عثمانؓ کا منہج، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا اختلاف اور ان کی رضا مندی،مصاحف صحابہؓ اور ان کی حقیقت، صحابہؓ سے منقول قراء ات آئمہ سبعہ کا جدول، احراق صحف کا حکم اور جمع صدیقی اور عثمانی میں فرق شامل بحث ہیں(۲۵۶) ۔تیسرے باب میں مصاحف عثمانیہ ان کے اختلاف اور اس کے اسباب کا بیان ہے۔پہلی فصل میں مصاحف عثمانیہ کی تعداد جیسے مصاحف عثمانیہ کی تعداد میں راجح قول اور اس کی وجوہات، ان کی تاریخ، تاشقند میں موجود مصحف عثمانی کی تاریخ، مصحف عثمانی در مشہد حسینی،مصحف خاص، مصحف مدنی، مصحف مکی، مصحف شامی،حضرت عثمانؓ کی طرف منسوب دیگر مصاحف، مصاحف عثمانیہ میں مستعمل خط کتابت شامل بحث ہیں۔فصل سوم میں رسم مصحف اور اختلاف قرأت کا بیان ہے۔اس میں گولڈ زیہر کے اعتراضات اور ان کے جوابات، آرتھر جیفری کا اشکال اور اس کا جواب، قراء ات کے ارکان ثلاثہ میں رسم عثمانی کا مقام زیر بحث ہیں(۲۵۷)۔چوتھے باب میں رسم عثمانی کے قواعد ورموز کا بیان ہے۔فصل او ل میں رسم عثمانی کے قواعد ستہ جیسے قاعدہ اول حذف، اقسام حذف ، حذف الالف کی جملہ اقسام، حذف الواؤ کی اقسام، حذف الیاء کی اقسام،حذف اللام شامل بحث ہیں ،قاعدہ دوم زیادت، اقسام، زیادت الف، یاء ،واؤ کی اقسام مواضع اور اصول کا بیان ہے۔قاعدہ سوم میں بدل، قاعدۂ بدل کے مواضع، ابدال الف اور اس کی صورتیں ابدال نون،تنوین،تاءِ تانیث کا بیان ہے۔قاعدہ چہارم میں وصل وفصل ،مقامات وصل اور اس کے اصول، الفاظ فصل اور ان کی تحقیق۔قاعدہ پنجم الھمز، رسم عثمانی میں رسم ہمزہ کی تحقیق، انواع ہمزہ، ہمزہ مبتدأۃ کے احکام،ہمزہ متوسط اور متفرقہ کے احکام۔قاعدہ ششم احتمال قراء تیں شامل بحث ہیں۔فصل دوم میں رسم عثمانی کے رموز وفوائد جیسے ممکنہ قراء ات متنوعہ کا کلمۂ واحد میں اجتماع، اصل حرکت کی وضاحت، بعض دیگر فصیح لغات کی شمولیت، ایک سے زائد معانی کا علم، مخفی اور پوشیدہ معانی کی طرف رہنمائی، اللہ کے رسول ﷺ سے اتصال سند کا ذریعہ، اہل کتاب کی تحریفات سے حفاظت کا ذریعہ جب کہ فصل سوم میں علم الرسم العثمانی کا نشو و ارتقاء جیسے امصار اسلامیہ میں اجلہ علماء رسم، مدینہ منورہ، علمائے بصرہ، علمائے کوفہ، شام کے آئمہ رسم ، تالیفات علم العثمانی ،پہلی تا دسویں صدی ہجری اور اس کے بعد کی تالیفات اور فہرست مخطوطات زیر بحث ہیں(۲۵۸)۔پانچویں باب میں رسم عثمانی کی تشریعی مقام کا بیان ہے۔فصل اول میں رسم عثمانی کی توقیف، نظریہ توقیف کے مخالفین، نظریہ توقیف کے معنی، رسول کی طرف سے رسم قرآنی تقرر، اشارۃ النص سے رسم عثمانی کی توقیفیت کا ثبوت، دور صدیقی وعثمانی میں میں عہد نبوی کے مطابق رسم کا انتخاب ،بعض کلمات کا مختلف مقامات میں مختلف الرسم ہونا اور عصر حاضر کے علماء کا فتویٰ شامل بحث ہے۔فصل دوم میں رسم عثمانی کا التزام اور اس کی ضرورت کابیان ہے۔اس میں رسم عثمانی کے التزام وعدم التزام کے بارے مواقف ثلاثہ جیسے نظریہ اول رسم عثمانی کے عدم التزام کا وجوب، علامہ زرکشی کے موقف کی تحقیق، نظریہ دوم رسم عثمانی کا جواز عدم التزام، رسم عثمانی کے متجدد مخالفین، عبدالعزیز فہمی المصری، ابن الخطیب محمد محمد عبدالطیف، نظریہ سوم رسم عثمانی کا التزام اور دور حاضر میں اس کی ضرورت ،مذاہب اربعہ میں رسم عثمانی کا التزام، امام مالک، مسالک کا بیان ، التزام رسم پر اقوال سلف، اس کی وجوہ ترجیح، دور جدید کے علماء کے فتاویٰ جات، عجمی لغات میں کتابت مصحف اور اس کا حکم، علماء دیوبند کے فتاویٰ جات اور

toobaa-elibrary.blogspot.com

رسم عثمانی سے اختلاف اور اس کے انکار کا حکم جب کہ فصل سوم میں رسم عثمانی پر ہونے والے شبہات کا نقد وتجزیہ شامل بحث ہے جیسے چند استشراقی کتب کا تعارف، حضرت عثمانؓ کی طرف منسوب قول " ان فیہ لحناً وسنقیمہ العرب" کی تنقیح وتنقید، حجاج بن یوسف کی طرف "مصحف" میں گیا۔رہ حروف بدلنے کا منسوب قول اور اس کی حقیقت،حضرت عائشہؓ کی طرف " مصحف میں کُتاب کی غلطی سے متعلق قول اور اس کی تحقیق" حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے منسوب چند اختلافی اقوال اور ان کی حقیقت ،مصادر ومراجع اور چند مفید نمونے زیر بحث ہیں(۲۵۹)۔

تفسیر قرآن میں علم الوجوہ والنظائر کی ضرورت واہمیت

مقالہ نگار:	ضیاء الرحمن	**نگرانِ مقالہ:**	**پروفیسر ڈاکٹرخورشید الحسن رضوی**
رول نمبر:	MP 0204-		شیخ زاید اسلامک سنٹر جامعہ پنجاب، لاہور
صفحات:	۱۶۷	**ایکسیشن نمبر:**	۱/۵۷۴ـ۲۳۰ض ی۔ت

اجمالی خاکہ

مقالہ میں تین ابواب ہیں۔پہلے باب علم الوجوہ والنظائر کے تعارف، علم الوجوہ والنظائر ،لغوی واصطلاحی واضح کیا گیاہے۔فصل دوم میں قرآن میں وجوہ والنظائر کی حیثیت کا تعین تین مباحث میں واضح کیاگیا ہے۔مبحث اول میں اشتراک لفظی،انکار واثبات کے دلائل(عقلی ونقلی)،مختلف زبانوں میں اشتراک لفظی کی مثالیں، قرآن میں اشتراک لفظی کا وقوع، مشترک الفاظ کی تاویل کے اصول، مبحث دوم میں مجاز ،لغت میں مجاز کا وقوع، قرآن کریم میں مجاز کا ورود شامل بحث ہے (۲۶۰)۔دوسرے باب میں علم الوجوہ والنظائر کا آغاز وارتقاء اور اس پر تحریری سرمایہ شامل بحث ہیں(۲۶۱) ۔تیسرے باب میں علم وجوہ والنظائر کی تفسیر قرآن میں ضرورت واہمیت شامل بحث ہیں(۲۶۲)۔

تفسیر انوار البیان کا منہج واسلوب،ایک تحقیقی جائزہ

مقالہ نگار:	**محمد اکرم**	**نگرانِ مقالہ:**	**ڈاکٹر حافظ محمد عبداللہ**،شیخ زایداسلامک سنٹر
رول نمبر:	۰۶۰۷		پنجاب یونیورسٹی ،لاہور
صفحات:	۱۸۲	**ایکسیشن نمبر:**	۰۹ـ۲۳۸

اجمالی خاکہ

پہلی فصل میں مولانا بلند شہری کے حالات بیان ،آپ کے خاندان ،علاقے کا تعارف ،حصول علم کے لیے آپ کی جدوجہداور اساتذہ کا تعارف شامل بحث ہے۔دوسری فصل میں مولانا بلند شہری کے علمی وادبی کارناموں، مشہور تلامذہ اور معروف تصنیفات کا تعارف دیا گیا ہے۔اکابر ومعاصرین کی آراء کو ذکر کیا گیاہے (۲۶۳)۔تفسیر انوار البیان

toobaa-elibrary.blogspot.com

کاتعارف،فصل ثانی مذکورہ تفسیر کے اسلوب و منہج کے متعلق ہے اس باب میں شیخ کے تفسیر لکھنے کا انداز اور نمایاں ترین پہلوؤں کو اجاگر کیا گیاہے۔فصل ثالث میں میں دیگر اردو تفاسیر سے ممتاز کرنے والی خصائص وامتیازات کا تعارف کروایا گیاہے جب کہ فصل چہارم میں تفسیر انوار البیان کے مصادر ومراجع ذکر کیے گئے ہیں نیز تفسیر میں ان مصادر ومراجع سے استفادہ والے مقامات میں سے بطور مثال ایک ایک مقام کی نشان دہی بھی کر دی گئی ہے(۲۶۴) ۔تیسرے باب میں تفسیر" انوار البیان" کے تفصیلی مضامین سے متعلق پانچ فصول ذکر کی گئی ہیں۔فصل اول میں عبادات، فصل دوم میں معاملات، فصل سوم میں معاشرت جب کہ فصل چہارم میں اخلاقیات سے متعلقہ تفصیلی مضامین ذکر کرنے کے ساتھ ساتھ فصل پنجم میں متفرق مضامین کے ضمن میں رضاعت کے مسائل،قسم وکفارۂ قسم کے مسائل اور فرق باطلہ کی تردید وغیرہ پر کلام کیا گیا ہے(۲۶۵)۔

عربی لغت سے استدلال، اردو تفسیری ادب کے رجحانات کاتقابل

محقق:	**حافظ شہباز**	**سپروائزر:**	**ڈاکٹرشبیر احمد منصوری**
رولنمبر:	۰۳۔۱۱		یونیورسٹی آف پنجاب ،لاہور
صفحات:	۵۷۹	**ایکسیشن نمبر:**	۰۹۔۲۳۸ ش ہ۔ع

اجمالی خاکہ

مقالہ چھ ابواب اور انتیس فصول پر مشتمل ہے۔پہلا باب عربی لغت سے تفسیر کی ضرورت و حیثیت ہے۔عربی لغت،فصل دوم میں عربی لغت سے تفسیر القرآن عہد صحابہ میں، فصل سوم میں عربی لغت سے تفسیر القرآن عہد تابعین،فصل چہارم میں کتب حدیث کے ابواب التفسیر اور تفسیر القرآن باللغۃ،فصل پنجم آئمہ دین اور مختلف مکاتب فکر کا تفسیر القرآن میں عربی لغت سے استدلال جب کہ فصل ششم میں عربی لغت سے استدلال اور قدیم وجدید مفسرین کا موقف شامل بحث ہیں(۲۶۶)۔دوسراباب عربی لغت سے تفسیر کے قوائد و ضوابطہیں۔اس باب کی سات فصول ہیں۔ پہلی فصل میں مشہوراور زیادہ فصیح معنی کو ترجیح ،فصل دوم میں قرآن امی لوگوں سے مخاطب ہوا،فصل سوم قرآن کریم کو جدید اصطلاحات پر محمول کرنا،فصل چہارم معانی کے استنباط کا قاعدہ اور الفاظ کا مفہوم لغت عرب کے مطابق، فصل پنجم اور ششم میں اسم تفضیل کا استعمال اور علم صرف کی معرفت جب کہ فصل ہفتم میں شرعی، لغوی اور عرفی معانی کے اختلاف میں ترجیح کے اصول شامل بحث ہیں (۲۶۷)۔ تیسراباب عربی لغت سے استدلال کا مثبت رجحان شامل بحث ہے۔عربی لغت سے استدلال ،مثبت رجحان کا معنی ومفہوم،فصل دوم میں عربی لغت سے استدلال کے مثبت رجحان کا تاریخی پس منظر جب کہ فصل سوم میں مثبت رجحان کے اردو تفسیری ادب کا تجزیاتی وتقابلی مطالعہ شامل بحث ہے(۲۶۸)۔چوتھا باب عربی لغت سے استدلال کا فراہی مکتب فکر اور مثبت رجحان کے تفسیری ادب میں تسامحات ، عربی لغت سے استدلال اور فرا ہی مکتب فکر،فصل دوم میں فراہی مکتب فکر کی لغوی تسامحات کی نشان دہی جب کہ فصل سوم میں مثبت رجحان کے تفسیری ادب میں تسامحات شامل بحث ہیں(۲۶۹)۔باب پنجم عربی لغت سے استدلال کا منفی رجحان

toobaa-elibrary.blogspot.com

پر مشتمل ہے۔اس باب کی سات فصول ہیں۔پہلی فصل میں قرآن مجید سے مرادی معنی کی عدم تعیین،فصل دوم میں حدیث و سنت کو تعیین معنی میں نظر انداز کرنا، فصل سوم میں شرعی اصطلاحات اور شرعی معنی کی عدم تعیین،فصل چہارم میں سیاق وسباق کو ملحوظ نہ رکھنا، فصل پنجم میں لغت ،فہم عرب اور عہد نزول قرآن کے معانی الالفاظ کا عدم لحاظ،فصل ششم میں حقیقی اور مجازی معنی مراد لینے کے اصول سے انحراف جب کہ فصل ہفتم میں قلیل الاستعمال اور شاذ معنی مراد لیناشامل بحث ہیں(۲۷۰)۔باب ششم عربی لغت سے استدلال اور تفسیر بالرآی ہے۔عربی لغت سے استدلال اور تفسیر بالرآی المحمود،فصل دوم میں لغت سے استدلال اور تفسیر بالرآی المذموم جب کہ فصل سوم لغت سے استدلال اور التفسیر العقلی شامل بحث ہیں(۲۷۱)۔

أحکام القرآن للجصاص کا تفسیری منہج۔تحقیقی مطالعہ

مقالہ نگار: **فریحہ انجم** **نگران مقالہ:** **ڈاکٹر جمیلہ شوکت** پروفیسر ایمیریٹس شعبہ علوم اسلامیہ

رول نمبر: ۰۳ جامعہ پنجاب ،لاہور

صفحات: ۲۷۱ ایکسیشن نمبر: ۳۔۲۳۹ ف ر۔ا

اجمالی خاکہ

مقالہ میں چارابواب ہیں۔ابو بکر الجصاص کے عہد کی مذہبی، علمی اور فکری،فصل دوم میں علامہ ابو بکر الجصاص کے تعارف،حالات وخدمات،تعلیم وتربیت،مسلک ونظریات، تصانیف، اوصاف حمیدہ اور مقام ومرتبہ جب کہ تیسری فصل میں تفسیر کی ضرورت واہمیت اور اس کے ارتقاء کے بعد صدر اول سے لے کر عصر حاضر تک لکھی جانے والی أحکامی تفاسیر کا جائزہ لیا (۲۷۲)۔تفسیر احکام القرآن للجصاص ،ماخذ اور اسلوب بیان کا ذکر ہے۔أحکام القرآن للجصاص کے ماخذ جب کہ دوسری فصل أحکام القرآن للجصاص کے اسلوب بیان میں صرفی ونحوی بحث ،زبان وبیان اور مخالفین سے طرز استدلال شامل بحث ہے (۲۷۳)۔تیسرا باب أحکام القرآن للجصاص کے فقہی اسلوب پر مفصل بحث ہے۔أحکام عبادت، أحکام القرآن للجصاص کا اسلوب ،دوسری فصل میں أحکام معاملات میں علامہ جصاص کا منہج جب کہ تیسری فصل میں أحکام مناکحات میں علامہ جصاص کے اسلوب کابیان ہے(۲۷۴)۔ چوتھا أحکام القرآن للجصاص ،أحکامی تفاسیر پر اثرات کا جائزہ ہے۔منتخب عربی تفاسیر پر اثرات جب کہ دوسری فصل میں منتخب اردو تفاسیر پر اثرات کا جائزہ ہے (۲۷۵)۔

"قرآن مجید مذکور ارضی وسماوی نعمتیں"
عصری انکشافات کی روشنی میں حکمتوں اور فوائد کا مطالعہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

مقالہ نگار: نجمہ پروین **نگران مقالہ:** ڈاکٹر آسیہ شبیر منصوری

رول نمبر: ۲۵۴۹ **صفحات:** ۳۲۸

ایکسیشن نمبر: ۸۔۲۳۹ ن ج۔ق

اجمالی خاکہ

اسلام کا تصور کائنات، تخلیق کائنات کا اسلامی تصورجب کہ فصل دوم میں کائنات اور انسان کا باہمی تعلق شامل بحث ہیں (۲۷۶)۔دوسرے باب قرآن مجید میں مذکور نعمتیں شامل بحث ہیں۔پہلی فصل میں سماوی نعمتیں جبکہ دوسری فصل میں ارضی نعمتیں زیر بحث ہیں (۲۷۷)۔تیسرا باب نعمتوں کے ساتھ انسانی رویے شامل بحث ہیں۔پہلی فصل قابل تعریف رویہ یعنی مؤمنانہ رویہ جب کہ دوسری فصل قابل مذمت رویہ یعنی ملحدانہ،مشرکانہ ،کافرانہ اور منافقانہ رویہ زیر بحث ہے(۲۷۸)۔چوتھا باب قرآن مجید میں نعمتوں کے تذکرے کا مقصد وحکمت شامل بحث ہے۔ اصلاح ایمان و عقیدہ جب کہ فصل دوم میں اصلاح اعمال زیر بحث ہیں(۲۷۹)۔

جی سی یونیورسٹی ،لاہور

تفسیر ضیاء القرآن کے فقہی مباحث

مقالہ ایم فل علوم اسلامیہ جی سی یونیورسٹی، لاہور سیشن ۰۹۔۲۰۰۵ء

مقالہ نگار: ضیغم عباس **نگران مقالہ:** ڈاکٹر ہمایوں عباس چیئر پرسن عربی و علوم اسلامیہ

رول نمبر: BH-05-171 **صفحات:** ۲۱۲

اجمالی خاکہ

مولانا الازہری کے تعارف پر محیط ہے۔ پس منظر، سیر وسوانح اور تفسیر ضیاء القرآن کا تعارف شامل بحث ہے(۲۸۰)۔دوسرا باب عبادات جیسے طہارت ،نماز، زکوٰۃ، روزہ اورحج کے احکام و مسائل پر مشتمل ہے(۲۸۱)۔باب سوم معاملات جیسے اسلامی نظام معیشت،وراثت کے احکام ومسائل، اسلامی نظام معاشرت، سزاؤں سے متعلق مسائل اور داخلی اور خارجی اصول سیاست وغیرہ پر مشتمل ہے(۲۸۲)۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

toobaa-elibrary.blogspot.com

حوالہ جات باب دوم

۱۔ سید عبدالقادر آزاد، حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ بحیثیت مفسر قرآن، تحقیقی مقالہ برائے پی ایچ ڈی جامعہ پنجاب ۱۹۸۷ء، زیر نگرانی پروفیسر امان اللہ خان ، ص ۱۔۱۲۳

۲۔ سید عبدالقادر آزاد ، حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ بحیثیت مفسر قرآن، ص ۱۲۴۔۱۶۴

۳۔ سید عبدالقادر آزاد، ص ۱۶۵۔۲۲۴

۴۔ سید عبدالقادر آزاد، ص ۲۲۵۔۲۷۶

۵۔ سید عبدالقادر آزاد، ص ۲۷۷۔۳۲۵

۶۔ سید عبدالقادر آزاد، ص ۳۲۶۔۳۳۹

۷۔ سید عبدالقادر آزاد، ص ۳۴۰۔۴۸۷

۸۔ سید عبدالقادر آزاد، ص ۴۸۸۔۵۶۰

۹۔ سید عبدالقادر آزاد، ص ۵۶۱۔۶۳۴

۱۰۔ محمود اختر، حافظ، تدوین قرآن پر مستشرقین کے اعتراضات کا محققانہ جائزہ، ص ۴۳۔۶۸

۱۱۔ محمود اختر، حافظ، ص ۶۹۔۹۱

12۔ محمود اختر، حافظ، ص ۶۹۔۹۱

۱۱۔ محمود اختر، حافظ، ص ۶۹۔۹۱

۱۱۔ محمود اختر، حافظ، ص ۶۹۔۹۱

۱۱۔ محمود اختر، حافظ، ص ۶۹۔۹۱

۱۱۔ محمود اختر، حافظ، ص ۶۹۔۹۱

۱۱۔ محمود اختر، حافظ، ص ۶۹۔۹۱

۱۱۔ محمود اختر، حافظ، ص ۶۹۔۹۱

۱۱۔ محمود اختر، حافظ، ص ۶۹۔۹۱

۱۱۔ محمود اختر، حافظ، ص ۶۹۔۹۱

۱۱۔ محمود اختر، حافظ، ص ۶۹۔۹۱

۱۱۔ محمود اختر، حافظ، ص ۶۹۔۹۱

۱۲۔ سید ازکیا ہاشمی، امام بغویؒ کی خدمات تفسیر وحدیث تحقیقی جائزہ، ۱۹۹۱ء، زیر نگرانی پروفیسر ڈاکٹر جمیلہ شوکت ، ص ۲۱۔۶۷

۱۳۔ سید ازکیا ہاشمی، امام بغویؒ کی خدمات تفسیر وحدیث تحقیقی جائزہ، ص ۶۸۔۱۲۰

۱۴۔ سید ازکیا ہاشمی،، ص ۱۲۱۔۲۲۶

۱۵۔ سید ازکیا ہاشمی،، ص ۲۲۷۔۳۲۹

۱۶۔ سعد صدیقی، محمد، علمِ تفسیر میں مولانا محمد ادریس کاندھلوی کی خدمات جامعہ پنجاب ۱۹۹۳ء، زیرِ نگرانی ڈاکٹر ثمر فاطمہ مسعود، ص ۴۵۔۱۳۸

۱۷۔ سعد صدیقی، محمد، علمِ تفسیر میں مولانا محمد ادریس کاندھلوی کی خدمات (تنقیدی و تقابلی جائزہ)، ص ۱۳۹۔۱۸۷

۱۸۔ سعد صدیقی، محمد، ص ۱۸۸۔۲۳۳

۱۹۔ سعد صدیقی، محمد، ص ۲۳۴۔۳۳۸

۲۰۔ سعد صدیقی، محمد، ص ۳۳۹۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

۲۱۔ پروفیسر چوہدری عبدالحفیظ، امام ابن تیمیہؒ کا تفسیری منہج، جامعہ پنجاب ۱۹۹۶ء، زیر نگرانی پروفیسر ڈاکٹر خالد علوی، ص۱۔۶۲

۲۲۔ پروفیسر چوہدری عبدالحفیظ، امام ابن تیمیہؒ کا تفسیری منہج، ص۶۳۔۹۶

۲۳۔ پروفیسر چوہدری عبدالحفیظ، ص۹۷۔۱۶۶

۲۴۔ پروفیسر چوہدری عبدالحفیظ، ص۱۶۷۔۲۴۰

۲۵۔ پروفیسر چوہدری عبدالحفیظ، ص۲۴۱۔۳۸۹

۲۶۔ پروفیسر چوہدری عبدالحفیظ، ص۳۹۰۔۴۳۳

۲۷۔ پروفیسر چوہدری عبدالحفیظ، ص۴۳۴۔۶۳۷

۲۸۔ پروفیسر چوہدری عبدالحفیظ، ص۶۳۸۔۶۷۲

۲۹۔ پروفیسر چوہدری عبدالحفیظ، ص

۳۰۔ طاہر ، قاری، محمد، پروفیسر ، پاکستان میں علمِ تجوید و قرأت(ماضی حال اور مستقبل) (جلد اول)۱۹۹۷ء، زیرِ نگرانی ڈاکٹر جمیلہ شوکت، ص۱۔۴۹

۳۱۔ طاہر ، قاری، محمد، پروفیسر، پاکستان میں علمِ تجوید و قرأت(ماضی حال اور مستقبل)، ص۵۰۔۱۳۶

۳۲۔ طاہر ، قاری، محمد، پروفیسر ، ص۱۳۷۔۳۴۶

۳۳۔ طاہر ، قاری، محمد، پروفیسر ، ص۳۴۷۔۵۸۹

۳۴۔ طاہر ، قاری، محمد، پروفیسر ، ص۵۹۰۔۶۸۷

۳۵۔ طاہر ، قاری، محمد، پروفیسر ، ص۶۸۸۔۷۸۴

۳۶۔ قاسمی، دین، محمد، حافظ ، تفسیر مطالب الفرقان کا علمی و تحقیقی جائزہ(جلد دوم)، ۱۹۹۷ء، زیرِ نگرانی پروفیسر ڈاکٹر خالد علوی، ص۹۔۱۴۰

۳۷۔ قاسمی، دین، محمد، حافظ، تفسیر مطالب الفرقان کا علمی و تحقیقی جائزہ(جلد دوم)، ص۱۴۱۔۱۸۲

۳۸۔ قاسمی، دین، محمد، حافظ ، ص۱۸۳۔۲۳۳

۳۹۔ قاسمی، دین، محمد، حافظ ، ص۲۳۴۔۳۳۵

۴۰۔ قاسمی، دین، محمد، حافظ ، ص۳۳۶۔۴۱۳

۴۱۔ قاسمی، دین، محمد، حافظ ، ص۴۱۴۔۵۷۵

۴۲۔ قاسمی، دین، محمد، حافظ ، ص۴۷۶۔۵۳۴

۴۳۔ قاسمی، دین، محمد، حافظ ، ص۵۳۵۔۶۴۱

۴۴۔ قاسمی، دین، محمد، حافظ ، ص۶۴۲۔۷۴۴

۴۵۔ قاسمی، دین، محمد، حافظ ، ص۷۴۵۔۷۹۴

۴۶۔ قاسمی، دین، محمد، حافظ ، ص۷۹۵۔۸۹۶

۴۷۔ قاسمی، دین، محمد، حافظ ، ص۸۹۷۔۹۵۴

۴۸۔ قاسمی، دین، محمد، حافظ ، ص۹۵۵۔۱۰۱۳

۴۹۔ قاسمی، دین، محمد، حافظ ، ص۱

۵۰۔ قاسمی، دین، محمد، حافظ ، ص۳

۵۱۔ فاروقی، اسرائیل، محمد، حافظ، مذاہب باطلہ کے رد میں مؤلفین تفسیر ثنائی و حقانی کی کاوشیں ۲۰۰۳ء، زیرِ نگرانی ڈاکٹر جمیلہ شوکت، ص۱۔۱۵۵

toobaa-elibrary.blogspot.com

۵۲۔ فاروقی،اسرائیل،محمد،حافظ، مذاہب باطلہ کے رد میں مؤلفین تفسیر ثنائی و حقانی کی کاوشیں، ص۱۵۶۔۳۴۳

۵۳۔ فاروقی،اسرائیل،محمد،حافظ، ص۳۴۴۔۴۸۹

۵۴۔ فاروقی،اسرائیل،محمد،حافظ، ص ۴۹۰۔۶۱۶

۵۵۔ فاروقی،اسرائیل،محمد،حافظ، ص۶۱۷۔۷۰۸

۵۶۔ فاروقی،اسرائیل،محمد،حافظ، ص۷۱۸۔۱۰۲۴

۵۷۔ لکھوی،حمود،ح،حافظ محمد بن بارک اللہؒ کا تفسیر ی منہج،لاہور ۲۰۰۴ء،زیر نگرانی ڈاکٹر حمید اللہ عبد القادر،ص۱۹۔۱۰۰

۵۸۔ لکھوی،حمود،محمد،حافظ محمد بن بارک اللہؒ کا تفسیر ی منہج،ص۱۰۱۔۱۴۲

۵۹۔ لکھوی،حمود،محمد،ص۱۴۳۔۱۸۰

۶۰۔ لکھوی،حمود،محمد،ص۱۸۱۔۲۳۵

۶۱۔ لکھوی،حمود،محمد،ص۲۳۶۔۲۷۴

۶۲۔ لکھوی،حمود،محمد،ص۲۷۵۔۳۰۴

۶۳۔ فاروق حیدر،محمد، علوم القرآن اور ابن جوزیؒ، ۲۰۰۷ء، زیرِ نگرانپرفیسر ڈاکٹر محمد اکرم چوہدری، ص۱۔۴۹

۶۴۔ فاروق حیدر،محمد، علوم القرآن اور ابن جوزیؒ، ص۵۰۔۱۰۳

۶۵۔ فاروق حیدر،محمد، ص۱۰۴۔۱۹۲

۶۶۔ فاروق حیدر،محمد، ص۱۹۳۔۲۲۴

۶۷۔ فاروق حیدر،محمد، ص۲۲۵۔۲۴۲

۶۸۔ فاروق حیدر،محمد، ص۲۴۳۔۲۸۹

۶۹۔ فاروق حیدر،محمد، ص۲۹۰۔۳۵۴

۷۰۔ نور حبیب اختر، تفسیر مواہب الرحمن کا تحقیقی مطالعہ، ۲۰۰۷ء، زیر نگرانی ڈاکٹر حافظ محمود اختر، ص۱۔۵۷

۷۱۔ نور حبیب اختر، تفسیر مواہب الرحمن کا تحقیقی مطالعہ، ص۵۸۔۷۷

۷۲۔ نور حبیب اختر، ص۷۸۔۱۲۶

۷۳۔ نور حبیب اختر، ص۱۲۷۔۱۹۵

۷۴۔ نور حبیب اختر، ص۱۹۶۔۳۷۱

۷۵۔ نور حبیب اختر، ص۳۷۲۔۴۰۱

۷۶۔ نور حبیب اختر، ص۴۰۲۔۴۵۷

۷۷۔ عاصم نعیم،پاکستان کا اردو تفسیری ادب، رجحانات اور اثرات کا تحقیقی وتنقیدی مطالعہ، ۲۰۰۷ء، زیر نگرانی پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمود اختر، ص۱۔۴۳

۷۸۔ عاصم نعیم،پاکستان کا اردو تفسیری ادب، رجحانات اور اثرات کا تحقیقی وتنقیدی مطالعہ، ص۴۴۔۳۹۹

۷۹۔ عاصم نعیم، ۴۰۰۔۵۷۶

۸۰۔ عاصم نعیم، ص۵۷۷۔۵۹۸

۸۱۔ شہباز،محمد، برصغیر کی اہم کلامی تفاسیر اور تحریک استشراق ،ایک علمی و تحقیقی جائزہ، ۲۰۰۸ء، زیر نگرانپروفیسر ڈاکٹر حافظ محمود اختر، ص۱۔۳۱

۸۲۔ شہباز،محمد، برصغیر کی اہم کلامی تفاسیر اور تحریک استشراق ،ایک علمی و تحقیقی جائزہ، ص۳۳۔۴۵

۸۳۔ شہباز،محمد، ص۵۴۔۸۱

toobaa-elibrary.blogspot.com

۸۴۔ شہباز، محمد، ص۹۹۔۱۵۵

۸۵۔ شہباز، محمد، ص۱۵۶۔۲۲۷

۸۶۔ شہباز، محمد، ص۲۲۸۔۲۷۹

۸۷۔ شہباز، محمد، ص۲۸۰۔۳۵۷

۸۸۔ شہباز، محمد، ص ۳۵۸۔۴۰۴

۸۹۔ شہباز، محمد، ص۴۰۵۔۴۷۰

۹۰۔ اجمل، محمد،حافظ، قرآن کریم کانظام نقط و اعجام اور اس سے متعلقہ شبہات کا تحقیقی و تنقیدی، ۲۰۰۸ء، زیرنگرانی محمود اختر، ص ۱۔۴۲

۹۱۔ اجمل، محمد،حافظ، قرآن کریم کانظام نقط و اعجام اور اس سے متعلقہ شبہات کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ، ص۴۳۔۸۱

۹۲۔ اجمل، محمد،حافظ، ص۸۲۔۱۴۹

۹۳۔ اجمل، محمد،حافظ، ص۱۵۰۔۲۱۸

۹۴۔ اجمل، محمد،حافظ، ص۲۱۹۔۳۶۸

۹۵۔ اجمل، محمد،حافظ، ص۳۶۹۔۴۸۱

۹۶۔ عبداللہ، محمد،حافظ، قرآن مجید کا منہج تربیت اور عصری معاشرتی مسائل،لاہور۲۰۰۹ء، زیر نگرانی ڈاکٹر طاہرہ بشارت، ص۱۔۶۴

۹۷۔ عبداللہ، محمد،حافظ، قرآن مجید کا منہج تربیت اور عصری معاشرتی مسائل، ص۶۵۔۱۲۲

۹۸۔ عبداللہ، محمد،حافظ، ص۱۲۳۔۱۹۲

۹۹۔ عبداللہ، محمد،حافظ، ص۱۹۳۔۲۳۸

۱۰۰۔ عبداللہ، محمد،حافظ، ص۲۳۹۔۲۹۷

۱۰۱۔ عبداللہ، محمد،حافظ، ص۲۹۸۔۳۴۷

۱۰۲۔ فرحت عزیز، انسائیکلوپیڈیا آف اسلام لائیڈن میں قرآن کے مقالہ کا ناقدانہ جائزہ، ۲۰۰۹ء، زیر نگرانی پروفیسرڈاکٹر ثمر فاطمہ، ص۱۔۳۳

۱۰۳۔ فرحت عزیز، انسائیکلوپیڈیا آف اسلام لائیڈن میں قرآن کے مقالہ کا ناقدانہ جائزہ، ص۳۴۔۴۹

۱۰۴۔ فرحت عزیز، ص۵۰۔۷۲

۱۰۵۔ فرحت عزیز، ص۷۳۔۱۵۵

۱۰۶۔ فرحت عزیز، ص۱۵۶۔۲۰۸

۱۰۷۔ فرحت عزیز، ص۲۰۹۔۲۴۷

۱۰۸۔ فرحت عزیز،، ص۲۴۸۔۲۷۹

۱۰۹۔ فرحت عزیز، ص۲۸۰۔۳۲۹

۱۱۰۔ فرحت عزیز،ص۳۳۰۔۳۴۸

۱۱۱۔ نفرحت عزیز،ص۳۴۹۔۳۶۱

۱۱۲۔ عبدالرزاق گوندل، نواب صدیق حسن خان کا تفسیری منہج اور تفسیر ترجمان القرآن بلطائف البیان کا تفسیر ادب میں مقام،۲۰۰۹ء، زیر نگرانی پروفیسرڈاکٹرحافظ محمود اختر، ص۱۔۹۳

۱۱۳۔ عبدالرزاق گوندل، نواب صدیق حسن خان کا تفسیری منہج اور تفسیر ترجمان القرآن بلطائف البیان کا تفسیر ادب میں مقام، ص۹۴۔۱۶۳

toobaa-elibrary.blogspot.com

۱۱۴۔ عبدالرزاق گوندل، ص۱۶۴۔۳۳۲

۱۱۵۔ عبدالرزاق گوندل، ص۳۳۳۔

۱۱۶۔ ضیاء الرحمن،حافظ، تفسیر الکاشف۔ منہج و تفردات، ۲۰۱۱ء، زیر نگرانی، پروفیسرڈاکٹرحمیداللہ عبدالقادر، ص۱۔۲۱

۱۱۷۔ ضیاء الرحمن،حافظ، تفسیر الکاشف۔ منہج و تفردات، ص۲۲۔۱۱۴

۱۱۸۔ ضیاء الرحمن،حافظ، ص۱۱۵۔۲۳۶

۱۱۹۔ ضیاء الرحمن،حافظ، ص۲۳۷۔۳۰۲

۱۲۰۔ رانا زاہد محمود سیرت النبی ﷺ اور برصغیر کا تفسیری ادب۔۔۔تحقیقی وتقابلی مطالعہ، ۲۰۱۱ء، زیر نگرانی پروفیسرڈاکٹرحافظ محمود اختر،ص۱۔۲۳

۱۲۱۔ رانا زاہد محمود، سیرت النبی ﷺ اور برصغیر کا تفسیری ادب۔۔۔تحقیقی وتقابلی مطالعہ، ص۲۷۔۷۰

۱۲۲۔ رانا زاہد محمود، ص۷۴۔۱۵۵

۱۲۳۔ رانا زاہد محمود، ص۱۵۹۔۲۱۵

۱۲۴۔ رانا زاہد محمود، ص۲۱۸۔۲۸۱

۱۲۵۔ رانا زاہد محمود، ص۲۸۳۔۳۵۲

۱۲۶۔ رانا زاہد محمود، ص۳۵۶۔۴۳۵

۱۲۷۔ طاہرہ کوثر،آیات مخاصمہ،تفسیر حقانی اور معارف القرآن(مولانا کاندھلویؒ)کا تقابلی جائزہ،۱۹۹۹ء۔۲۰۰۱ء، زیر نگرانی ڈاکٹرمحمد سعد صدیقی، ص۱۔۲۸

۱۲۸۔ طاہرہ کوثر، آیات مخاصمہ، تفسیر حقانی اور معارف القرآن (مولانا کاندھلویؒ)کا تقابلی جائزہ، ص۲۹۔۱۱۶

۱۲۹۔ طاہرہ کوثر، ص۱۱۷۔۱۸۵

۱۳۰۔ طاہرہ کوثر،ص۱۸۶۔۳۱۶

۱۳۱۔ طاہرہ کوثر، ص۳۱۷۔۳۵۴

۱۳۲۔ طاہرہ کوثر، ص۳۵۵۔۴۱۴

۱۳۳۔ طاہرہ کوثر، ص۴۱۵۔۴۸۷

۱۳۴۔ شاہد نسیم، قرآن اور امن عالم کا قیام، ۲۰۰۲۔۰۴ء، زیر نگرانی ڈاکٹرمحمد سرور، ص۱۔۳۶

۱۳۵۔ شاہد نسیم، قرآن اور امن عالم کا قیام، ص۳۷۔۶۲

۱۳۶۔ شاہد نسیم، ص۶۳۔۱۷۳

۱۳۷۔ شاہد نسیم، ص۱۷۴۔۲۳۳

۱۳۸۔ شاہد نسیم، ص۲۳۴۔۵۶

۱۳۹۔ شاہد نسیم، ص۲۵۷۔۲۵۹

۱۴۰۔ نیّرہ افضل، تفسیر عثمانی کی خصوصیات،۲۰۰۲۔۰۴ء، زیر نگرانی محمد عبداللہ، ص۱۔۴۰

۱۴۱۔ نیّرہ افضل، تفسیر عثمانی کی خصوصیات، ص۴۱۔۹۴

۱۴۲۔ نیّرہ افضل، ص۹۵۔۱۸۸

۱۴۳۔ فرخ بتول ،حافظ، نسخ فی القرآن۔مستشرقین کانقطہ نظر تجزیاتی مطالعہ،(ii ۲۰۰۴ء، زیر نگرانی ڈاکٹرحافظ محمود اختر، ص۳۔۳۳

۔ فرخ بتول حافظ، نسخ فی القرآن۔مستشرقین کا نقطہ نظر تجزیاتی مطالعہ، ص۳۴۔۵۳

۱۴۴۔ فرخ بتول ،حافظ، ص۵۴۔۷۹

toobaa-elibrary.blogspot.com

۱۴۵۔ فرخ بتول ،حافظہ، ص۸۰۔۱۰۳

۱۴۶۔ فرخ بتول ،حافظہ، ص۱۰۴۔۱۲۸

۱۴۷۔ فرخ بتول ،حافظہ، ص۱۲۹۔۱۶۰

۱۴۸۔ فرخ بتول ،حافظہ، ص۱۶۱۔۱۸۹

۱۴۹۔ فرخ بتول ،حافظہ، ص۱۹۰۔۱۹۷

۱۵۰۔ مرتضیٰ، محمد، کتاب الحدود۔۔کنزالعمال۔ تخریج و تحقیق (حدیث نمبر ۱۲۹۴۷۔۱۳۰۲۸ تک)،(ii ۲۰۰۴ء، زیر نگرانی ڈاکٹرحمید اللہ عبدالقادر، ص۴۔۱۹

۱۵۱۔ مرتضیٰ، محمد، کتاب الحدود۔۔کنزالعمال۔ تخریج و تحقیق (حدیث نمبر ۱۲۹۴۷۔۱۳۰۲۸ تک)، ص۲۰۔۳۶

۱۵۲۔ مرتضیٰ، محمد، ص۳۷۔۷۴

۱۵۳۔ مرتضیٰ، محمد، ص۷۵۔۲۱۵

۱۵۴۔ ارشد علی، دلائل ختم نبوت۔۔۔اردو تفسیری ادب کا تحقیقی جائزہ،(ii ۲۰۰۴ء، زیر نگرانی ڈاکٹر محمد سعد صدیقی، ص۱۔۲۵

۱۵۵۔ ارشد علی، دلائل ختم نبوت۔۔۔اردو تفسیری ادب کا تحقیقی جائزہ، ص۲۶۔۵۸

۱۵۶۔ ارشد علی، ص۵۹۔۸۹

۱۵۷۔ ارشد علی، ص۸۰۔۸۶

۱۵۸۔ ارشد علی، ص ۸۷۔۱۰۹

۱۵۹۔ عقیلہ اسلم،حافظہ، استعاراتِ قرآنیہ۔۔۔تفسیری ادب کا مطالعہ، جامعہ پنجاب۲۰۰۵ء، زیر نگرانی ڈاکٹر محمد سعد صدیقی، ص۱۔۲۹

۱۶۰۔ عقیلہ اسلم،حافظہ، ص۳۰۔۴۹

۱۶۱۔ عقیلہ اسلم،حافظہ، ص ۵۰۔۱۵۶

۱۶۲۔ فرزانہ اسماعیل، قرآن اور بائبل میں تعلیمات جہاد وقتال۔۔تاریخی تناظر اور عصری صورت حال، ۲۰۰۵ء، زیر نگرانی ڈاکٹرغلام علی خان، ص۱۔۳۱

۱۶۳۔ فرزانہ اسماعیل، قرآن اور بائبل میں تعلیمات جہاد وقتال۔۔تاریخی تناظر اور عصری صورت حال، ص۳۲۔۶۹

۱۶۴۔ فرزانہ اسماعیل، ص۷۰۔۱۱۵

۱۶۵۔ فرزانہ اسماعیل، ص۱۱۶۔۱۵۳

۱۶۶۔ فرزانہ اسماعیل، ص۱۵۴۔۱۸۹

۱۶۷۔ ثناء ارشد مغل، اسلوب قرآن۔۔۔مستشرقین کا نقطہ ء نگاہ، ۲۰۰۶ء، زیر نگرانی ڈاکٹرحافظ محمود اختر، ص۱۔۴۷

۱۶۸۔ ثناء ارشد مغل، اسلوب قرآن۔۔۔مستشرقین کا نقطہ ء نگاہ، ص۴۸۔۱۰۳

۱۶۹۔ ثناء ارشد مغل، ص۱۰۶۔۱۶۱

۱۷۰۔ ثناء ارشد مغل، ص۱۶۱۔۲۱۵

۱۷۱۔ ثناء ارشد مغل، ص۲۱۶۔۳۱۵

۱۷۲۔ محمود احمد، آیات جہاد وقتال تشریحات وتعبیرات اور عصر حاضر، ۲۰۰۶ء، زیر نگرانی ڈاکٹرشبیر احمد منصوری، ص۱۔۴۷

۱۷۳۔ محمود احمد، آیات جہاد وقتال تشریحات وتعبیرات اور عصر حاضر، ص۵۱۔۱۰۶

۱۷۴۔ محمود احمد، ص۱۱۲۔۱۵۷

۱۷۵۔ محمود احمد، ص۱۶۱۔۲۲۱

۱۷۶۔ محمود احمد، ص۲۲۶۔۲۸۳

toobaa-elibrary.blogspot.com

۱۷۷۔ عابدہ شفاعت احمد، قرآن میں مذکور غذائی اشیاء کی حکمت۔۔تجزیاتی مطالعہ، ۲۰۰۷ء، زیر نگرانی ڈاکٹرطاہرہ بشارت، ص ا۔۱۲

۱۷۸۔ عابدہ شفاعت احمد، ص۱۳۔۱۰۷

۱۷۹۔ عابدہ شفاعت احمد، ص۱۰۸۔۱۲۸

۱۸۰۔ عابدہ شفاعت احمد، ص۱۲۹۔۱۵۹

۱۸۱۔ عابدہ شفاعت احمد، ص۱۶۰۔۱۹۳

۱۸۲۔ غلام نبی علوی، تفسیر صغیر(مرزا بشیر الدین محمود) کے تفردات۔تجزیاتی مطالعہ، ۲۰۰۷ء، زیر نگرانی ڈاکٹر غلام علی خان، ص ا۔۳۱

۱۸۳۔ غلام نبی علوی، تفسیر صغیر(مرزا بشیر الدین محمود) کے تفردات۔تجزیاتی مطالعہ، ص۲۳۔۵۶

۱۸۴۔ غلام نبی علوی، ص۵۷۔۱۶۰

۱۸۵۔ غلام نبی علوی، ص۱۶۱۔۲۴۶

۱۸۶۔ غلام نبی علوی، ص۲۴۷۔۳۱۲

۱۸۷۔ عطیہ شہناز، فضائل سورِ قرآن سے متعلق موضوع احادیث۔۔۔ایک تحقیقی مطالعہ، ۲۰۰۸ء، زیرنگرانی ڈاکٹرطاہرہ بشارت، ص ا۔۵۰

۱۸۸۔ عطیہ شہناز، فضائل سورِ قرآن سے متعلق موضوع احادیث۔۔۔ایک تحقیقی مطالعہ، ص۵۱۔۷۳

۱۸۹۔ عطیہ شہناز، ص۷۴۔۱۴۸

۱۹۰۔ عطیہ شہناز، ص۱۴۹۔۱۹۹

۱۹۱۔ الغاشیۃ ۸۸:۳

۱۹۲۔ راحیلہ بٹ، معاندینِ اسلام کا مطالعہء قرآن اور اس کے اثرات، ۲۰۰۹ء، زیر نگرانی ڈاکٹرغلام علی خان، ص ا۔۲۴

۱۹۳۔ راحیلہ بٹ، معاندینِ اسلام کا مطالعہء قرآن اور اس کے اثرات، ص۲۵۔۶۶

۱۹۴۔ راحیلہ بٹ، ص ۶۷۔۱۷۴

۱۹۵۔ راحیلہ بٹ، ص۱۷۵۔۱۹۲

۱۹۶۔ راحیلہ بٹ، ص۱۹۳۔۲۴۹

۱۹۷۔ شازیہ عبدالقادر، انسان سے ِقرآنی استفسارات۔استنباط واستدلال، ۲۰۰۹ء، زیر نگرانی ڈاکٹرمحمد سعد صدیقی، ص ا۔۳۲

۱۹۸۔ شازیہ عبدالقادر، انسان سے ِقرآنی استفسارات۔استنباط واستدلال، ص۳۳۔۱۶۳

۱۹۹۔ شازیہ عبدالقادر، ص۱۶۴۔۲۴۴

۲۰۰۔ شازیہ عبدالقادر، ص۲۴۵۔۲۸۸

۲۰۱۔ شازیہ عبدالقادر، ص۲۸۹۔۳۳۵

۲۰۲۔ مدیحہ سعید، تمثیلاتِ بائبل وقرآن۔تقابلی مطالعہ، ۲۰۱۰ء، زیر نگرانی ڈاکٹرغلام علی خان ، ص ا۔۲۹

۲۰۳۔ مدیحہ سعید، تمثیلاتِ بائبل وقرآن۔تقابلی مطالعہ، ص۳۰۔۶۷

۲۰۴۔ مدیحہ سعید، ص۶۸۔۱۲۵

۲۰۵۔ مدیحہ سعید ، تمثیلاتِ بائبل وقرآن۔تقابلی مطالعہ ، ص۲۱۳۔۲۳۹

۲۰۶۔ البقرۃ ۲:۲۶

۲۰۷۔ آمنہ سلیم، ذاتی صلاحیت کا استعمال قرآنی ونبوی حکمت، ۲۰۱۰ء، زیر نگرانی ڈاکٹرغلام علی خان، ص ا۔۴۳

۲۰۸۔ آمنہ سلیم، ص۴۳۔۱۱۱

۲۰۹۔ آمنہ سلیم، ص۱۱۲۔۱۴۲

toobaa-elibrary.blogspot.com

۲۱۰۔ آمنہ سلیم، ص۱۴۳۔۲۸۱

۲۱۱۔ المائدہ ۵:۱۰۵

۲۱۲۔ احزاب ۳۳:۲۱

۲۱۳۔ مسند احمد : ۶/۳۶۵۷

۲۱۴۔ شہزاد احمد، قرآن مجید میں مجاز کا استعمال (عبادات)، سیشن ۲۰۱۱-۱۳ء، زیر نگرانی ڈاکٹرحافظہ شاہدہ پروین، ص۱۔۳۲

۲۱۵۔ شہزاد احمد، قرآن مجید میں مجاز کا استعمال (عبادات)، ص۳۳۔۶۴

۲۱۶۔ شہزاد احمد، ص۶۵۔۹۲

۲۱۷۔ شہزاد احمد، ص۹۳۔۱۱۵

۲۱۸۔ عمران رفیق، نسخ فی القرآن۔مختلف نقطہ ہائے نگاہ کا جائزہ، ۲۰۱۱-۱۳ء، زیر نگرانی ڈاکٹرحافظ محمود اختر، ص۲۱۔۴۳

۲۱۹۔ عمران رفیق، نسخ فی القرآن۔مختلف نقطہ ہائے نگاہ کا جائزہ، ص۴۴۔۶۸

۲۲۰۔ عمران رفیق، ص۶۹۔۱۲۶

۲۲۱۔ عمران رفیق، ص۱۲۷۔۱۶۴

۲۲۲۔ عمران رفیق، ص۱۶۵۔۲۰۸

۲۲۳۔ طارق محمود ، پاکستانی معاشرہ کی اخلاقی صورتحال کا تجزیہ سورۃ المائدۃ، ۲۰۱۱-۱۳ء، زیر نگرانی پروفیسرڈاکٹرطاہرہ بشارت، ص۱۔۶۵

۲۲۴۔ طارق محمود ، پاکستانی معاشرہ کی اخلاقی صورتحال کا تجزیہ سورۃ المائدۃ ، ص۶۶۔۱۶۳

۲۲۵۔ طارق محمود ، ص۱۶۴۔۲۱۷

۲۲۶۔ طارق محمود ، ص۲۲۰۔۲۴۹

۲۲۷۔ طارق محمود ، ص۲۵۰۔۳۰۸

۲۲۸۔ ہاجرہ مریم، تصریف آیات (عقائد و ایمانیات)۔۔۔اسرار وحکم، ۲۰۱۲-۱۴ء، زیر نگرانی ڈاکٹر حافظ محمود اختر، ص۱۔۴۹

۲۲۹۔ ہاجرہ مریم ، ص۵۰۔۱۵۲

۲۳۰۔ ہاجرہ مریم، ص۱۵۳۔۲۷۸

۲۳۱۔ ہاجرہ مریم، ص۲۷۹۔۳۶۱

۲۳۲۔ عائشہ خان، تفسیر اضواء البیان۔۔۔اسلوب و منہج، ۲۰۱۳ء، زیر نگرانی پروفیسرڈاکٹر حافظہ شاہدہ پروین، ص۱۔۳۹

۲۳۳۔ عائشہ خان، تفسیر اضواء البیان۔۔۔اسلوب و منہج، ص۴۰۔۱۰۲

۲۳۴۔ عائشہ خان، ص۱۰۳۔۱۵۷

۲۳۵۔ عائشہ خان، ص۱۵۸۔۲۰۱

۲۳۶۔ عبدالقدوس درانی، تفسیر تبیان القرآن کے اعتقادی مباحث کا تحقیقی جائزہ، ۲۰۰۶-۰۸ء، زیر نگرانی ڈاکٹرمسعود احمد مجاہد،ص۱۔۲۶

۲۳۷۔ عبدالقدوس درانی، تفسیر تبیان القرآن کے اعتقادی مباحث کا تحقیقی جائزہ،ص۲۷۔۶۸

۲۳۸۔ عبدالقدوس درانی، ص۶۹۔۱۳۹

۲۳۹۔ عبدالقدوس درانی، ص۱۴۰۔۲۲۰

۲۴۰۔ غلام نبی قادری، سورۃ الاحزاب کے اعتقادی اور فقہی مباحث کا تحقیقی جائزہ (تفسیر ابن کثیر اور تفسیر مظہری ۲۰۰۶-۰۸ء، زیر نگرانی ڈاکٹرمسعود احمد مجاہد، ص۱۔۵۰

۲۴۱۔ غلام نبی قادری، ص۵۱۔۱۳۵

toobaa-elibrary.blogspot.com

۲۴۲۔ غلام نبی قادری، ص۱۳۶۔۲۱۴

۲۴۳۔ رمضان، محمد، آیات الاحکام میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے اقوال اور فقہ حنفی،۰۹۔۲۰۰۷ء، زیر نگرانی ڈاکٹر ظہور اللہ الازہری، ص۱۔۲۲

۲۴۴۔ رمضان، محمد، ص۲۳۔۱۴۶

۲۴۵۔ رمضان، محمد، ص۱۴۷۔۲۰۲

۲۴۶۔ رمضان، محمد، آیات الاحکام میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے اقوال اور فقہ حنفی، ص۲۰۳۔۲۶۲

۲۴۷۔ بخاری، کتاب العلم، حدیث ۷۱

۲۴۸۔ عبدالغفار، حافظ، جدید فقہی مسائل میں تبیان القرآن اور تیسیرالقرآن کے اسلوب و منہج کا تقابلی جائزہ، ۱۱۔۲۰۰۹ء، زیر نگرانی ڈاکٹر ظہور اللہ الازہری ، ص۱۔۲۹

۲۴۹۔ عبدالغفار، حافظ، ص۳۰۔۱۴۹

۲۵۰۔ عبدالغفار، حافظ، ص۱۵۰۔۲۳۹

۲۵۱۔ صحیح مسلم، کتاب العلم، ح ۱۰۳۷

۲۵۲۔ صحیح بخاری، کتاب الرھن، باب الرھن عند الیھودی، دار ابن کثیر، الیمامہ، بیروت۱۹۸۷ء، رقم الحدیث ۲۳۴۷

۲۵۳۔ سمیع اللہ، محمد، حافظ، رسم عثمانی اور اس کی شرعی حیثیت، ۰۴۔۲۰۰۲ء، زیر نگرانی پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد عبداللہ، ص۱۔۲۸

۲۵۴۔ سمیع اللہ، محمد، حافظ، رسم عثمانی اور اس کی شرعی حیثیت، ص۲۹۔۸۰

۲۵۵۔ سمیع اللہ، محمد، حافظ، ص۸۱۔۱۳۰

۲۵۶۔ سمیع اللہ، محمد، حافظ ، ص۱۳۱۔۱۰۵

۲۵۷۔ سمیع اللہ، محمد، حافظ، ص۱۰۶۔۲۷۵

۲۵۸۔ ضیاء الرحمن، تفسیر قرآن میں علم الوجوہ والنظائر کی ضرورت واہمیت، زیر نگرانی پروفیسر ڈاکٹر خورشید الحسن رضوی، ص۱۔۶۹

۲۵۹۔ ضیاء الرحمن، تفسیر قرآن میں علم الوجوہ والنظائر کی ضرورت واہمیت، ص۷۰۔۱۰۵

۲۶۰۔ ضیاء الرحمن، ص۱۰۶۔۱۵۰

۲۶۱۔ اکرم، محمد، تفسیر انوار البیان کا منہج واسلوب، ایک تحقیقی جائزہ، ۰۸۔۲۰۰۶ء، زیر نگرانی ڈاکٹر حافظ محمد عبداللہ، ص۱۔۵۳

۲۶۲۔ اکرم، محمد، تفسیر انوار البیان کا منہج واسلوب، ایک تحقیقی جائزہ، ص۵۵۔۱۱۸

۲۶۳۔ اکرم، محمد، ص۱۱۹۔۱۸۲

۲۶۴۔ شہباز، محمد، حافظ، عربی لغت سے استدلال، اردو تفسیری ادب کے رجحانات تقابلی و تجزیاتی مطالعہ، ۲۰۰۸ء ، زیر نگرانی ڈاکٹر شبیر احمد منصوری، ص۱۔۹۸

۲۶۵۔ شہباز، محمد، حافظ، عربی لغت سے استدلال، اردو تفسیری ادب کے رجحانات تقابلی و تجزیاتی مطالعہ، ص۹۹۔۲۱۱

۲۶۶۔ شہباز، محمد، حافظ ، ص۲۱۲۔۲۸۶

۲۶۷۔ شہباز، محمد، حافظ ، ص۲۸۷۔۳۷۲

۲۶۸۔ شہباز، محمد، حافظ ، ص۳۷۳۔۴۸۶

۲۶۹۔ شہباز، محمد، حافظ ، ص۴۸۷۔۵۷۹

۲۷۰۔ نجمہ پروین، قرآن مجید میں مذکور ارضی وسماوی نعمتیں، عصری اکتشافات۔حکمتوں اور فوائد کا مطالعہ، ۱۲۔۲۰۱۰ء، زیر نگرانی ڈاکٹر آسیہ شبیر منصوری، ص۱۔۶۵

۲۷۱۔ نجمہ پروین، قرآن مجید میں مذکور ارضی وسماوی نعمتیں، عصری اکتشافات کی روشنی میں حکمتوں اور فوائد کا مطالعہ ،ص۶۶۔۱۷۳

toobaa-elibrary.blogspot.com

۲۷۲۔ نجمہ پروین، ص۱۷۴۔۲۲۰

۲۷۳۔ نجمہ پروین، ص۲۲۱۔۳۰۵

۲۷۴۔ ضیغم عباس، تفسیر ضیاء القرآن کے فقہی مباحث، سیشن ۰۹۔۲۰۰۵ء، زیر نگرانی ڈاکٹر ہمایوں عباس، ص۱۔۵۷

۲۷۵۔ ضیغم عباس، تفسیر ضیاء القرآن کے فقہی مباحث، ص ۵۸۔۱۳۲

۲۷۶۔ ضیغم عباس، ص۱۳۳۔۲۱۲

باب سوم

ملتان ڈویژن میں علوم القران و تفسیرالقرآن کے مقالات کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ

1۔ اناجیل اربعہ کا اہم مضامین کا تحقیقی جائزہ قرآنِ حکیم کی روشنی میں، تحقیقی مقالہ ،بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان ۲۰۰۰ء

2۔ قرآنِ حکیم کی وجوہ قرأت (رسم عثمانی ان کی رعایت اور استنباط احکام پر ان کے اثرات)
تحقیقی مقالہ برائے پی ایچ ڈی ،بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان ۲۰۰۹ء

ایم فل مقالہ جات BZU

1۔ احکام القرآن للجصاص و احکام القرآن لابن العربی کا تقابلی مطالعہ (سورۃ البقرۃ آیۃ ۲۱۹۔۲۸۰)
بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان۱۹۹۹ء۔۲۰۰۱ء

2۔ احکام القرآن للجصاص و احکام القرآن لابن العربی کا تقابلی مطالعہ(سورۃ البقرۃ۲۸۲تا النّساء۲۳)
بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان۱۹۹۹ء۔۲۰۰۱ء

3۔ تفسیر معالم العرفان فی دروس القرآن کا تحقیقی و تنقیدی۔۔بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان۔۰۵۔۲۰۰۳ء

4۔ تفاسیر جصاص اور قرطبی کا تقابلی جائزہ،(تانیثیت اور محکوم لوگوں کے مسائل کا خصوصی مطالعہ ،سورۃ النساء۱۔۲۰ کے تناظر میں)
بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان ۰۵۔۲۰۰۳ء

5۔ احکام القرآن للجصاص والجامع لاحکام القرآن للقرطبی کے مضامین کا تقابلی مطالعہ اور عصری تناظر میں جائزہ(سورۃ النساء۱۔۱۱۵)
بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان ۰۶۔۲۰۰۴ء

6۔ احکام القرآن للجصاص و احکام القرآن لابن العربی کا تقابلی مطالعہ (سورۃ النساء آیت۲۴ تا آخر)
بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان۰۷۔۲۰۰۵ء

7۔ احکام القرآن للجصاص و احکام القرآن لابن العربی کا تقابلی مطالعہ(سورۃ المائدہ آیت ۱۔۳۷)
بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان۰۷۔۲۰۰۵ء

8۔ قرآن مجید، کتابِ مقدس اور گیتا کی دعاؤں اور مناجاتوں کا تقابلی مطالعہ
بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان۰۷۔۲۰۰۵ء

9۔ احکام القرآن للجصاص و احکام القرآن لابن العربی کا تقابلی جائزہ(سورۃ التوبہ کا خصوصی مطالعہ)
بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان۰۸۔۲۰۰۶ء

10۔ (مولانا)احمد حسن دہلوی کے تفسیری نظریات کا تقابلی۔۔۔
بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان۔۰۸۔۲۰۰۶ء

11۔ تفہیم القرآن(مولانا مودودیؒ)اور تدبر قرآن(مولانا اصلاحیؒ)کا تقابلی جائزہ
(بحوالہ تذکیر بایام اللہ)سورت اعراف، سورہ ھود اور سورہ الشعراء)بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان۰۸۔۲۰۰۶ء

toobaa-elibrary.blogspot.com

12۔ معارف القرآن و تبیان القرآن کے فقہی مباحث کا تقابلی مطالعہ (سورۃ المائدہ) بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان ۱۰-۲۰۰۸ء

13۔ معارف القرآن و تبیان القرآن کے فقہی احکامات کا تحقیقی و تقابلی جائزہ (سورۃ النور) بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان ۱۰-۲۰۰۸ء

14۔ سورت الاحزاب کی روشنی میں پردہ کے جدید مسائل اور قانون سازی کے حوالے سے تحقیقی و تقابلی جائزہ
بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان ۱۰-۲۰۰۸ء

15۔ قصہ غرانیق، تفسیری روایات کا تنقیدی۔۔۔ بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان ۱۲-۲۰۱۰ء

16۔ تفسیر ترجمان القرآن اور تدبر قرآن کے کلامی مضامین کا تقابل، بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان ۱۲-۲۰۱۰ء

17۔ تصریف آیات کے مقاصدِ حکم، بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان ۱۳-۲۰۱۱ء

toobaa-elibrary.blogspot.com

اناجیل اربعہ کے اہم مضامین کا تحقیقی جائزہ قرآنِ حکیم۔بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان ۲۰۰۰ء

مقالہ نگار: **محمد ایاز خان** **نگرانِ مقالہ:** **ڈاکٹر محمد اکرم رانا پی ایچ ڈی (برطانیہ)**

ایسوسی ایٹ پروفیسر پروفیسر بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان

گورنمنٹ کالج ڈیرہ غازی خان فل برائٹ سکالر(امریکہ) **صفحات:** ۱۱۰۴

اجمالی خاکہ

مقالہ سات ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلے باب میں اناجیل اربعہ کا پس منظراور ابوالانبیاء سے لے کر عیسیٰؑ تک مندرجہ ذیل انبیاء کرام کے تبلیغی مشن کا خاکہ دیا گیا ہے۔حضرت ابراہیم علیہ السلام ،حضرت اسماعیل علیہ السلام ، حضرت اسحاق علیہ السلام ، حضرت لوط علیہ السلام ، حضرت یعقوب علیہ السلام ، حضرت یوسف علیہ السلام ، حضرت شعیب علیہ السلام ،موسیٰؑ ، داؤدؑ،حضرت سلیمان علیہ السلام ، حضرت ایوب علیہ السلام ، حضرت یونس علیہ السلام ، حضرت ذکریا علیہ السلام اور حضرت یحییٰ علیہ السلام(۱) ۔دوسرے باب میں اناجیل اربعہ کا تعارف، ان کی تدوین کا تحقیقی جائزہ اور قرآن حکیم سے تقابل دیا گیا ہے(۲)۔تیسرے باب میں اناجیل اربعہ کے اہم مضامین کا اجمالی خاکہ پیش کیا گیا ہے۔پہلی فصل میں حیات مسیح کے اہم پہلو ولادت ،حالات زندگی، حیات ووفات،رفع آسمانی ،حقیقت مصلوبیت اور معجزات مسیح شامل ہیں۔دوسری فصل میں ایمانیات و عقائد، توحید، رسالت،آخرت، تثلیث،ابنیت(الوہیت مسیح) اورکفارہ شامل ہیں۔ تیسری فصل میں عیسیٰ علیہ السلام کے تصور دعا وعبادت اور اخلاقی، معاشرتی ،معاشی اور سیاسی تعلیمات کے علاوہ دعوت تبلیغ ،خدا کی بادشاہی ،اصول طہارت اور اصول حکمت شامل ہیں(۳)۔

دوسری جلد باب چہارم اور پنجم پر مشتمل ہیں۔چوتھے باب میں اناجیل اربعہ میں حیات مسیح کے اہم پہلوؤں کا تحقیقی مطالعہ قرآن حکیم کی روشنی میں کی گیا ہے۔جن میں ولادت مسیح ،حالات زندگی ،رفع آسمانی ومصلوبیت اور معجزات مسیح کا تقابلی جائزہ شامل ہے(۴)۔ پانچویں باب میں اناجیل اربعہ میں مذکور عقائد ،توحید،رسالت ،آخرت،تثلیث،ابنیت اور کفارہ پر قرآن حکیم کی روشنی میں تبصرہ کیاگیاہے(۵)۔تیسری جلد باب ششم اور ہفتم پر مشتمل ہے۔باب ششم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا وعبادات اور اخلاقی ،معاشرتی ،معاشی اور سیاسی تعلیمات کا قرآن حکیم کے تناظر میں مطالعہ ہے(۶)۔ساتویں میں خلاصہ بحث اور المصادر والمراجع شامل ہیں(۷)۔

قرآنِ حکیم کی وجوہ قرآت(رسم عثمانی ان کی رعایت اور استنباط احکام پر ان کے اثرات)
تحقیقی مقالہ برائے پی ایچ ڈی ،بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان ۲۰۰۹ء

مقالہ نگار: **حافظ تاج محمد** **نگرانِ مقالہ:ڈاکٹر سعید الرحمن** بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان

رجسٹریشن نمبر : BZ-6-2000 بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی

صفحات: ۴۹۴

toobaa-elibrary.blogspot.com

مقالہ کا اجمالی خاکہ

مقالہ پانچ ابواب اور اکیس فصول میں منقسم ہے۔پہلے باب کے ۴۷ صفحات اور چار فصلیں ہیں ہے۔پہلی فصل میں علم قرأت کا تعارف لغوی واصطلاحی مفہوم ہے۔علامہ بدرالدین زرکشیؒ، ابن الجزریؒ، قسطلانیؒ،عبدالفتح قاضیؒ ، محمد سالم موسس مصریؒ کی مذکورہ تعریفات کا موازنہ دیا گیا ہے۔علم قرأت متعلقہ اصطلاحات اورموضوع،علم تجوید،صفات متضادۃ وغیر متضادہ اور علم وقف و سکتہ بحث کاموضوع ہیں۔دوسری فصل میں احادیث احرف سبعہ کی اسنادی حیثیت ،لہجات قبائل کے اختلاف کی نوعیت واضح کر دی گئی۔احادیث ابن عباسؓ ،عمرؓابن الخطاب ،ابیؓ بن کعب اور ابو جہیمؓ انصاری سے مستفاد ہے ۔فصل سوم میں سنن سبع احرف کی اطلاقی حیثیت ،حرف کا لغوی معنی اور اس کے استعمالات،سبع احرف کے اصطلاحی مفہوم مذکورہ اقوال کا جائزہ ، تحلیل وتجزیہ اور انواع تغیر پر آراء کا موازنہ کیا گیا ہے۔چوتھی فصل میں احرف سبع اور مصاحف صحابہؓ، احرف سبع کی حکمتوں، احرف سبع اورا صحابؓ کے معمولات ،حفظ میں صحابہؓ کے معمولات،کتابت میں صحابہؓ کے معمولات،احرف سبع اور مصاحف عثمانیہ، احرف سبع اور قرأت، ابن مجاہدؒ کی مرتب کردہ قرأت سبعہ کی حقیقت واضح کی گئی ہے(۸)۔

دوسرا علم قرأت کی تدوین وارتقاء پر محمول ہے۔علم قرأت کی تدوین اور ارتقاء کے تین مراحل پر بحث کی گئی ہے۔پہلا مرحلہ اختلاف لہجات عرب پر مشتمل عام تصانیف کا ہے دوسرا مرحلہ علماء قرأ ت کی طرف منسوب اہم کتب قرأت کاہے۔تیسرا مرحلہ صحت قرأت کی شرائط اور سبع قرأت کا ہے۔یہاں مقالہ نگار صحت قرأت کی تین شرائط ، صحیح سند،عربی نحو کے مسلمہ اصول وضوابط کی عدم مخالفت۔ تیسری شرط مصاحف عثمانیہ کی موجودگی پیش کرتاہے۔چوتھا مرحلہ ابن مجاہدؒ کی "السبع" کی اساس پر قرأت سبع کی تدوین کاہے۔پانچواں مرحلہ حرز الامانیؒ کی شروحات میں قرأت سبع پر تصانیف کاہے جب کہ چھٹے مرحلہ میں ابن الجزرؒی کی تحقیق اور قرأت عشرہ شامل ہے۔دوسری فصل میں علم قرأت کا روایتی پہلو اور ائمہ قرأت کا تعارف ہے۔ قرأ ء سبع امام عبداللہؓ بن عامر شامی،امام ابن کثیر مکیؒ ،عاصمؒ بن الجود،ابو عمرؒبن الاعلاء بصری، حمزۃؒ بن حبیب الزیاتؒ،نافع مدنیؒ اور علیؒ الکسائی اور قرأء ثلاثہ ابوجعفر مدنیؒ، یعقوبؒ بصری اورخلف کوفیؒ کا تعارف شامل ہے(۹)۔

تیسرا باب وجوہ قرأت اور رسم عثمانی رکھتاہے۔علم رسم کی تعریف ،عرب میں رسم الخط کا آغاز وارتقاء ، اور فن کتابت کو موضوع بحث بنایا گیاہے۔دوسری میں الرسم کے علم کی حیثیت اور رسم عثمانی کی پابندی کاحکم ہے۔تیسری فصل میں کتابت مصاحف کے تین ادوار کے اسباب وخصوصیات اورقرآنی رسم الخط میں نقاط اور حرکات کی ابتداء کا ذکر ہے۔چھ مصاحف عثمانی ،مدنی ،مکی ،شامی ،بصری،کوفی اور مصحف امام کی صورت حال کو مرحلہ بہ مرحلہ درج ہے۔ چوتھی میں رسم قرآنی کی صورتیں و قرأت میں ان کی رعایت کا ذکر ہے۔پانچویں فصل میں رسم کے قواعد اوراعجاز القرآن سے بحث کرتی ہے۔اس میں معجزہ کی لغوی و اصطلاحی تعریف اور حقیقت و وجوہ اعجاز اور ایجاز واختصارشامل ہے۔اس فصل میں تشبیہ ،نظم قرآنی ،علمی ،تجربی، غیبی اور تشریعی اعجاز شامل ہے۔

قرآن حکیم کے رسم الخط میں اعجاز ،کتابت قرآن حکیم کے قواعد ستہ کو موضوع بحث بنایا گیا ہے۔فصل میں حذف اضافہ بدن مقطوع و موصول اور اختلاف قرأت کا قاعدہ شامل ہے۔چھٹی فصل میں رسم قرآنی پر معترضین کا

toobaa-elibrary.blogspot.com

اصولی جواب دیا گیا ہے۔ اس میں استشراق کے مفہوم اور پس منظر کو موضوع تحقیق بنایا گیاہے۔قرآن حکیم پر مستشرقین کے اعتراضات کی اساس اور صحابہ کرام کے متعدد مصاحف خصوصاً حضرت عثمان کے مصحف کی تکمیل پر اعتراض کی تحقیق پیش نظر ہے(۱۰)۔

چوتھے میں قرأت متواترہ کے استنباط احکام پر اثرات کا جائز ہ لیا گیاہے۔قرآن حکیم و قرأت متواترہ پر موضوع باندھا گیا۔قرآن کا لغوی و اصطلاحی مفہوم ،قرآن اور مصحف ،قرآن اور قرأت اور قرأت متفق علیہ اور مختلف فیہ ابحاث کو شامل مطالعہ کیا گیاہے۔دوسری فصل میں قرآن حکیم اور استنباط احکام کا باہمی تعلق دیا گیا۔استنباط کے لغوی واصطلاحی مفہوم ،استنباط اور اجتہاد اور عہد اول میں استنباط کاا ندراج ہے۔قرآن اور فقہاء کے اصول استنباط کو سمایا گیا ہے۔مصفطیٰ کریم ﷺ و اصول استنباط ،وضاحت اشکال ، تخصیص عام ،مطلق کی تقیید کو موضوع بحث بنایا گیا ہے۔اس میں صحابہ کرام اور اصول استنباط ،صحابہ کرامؓ ،تابعین اورفقہاء اربعہ کے اصول واستنباط مثالوں سے واضح کیے گئے ہیں صحابہ کرام میں تفاوت اجتہاد کے اسباب ،عام اور خاص سے اخذ مسائل میں فرق بیان کیا گیا ہے۔عام کا مفہوم اور آئمہ اربعہ کی آراء اور اختلاف کے فوائد بیان کیے گئیے ہیں۔چوتھی فصل میں قرأت متواترہ کے استنباط احکام پر اثرات کے بارے میں دونوں نقطہ ہائے نظر واضح کیے گئے ہیں۔ایک قرأت کی دوسری پر محمول ہونے اور نہ ہونے کی مثالیں ہیں(۱۱)۔

پانچواں قرأت شاذہ کے استنباط احکام پر اثرات کا تحقیقی جائزہ لیا گیا۔قرأت شاذہ کا متعارف کرائی گئی۔دوسری فصل میں اس کی تاریخ اور اقسام ،منضبط و غیر منضبط بیان کی گئی ہے۔قرأت شاذہ پر مشتمل اہم مصادر علوم القرآن، تاویل مشکل قرآن،فضائل القرآن،وماجاء فیہ من الفضل، المصاحف ،الاباۂ عن معانی القرآت پر زوردیا گیاہے۔قرأت شاذہ پر مشتمل اہم مصادر تفسیر کو زیر بحث لایا گیاہے جن میں تفسیر سفیان ثوری ،معانی القرآن یحی بن زیاد الفراء، معانی القرآن سعید بن مسعدہ اخفش ،جامع البیان عن تاویل القرآن ،معانی القرآن واعرابہ الزجاج معانی القرآن الکریم عن نحاس کی وضاحت ہے۔قرأت شاذہ پر مشتمل اہم مصادر حدیث صحیحین،ابو داؤد اور مسند احمد کی روایات کو احاطہ تحریر میں لایا گیاہے۔قرأت شاذہ پر مشتمل اہم کتب نحو الکتاب، سیبویہ، المقتضب اور المبرد سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔فصل سوم قرأت شاذہ کے حکم اور فوائد پر مشتمل ہے۔نماز میں قرأت شاذہ کی تلاوت کے بارے میں صحابہ کرام کی تین مختلف فقہی آراء کو درج کیا گیاہے۔اس فصل میں قرأت شاذہ کے تفسیری فقہی اور نحوی فوائد، حذف صفت،حذف موصول اور مرجع ضمیر کو مبحث بنایا گیاہے۔

فصل چہارم میں فقہاء ،قراء ، محدثین اوراہل لغت کے ہاں شاذ کا جو مفہوم ہے وہ بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔علم صرف و نحو اور فقہاء کے ہاں شاذ کی مثالیں دی گئی ہیں۔پانچویں فصل میں قرأت شاذہ کے استنباط احکام پر اثرات کو بیان کیا گیاہے۔اس میں قرأت شاذہ کے تناظر میں مسئلے کی ممکنہ صورتیں احکام تفسیریہ اخذ مسئلہ کا اصول ،عام کی تخصیص ،مجمل کی تفسیر ،مجمل کا لغوی واصطلاحی مفہوم ،مطلق کی تقیید کی مختلف صورتیں ،فقہاء کے اصول استنباط قرأت شاذہ کی روشنی میں بیان کیے گئے ہیں(۱۲)۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

ایم فل مقالہ جات بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان

احکام القرآن للجصاص و احکام القرآن لابن العربی کا تقابلی مطالعہ (سورۃ البقرۃ آیۃ ۲۱۹۔۲۸۰)

بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان ۲۰۰۱۔۱۹۹۹ء

مقالہ نگار: مفتی تحسین مسعود الحسن **نگران مقالہ:** ڈاکٹر مفتی سعید الرحمن اعوان

رول نمبر: ۲ بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان

صفحات: ۵۴۷

اجمالی خاکہ

مقالہ ھٰذ امقدمہ اور ۳۵ فصول پر مشتمل ہے۔مقدمہ تین ابواب پر مشتمل ہے۔پہلا باب تفسیر احکام القرآن للجصاص اور اس تفسیر کے مؤلف علامہ ابو بکر جصاص کے تعارف پر مشتمل ہے(۱۳)۔دوسرا باب قاضی ابن العربی اور ان کی تفسیر احکام القرآن کے تعارف پر مشتمل ہے(۱۴)۔تیسرا باب اسالیب کی ابحاث پر مشتمل ہے(۱۵)۔مقالہ کا بنیادی متن پینتیس فصول پر مشتمل ہے۔پہلی فصل تحریم الخمر والمیسر کے عنوان سے ہے جس میں سورہ البقرہ کا شان نزول ، حرمت خمر کس آیت مبارکہ سے ہوئی ،جوئے کی حرمت وغیرہ(۱۶)۔فصل فی اقسام العفو(۱۷)فصل فی التصرف فی مال الیتیم میں تقابل، یتیم کی تعریف، یتامیٰ کے ساتھ اختلاط ،دفع دخل مقدار، مسلک امام شافعی پر ابن عربی کا تبصرہ ،غیر متقابل مسائل اور تقابلی جائزہ (۱۸)چوتھی فصل فی نکاح المشرکات پر مشتمل ہے۔اس میں کتابی عورتوں سے نکاح پر صحابہ کرامؓ کا تعامل اورحربی عورتوں سے نکاح کا حکم(۱۹) ۔پانچویں فصل فی احکام الحیض کے حوالے سے ہے اس میں مسئلہ سابعہ پر تبصرہ، تقابل، "مادوان الا زار" اباحت کے قائلین کے الائل﴿حَتّٰى يَطْهُرْنَ﴾سے مراد ، احناف کی جانب سے نقض کا جواب،فان قیل کیساتھ ایک اور اعتراض، نکتہ بدیعہ ، شیخ قدوری کی عبارت کا جواب،ابو اسحاق شیرازی کی طرف سے جواب،مسلک طاؤس و مجاہد پر ابن عربی کا تبصرہ،مسلک داؤد، اتیان کا مورد،لفظ ایام و لیالی کے استعمال کا ضابطہ،مدت حیض کے تعین میں قیاس کی گنجائش نہیں،طہر متخلل میں اختلاف کا بیان، محاکمہ بین المذاہب ، ایام حیض میں صفرۃ اور کدرۃ کا حکم۔چھٹی فصل فی احکام الوطی فی الدبر کے عنوان سے ہے۔اس میں مسلک امام مالکؒ، وطی فی الدبر کے جواز کا ایک آیت سے استدلال (۲۰)۔فصل ہفتم ایمان کے عنوان پر ہے(۲۱)۔آٹھویں فصل فی الیمین اللغوکے عنوان سے ہے اس میں یمین لغواور یمین غموس میں فرق پر تبصرہ کیا گیا ہے(۲۲)۔نویں فصل فی احکام الایلاء کے عنوان سے ہے۔اس میں مولیٰ بننے کی صورتیں، حسن بن صالح کے مسلک کی تردید، ایلاء کی مدت میں تین اقوال،فروعات،زبانی رجوع کے لیے عذر کی مدت، تقابلی جائزہ،وقوع طلاق کی ایک اور دلیل،روایات کا تجزیہ (۲۳)۔دسویں تا پندرھویں فصل فی القروء کے عنوان سے ہے اس میں قروء کا معنی، طہر پر قروء کا اطلاق مجازاً ہوتا ہے،سنت رسول سے تائید، طہر کے عدت ہونے کے دلائل،حرف لام کی اقسام،زوجین کے حقوق احادیث کی روشنی میں،طلاق سنت کی تعریف،اکٹھے طلاق دینے کی نہی، تفریع، اکٹھے تین طلاق کے قائلین کی دلیل،ایک ہی قول میں تین طلاق کے وقوع کے دلائل، معصیت ہونا وقوع طلاق کو مانع نہیں،کیا حالت حیض میں طلاق ہو جاتی ہے؟﴿اَلطَّلَاقُ

toobaa-elibrary.blogspot.com

مَرَّتٰنِ 2:22 9﴾معناً امر ہے،حرف فاء کی اقسام،فرقہ جبریہ کی تردید،نابالغ کا نفقہ کس پر واجب ہے ؟رضاعت مولود کی ذمہ داری،ورثاء پر نفقہ کس تناسب سے واجب ہے؟ ماں کا حق حضانت اور بالغ لڑکا کس کے ساتھ رہے؟(۲۴)۔ سولہویں فصل فی عدہ المتوفی ٰعنھا وزوجھا کے عنوان سے ہے اس میں وراثت و احکام عدت سے متعلق مختلف روایات،حاملہ بیوہ کی عدت بارے اختلافی روایات،بیوہ کا احداد یعنی سوگ،معتدہ کا گھر سے خروج، عدت چاند یا دنوں کے حساب سے اور ایام ولیالی میں تغلیب کا قاعدہ(۲۵)۔ستر ھویں تا انیسویں فصل فی النفقہ للمتوفی عنھا زوجھا کے عنوان سے ہے۔اس میں بیوہ کے نان و نفقہ کا حکم،تعریض اور تصریح میں فرق از ابن عربی، تعریض اور کنایہ میں فرق،فقہاء امصار کا اختلاف،فقاہت علیؓ پر تفریعات اور دو مختلف عدتوں سے متعلق حضرت عمرب کی دو روایتیں اور تقابلی جائزہ۔ اٹھارہویں فصل فی متعۃ المطلقۃ کے عنوان سے ہے اس میں وجوب متعہ میں اختلاف،واجب ہونے والے متعہ کی مقدار کا بیان، قرآن کریم سے مثالیں، وجوب متعہ پر سلف و فقہائے امصار کا اختلاف اور تقابلی جائزہ۔انیسویں فصل فی الطلاق بعد الخلوہ کے عنوان سے ہے اس میں مطلقہ غیر مدخولہ کے مہر کا حکم، مہر کی کم از کم مقدار، قرآن وسنت سے دلائل،﴿اَلَّذِیْ بِیَدِہٖ عُقْدَۃُ النِّکَاحِ﴾اور تقابلی جائزہ(۲۶)۔بیسویں فصل فی الصلوٰۃ الوسطیٰ و ذکر الکلام فی الصلاۃ کے عنوان سے ہے اس میں صلوٰۃ الوسطیٰ کی وجہ تسمیہ، بعض علماء کی جابت سے معارضہ اور اس کا جواب،وروایت ذوالیدین کی دیگر روایات سے تطبیق اور تقابلی جائزہ(۲۷)۔اکیسویں فصل فی المحافظۃ علی الصلوات کے عنوان سے ہے اس میں ممکن نہ ہو تو قبلہ رخ ہونا ضروری نہیں،بحالت جنگ نماز جائز نہیں اور تقابلی جائزہ(۲۸)، ص۴۰۳)۔بائیسویں فصل الفرار من الطاعون کے عنوان سے اس میں طاعون سے متعلق احادیث ،عذاب قبر کے منکرین کا بطلان اور تقابلی جائزہ(۲۹)۔تیئیسویں فصل القتال فی سبیل اللہ کے عنوان سے ہے(۳۰) ۔چوبیسویں فصل بیان القرض کے عنوان سے ہے اس میں فرقہ اولیٰ ،امام ابو حنیفہؒ کا مسلک اور اس کی تردیداور تقابلی جائزہ(۳۱)۔پچیسویں فصل فی تفسیر﴿وَ مَنْ لَّمْ یَطْعَمْہُ فَاِنَّہٗ مِنِّیْٓ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَۃً بِیَدِہٖ﴾کے عنوان سے ہے اس میں امام ابو حنیفہؒ کا استدلال اور تقابلی جائزہ(۳۲)۔چھبیسویں تا ستائیسویں فصل تفسیر الاکراہ کے عنوان سے ہے۔اس میں شان نزول، مشرک کو اظہار اسلام پر مجبور کرنا اور اس کے مصالح،نمرود کا حضرت ابراھیمؑ سے مباحثہ اور کذب بیانی کی صحیح تعریف(۳۳)۔اٹھائیسویں فصل الامتنان بالصدقہ کے عنوان سے ہے اس میں عبادات کی اجرت جائزہ نہیں اور تقابلی جائزہ(۳۴)۔انتیسویں فصل المکاسبہ ہے۔مزدور کی مزدوری پہلے طے کر لینی چاہیے،گھٹیا چیز دینے کی صورت میں زائد ادائیگی کا حکم ، فروعات اور تقابلی جائزہ(۳۵)۔تیسویں فصل صدقۃ السر افضل فی التطوع کے عنوان سے ہے(۳۶)۔اکتیسویں فصل اعطاء المشرک من الصدقۃ(۳۷) ۔بتیسویں فصل تفسیر الالحاف کے عنوان سے اس میں اسلام میں ظاہر حال کا اعتبار، دلائل و نظائر، بغداد کا بھکاری، مالدار کی تعریف اور تقابلی جائزہ شامل بحث ہیں(۳۸)۔تینتیسویں فصل احکام الربا کے عنوان سے ہے اس میں و من ابواب الربا الدین بالدین، فان قال قائل اور تقابلی جائزہ(۳۹)۔چونتیسویں فصل احکام البیع کے عنوان سے اس میں بیع الطعام قبل ان یستوفی من بعض ما یتقدم ، خطبہ حجۃ الوداع سے مستخرج احکام، جگا ٹیکس لینا اور کسی جگہ قبضہ جمانا منع ہے ، مانعین زکوٰۃ سے حضرت ابو بکر صدیقؓ کی جنگ اور تقابلی جائزہ(۴۰)۔آخری اور پینتیسیوں فصلُ فی انظار العسرُ کے عنوان سے ہے اس میں اس مقروض کا حکم جو ٹال مٹول کرے،مقروض پر سزائے قید کب عائد ہوتی

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہے،ایک فقہی استدلال، تنگدستی کے باوجود مقروض کا پیچھا کرنے کا حکم،تنگدست مقروج کو مہلت ملنی چاہیے،مقروض کا پیچھا نہ کرنے پر استدلال اور اس کا رد، مقروض ہونا قابل تحسین نہیں،مقروض کو قرض سے فارغ کر دینا صدقہ ہے، قرض،صدقہ کر دینے سے زکواۃ ادا نہیں ہوتی اور اس مسئلہ پر دونوں مفسرین کا تقابلی جائزہ شامل بحث ہے(۴۱)۔

احکام القرآن للجصاص و احکام القرآن لابن العربی کا تقابلی مطالعہ(سورۃ البقرۃ۲۸۲تا النّساء۲۳)

بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان۱۹۹۹ء۔۲۰۰۱ء

تحقیق: محمد عمر فاروق **نگران مقالہ: ڈاکٹرمفتی سعیدالرحمن**ایسوسی ایٹ پروفیسر شعبہ علومِ اسلامیہ

رول نمبر: ن د بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان

صفحات: ۳۴۷ **ایکسیشن نمبر:** ۴

اجمالی خاکہ

مقالہ ھٰذ پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔پہلا باب حسبِ روایت علّامہ ابوبکر جصّاص اور احکام القرآن پر مشتمل ہے(۴۲)۔دوسرا باب بھی حسبِ روایت قاضی ابن العربی اور ان کی تفسیر احکام القرآن کے تعارف پر مشتمل ہے (۴۳)۔تیسرا باب سورۃ البقرہ۲۸۲ تا آخر کے احکام و مسائل کے مباحث پر مشتمل ہے(۴۴)۔چوتھا باب سورۃ آلِ عمرآن کے معروف احکام و مسائل کے مباحث پر مشتمل ہے(۴۵)۔پانچواں باب سورۃالنساء:۱۔۲۳ کے معروف احکام و مسائل کے مباحث پر مشتمل ہے(۴۶)۔

تفسیر معلم العرفان فی دروس القرآن کا تحقیقی و تنقیدی۔۔ بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان۔۰۵۔۲۰۰۳ء

مقالہ نگار: شازیہ فخر بلوچ **نگران مقالہ: ڈاکٹر محمد اکرم رانا**(علومِ اسلامیہ)

رول نمبر: M.Ph-Is-0313 بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان

صفحات: ۳۱۶ **ایکسیشن نمبر:** ۳۶

اجمالی خاکہ

مقالہ ھٰذا چھ ابواب پر مشتمل ہے۔پہلا باب حسبِ روایت مؤلف تفسیر مولانا صوفی عبدالحمید خان سواتی کے حالات زندگی سے متعلق ہے۔اس میں ان کے مدرسہ نصرت العلوم،اولاد، اساتذہ، تلامذہ، تصانیف اور ماخذ تفسیر معالم العرفان بھی شامل بحث ہیں(۴۷)۔دوسرا باب حسبِ روایت معالم العرفان فی دروس القرآن کے خصوصی جائزہ پر مشتمل ہے۔اس میں انداز تفسیر ،لغت،اشعار، احادیث اور امثال سے استدلال، تحقیقی و تنقیدی ،سائنسی و کونی اور تقابلی انداز ،تاریخی مواد، تفسیر کا اصلاحی پہلو،تفسیر بطور شارح شاہ ولی اللہ، دور حاضر کے باطل نظامات،رسومات،بدعات

toobaa-elibrary.blogspot.com

،اسرائیلیات، قادیانی و شیعی مسالک پر مفسر کی تنقید، فقہی اختلافات، ربط آیات اور اعتراضات کے جوابات شامل بحث ہیں(۴۸)۔ تیسرا باب معالم العرفان فی دروس القرآن کے معاشی پہلو کے مباحث پر ہے۔انسان کا معاشی مسئلہ اور اس کی اہمیت، سرمایہ دارانہ ،اشتراکی اور اسلامی نظام ہائے معیشت، ان کا تقابل اور اسلامی نظام معیشت کی خصوصیات شامل بحث ہیں(۴۹)۔ چوتھا باب معالم العرفان فی دروس القرآن کے سیاسی پہلو پر مشتمل ہے۔اس میں اسلام کے نظام سیاست وریاست کے خدو خال، خلیفہ کا انتخاب، ذمہ داریاں اور خصوصیات، عورت کی نمائندگی کا مسئلہ،انسانی بنیادی حقوق،شوریٰ ، آمریت،ملوکیت اور جمہوریت زیر بحث ہیں(۵۰)۔پانچواں باب معالم العرفان فی دروس القرآن کے معاشرتی پہلو پر مشتمل ہے۔اس میں معاشرت کا معنی ومفہوم،اسلام کا معاشرتی نظام،اسلام میں عورت کا مقام، نکاح کی ضرورت و اہمیت اور مقصد، طلاق،زوجین، والدین، اولاد اور قرابت داروں کے حقوق اور مسجد اور اس کی اہمیت شامل بحث ہیں(۵۱)۔ چھٹا باب معاشرتی خرابیوں سے متعلق معالم العرفان فی دروس القرآن کے مطالعہ پر مشتمل ہے۔اس میں قبر پرستی، نذرونیاز، رسومات باطلہ، عقیدہ شفاعت، فنون لطیفہ، شعروشاعری، اکل حرام،مغربی اقوام کی سازشیں، فرقہ بندی، قرآنی تعلیمات سے اعراض، غلامی،روشن خیالی، دور جدید میں عورت کی معاشرتی حیثیت،علماء اور حکمرانوں کی ذمہ داریاں اور عوام سے عدم ربط اور عوامی زبان شامل بحث ہیں(۵۲)۔

تفاسیر جصاص اور قرطبی کا تقابلی جائزہ(تانیثیت اور محکوم لوگوں کے مسائل کا خصوصی مطالعہ

(سورۃ النساء آیت ۱۔۲۰)بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان ۰۵۔۲۰۰۳ء

مقالہ نگار: **میمونہ یاسمین** **نگران تحقیق:** **غلام شمس الرحمن** لیکچرار شعبہ علوم اسلامیہ

رول نمبر: M.Ph-Is-0316 بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان

صفحات: ۲۲۸ **ایکسیشن نمبر:** ۴۳

اجمالی خاکہ

مقالہ ھٰذا چار ابواب پر مشتمل ہے۔پہلا باب تفسیر احکام القرآن کی روایت پر مشتمل ہے۔اس میں عہد رسالت ومابعد کے تفسیری احکام کی روایت زیر بحث ہیں(۵۳)۔دوسرا باب ابو بکر جصاص اور ان کی تفسیراحکام القرآن کے خصوصی مطالعہ پر مشتمل ہے۔اس میں ابوبکر الجصاص کا تعارف ،نام کے بارے اختلاف ، پیدائش، لقب الجصاص، حالات زندگی،اساتذہ، تلامذہ، تصانیف، آپ پر اعتزال کا الزام وغیرہ ، ماقبل کی ساری باتیں دوبار ہ زیر بحث لائی گئیں(۵۴)۔تیسرا باب امام قرطبی اور ان کی تفسیرالجامع لا حکام القرآن کا خصوصی مطالعہ شامل بحث ہے۔اس میں آپ کے اساتذہ، تلامذہ، تصنیفات وتالیفات ،مشاہیر اہل علم کی نظر میں اورالجامع لاحکام القرآن للقرطبی کی نمایاں خصوصیات شامل بحث ہیں(۵۵)۔چوتھے باب میں سورۃ النساء کی آیات ۱۔۲۰ کی روشنی میں مذکورہ دونوں تفاسیر کا تقابلی جائزہ لیا گیاہے۔یہ باب اس مقالہ کا طویل ترین باب ہے(۵۶)۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

احکام القرآن للجصاص والجامع لاحکام القرآن للقرطبی کے مضامین کا تقابلی مطالعہ اور عصری تناظر میں جائزہ (سورۃ النساء۱۔۱۱۵)بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان۰۶-۲۰۰۴ء

مقالہ نگار:	**محمد طیب سعید**	**نگران تحقیق:**	**ڈاکٹرنورالدین جامی** شعبہ علوم اسلامیہ
رول نمبر:	06		بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان
صفحات:	۱۹۵	**ایکسیشن نمبر:**	۴۴

اجمالی خاکہ

مقالہ ھٰذا چار ابواب پر مشتمل ہے۔پہلا باب تفسیر احکام القرآن للجصاص اور اس تفسیر کے مؤلف علامہ ابو بکر جصاص کے تعارف پر مشتمل ہے۔اس میں چوتھی صدی ہجری کے چند مشاہیر اہل علم ،امام ابو بکر الجصاص کے نقوش زندگی،اساتذہ، تلامذہ امام ابو بکر الجصاص پر اعتزال کا الزام اور اس کی حقیقت،آپ کی تصانیف،مشاہیر اہل علم کا علامہ جصاص کو خراج تحسین اور احکام القرآن للجصاص کی نمایاں خصوصیات وغیرہ کے مباحث شامل ہیں(۵۷)۔دوسرا باب میں امام قرطبی اور ان کی تفسیرالجامع لا حکام القرآن کا تعارف شامل بحث ہے۔جیسا کہ علامہ ابن العربی کا تعارف، آپ کے اساتذہ، تلامذہ، تصنیفات وتالیفات، ابن العربی مشاہیر اہل علم کی نظر میں اورالجامع لاحکام القرآن للقرطبی کی نمایاں خصوصیات شامل بحث ہیں(۵۸)۔تیسرا باب مقالہ کا طویل ترین باب ہے۔یہ مذکورہ تفاسیر کی روشنی میں سورۃ النساء کی آیات ا۔۷۶کے اہم مضامین کے تفصیلی مطالعہ پر مشتمل ہے۔اس میں نفس کے معنی،تساول ارحام کا مفہوم ،صلہ رحمی کا وجوب، قرابت داری کی حد، ایتائے یتامیٰ خبیث اور طیب،حوب، ان خفتم،ما طاب لکم، ما ملکتم ایمانکم، الا تعولو، نحلہ، اموالکم،وابتلوالیتامیٰ،اسرافاً وبداراً، نصیباًو مفروضاً،فی اولادکم،لا تدرون ایھم اقرب لکم ، فاحشہ، یا تینھا منکم وغیرہ آیات قرآنی کے مفاہیم، نکاح صغیرہ کا جواز، تعدد ازواج،چار بیوؤں کی موجودگی میں پانچویں سے نکاح پر سزا، حق مہر کی ادائیگی کا حکم،ہبہ کے مسائل او ر اسی طرح کے دیگر ازدواجی ، خانگی ا ور وراثتی،نکاح، رجوع، مہر اور بیع وغیرہ مسائل زیر بحث ہیں(۵۹)۔چوتھا باب سورۃ النساء کی آیات۷۷۔۱۱۵ کے اہم ابحاث پر مشتمل ہے۔اس میں استنباط، تحیہ،تاویل، رد السلام علی الکافر، منافقین کی تعیین، ہجرت، معاہدہ، قتل،دیت،فضیلت جہاد، نماز کی قصر، مدت اقامت، حد مسافت، صلوٰۃ الخوف وغیرہ کے مسائل زیر بحث ہیں(۶۰)۔

مناقلہ کاری

مقالہ نگار نے اپنے مقالہ کا پہلا باب میمونہ یاسمین کی پیروی میں مفتی تحسین مسعود کے مقالہ سے نقل کیا ہے۔اس باب میں مقالہ نگار نے کوئی خاص ترمیم نہیں کی۔تیسرا باب بھی اپنے پیش رؤں کی پیروی میں مقالہ کا طویل ترین باب بنایا ہے۔مقالہ جات مذکورہ پر تبصرہ گذشتہ سطور میں گزر چکا ہے۔تیسرے اور چوتھے باب میں ڈاکٹر شمس البصر کی زیر نگرانی اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور میں۲۰۰۰ء عظمیٰ اخلاق،"احکام القرآن للجصاص ؒوالجامع لاحکام القرآن للقرطبیؒ کا تقابلی مطالعہ(سورۃ النساء)" سے کافی حد تک استفادہ کیا گیاہے۔مقالہ مذکور پر تبصرہ بہاولپور ڈویژن کے ذیل میں کیا جا چکا ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

احکام القرآن للجصاص و احکام القرآن لابن العربی کا تقابلی مطالعہ (سورۃ النساء آیت ۲۴ تا آخر)

بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان۲۰۰۵-۰۷ء

مقالہ نگار: عبدالباسط ازہر اعوان نگران مقالہ: ڈاکٹرنورالدین جامی شعبہ علوم اسلامیہ

رول نمبر: 01 ایم فل بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان

صفحات: ۲۵۹

اجمالی خاکہ

ابواب کو فصول میں نہیں بلکہ سورۃالنّساء کی ترتیب وار مختلف آیات کے احکام و مسائل کے مباحث ہیں۔پہلی فصل حسبِ روایت تفسیر احکام القرآن للجصاص اور اس تفسیر کے موئف علامہ ابو بکر جصاص کے تعارف پر مشتمل ہے۔ اس میں چوتھی صدی ہجری کے چند مشاہیر اہل علم ،امام ابو بکر الجصاص کے نقوش زندگی،اساتذہ، تلامذہ امام ابو بکر الجصاص پر اعتزال کا الزام اور اس کی حقیقت، آپ کی تصانیف،مشاہیر اہل علم کا علامہ جصاص کو خراج تحسین اور احکام القرآن للجصاص کی نمایاں خصوصیات وغیرہ کے مباحث شامل ہیں۔پہلے باب کی دوسری فصل میں امام ابن العربی،اور احکام القرآن کو متعارف کرایاگیاہے۔اساتذہ، تلامذہ، تصنیفات وتالیفات، ابن العربی مشاہیر اہل علم کی نظر میں اور احکام القرآن لابن العربی کی نمایاں خصوصیات شامل بحث ہیں۔اس قسم کے مباحث گذشتہ اور بعد میں آنے والے مقالات کے دوسرے باب میں موجود ہیں(۶۱)۔دوسرا باب سورہ النساء کی آیت ۲۴ تا ۴۶ کے احکامات و مسائل کے مباحث پر شتمل ہے(۶۲)۔ تیسراباب سورہ النساء کی آیت ۴۷ تا 91 کے احکامات و مسائل کے مباحث پر مشتمل ہے (۶۳)۔چوتھا باب سورہ النساء کی آیت نمبر ۱۷۱تا آخر سورہ النساء کے احکام و مسائل کے مباحث پر مشتمل ہے(۶۴)۔

احکام القرآن للجصاص و احکام القرآن لابن العربی کا تقابلی مطالعہ (سورۃ المائدہ آیت ۱-۴۷)

بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان۲۰۰۵-۰۷ء

مقالہ نگار: محمد شاہد نگران مقالہ: ڈاکٹرنورالدین جامی شعبہ علوم اسلامیہ

رول نمبر: MPh.IS-0504 بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان

صفحات: ۲۳۷ ایکسیشن نمبر: ۵۷

اجمالی خاکہ

مقالہ ھٰذا چار ابواب اورکچھ ذیلی مباحث پر مشتمل ہے۔پہلا باب تفسیر احکام القرآن للجصاص اور اس تفسیر کے موئف علامہ ابو بکر جصاص کے تعارف پر مشتمل ہے۔اس میں چوتھی صدی ہجری کے چند مشاہیر اہل علم ،امام ابو بکر الجصاص کے نقوش زندگی،اساتذہ، تلامذہ امام ابو بکر الجصاص پر اعتزال کا الزام اور اس کی حقیقت،آپ کی

toobaa-elibrary.blogspot.com

تصانیف،مشاہیر اہل علم کا علامہ جصاص کو خراج تحسین اور احکام القرآن للجصاص کی نمایاں خصوصیات وغیرہ کے مباحث شامل ہیں(۶۵)۔دوسرے باب میں امام ابن العربی،اور احکام القرآن شامل بحث ہیں۔جیسا کہ علامہ ابن العربی کا تعارف،آپ کے اساتذہ، تلامذہ، تصنیفات وتالیفات، ابن العربی مشاہیر اہل علم کی نظر میں اور احکام القرآن لابن العربی کی نمایاں خصوصیات شامل بحث ہیں(۶۶)۔تیسرا باب مقالہ کا طویل ترین باب ہے۔یہ مذکورہ تفاسیر کی روشنی میں سورۃ المائدہ کی آیات ۱۔۶ کے اہم مضامین کے تفصیلی مطالعہ پر مشتمل ہے۔اس میں پابندی عہد و معاہدہ،کون سے جانور حلال ہیں؟جگر اور تلی یہ دونوں مستثنیٰ ہیں،غیر اللہ کے نام کا ذبیحہ بھی حرام ہے،ذکوۃ یعنی شرعی ذبح کی شرط،مچھلی کا تزکیہ،ذبح کی چار رگیں،شکاری جانوروں کے بارے میں حکم،نماز کے لیے طہارت کا حکم، نیت کی فرضیت،موزوں پر مسح کے بارے میں اختلاف کا ذکر، پگڑی پر مسح،کیا ترک استنجا سے نماز جائز ہے ؟ اور تیمم کے بیان پر مشتمل ہے (۶۷)۔چوتھا باب سورۃ المائدہ کی آیات ۷۔۳۷ کے اہم مسائل کے مطالعہ پر مشتمل ہے۔اس میں گواہی اور انصاف قائم کرنا، نصاریٰ کی حقیقت، کفر کی تشریح، لفظ جبار کی تشریح، قوم موسیٰؑ کو جنگی تعاون سے انکار، ہابیل اور قابیل کی قربانی،فسادی بھی قابل گردن زنی ہے،محاربین کی حد یعنی سزا اور محارف کے ہاتھ پاؤں کاٹنے کے لیے مال کی مقدار کیا ہوگی ان مسائل پرا بحاثذی گئی ہیں (۶۸)۔

کلام اللہ، کتابِ مقدس اور گیتا کی دعاؤں اور مناجاتوں کا تقابلی مطالعہ

بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان ۰۷۔۲۰۰۵ء

مقالہ نگار: **نشابہ نرگس** **نگران مقالہ:** **ڈاکٹر محمد اکرم رانا** ڈائریکٹر اسلامک ریسرچ سنٹر

رول نمبر: M.Phil-IS-05-05 بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان

صفحات: ۴۰۳ **ایکسیشن نمبر:** ۶۹

اجمالی خاکہ

مقالہ ھذا چھ ابواب پر مشتمل ہے۔پہلا باب حمد و مناجات اورمنقبتی قصائد کے تعارف اور لغوی واصطلاحی مفہوم پر مشتمل ہے(۶۹)۔دوسرا باب قرآن، بائیبل اور گیتا کے تعارف پر مشتمل ہے(۷۰)۔ تیسرا باب قرآنی تصور حمد، مناجات اور منقبتی قصائدکے تحقیقی جائزہ پر مشتمل ہے (۷۱)۔چوتھا باب بائیبل کے تصور حمد، مناجات اور منقبتی قصائدکے تحقیقی جائزہ پر مشتمل ہے (۷۲)۔پانچواں باب گیتاکے تصور حمد، مناجات اور منقبتی قصائد کے تحقیقی جائزہ پر مشتمل ہے(۷۳)۔چھٹا اور آخری باب ان سب کے تقابلی مطالعہ پر مشتمل ہے(۷۴)۔

احکام القرآن للجصاص و احکام القرآن لابن العربی کا تقابلی جائزہ(سورۃ التوبہ کا خصوصی مطالعہ)

بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان ۰۸۔۲۰۰۶ء

toobaa-elibrary.blogspot.com

مقالہ نگار: **سید طاہر محمود بخاری** **نگران مقالہ:** **ڈاکٹر سعید الرحمن** پروفیسر شعبہ علوم اسلامیہ

رول نمبر: M.Ph-Is-0614 بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان

صفحات: ۲۳۲ **ایکسیشن نمبر:** ۸۳

اجمالی خاکہ

مقالہ ھٰذا چار ابواب اور بارہ فصول پر مشتمل ہے۔فصول کی ذیلی تقسیم آیات نمبرز سے کی گئی ہے۔پہلا باب حسب سابق تعارف تفاسیر اور مؤلفین پر مشتمل ہے۔پہلی فصل میں امام ابو بکر الجصاص اور تالیف کو مختصر امتعارف کرایا گیا جب کہ دوسری میں ابن العربی کو مع تالیف (۷۵)۔سورہ التوبہ کی پہلی تینتیس آیات میں امام ابو بکر الجصاص اور قاضی ابو بکر ابن العربی کی تفسیری آراء کا تقابلی جائزہ پیش کیا گیا ہے(۷۶)۔تیسرے باب میں سورہ التوبہ کی آیت نمبر ۳۴ تا ۶۴ میں امام ابو بکر الجصاص اور قاضی ابو بکر ابن العربی کی تفسیری آراء کا تقابلی جائزہ پیش کیا گیا ہے(۷۷)۔چوتھے باب میں سورہ التوبہ کی آیت نمبر ۶۵ تا ۱۲۸ میں الجصاص اور ابن العربی کی تفسیری آراء کا تقابلی جائزہ پیش کیا گیا ہے(۷۸)۔

(مولانا)احمد حسن دہلوی کے تفسیری نظریات کا تقابلی،بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان۔۰۸۔۲۰۰۶ء

مقالہ نگار: **امیر عمر** **نگران مقالہ:** **ڈاکٹر عبدالقدوس صہیب** پروفیسر شعبہ علوم اسلامیہ

رول نمبر: 0611 بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان

صفحات: ۱۲۷ **ایکسیشن نمبر:** ۸۶

اجمالی خاکہ

مقالہ ھٰذا چار ابواب پر مشتمل ہے۔ہر باب چار جب کہ دوسرا تین فصلوں میں منقسم ہے۔پہلا باب سید احمد حسن دہلوی کے حالات و آثار کا حامل ہے۔مفسر اور ان کی تالیفات کے تعارف،احسن التفاسیر کا تعارف و خصوصیات (۷۹)۔دوسرے باب میں تفسیر بالماثور میں احمد حسن دہلوی کے افکار ہیں۔احسن التفاسیر کے جائزہ، احمد حسن دہلوی کے تفسیری نظریات، اسباب نزول میں احمد حسن دہلوی کے نظریات شامل بحث ہیں(۸۰)۔تیسرا باب درایت میں احمد حسن دہلوی کے تفسیری منہج پر مشتمل ہے۔اس میں نظم قرآن اور سید احمد حسن دہلوی،فقہی مسائل بیان کرنے میں سید احمد حسن دہلوی کا منہج،احسن التفاسیر کے فقہی منہج کا تحلیلی جائزہ اور چند اردو تفاسیر کے فقہی مناہج کا جائزہ شامل بحث ہے(۸۱)۔چوتھا باب سید احمد حسن دہلوی اور علم کلام کو سموئے ہوئے ہے۔الکلام کی غرض وغایت،الٰہیات میں سید احمد حسن دہلوی کے نظریات، نبوات و سمیعات بیان کرنے میں سید احمد حسن دہلوی کا منہج اور فلسفہ اور علم الکلام میں سید احمد حسن دہلوی کے نظریات کا تحلیلی جائزہ شامل بحث ہے (۸۲)۔

تفہیم القرآن(مولانا مودودیؒ)اور تدبر قرآن(مولانا اصلاحیؒ)کا تقابلی جائزہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

(بحوالہ تذکیر بایام اللہ)سورت اعراف، سورہ ھود اور سورہ الشعراء

بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان ۰۸۔۲۰۰۶ء

مقالہ نگار: **محمد ضیاء الرحمن** نگران مقالہ: **ڈاکٹر محمد ادریس لودھی** شعبہ علوم اسلامیہ

رول نمبر: ISL-0609 ایم فل بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان

صفحات: ۲۲۵ ایکسیشن نمبر: ۸۹

اجمالی خاکہ

مقالہ ھٰذا چار ابواب پر مشتمل ہے۔پہلا باب مبادیات تفسیر و سوانح و سیرت مؤلفین پر مشتمل ہے۔اس میں مبادیات تفسیر، برصغیر میں علم تفسیر وتفسیر کی تشکیل جدید، مذکورہ مفسرین کے احوا ل و آثار اور دونوں تفاسیر کے ماخذ، منہج اور خصائص زیر بحث ہیں(۸۳)۔دوسرا باب قرآن کریم اور تذکیر بایام اللہ پر مشتمل ہے۔اس میں فکر ولی اللہ،عروج و زوال کا قرآنی اصول، تذکیر بایام اللہ اور امت مسلمہ،تفہیم القرآن اور تذکیر بایام اللہ اور تدبر قرآن اور تذکیر بایام اللہ شامل بحث ہیں(۸۴)۔تیسرا باب سورہ اعراف، سورہ ھود اور سورہ الشعراء کی روشنی میں تذکیر بایام اللہ کے تفصیلی جائزہ پر مشتمل ہے۔اس میں سور ثلاثہ کا تعارف،قوم نوح، قوم عاد،قوم ثمود، قوم ابراھیم،اہل سدوم، اہل مدین اور بنی اسرائیل وعمالقہ شامل بحث ہیں(۸۵)۔ چوتھا باب تذکیر بایام اللہ کے حوالے سے تفہیم القرآن اور تدبر قرآن کے تقابلی جائزہ پر مشتمل ہے۔اس میں اصول تقابل ،تقابل بحوالہ اسلوب بیان وماخذ تفسیر،تفاسیر مذکورہ کے تفردات واشتراکات،تقابل بحوالہ فنی خصائص اور جدیدعصری رجحانات اور تخریج احادیث شامل تحقیق ہیں(۸۶)۔

معارف القرآن و تبیان القرآن کے فقہی مباحث کا تقابلی مطالعہ(سورۃ المائدہ)

بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان ۱۰۔۲۰۰۸ء

مقالہ نگار: **ملازم حسین** نگران مقالہ: **ڈاکٹر محمود سلطان کھوکھرصاحب** علوم اسلامیہ

رول نمبر: M.PH.IS14 بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان

صفحات: ۱۷۳ ایکسیشن نمبر: ۱۰۷

اجمالی خاکہ

مقالہ ھٰذا چار ابواب پر مشتمل ہے۔پہلا باب تفسیر کے لغوی و اصطلاحی معنی و مفہوم، ضرورت واہمیت، تفسیر سے متعلق عصر حاضر کے تقاضوں اور تفسیری ادب کے آغاز وارتقاء سے متعلق ابحاث پر مشتمل ہے۔اس میں عہد بنو امیہ وبنو عباس ،بعد از سقوط بغداد،برصغیر پاک وہند اور اردو زبان میں تفسیر کا آغاز وا رتقاء شامل بحث ہیں (۸۷)۔ صاحب معارف مفتی محمد شفیع ،ان کی تصانف و خدمات اور صاحب تبیان مولانا غلام رسول سعیدی اور ان کی تصانیف و خدمات اور دونوں مذکورہ تفاسیر کی خصوصیات شامل بحث ہیں(۸۸)۔تیسرا باب اور چوتھا باب سورہ المائدہ کی روشنی میں

toobaa-elibrary.blogspot.com

معارف القرآن وتبیان القرآن کے فقہی مباحث کے تقابلی مطالعہ پر مشتمل ہیں۔تیسرے باب میں ایفائے عہد،احکام شکار، وضو کے فرائض اور قربانی کا تصوراور قصاص ودیت شامل بحث ہیں(۸۹)۔چوتھا باب حدود حرابہ وسرقہ،مسئلہ ارتداد، کفارہ یمین،حرمت خمر ومیسر شامل بحث ہیں(۹۰)۔

معارف القرآن و تبیان القرآن کے فقہی احکامات کا تحقیقی و تقابلی جائزہ(سورۃ النور)

بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان۰۸۔۲۰۰۶ء

مقالہ نگار: عمر شاہد **نگران مقالہ:** **ڈاکٹر عبدالقدوس صہیب** پروفیسر شعبہ علوم اسلامیہ

رول نمبر: ۰۷ **صفحات:** ۹۶ بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان

ایکسیشن نمبر: ۱۰۵

اجمالی خاکہ

مقالہ ھٰذا تین ابواب اورسات فصول پر مشتمل ہے۔پہلا باب تفسیر کے لغوی و اصطلاحی معنی و مفہوم، ضرورت واہمیت،خصوصیات واسرائیلیات پر مشتمل ہے ۔ غلام رسول سعیدی کے تعارف،تصانیف،معارف القرآن اورتبیان القرآن کے تعارف اور خصوصیات،معارف اور مسائل بھی شامل بحث ہیں (۹۱)۔دوسرے باب میں سورہ النور سے متعلق دونوں تفاسیر میں درج وجہ تسمیہ،زمانہ نزول، فضیلت،پردہ ،قذف، لعان، واقعہ افک اورزنا سے متعلق مسائل و احکامات زیر بحث ہیں(۹۲)۔ تیسرے باب میں سورہ النورسے متعلق دونوں تفاسیر میں درج مسئلہ استیذان،اس کی مصلحتین، مسنون طریقہ، ٹیلیفون سے متعلق مسائل،اس سے متعلق احادیث، بیوت غیر مسکونہ کا تعین، پردہ، خواتین اور ان کے زیورات کی آوازکا غیر مردوں کو سنانا، مزین برقعہ پہننا، عبدالنبی نام رکھنا،احکام نکاح،تجرد، مکاتبت، مساجد کی تعظیم، خلافت راشدہ کا عنداللہ مقبول ہونا، اقارب اور محارم کے لیے خاص اوقات، بالغ لڑکوں کاگھر میں داخل ہونا، بوڑھی عورتوں کا حجاب،پیری مریدی کے آداب، ندا یا محمد ﷺ سے متعلق مسائل زیر بحث ہیں(۹۳)۔

سورت الاحزاب کی روشنی میں پردہ کے جدید مسائل اور قانون سازی کے حوالے سے تحقیقی و تقابلی

بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان۱۰۔۲۰۰۸ء

مقالہ نگار: **غازی عبدالرحمن قاسمی** **نگران مقالہ:** **ڈاکٹرنورالدین جامی** شعبہ علوم اسلامیہ

رول نمبر: M.Ph-Is- 3 بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان

صفحات: ۲۲۸ **ایکسیشن نمبر:** ۹۸

اجمالی خاکہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

مقالہ ھٰذا پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔پہلا باب حجاب اور اسلامی تعلیمات پر مشتمل ہے۔اس میں حجاب کا معنی و مفہوم، ستر و حجاب میں فرق، قبل از اسلام حجاب اور انسداد فواحش کا اسلامی نظام شامل بحث ہیں(۹۴)۔دوسرا باب حجاب کے دائرہ کار پر مشتمل ہے۔اس میں قصہ حجاب کے درجات اور قائلین وجوب حجاب اور قائلین عدم وجوب حجاب کے دلائل شامل بحث ہیں(۹۵)۔تیسرا باب قائلین وجوب حجاب کے دلائل کے تجزیہ پر مشتمل ہے اس میں قائلین وجوب حجاب کے قرآن وسنت سے دلائل پیش کر کے ان کا تجزیہ پیش کیا گیاہے(۹۶)۔چوتھا باب قائلین عدم وجوب حجاب کے دلائل کے تجزیہ پر مشتمل ہے۔اس میں قائلین عدم وجوب حجاب کے قرآن وسنت سے دلائل پیش کر کے ان کا تجزیہ پیش کیا گیاہے پر مشتمل ہے(۹۷)۔پانچویں باب میں حجاب کا یورپی پس منظر میں مطالعہ کیا گیاہے۔ اس میں یورپ میں حجاب کے خلاف تحریک کا پس منظر ، یورپ کا عمومی تصور حجاب ، فرانس میں حجاب پر لگائی جانے والی پابندی کے اثرات شامل بحث ہیں(۹۸)۔

قصہ غرانیق، تفسیری روایات کا تنقیدی، بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان ۱۲۔۲۰۱۰ء

مقالہ نگار: **محمد شاہد** **نگران مقالہ:** **ڈاکٹر غلام شمس الرحمن** پروفیسر شعبہ علوم اسلامیہ

رول نمبر: M.PH-ISL-10-01 بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان

صفحات: ۱۴۱ **ایکسیشن نمبر:** ۱۳۴

اجمالی خاکہ

مقالہ ھٰذا چارابواب پر مشتمل ہے۔پہلا باب قصہ غرانیق کے بنیادی ماخذپر مشتمل ہے۔اس میں قصہ غرانیق کی بنیادی تفصیلات، اس قصہ کی روایات کو ردکرنے والی تفاسیر،اعتماد رکھنے والی تفاسیراور بنیاد ی کتب حدیث میں سورۃ النجم سے متعلق احادیث شامل بحث ہیں(۹۹)۔دوسرا باب قصہ غرانیق کی روایات کے جائزہ ہے۔ قصہ غرانیق کی روایات کا جائزہ، سند اور متن کی پرکھ اور وقوعہ کے امکانات اور محرکات شامل بحث ہیں(۱۰۰)۔تیسرا باب قصہ غرانیق کے بارے مسلم علماء کی آراء پر مشتمل ہے اس میں ابو جعفر محمد بن جریر طبری،قاضی عیاض،علامہ قرطبی، ابن کثیر، جلال الدین سیوطی، سید ابوالاعلی مودودی،پیر کرم شاہ الازہری کی آراء شامل بحث ہیں(۱۰۱)۔چوتھا باب قصہ غرانیق پر مستشرقین کے اعتراضات پر مشتمل ہے۔اس میں استشراق کی ابتداء ،معروف مستشرقین جیسے lein,Mont Gomery Willium Muir,Grunebaum, Staley lanepoole ,Watt کے قصہ غرانیق پر اعتراضات، نتائج اور سر سید احمد خان اور پیر کرم شاہ الازہری کے جوابات شامل بحث ہیں(۱۰۲)۔

تفسیر ترجمان القرآن اور تدبر قرآن کے کلامی مضامین کا تقابل

بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان ۱۲۔۲۰۱۰ء

toobaa-elibrary.blogspot.com

مقالہ نگار: عبدالحق مجاہد **نگران مقالہ:** **ڈاکٹرعبدالقدوس صہیب** پروفیسر شعبہ علوم اسلامیہ

رول نمبر: ۱۲ **صفحات:** ۱۸۰ بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان

ایکسیشن نمبر: ۱۲۷

اجمالی خاکہ

مقالہ ھٰذا چار ابواب پر مشتمل ہے۔پہلے باب کی چار فصول ہیں جو مفسرین اور ان کی تفاسیر کے تعارف پر مشتمل ہے۔اس میں مولانا ابوالکلام آزاد اورمولانااحسن اصلاحی کا تفصیلی تعارف اور ان کی تفاسیر مذکورہ کا تعارف، منہج اور خصوصیات زیر بحث ہیں(۱۰۳)۔دوسرا باب علم اکلام کے تعارف اور مذکورہ تفاسیر کے تقابل کا احاطہ کرتا ہے۔قضا ،قدر و قرآنی دعوت فکر وتعقل بھی شامل بحث ہے(۱۰۴)۔تیسرا توحید خدا وندی کے دلائل کو محیط ہے۔رب کا تصور،توحید ربوبیت سے توحید الٰہی کا استدلال،ربوبیت سے آخرت کا استدلال،فصل دوم صفات باری تعالیٰ،تشبیہ اور تجسیم جب کہ فصل سوم اثبات وحی اور رسالت کے مباحث پر مشتمل ہے(۱۰۵)۔چوتھا باب عام روش سے ہٹ کر حاصل بحث، نتائج تحقیق اور سفارشات پر مشتمل ہے(۱۰۶)۔

تصریف آیات کے مقاصدِ حکم،بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان ۱۳۔۲۰۱۱ء

مقالہ نگار: سنیعہ اختر **نگران مقالہ:** **پروفیسرڈاکٹراکرم رانا** بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان

رول نمبر: ۱۸ **صفحات:** ۱۹۱ **ایکسیشن نمبر:** ۱۴۴

اجمالی خاکہ

مقالہ ھٰذا چھ ابواب پر مشتمل ہے۔پہلے باب میں تصریف کا تعارف ہے۔تصریف کی تعریف،لفظی و معنوی اقسام اور قرآن میں لفظ تصریف شامل بحث ہے(۱۰۷)۔دوسرا باب تصریف کی حکمتوں پر مشتمل ہے۔اس میں فصاحت وبلاغت کا معیار، اسمائے قرآن سے وضاحت ، قرآن میں مشابہات،سورتوں او ر آیات کا تکرار اور صوتی ہم آہنگی شامل بحث ہیں(۱۰۸)۔تیسرے باب میں تصریف لفظی،قرآن میں لغت، افعال، اسماء اور حروف میں تصریف کی مثالیں شامل بحث ہیں(۱۰۹)۔چوتھا باب قصص میں تصریف کے قاعدہ ہے۔تصریف کے حوالہ سے موسیٰؑ،آدمؑ وابلیس، ابراھیمؑ اور صالح ؑ کے قصص زیر بحث ہیں(۱۱۰)۔پانچواں باب تصریف احکام ہیں۔کلام الٰہی میں اوامر و نواہی اور دیگر احکام میں تصریف زیر بحث ہیں(۱۱۱)۔چھٹا باب تصریف عقائد ہے۔اس میں عقیدہ توحید و رسالت میں تصریف شامل بحث ہیں(۱۱۲)۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

حواشی و حوالہ جات باب چہارم

۱۔ ایاز خان، محمد، اناجیل اربعہ کے اہم مضامین قرآنِ حکیم۔۔ ،بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان ۲۰۰۰ء، زیر نگرانی ڈاکٹر محمد اکرم رانا، ص ا۔۱۰۹

۲۔ ایاز خان، محمد، اناجیل اربعہ کے اہم مضامین کا تحقیقی جائزہ قرآنِ حکیم کی روشنی میں ،ص ۱۱۰۔۲۵۲

۳۔ ایاز خان، محمد ،ص ۲۵۴۔۴۰۴

۴۔ ایاز خان، محمد،ص ۴۰۵۔۴۵۳

۵۔ ایاز خان، محمد،ص ۴۵۴۔۶۷۷

۶۔ ایاز خان، محمد،ص ۶۷۸۔۹۴۵

۷۔ ایاز خان، محمد،ص ۹۸۷تا آخر

۸۔ تاج محمد، حافظ، قرآنِ حکیم کی وجوہ قرآت (رسم عثمانی ان کی رعایت اور استنباط احکام پر ان کے اثرات)، بہاؤالدین یونیورسٹی ،زیر نگرانی پروفیسر ڈاکٹر سعیدالرحمن، ص ۱۶۔۶۲

۹۔ تاج محمد، حافظ، قرآنِ حکیم کی وجوہ قرآت (رسم عثمانی ان کی رعایت اور استنباط احکام پر ان کے اثرات)،ص ۶۳۔۹۷

۱۰۔ تاج محمد، حافظ،ص ۹۸۔۱۵۰

۱۱۔ تاج محمد، حافظ،ص ۱۵۱۔۱۸۶

۱۲۔ تاج محمد، حافظ، (ص ۱۸۷۔۲۳۳)

۱۳۔ تحسین مسعود الحسن، مفتی ،احکام القرآن للجصاص و احکام القرآن لابن العربی کا تقابلی مطالعہ(سورۃ البقرۃ آیۃ ۲۱۹۔۲۸۰)، بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان ۲۰۰۱۔۱۹۹۹ء، زیر نگرانی ڈاکٹر مفتی سعیدالرحمن اعوان ،ص i

۱۴۔ تحسین مسعود الحسن، مفتی، ص iv

۱۵۔ تحسین مسعود الحسن، مفتی، ص vi

۱۶۔ تحسین مسعود الحسن، مفتی، ص ۲۳

۱۷۔ تحسین مسعود الحسن، مفتی، ص ۳۳

۱۸۔ تحسین مسعود الحسن، مفتی، ص ۲۴

۱۹۔ تحسین مسعود الحسن، مفتی، ص ۳۷

۲۰۔ تحسین مسعود الحسن، مفتی، ص ۱۱۰

۲۱۔ تحسین مسعود الحسن، مفتی، ص ۱۱۸

۲۲۔ تحسین مسعود الحسن، مفتی، ص ۱۲۲

۲۳۔ تحسین مسعود الحسن، مفتی، ص ۱۲۶

۲۴۔ تحسین مسعود الحسن، مفتی، ص ۱۵۸۔۲۹۴

۲۵۔ تحسین مسعود الحسن، مفتی، ص ۲۹۵

۲۶۔ تحسین مسعود الحسن، مفتی، ص ۲۹۶۔۳۸۳

۲۷۔ تحسین مسعود الحسن، مفتی، ص ۳۸۴

۲۸۔ تحسین مسعود الحسن، مفتی، البقرۃ: ۲: ۲۱۹۔۲۸۰

۲۹۔ تحسین مسعود الحسن، مفتی، ص ۴۰۷

toobaa-elibrary.blogspot.com

۳۰۔ تحسین مسعود الحسن، مفتی، ص۴۱۳

۳۱۔ تحسین مسعود الحسن، مفتی، ص۴۱۵

۳۲۔ تحسین مسعود الحسن، مفتی، ص۴۱۹

۳۳۔ تحسین مسعود الحسن، مفتی، ص۴۲۲۔۴۳۱

۳۴۔ تحسین مسعود الحسن، مفتی، ص۴۳۲

۳۵۔ تحسین مسعود الحسن، مفتی، ص۴۳۵

۳۶۔ تحسین مسعود الحسن، مفتی، ص۴۴۵

۳۷۔ تحسین مسعود الحسن، مفتی، ص۴۴۹

۳۸۔ تحسین مسعود الحسن، مفتی، ص۴۵۳

۳۹۔ تحسین مسعود الحسن، مفتی، ص۴۶۳

۴۰۔ تحسین مسعود الحسن، مفتی، ص۴۷۵

۴۱۔ تحسین مسعود الحسن، مفتی، ص۴۸۸)۔

۴۲۔ عمر فاروق، محمد، احکام القرآن للجصاص و احکام القرآن لابن العربی کا تقابلی مطالعہ (سورۃ البقرۃ۲۸۲تا النّساء۲۳)،بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان۱۹۹۹ء۔۲۰۰۱ء، زیر نگرانی ڈاکٹرمفتی سعیدالرحمن ، ص۱۔۳۶

۴۳۔ عمر فاروق، محمد، ص۳۷۔۶۲

۴۴۔ عمر فاروق، محمد، ص۶۳۔۱۲۴

۴۵۔ عمر فاروق، محمد، ص۱۲۵۔۲۰۸

۴۶۔ عمر فاروق، محمد، ص۲۰۹۔۳۴۲

۴۷۔ شازیہ فخر بلوچ، تفسیر معالم العرفان فی دروس القرآن کا تحقیقی و تنقیدی۔۔بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان۔۰۵۔۲۰۰۳ء، زیر نگرانی ڈاکٹر محمد اکرم رانا، ص۱۔۶۰

۴۸۔ شازیہ فخر بلوچ، ص۶۱۔۹۴

۴۹۔ شازیہ فخر بلوچ، ص۹۴۔۱۲۵

۵۰۔ شازیہ فخر بلوچ، ص۱۲۶۔۱۶۸

۵۱۔ شازیہ فخر بلوچ، ص۱۶۹۔۲۲۵

۵۲۔ شازیہ فخر بلوچ، ص۲۲۶۔۲۷۴

۵۳۔ میمونہ یاسمین،تفاسیر جصاص اورقرطبی کا تقابلی جائزہ(تانیثیت اورمحکوم لوگوں کے مسائل کا خصوصی مطالعہ (سورۃ النساء آیت۱۔۲۰)،بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان ۰۵۔۲۰۰۳ء، زیر نگرانی غلام شمس الرحمن،ص۱۔۱۷

۵۴۔ میمونہ یاسمین ،ص۱۸۔۴۷

۵۵۔ میمونہ یاسمین،ص۴۸۔۶۹

۵۶۔ میمونہ یاسمین،ص۷۰۔۱۹۸

۵۷۔ طیب سعید، محمد ، احکام القرآن للجصاص والجامع لاحکام القرآن للقرطبی کے مضامین کا تقابلی مطالعہ اورعصری تناظر میں جائزہ (سورۃ النساء۱۔۱۱۵)، بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان۰۶۔۲۰۰۴ء، زیر نگرانی پروفیسر ڈاکٹرنورالدین جامی ، ۱۔۲۴

۵۸۔ طیب سعید، محمد ،ص۲۵۔۴۳

۵۹۔ طیب سعید، محمد ،ص۴۴۔۱۶۲

toobaa-elibrary.blogspot.com

۶۰۔ طیب سعید، محمد ،ص۱۶۳۔۱۹۲

۶۱۔ عبدالباسط ازہر اعوان، احکام القرآن للجصاص و احکام القرآن لابن العربی کا تقابلی مطالعہ (سورۃ النساء آیت ۲۴ تا آخر)، بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان۰۷۔۲۰۰۵ء، زیر نگرانی پروفیسر ڈاکٹرنورالدین جامی ، ص۱۔۶۲

۶۲۔ عبدالباسط ازہر اعوان،ص۶۳۔۱۱۶

۶۳۔ عبدالباسط ازہر اعوان،ص۱۱۷۔۱۷۰

۶۴۔ عبدالباسط ازہر اعوان،ص۱۷۱۔۲۲۹

۶۵۔ شاہد،محمد، احکام القرآن للجصاص و احکام القرآن لابن العربی کا تقابلی مطالعہ (سورۃ المائدہ آیت ۱۔۳۷)،بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان۰۷۔۲۰۰۵ء، زیر نگرانی پروفیسر ڈاکٹرنورالدین جامی،ص۱۔۲۴

۶۶۔ شاہد،محمدص۲۵۔۵۰

۶۷۔ شاہد،محمد،ص۵۱۔۱۴۷

۶۸۔ شاہد،محمد،ص۱۴۸۔۲۱۲

۶۹۔ نشابہ نرگس، قرآن مجید، کتابِ مقدس اور گیتا کی دعاؤں اور مناجاتوں کا تقابلی مطالعہ،بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان۰۷۔۲۰۰۵ء، زیر نگرانی پروفیسر ڈاکٹر محمد اکرم رانا، ص۱۔۳۳

۷۰۔ نشابہ نرگس،ص۳۴۔۵۹

۷۱۔ نشابہ نرگس،ص۶۰۔۱۲۶

۷۲۔ نشابہ نرگس،ص۱۲۷۔۳۵۴

۷۳۔ نشابہ نرگس،ص۳۵۵۔۳۶۴

۷۴۔ نشابہ نرگس،ص۳۶۵۔۳۷۸

۷۵۔ طاہر محمود بخاری،سید ،احکام القرآن للجصاص و احکام القرآن لابن العربی کا تقابلی جائزہ(سورۃ التوبہ کا خصوصی مطالعہ)،بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان۰۸۔۲۰۰۶ء، زیر ،نگرانی ڈاکٹرسعیدالرحمن، ص۱۔۲۳۲

۷۶۔ طاہر محمود بخاری،احکام القرآن للجصاص و احکام القرآن لابن العربی کا تقابلی جائزہ(سورۃ التوبہ کا خصوصی مطالعہ)،ص۳۳۔۸۱

۷۷۔ طاہر محمود بخاری،ص۸۲۔۱۳۹

۷۸۔ طاہر محمود بخاری،ص۱۴۰۔۲۰۲

۷۹۔ بیہقی۱:۱۳۵

۸۰۔ امیر عمر، (مولانا)احمد حسن دہلوی کے تفسیری نظریات کا تقابلی۔، بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان۔۰۸۔۲۰۰۶ء، زیر نگرانی ڈاکٹرعبدالقدوس صہیب ، ص۱۔۲۸

۸۱۔ امیر عمر،ص۲۹۔۴۸

۸۲۔ امیر عمر،ص۴۹۔۷۴

۸۳۔ امیر عمر،ص۷۵۔۱۰۴

۸۴۔ ضیاء الرحمن، محمد ،تفہیم القرآن(مولانا مودودیؒ)اور تدبر قرآن(مولانا اصلاحیؒ)کا تقابلی جائزہ(بحوالہ تذکیر بایام اللہ) سورت اعراف، سورہ ھود اور سورہ الشعراء ،بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان۰۸۔۲۰۰۶ء، زیر نگرانی ڈاکٹر محمد ادریس لودھی، ص۱۔۶۶

۸۵۔ ضیاء الرحمن، محمد ،، ص۶۷۔۱۳۳

۸۶۔ ضیاء الرحمن، محمد ، ص۱۳۴۔۱۹۲

۸۷۔ ضیاء الرحمن، محمد ،ص۱۹۳۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

۸۸۔ ملازم حسین، معارف القرآن و تبیان القرآن کے فقہی مباحث کا تقابلی مطالعہ(سورۃ المائدہ ،بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان ۱۰۔۲۰۰۸ء، زیر نگرانی ڈاکٹر محمود سلطان کھوکھر، ص۱۔۱۵

۸۹۔ ملازم حسین، ص۱۶۔۳۱

۹۰۔ ملازم حسین، ص۳۲۔۷۹

۹۱۔ ملازم حسین، ص۸۰۔۱۵۵

۹۲۔ عمر شاہد، معارف القرآن و تبیان القرآن کے فقہی احکامات کا تحقیقی و تقابلی جائزہ(سورۃ النور،بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان۰۸۔۲۰۰۶ء، زیر نگرانی ڈاکٹر عبدالقدوس صہیب، ص۱۔۳۲

۹۳۔ عمر شاہد، ص۳۳۔۵۶

۹۴۔ عمر شاہد، ص۵۷۔۸۴

۹۵۔ عبدالرحمن، غازی ، قاسمی، سورت الاحزاب کی روشنی میں پردہ کے جدید مسائل اور قانون سازی کے حوالے سے تحقیقی و تقابلی۔۔ ،بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان۱۰۔۲۰۰۸ء، زیر نگرانی پروفیسرڈاکٹرنورالدین جامی، ص۱۔۴۹

۹۶۔ عبدالرحمن، غازی ،ص۵۰۔۸۳

۹۷۔ عبدالرحمن، غازی ،ص۸۴۔۱۳۲

۹۸۔ عبدالرحمن، غازی ،ص۱۳۳۔۱۷۰

۹۹۔ عبدالرحمن، غازی ،ص۱۷۱۔۲۰۰

۱۰۰۔ شاہد، محمد ، قصہ غرانیق ،تفسیری روایات کا تنقیدی،بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان۱۲۔۲۰۱۰ء، زیر نگرانی ڈاکٹرغلام شمس الرحمن، ص۱۔۲۸

۱۰۱۔ شاہد، محمد ،ص۲۹۔۵۹

۱۰۲۔ شاہد، محمد ،ص۶۰۔۹۳

۱۰۳۔ شاہد، محمد ،ص۹۴۔۱۱۸

۱۰۴۔ عبدالحق مجاہد،تفسیر ترجمان القرآن اور تدبر قرآن کے کلامی مضامین کا تقابل،BZU ملتان۱۲۔۲۰۱۰ء ،زیر نگرانی ڈاکٹرعبدالقدوس صہیب، ص۱۔۶۵

۱۰۵۔ عبدالحق مجاہد ،ص۶۶۔۱۱۲

۱۰۶۔ عبدالحق مجاہد،ص۱۱۳۔۱۶۰

۱۰۷۔ عبدالحق مجاہد،ص۱۶۱۔۱۶۶

۱۰۸۔ سنیعہ اختر، تصریف آیات کے مقاصدِ حکم،بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان۱۳۔۲۰۱۱ء، زیر نگرانی پروفیسرڈاکٹراکرم رانا، ص۱۔۱۸

۱۰۹۔ سنیعہ اختر، ص۱۹۔۳۲

۱۱۰۔ سنیعہ اختر، ص۳۳۔۵۲

۱۱۱۔ سنیعہ اختر، ص۵۳۔۱۲۲

۱۱۲۔ سنیعہ اختر، ص۱۲۳۔۱۴۶

۱۱۳۔ نفس المرجع، ص۱۴۷تا آخ

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب چہارم

فیصل آباد ڈویژن میں علوم القرآن وتفسیر القرآن پر مقالات کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ

1 فہم قرآن میں سائنسی شواہد سے استدلال کا تجزیاتی مطالعہ، فیصل آباد ۰۹-۲۰۰۷ء

2 حروف مقطعات۔۔۔تفسیری ادب میں برصغیر کا کردار (ایک تحقیقی وتنقیدی جائزہ)

3 امام عبداللہ بن کثیرؒ مکی کی قراء ت اوراس کے تفسیری اثرات، مقالہ ایم فل اسلامیات، جی سی یونیورسٹی ، فیصل آباد ۱۱-۲۰۰۹ء

4 حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے تفسیری اقوال الدرالمنثور نصف الاول۔۔ میں تخریج وتعلیق، جی سی یونیورسٹی، فیصل آباد ۱۲-۲۰۱۰ء

5 حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے تفسیری اقوال الدرالمنثور نصف الآخر ۔۔میں تخریج وتعلیق، مقالہ ایم فل ۱۲-۲۰۱۰ء

6 "تفسیر صدیقی کا تحقیقی وتجزیاتی مطالعہ" (۱۳-۲۰۱۱ء)

7 تفسیر معالم التنزیل کا ترجمہ وتخریج (سورۂ کہف وسورۂ مریم)، فیصل آباد ۱۴-۲۰۱۲ء

8 عبداللہ بن مسعودؓ کے تفسیری اقوال تفسیر الدرالمنثور کی روشنی میں تخریج وتعلیق، مقالہ ایم فل علوم اسلامیہ، ۱۴-۲۰۱۲ء

9 شان نزول کی روایات سے استنباط احکام کا منہج (تفسیر قرطبی)، جی سی یونیورسٹی ، فیصل آباد ۱۴-۲۰۱۲ء

10 تفسیر امدادالکرم کا منہج واسلوب، مقالہ ایم فل ۱۴-۲۰۱۲ء

11 مباحثِ سیرت۔۔تبیان القرآن۔۔۔، مقالہ ایم فل، ۱۴-۲۰۱۲ء

12 تفسیر نبوی (منظوم) منہج واسلوب کا تحقیقی جائزہ، مقالہ ایم فل ۱۴-۲۰۱۲ء

مقالہ PhD ، دی یونیورسٹی آف فیصل آباد

13 مناسبات قرآنِ حکیم اور تفسیر "نظم الدرر فی تناسب الآیات والسور" دی یونیورسٹی آف فیصل آباد ۲۰۱۱ء

مقالہ جات برائے ایم فل، دی یونیورسٹی آف فیصل آباد

14 قصص القرآن و ضیاء القرآن ، مقالہ برائے ایم فل سیرت اسٹڈیز ، دی یونیورسٹی آف فیصل آباد ۲۰۰۷ء

15 مصادر تفسیر ضیاء القرآن، مقالہ برائے ایم فل سیرت اسٹڈیز ، دی یونیورسٹی آف فیصل آباد ۲۰۰۷ء

16 قرآنی دعوت تفکر وتدبر (فی ظلال القرآن اور تبیان القرآن کی روشنی میں تقابلی و تحقیقی مطالعہ)
تحقیقی مقالہ برائے ایم فل، دی یونیورسٹی آف فیصل آباد ۲۰۱۰ء

17 مضامین سورۃ آل عمران (تفسیر تبیان القرآن و تفسیر ثنائی کی روشنی میں تقابلی وتجزیاتی مطالعہ)
تحقیقی مقالہ برائے ایم فل، دی یونیورسٹی آف فیصل آباد ۲۰۱۰ء

18 آداب نبوی ﷺ اور آداب معاشرت سورۃ الحجرات

19 سورۃالبقرۃ، تفسیرابن کثیر، تفسیرالدرالمنثورالسیوطی (تقابلی مطالعہ)، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل ، دی یونیورسٹی آف فیصل آباد س ن

20 "تفسیرِ جلالین میں اسرائیلیات کا تحقیقی و تنقیدی مطالعہ" دی یونیورسٹی آف فیصل آباد س ن

21 تفسیر ضیاء القرآن کا منہج ، دی یونیورسٹی آف فیصل آباد س ن

22 مضامین سورۃالانعام، تجزیاتی وتقابلی مطالعہ
تحقیقی مقالہ برائے ایم فل ، دی یونیورسٹی آف فیصل آباد س ن

23 مضامین سورۃتوبہ کا تجزیاتی وتقابلی مطالعہ
تحقیقی مقالہ برائے ایم فل، دی یونیورسٹی آف فیصل آباد س ن

24 مضامین سورۃیونس کا تفسیر ضیاء القرآن اور تفسیر تفہیم القرآن۔ دی یونیورسٹی آف فیصل آباد س ن

toobaa-elibrary.blogspot.com

25 مضامین سورۃ یوسف کا تحقیقی جائزہ (تفسیر تبیان القرآن اور تفہیم القرآن۔۔۔) •

26 مضامین سورۃ مزمل کا ایک وتقابلی وتجزیاتی مطالعہ

تحقیقی مقالہ برائے ایم فل ، دی یونیورسٹی آف فیصل آباد س ن

27 مضامین سورۃ الاعراف کا تفسیر ضیاء القرآن اور تفہیم القرآن ۔ دی یونیورسٹی آف فیصل آباد س ن

28 مضامین سورۃ النساء، تفسیر ضیاء القرآن اور تبیان القرآن کی روشنی میں۔ تقابل ، دی یونیورسٹی آف فیصل آباد س ن

29 مضامین سورۃ المائدہ ،تفسیر تفہیم القرآن اور تفسیر ضیاء القرآن ، دی یونیورسٹی آف فیصل آباد س ن

30 مضامین سورۃ الاحزاب کا تقابلی اور تجزیاتی مطالعہ

تحقیقی مقالہ برائے ایم فل ، دی یونیورسٹی آف فیصل آباد س ن

toobaa-elibrary.blogspot.com

فہم قرآن میں سائنسی شواہد سے استدلال کا تجزیاتی مطالعہ،جی سی یونیورسٹی،فیصل آباد ۰۹-۲۰۰۷ء

مقالہ نگار: روبینہ شاہین **نگران تحقیق:** ن د **رول نمبر:**ن د **صفحات:** ۲۴۲

اجمالی خاکہ

موضوع کا جامع تعارف،فہم قرآن کے اصول وطرق،ضرورت واہمیت،تقاضے اور عقل واستدلال اور جدید علوم کی حیثیت زیر بحث ہیں (۱)۔دوسرا باب سائنس کے تعارف اور طریق کار پر مشتمل ہے(۲)۔باب سوم قرآن کے اسلوب ،استدلال اور سائنسی طریق کار پر مشتمل ہے۔اس میں سائنسی طریق کار کی شرعی حیثیت،فہم قرآن میں سائنسی شواہد کی اہمیت اور سائنسی طریق استدلال اسلامی تعلیمات کی روشنی میں زیر بحث ہیں(۳)۔چوتھا باب قرآن کے سائنسی دلائل پر مشتمل ہے۔اس میں کائنات ، پانی، سمندروں، تخلیق انسان و حیوانات اور نباتات سے متعلق قرآنی دلائل زیر بحث ہیں(۴)۔پانچویں باب میں سائنسی شواہد کی مدد سے قرآن فہمی کے معاملے میں سائنسی دلائل ،طریقہ کاراور شواہد زیر بحث ہیں(۵)۔

حروف مقطعات۔۔۔تفسیری ادب میں برصغیر کا کردار،جی سی یونیورسٹی ، فیصل آباد ۰۹-۲۰۰۷ء

مقالہ نگار: صائمہ اشرف **نگران تحقیق:** **ڈاکٹر حافظ محمد شریف شاکر** پروفیسر شعبہ علوم اسلامیہ جی سی یونیورسٹی فیصل آباد

رول نمبر: ۳۶ **صفحات:** ۱۹۱

رجسٹریشن نمبر: GCUF-850-4-2003

اجمالی خاکہ

مقالہ کے علم تفسیر،اہمیت، رجحانات وغیرہ اشتمالات ہیں(۶)۔دوسرا تفسیر ی ادب میں برصغیر کے کردار اور برصغیر کی اہم کتب تفاسیر پر مشتمل ہے(۷)۔باب سو آیات تشابہات اور حروف مقطعات پر مشتمل ہے۔اس میں آیات تشابہات اور حروف مقطعات کے معنی ومفہوم،شرعی حکم اور اقسام زیر بحث ہیں(۸)۔چوتھا باب برصغیر کے تفسیری ادب کے حروف مقطعات پر مشتمل ہے۔اس میں تفسیر بالماثور،تفسیر بالرائے اور محدثانہ،صوفیانہ ،کلامی،لغوی اور نحوی تفاسیر زیر بحث ہیں(۹)۔پانچواں باب حروف مقطعات کے بارے میں تفسیری آراء کے ناقدانہ جائزہ کاحامل ہے۔حروف مقطعات،غلط فہمیاں‌اور تفسیری ادب کے قابل تنقید مواقع زیر بحث ہیں(۱۰)۔

امام عبداللہ بن کثیرؒ مکی کی قراءت اوراس کے تفسیری اثرات

مقالہ ایم فل اسلامیات، جی سی یونیورسٹی ، فیصل آباد ۱۱-۲۰۰۹ء

مقالہ نگار: قاسم علی **نگران تحقیق:** ن د **رول نمبر:** ن د **صفحات:** ن د

toobaa-elibrary.blogspot.com

اجمالی خاکہ

مقالہ علم قراء ت ، مبادی، قراء ات صحیحہ پر محمول ہے (۱۱)۔عبداللہ بن کثیرؒ کے احوال و آثار، علمی مرتبہ اور شیوخ کے تعارفات رکھتا ہے(۱۲)۔تیسرا عبداللہ بن کثیرؒ کی قراء ت کے راویان سیدنا بزیؒاور قنبلؒ کے احوال و آثار پر مشتمل ہے(۱۳)۔چوتھاباب امام عبداللہ بن کثیرؒ کی قراء ت کے تعارف پر مشتمل ہے(۱۴)۔پانچواں باب امام عبداللہ بن کثیر کی قراء ت کے تفسیری اثرات پر مشتمل ہے(۱۵)۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے تفسیری اقوال الدرالمنثور نصف الاول، تخریج وتعلیق

جی سی یونیورسٹی ، فیصل آباد ۱۲۔۲۰۱۰ء

مقالہ نگار: سدرہ خادم **نگرانِ مقالہ:** ن د **رول نمبر:** ۱۷ **صفحات:** ۶۱۴

ایکسیشن نمبر: ۱۵۔۲۰۱۲

اجمالی خاکہ

مقالہ ہذا کو تین ابواب میں تقسیم کیا گیاہے۔پہلاباب سیدنا عبداللہ بن عباسؓ کے حالات و آثار اور تفسیر میں مقام ومرتبہ پر مشتمل ہے(۱۶)۔دوسرا باب علامہ جلال الدین سیوطی کے احوال و آثار اور ان کی تفسیر الدر المنثور کے منہج واسلوب پر مشتمل ہے(۱۷)۔تیسراباب عبداللہ ابن عباسؓ کے تفسیری اقوال کی تخریج وتعلیق پر مشتمل ہے (۱۸)۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے تفسیری اقوال الدرالمنثور نصف الآخر کی روشنی میں تخریج وتعلیق

مقالہ ایم فل، ۱۲۔۲۰۱۰ء

تحقیق نگار: محمد زاہد سلیم **نگرانِ مقالہ:** ن د **رول نمبر:** ن د **صفحات:** ۵۶۴

اجمالی خاکہ

مقالہ ہذا کو چارابواب میں تقسیم کیا گیاہے۔پہلاباب سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اورعلامہ جلال الدین سیوطی کے احوال و آثار اور تفسیر میں ان کے مقام ومرتبہ اور تفسیر الدرالمنثور کے اسلوب و منہج پر مشتمل ہے (۱۹)۔دوسرے باب میں پارہ نمبر۱۶تا۲۰ تک کے عبداللہ بن عباسؓ کے تفسیری اقوال کی تخریج وتعلیق کی گئی ہے (۲۰)۔تیسرے باب میں پارہ نمبر۲۱تا۲۵ تک کے عبداللہ بن عباسؓ کے تفسیری اقوال کی تخریج وتعلیق کی گئی ہے (۲۱)۔چوتھے باب میں پارہ نمبر۲۶تا۳۰ تک کے عبداللہ بن عباسؓ کے تفسیری اقوال کی تخریج وتعلیق کی گئی ہے(۲۲)۔

تفسیر صدیقی کا تحقیقی وتجزیاتی۔۔۔ ۱۳۔۲۰۱۱ء

toobaa-elibrary.blogspot.com

مقالہ نگار: رضوانہ شفیق **نگران مقالہ:** ن د **رول نمبر:** ۹۵۰۴

صفحات: ۲۳۲ **ایکسیشن نمبر:** ۳۔۲۰۱۳

اجمالی خاکہ

عبدالقدیر صدیقی کے ابتدائی حالات، تعلیم و تربیت اور ادبی و علمی خدمات شامل بحث ہیں(۲۳)۔دوسرے باب میں تفسیر صدیقی کا اجمالی تعارف، ماخذو مصادراور منہج وسلوب زیر بحث ہیں(۲۴)۔ تیسرا باب تفسیر صدیقی کی خصوصیات، تفردات اور معاصر تفسیری ادب سے تقابل پر مشتمل ہے(۲۵)۔چوتھا باب تفسیر صدیقی کے فکری و عملی مباحث پر مشتمل ہے۔اس میں تہذیبی وفقہی مسائل اور صوفیانہ افکار زیر بحث ہیں (۲۶)۔

تفسیر معالم التنزیل کا ترجمہ و تخریج(سورۂ کہف وسورۂ مریم)،۱۴۔۲۰۱۲ء

مقالہ نگار: شمیم اختر **نگران تحقیق:** ن د **رول نمبر:** ن د

صفحات: ن د

اجمالی خاکہ

مقالہ کے تین باب ہیں۔پہلے میں سورۃالکہف کی آیات نمبر ۱۔۱۱۰ کا ترجمہ وتخریج کیا گیاہے(۲۷)۔دوسرے باب میں سورۃمریم کی آیات نمبر ۱۔۹۸ کا ترجمہ وتخریج کیا گیا ہے (۲۸)۔باب سوم تفسیر بغوی کی زیر ترجمہ سورتوں کے تفسیری جائزہ پر مشتمل ہے۔اس میں تفسیر بغوی کا منہج وخصوصیات اور سورۃ الکہف اور سورۃ مریم کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے(۲۹)۔

عبداللہ بن مسعودؓ کے تفسیری اقوال تفسیر الدرالمنثور، تخریج وتعلیق،۱۴۔۲۰۱۲ء

مقالہ نگار: ریحانہ کوثر **نگران مقالہ:** ن د **رول نمبر:** ن د

صفحات: ۲۴۳

اجمالی خاکہ

مقالہ ہذا کو تین ابواب میں تقسیم کیا گیاہے۔پہلا باب عبداللہ بن مسعودؓ کے سوانح وآثار اور تفسیر کے اندر مقام ومرتبہ پر مشتمل ہے(۳۰)۔دوسرا باب علامہ جلال الدین سیوطی کے احوال و آثار اور ان کی تفسیر الدر المنثور کے منہج واسلوب پر مشتمل ہے(۳۱)۔تیسرا باب حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کے تفسیری اقوال کی تخریج وتعلیق پر مشتمل ہے۔اس میں مکمل تفسیر الدرالمنثور شامل بحث ہے(۳۲)۔

شانِ نزول کی روایات سے استنباطِ احکام کا منہج(تفسیر قرطبی)GCU، فیصل آباد ۱۴۔۲۰۱۲ء

toobaa-elibrary.blogspot.com

مقالہ نگار: فوزیہ نعیم **نگران تحقیق:** ن د **رول نمبر:** ن د **صفحات:** ۱۵۳

اجمالی خاکہ

تفسیر قرطبی اور شان نزول کی بحث پر مشتمل ہے۔اس میں الجامع لاحکام القرآن اور امام قرطبی کاتعارف،علم شان نزول کا مفہوم ، ضرورت واہمیت زیر بحث ہیں(۳۳)۔دوسرے باب میں ایمانیات وعبادات سے متعلق روایات سے استنباط احکام کا منہج ور اس کے نتائج واثرات زیر بحث ہیں(۳۴)۔تیسرے باب میں معاملات واخلاقیات سے متعلق روایات سے استنباط احکام کا منہج ور اس کے نتائج واثرات زیر بحث ہیں(۳۵)۔چوتھے باب میں حدود وتعزیرات سے متعلق روایات سے استنباط احکام کا منہج ور اس کے نتائج واثرات زیر بحث ہیں(۳۶)۔

تفسیرامدادالکرم کا منہج واسلوب،مقالہ ایم فل، ۱۴-۲۰۱۲ء

مقالہ نگار: صمد بتول **نگران تحقیق:** ن د **رول نمبر:** ن د **صفحات:** ۲۶۱

اجمالی خاکہ

مقالہ چار ابواب پر محیط ہے۔پہلا باب محمد امداد حسین پیرزادہ کاتعارفی بیان ہے۔پیر زادہ کے عہد کے علمی، سیاسی اورسماجی حالات اوران کے احوالِ حیات اور علمی و دینی خدمات زیربحث ہیں(۳۷)۔دوسرا باب تفسیرامدادالکرم کے تعارف و جائزہ پر مشتمل ہے۔اس میں تفسیر کاعموی تعارف، منہج واسلوب اور مغربی فکر وفلسفہ پر تنقید شامل بحث ہیں(۳۸)۔تیسرا باب تفسیرامدادالکرم کی خصوصیات پر مشتمل ہے۔اس میں علمی وادبی پہلو،زبانوں کے امتزاج کا انداز اور مؤلف کا طرز نگارش زیر بحث ہیں (۳۹)۔چوتھا باب تفسیر امدادالکرم کے ادب پر اثرات پر مشتمل ہے۔اس میں اہل مغرب کے فکری وعملی مسائل کا محاکمہ کر کے علماء کرام کی رہنمائی کی گئی ہے(۴۰)۔

مباحثِ سیرت۔۔تبیان القرآن۔۔،جی سی یونیورسٹی،فیصل آباد ۱۴-۲۰۱۲ء

مقالہ نگار: اختر حسین **نگران مقالہ:** ن د **رول نمبر:** ن د **صفحات:** ۳۵۹

اجمالی خاکہ

تفسیر تبیان القرآن اور مبادی سیرت،علامہ سعیدی کی حیات وخدمات ،تبیان القرآن کا عمومی تعارف وامتیازی خصوصیات،مطالعہ سیرت کی ضرورت و اہمیت اور حضورﷺ کی رسالت پر دلائل ہیں(۴۱)۔دوسرا باب تفسیر تبیان القرآن کی روشنی میں سیرت رسول ﷺ کا مطالعہ ہے۔رسول آخرالزمان کی حیات مبارکہ،بعثت کے بعد حیات طیبہ کامکی دور ،حیات طیبہ کا مدنی دور ،ازواج مطہراتؓ وبنات طیباتؓ کو زیر بحث لایا گیاہے (۴۲)۔تیسرا باب تبیان القرآن کی روشنی میں عنوانات سیرت رسول ﷺ ہے۔فضائل، خصائص، شمائل، اخلاق، معجزات، برکات مصطفی اور فضلات کی طہارت وبرکات شامل بحث ہیں(۴۳)۔چوتھا باب رسالت مآب ﷺ کا جائزہ ہے۔گستاخ رسول ﷺ کے بارے میں

toobaa-elibrary.blogspot.com

شرعی احکام، عصمت رسول اور تعددازواج پراعتراض کاجواب شامل بحث ہیں(۴۴)۔پانچواں باب علامہ غلام رسول سعیدی کی سیرت نگاری کو ظاہر کرتا ہے۔روایات سیرۃ میں علامہ کے مصادر ومراجع اور اسلوب ومنہج کا جائزہ زیر بحث ہیں(۴۵)۔

تفسیر نبوی (منظوم) منہج واسلوب کا جائزہ،۱۴۔۲۰۱۲ء

مقالہ نگار: صدیقہ خانم **نگران تحقیق:** ن د **رول نمبر:** ن د

صفحات: ۲۰۸

اجمالی خاکہ

منظوم تراجم وتفاسیر،آغاز وارتقاء،اورضروت واہمیت پر مشتمل ہے(۴۶)۔دوسرا باب مصنف تفسیرنبوی کے احوال وآثار پر مشتمل ہے۔اس میں نبی بخش حلوائی کاخاندان ،ابتدائی حالات،تعلیم وتربیت، اساتذہ تلامذہ اور علمی وادبی خدمات شامل بحث ہیں(۴۷)۔تیسرا باب تفسیر نبوی کے تعار ف وجائزہ پر مشتمل ہے۔اس میں تفسیر نبوی کا منہج واسلوب، ماخذ اور خصوصیات زیر بحث ہیں(۴۸)۔چوتھا باب تفسیر نبوی کے اہم مباحث ہیں۔سیرت رسول ﷺ سے متعلقہ مقامات،قصص الانبیاء اور مناظرانہ اسلوب زیر بحث ہیں(۴۹)۔

مقالات PhD، دی یونیورسٹی آف فیصل آباد

مناسبات قرآنِ حکیم اور تفسیر"نظم الدرر فی تناسُب الآیات والسور"

مقالہ نگار: حبیب اللہ **نگرانِ مقالہ:** ڈاکٹرظہور احمد اظہر فیکلٹی آف آرٹس اینڈ سوشل سائنسز

رجسٹریشن نمبر: ۱۲۱۰۷۔۰۵۔۰۴۱ **صفحات:** ۴۴۷ دی یونیورسٹی آف فیصل آباد

اجمالی خاکہ

زیر بحث تحقیقی مقالہ مناسبات قرآن اور تفسیر"نظم الدرر فی تناسب الآیا ت والسور"کا تحقیقی و تنقیدی مطالعہ ہے۔۴۴۷ صفحات پر مشتمل یہ مقالہ اچھے کاغذ پر کمپیوٹر سے کمپوز ہے۔ہر صفحہ کے دائیں سرے پر مقالہ کا عنوان، بائیں سرے پہ باب کا نام اور ان دونوں کے بیچ میں متعلقہ فصل کا نمبر درج ہے۔صفحہ نمبر تحت الصفحہ پہ درج ہے۔اس مقالہ میں مقدمہ اورسات باب ہیں۔ابواب فصلوں اور فصلیں ذیلی مباحث میں منقسم ہیں۔ مقالہ کی ابتداء تسمیہ ،انتساب،رموز واشارات اور اظہار تشکر سے کی گئی ۔ بنیادی مسئلہ ،فرضیہ تحقیق ،اہدافِ اور طریقہ ہے۔اس میں صاحب تفسیر "نظم الدرر"علامہ البقاعی کی مساعی جمیلہ کا تذکرہ ہے۔موضوعات کی فہرست اور Abstractاردو ، انگلش دونوں زبانوں میں دیا گیا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

اس باب کی فصل اول میں مناسبات قرآن کا لغوی واصطلاحی مفہوم اوران کے مترادفات دیے گیے ہیں۔اس فصل میں نظم ،تناسق،توافق اور ربط کو عنوان بنایا گیا ہے۔دوسری فصل میں مناسبات قرآن کی متعدد صورتیں مثلاًتنظیر ،مضادہ،استطراد،حسن تخلص ، تخلص اور استطراد میں فرق ،تلازم ذہنی اور ربط کی بعض صورتیں زیر بحث لائی گئی ہیں۔ مناسبات ، فوائد وثمرات وجہ اعجاز القرآن ،اسرار کلام سے آگاہی ،وحدت ملت کا سبب ،تاویل صحیح کے روشن امکانات اور استنباط مسائل کے لیے مشعل راہ۔چہارم میں مناسبات قرآن کے بارے میں موافقین و مخالفین کی آراء کا تحقیق و تجزیہ ہے۔پانچویں مناسبات قرآن کے بارے میں مستشرقین کا نقطہ نظر ہے(۵۰)۔

مقالہ مذکورہ کا دوسراباب صفحہ۵۵ سے لے کر۹۷ تک۴۳ صفحات ہیں۔اس باب میں۴ فصلیں ۱۰ مباحث ہیں۔اس باب میں فنی حیثیت سے مناسبات قرآن حکیم کا دور ارتقاء ہے۔پہلی میں ابتدائی دور جب کہ دوسری فصل میں دور تدوین ہے۔اس کے اندر امام ابن قتیبہ ،علی بن حسن الرمانی ،علامہ خطابی ، علامہ باقلانی ،عبدالجبار الھدانی،علامہ الجرجانی اور علامہ زمخشری کی آراء کو جگہ دی گئی ہے۔فصل سوم میں دور ارتقاء کا ذکر ہے۔اس میں نظم و مناسبت کی تائید اور اہتمام کے سلسلہ میں امام فخر الدین رازی ،علامہ زرکشی اور علامہ ابراہیم بن عمر البقاعی کی آراء تحقیق کا حصہ ہے۔ایک آیت کے کلمات ،آیات میں تناسب اور دوسورتوں میں تناسب کے بارے میں علامہ ابراہیم بن عمر البقاعی کی تحقیق کو زیر بحث لایا گیاہے۔چوتھی فصل میں علامہ البقاعی کے بعد علم مناسبات قرآن پر کام ہے(۵۱)۔

۹۸ سے ۱۶۴ تک۶۷ صفحات پر ہے۔سات فصلیں اورگیارہ مباحث ہیں۔اس باب میں علم مناسبات قرآن کریم اور تفسیر "نظم الدرر"کا منہج و اسلوب ہے۔پہلی میں تفسیر جس میں نام ،تاریخ تالیف و طباعت اور مخطوطات دیے گئے ہیں۔دوسری فصل میں علامہ البقاعی کا نظریہ کلید مناسبات پیش ہے۔تیسری میں اسباب النزول اور فوائد تفسیر "نظم الدرر" کی روشنی میں دیے گئے ہیں۔فصل چہارم میں سورتوں کے فواتح اور خواتیم اور مناسبات قرآن، ایک سورت کے فواتح او رخواتیم میں مناسبت،ایک سورت کے فواتح اور ماقبل سورت کے خواتیم میں مناسبت اور ان کے چند نمونے بطور تمثیل پیش کیے گئے ہیں۔اسی طرح مکررات القرآن اور علامہ البقاعی ،تکرار قصص میں قصہ حضرت آدمؑ اور قصہ سلیمانؑ کا بیان ہے۔مناسبات قرآن کے مشکل مقامات اور امام البقاعی اور پھر خلاصہ تحریر کیا گیا ہے(۵۲)۔چوتھا باب"مناسبات کی متعدد صورتیں اور تفسیر نظم الدرر میں ان کا انطباق"۱۶۵ سے ۱۹۸تک۳۴ صفحات کا مجموعہ ہے۔تلازم ذہنی ، مضادہ،سوم میں تنظیر،چہارم میں استطراد،پنجم میں حسن التخلص ہے(۵۳)۔مقالے کا پنجم ”تفسیری اختلاف کے حل میں"تفسیر نظم الدرر" کا کردار کے حوالہ سے جامع معلومات کا خزینہ پیش ہے۔یہ باب تفسیری اختلافات کا حل ’تفسیر نظم الدرر کی روشنی میں دوسری فصل میں کلامی مسائل اور تفسیر نظم الدرر اور اس کے ذیلی مباحث میں جبر وقدر،ناسخ ومنسوخ ،برزخی زندگی ،ختم نبوت ،عصمت نبوت،امکان رؤیت باری تعالیٰ،کیفیت معراج اور خلاصہ باب تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے(۵۴) ۔

چھٹا باب کتب تفسیر میں تفسیر"نظم الدرر" کے امتیازات‘ صفحہ ۲۶۲ سے لے کر صفحہ۳۱۳ تک ۵۶ صفحات موجود ہیں۔سورت کے نام کی مضامین سورت سے مناسبت،فصل دوم میں تفسیر ،(بسملہ)بسم اللہ اور مضامین سورت میں مطابقت،فصل سوم میں سورتوں کے مطالع و مقاطع کا مناسبات قرآن کریم میں نمایاں کردار ،فصل چہارم میں اسباب

toobaa-elibrary.blogspot.com

النزول کے تناظر میں مناسبات قرآن کریم کے اثبات،فصل پنجم میں رعایت حدیث ،فصل ششم میں ادبی پہلواورآخر میں خلاصہ ہے(۵۵)۔

مقالے کے آخری باب ہفتم تفسیر "نظم الدرر"کا فنی مقام ومرتبہ لکھاگیاہے۔یہ باب ۳۱۴ سے صفحہ۳۵۵ تک ۴۲ صفحات پر محیط ہے(۵۶)۔پہلی فصل میں تفسیر نظم الدرر کے مصادر ومراجع ،فصل دوم میں روایات حدیث کی فنی حیثیت(ایک جائزہ)،فصل سوم اسرائیلیات اور تفسیر نظم الدرر،فصل چہارم تفسیر نظم الدرر کے مابعد کتب تفسیر پر اثرات اور خلاصہ باب رقم کیا گیا ہے۔صفحہ ۳۵۶ پر تحقیق کے نتائج اور سفارشات درج کی گئی ہیں۔صفحہ ۳۶۰ پر پورے مقالہ کا ملخص تیار ہے۔بعدازاں مسئلہ تحقیق کا جواب اور فرضیہ تحقیق کا جائزہ پیش کیا گیاہے۔اور سفارشات دی گئی ہیں۔اس کے بعد آیات،احادیث،اصطلاحات،اشخاص، مقامات اور مصادر ومراجع کی فہارس دی گئی ہیں ۔مصادر ومراجع کی فہرست میں پہلے حروف تہجی کے اعتبار سے کتاب کا نام لکھا گیا ہے پھر اس کا مصنف،پھر جلد ،صفحہ،پبلشر اور آخر میں سن اشاعت لکھا گیا ہے۔پانچ انگریزی مصادر ومراجع آخر میں لکھے گئے ہیں۔

محاسن

فاضل پروفیسر ڈاکٹر ظہور احمد اظہر کی زیر نگرانی پایہ تکمیل پہنچنے والا زیر نظر مقالہ ،مقالہ نگار حبیب اللہ نے کافی محنت سے تیار کیا ہے۔

فاضل مؤلف کی تالیف کے گوناگوں اوصاف میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

۱۔ فاضل مقالہ نگار نے فن علوم القرآن میں ایک مشکل اور ادق موضوع کا انتخاب کرکے اور تحقیق میں اس کا حق ادا کر کے علوم قرآنی میں اپنی مہارت کا ثبوت دیاہے۔

۲۔ تحقیق کی عام روش سے ہٹ کرپورا مقالہ صد فی صد موضوع زیر بحث کے گرد گھومتاہے جس سے فاضل مقالہ نگارکی علمی وسعت نظری کا اندازہ ہوتا ہے۔

۳۔ مقالے کو انتہائی خوبصورتی سے ترتیب دیا گیا ہے۔ابواب وفصول اور مباحث کوانتہائی مناسب انداز میں ترتیب دیا گیا ہے۔

۴۔ مقالہ نگار نے مناسباتِ قران کے لغوی واصطلاحی معنی متعین کرنے اور اختلاف روایت کی وضاحت میں ہر زمانے اور تمام مکاتب فکر کے علماء کی آراء اور تحقیقات کو اپنے مقالہ میں مسلکی اور فرقہ وارانہ تعصب سے بالا تر ہو کر جگہ دی ہے۔

۵۔ اس مقالے میں مناسباتِ قران کی توضیح و تشریح کے لیے قرآن وسنت سے بھر پور استفادہ کیا گیاہے۔

۶۔ قرآنی آیات پر اعراب لگاکر اسے عام قاری کے لیئے بھرپور استفادہ کے قابل بنا دیا۔

۷۔ فاضل مقالہ نگار بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی میں اسسٹنٹ پروفیسر بھی ہیں اور فقہی مسائل میں کافی درک رکھتے ہیں اور فقہا کے ما بین مختلف فیہ مسائل میں تطبیق اور اقوال میں ترجیح کا وسیع تجربہ رکھتے ہیں ۔

۸۔ فاضل مقالہ نگار نے مناسباتِ قرآن کو وحدتِ امت اور اختلافات مٹانے کا ذریعہ قرار دیا ہے(۵۷)۔

۹۔ فاضل مقالہ نگار نے مناسباتِ قرآن کو استنباط فقہی مسائل کے لیئے بھی موضوعِ بحث بنایا ہے(۵۸)۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

۱۰۔ فاضل مقالہ نگار امام البقاعی کی رائے کو بے کم وکاست پیش کرتا ہے۔کہیں کہیں وہ امام موصوف سے اسرائیلی روایات کے ضمن میں اختلاف کرتے نظر آتے ہیں۔مقالہ نگار لکھتے ہیں،" قصے ایسے آ گئے ہیں جن کا تفسیر میں درج نہ ہونا ہی بہتر تھا اور ان کی حقیقت افسانوں سے زیادہ نہیں ہے"(۵۹)۔

۱۱۔ فاضل مقالہ نگار محولہ تفسیر کے محاسن و معائب پر بے لاگ تبصرہ کرتا ہے۔وہ اپنے مقالہ میں رقم طراز ہیں "انہوں نے زیادہ تر ایسی احادیث سے استدلال کیا ہے جو سند کے اعتبار سے صحیح یا حسن ہیں لیکن وہ اس معیار کو برقرار نہ رکھ سکے۔ان کی تفسیر میں کافی احادیث ایسی بھی موجود ہیں جو سند کے اعتبار سے ضعیف یا منکر ہیں۔بلکہ ایسی روایات بھی پائی جاتی ہیں جن پر محدثین نے وضع کا حکم لگایاہے اور جن کے راوی وضع حدیث میں مشہور تھے"(۶۰)۔

تجاویز اور سفارشات میں مقالہ نگار جہاں مصنف تفسیر کی خوبیوں کو بیان کرتا ہے وہاں کافی اصلاحات کے ضمن میں اپنی رائے کا اظہار بھی کرتا ہے۔فاضل مقالہ نگار نے اپنے مقالہ میں تفسیر محولہ کے مشکل اور دقیق الفاظ اور اصطلاحات کی سلیس اردو میں وضاحت کر کے اس تک عام قاری کی رسائی ممکن بنا دی ہے۔مثلاً تناسق(۶۱)، توافق (۶۲)، مضادہ(۶۳)،استطراد (۶۴)اور حسن تخلص(۶۵) وغیرہ۔

مقالہ جات ایم فل اسلامک سٹڈیزدی یونیورسٹی آف فیصل آباد

قصص القرآن و ضیاء القرآن،سیرت اسٹڈیز ، دی یونیورسٹی آف فیصل آباد ۲۰۰۷ء

مقالہ نگار: شگفتہ نسرین **نگران مقالہ:** ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی HOD شعبہ اسلامک سٹڈیز

رول نمبر: ن د **صفحات:** ۳۹۲ دی یونیورسٹی آف فیصل آباد

اجمالی خاکہ

پہلے باب کی تین فصلیں ہیں۔ اہمیت، اردو تفاسیر میں مقام ومرتبہ پر مشتمل ہے۔اس میں تفسیر ضیاء القرآن مختلف فیہ موضوعات مثلاً ناسخ ومنسوخ، محکمات ومتشابہات، حقیقت ومجاز، تفسیر وتاویل،تشبیہ ،استعارہ وکنایہ، صریح، مطلق ومقید اور مشترک وماؤل کی تعریف کی گئی ہے(۶۶)۔ اگلے باب کی دو فصول ہیں۔ان میں قصص القرآن کی حیثیت، حقیقت، حکمت اور وقائع قرآن کی ابحاث پائی جاتی ہیں۔ آدم، ادریس، نوح، صالح، ہود علیہم السلام اور ان کی اقوام کے قصص شامل بحث ہیں(۶۷)۔ تیسرے باب کی دو فصول ہیں جو حضرت ابراھیمؑ اور اسباط کے قصص سے تعرض کرتی ہیں۔ابراھیم، اسماعیل، اسحاق، اسماعیل،حضرت لوط، حضرت شعیب،یعقوب، یوسف،لوط، شعیب، ذوالکفل، یونس، ایوب علیہم السلام اور ان کی اقوام کے قصص زیر بحث ہیں(۶۸)۔چوتھا باب بنی اسرائیل کے انبیاء کرام کے قصص کا حامل ہے۔حضرت موسیٰؑ، ہارونؑ، خضرؑ،الیاسؑ، ذوالقرنینؒ، شموعیلؑ، طالوتؒ، داؤدؑ، سلیمانؑ، عزیرؑ، زکریاؑ، یحییٰؑ، عیسیٰؑ اور نبی آخر الزمان اور ان کی اقوام کے قصص زیر بحث ہیں(۶۹)۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

مصادر تفسیر ضیاء القرآن،سیرت سٹڈیز، دی یونیورسٹی آف فیصل آباد ۲۰۰۷ء

مقالہ نگار: کوثر النساء عظیمی **نگران مقالہ:** ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی

رول نمبر: ن د **صفحات:** ۲۰۴

اجمالی خاکہ

پہلا باب تفسیر کے لغوی واصطلاحی مفہوم، ضرورت واہمیت، تاریخ، اہم عربی تفاسیر ومؤلفات، برصغیر میں تفسیری ادب، خدمت قرآن، علوم القرآن پر مصنفات، عربی واردو تفاسیر اور تفسیر عزیزی سے تفسیر ضیاء القرآن تک کی تفصیلات دی گئی ہیں(۷۰)۔ مؤلف ضیاء القرآن، حصول علم، کسب فیض،علمی مقام ومرتبہ، جامع طریقت وشریعت، ضیاء القرآن کا اردو تفاسیر میں مقام ومرتبہ، آیات احکام کے بارے میں رویہ، امم سابقہ کے ذکر میں طریقہ کار، قصص القرآن اور ضیاء القرآن، معتقدات و ایمانیات اور علوم افنون پر بحث ہے۔اس میں تفسیر ضیاء القرآن کا سبب تصنیف وتالیف ،مقام ومرتبہ اورمصادر ومراجع کا تعارف دیا گیا ہے(۷۱)۔تیسرا باب مصادر ضیاء القرآن اوراس کے تحقیقی جائزہ پر مشتمل ہے۔اس میں اہم تفسیری، حدیث، فقہ واصول فقہ، صرف ونحو، علوم البلاغہ اور دیگر عصری اورقدیم مصادر کی تحقیق وتوثیق،بنیادی وثانوی مصادر، نقل واقتباس کا طریقہ،استدلال واستشہاد، مصادر کثرت وقلت پر بحث، معیار ومرتبہ کا جائزہ اور حاصل کلام شامل ہے(۷۲)۔

قرآنی دعوت تفکر وتدبر(فی ظلال القرآن اور تبیان القرآن۔۔ میں تقابلی و تحقیقی مطالعہ)
تحقیقی مقالہ برائے ایم فل، دی یونیورسٹی آف فیصل آباد ۲۰۱۰ء

مقالہ نگار: محمد اختر(ضیاء) **نگران مقالہ:**ڈاکٹر ظہور احمد اظہردی یونیورسٹی آف فیصل آباد

رجسٹریشن: MPI-FA08-15 **صفحات:** ۲۵۱

اجمالی خاکہ

زیر بحث تحقیقی مقالہ اچھے کاغذ پر کمپیوٹر سے کمپوز کیا گیا۔مقالہ پانچ ابواب اورہر باب 3 فصول میں منقسم ۔ابتداء تسمیہ،انتساب اور اظہار تشکر سے کی گئی ہے۔ موضوعات کی فہرست مقالہ کی ابتداء میں دی گئیں ۔

تفکر وتدبر کے معنی ومفہوم اور اہمیت،قرآنی اصطلاحات تفکر وتدبراور ان کا معنی ومفہوم اور قرآنی اسالیب تفکر تدبر کا جائزہ اور حکمتیں شامل بحث ہیں(۷۳)۔دوسرا باب تفسیری ادب میں مطالعہ انفس وآفاق کے جائزہ ہے۔ تفسیر کا لغوی واصطلاحی مفہوم وارتقاء، تفسیر وتاویل کا لغوی واصطلاحی مفہوم وارتقاء، فرق،ضرورت واہمیت،مشروعیت و فضیلت، طبقات مفسرین قدیم وجدید،انفس و آفاق کا معنی ومفہوم، تفسیری ادب کی روشنی میں اورانفس وآفاق سے متعلق تفسیری نکات کا خلاصہ شامل بحث ہیں (۷۴)۔تیسرا باب تفسیر فی ظلال القرآن کے دعوت تفکر وتدبر پر مشتمل ہے۔اس میں تفسیر فی ظلا ل القرآن اور صاحب ظلال القرآن کا تعارف، مطالعہ انفس وآفاق ظلال القرآن کی روشنی

toobaa-elibrary.blogspot.com

میں بیان کیا گیاہے(۷۵)۔چوتھاباب تبیان القرآن کے دعوت تفکر وتدبر پر مشتمل ہے۔اس میں تفسیر تبیان القرآن اور صاحب تبیان القرآن کا تعارف، مطالعہ انفس وآفاق تبیان القرآن کی روشنی میں بیان کیا گیاہے(۔پانچواں باب دونوں تفاسیر کے تقابلی جائزے پر مشتمل ہے (۷۷)۔مقالے کا خاتمہ سخن خلاصہ مباحث،نتائج تحقیق، سفارشات،انڈیکس،آیات واحادیث، اشاریہ اور مصادر ومراجع پہ کیا گیا ہے۔

مضامین سورۃ آل عمران (تفسیر تبیان القرآن و تفسیر ثنائی،تقابلی وتجزیاتی مطالعہ)

تحقیقی مقالہ برائے ایم فل ، دی یونیورسٹی آف فیصل آباد ۲۰۱۰ء

مقالہ نگار: زاہد ارشد **نگران مقالہ:** ڈاکٹر ممتازاحمدسدیدی

رجسٹریشن: MPI-FA08-011 **صفحات:** ۲۶۲

اجمالی خاکہ

زیر بحث تحقیقی مقالہ اچھے کاغذ پر کمپیوٹر سے کمپوز کیا گیا ہے۔ایبسٹریکٹ ایک صفحہ پر انگریزی میں دیا گیا۔ مقالہ کومقدمہ ،پانچ ابواب اوربیں فصول میں تقسیم کیا گیا ہے۔مقالہ کی ابتداء تسمیہ،فہرست موضوعات،انتساب اور اظہار تشکر سے کی گئی ہے۔موضوعات کی فہرست مقالہ کی ابتداء میں دی گئی ہے۔

پہلا باب سورۃ آل عمران کے تعارف ، تسمیہ ،زمانہ نزول، تاریخی پس منظر، فضائل، آیات ورکوعات کی تعداد، ماقبل سورۃ سے ارتباط اور مناسبت اور اہم مضامین کے مختصر تجزیے پر مشتمل ہے(۷۷) ۔دوسرا باب مذکورہ تفاسیر کے مصنفین کے تعارف،خاندانی پس منظر،ولادت،ابتدائی پرورش وتعلیم، حصول علم،اساتذہ وتلامذہ،معمولات زندگی،تصانیف، مباحث، معقولات پر مشتمل ہے۔اس باب میں مذکورہ تفاسیر کی تصنیف کی ڈائری، اسلوب نگارش، خصوصیات، اہل علم وفضل کا خراج تحسین ، سبب تالیف اورعلمی مقام ومرتبہ پر مشتمل ہے(۷۸)۔تیسرا باب سورۃ آل عمران کے مضامین کا تعارف ہے۔حضرت عیسیٰؑ کے رفع ونزول اور حیات ثانیہ سے متعلق نظریات ، قرآن کی تائید، متعلقہ احادیث کا بیان ہے۔عیسیٰؑ سے متعلق،الوہیت اور ابنیت جیسے غلط نظریات کا رد بھی پایا جاتاہے۔اس باب میں تاریخ وفضائل کعبہ، اسرار حج،امربالمعروف ونہی عن المنکر،حرمت ربو ا، احکام جہاد، توکل علی اللہ، بخل، آیات محکمات ومتشابہات، مشاورت کی اہمیت، اتباع رسول، دین اسلام تمام امتوں کے لیے ضابطہ حیات وغیرہ ابحاث شامل ہیں (۷۹)۔چوتھا باب زیر تحقیق کتب کے ترجمہ اور تفاسیر کے تقابل پر مشتمل ہے(۸۰)۔پانچوں باب مذکورہ تفاسیر کے اسلوب بیان، نئی معلومات دینے اور مجموعی جائزہ کے لحاظ سے علماء و مفسرین کی آراء پر مشتمل ہے(۸۱)۔مقالہ کا خاتمہ خلاصہ بحث،اشاریہ، فہارس آیات، احادیث، اعلام، اماکن اور مصادر ومراجع پر ہوتاہے۔

آداب نبوی ﷺ اور آداب معاشرت سورۃ الحجرات۔۔۔۲۰۱۰ء

toobaa-elibrary.blogspot.com

مقالہ نگار: شکیلہ شہزادی نگران مقالہ : ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی

صفحات: ۱۴۱ رول نمبر: ن د

اجمالی خاکہ

پہلا باب سورۃ الحجرات کے تفصیلی تعارف پر مشتمل ہے۔اس میں سورۃ الحجرات کی وجہ تسمیہ، مقام نزول، ترتیب نزول، شان نزول اور کلمات ،حروف ،آیات اور رکوعات کی تعداد بھی دی گئی ہے۔سورۃ الحجرات کے موضوعات ومباحث، آداب رسالت، بارگاہ رسالت میں حاضری ، بلند وپست آواز میں بولنا اور بے صبری کے متعلق احکام بیان کیے گئے ہیں۔خبروں کی تحقیق،نعمت رسالت کی شکرگذاری، مؤمنین میں صلح کروانی، اخوت اسلامی، مذاق و القاب، بدگمانی، تجسس، غیبت، وحدت نسل انسانی، اصل و صحیح ایمان اور پختہ تصدیق قلبی سے متعلق احکام بیان کیے گئے ہیں(۸۲)۔
دوسرا باب سورۃ الحجرات کی روشنی میں آداب نبویؐ پر مشتمل ہے۔اس میں ادب واحترام بارگاہ رسالت کو اصل ایمان اور تقویٰ جب کہ بے ادبی مصطفی کو بے ادبی خدا گردانتا ہے۔ تعظیم ،توقیراور تقدیم مصطفی کا درس شامل مقالہ کیا گیا ہے۔آنحضور ﷺ کی موجودگی یامرقدپاک کے قریب دھیمی آواز سے بولنا برابر لازم ہے۔ آداب نبوی کا خیال رکھنے اور نہ رکھنے والوں سے متعلق شرعی احکام بیان کیاگیاہے۔البتہ نعتیہ کلمات کو بلند آواز سے ادا کرنے کا جواز پیش کرتی ہے﴿اَنَّ فِیۡکُمۡ رَسُوۡلَ اللّٰہِ﴾کا معنی ومفہوم بیان کرتے ہوئے بریلوی مکتبہ فکر کی ترجمانی کرتی ہیں(۸۳)۔
باب سوم میں سورۃ الحجرات اور آداب معاشرت کابیان ہے۔معاشرہ کا لغوی واصطلاحی مفہوم ، مسلم وغیر مسلم مفکرین کی نظر میں بیان کیا گیا ہے۔خبروں کی تحقیق صحابہ کرام کی عظمت ورفعت، جھوٹ کی ممانعت، اہل ایمان میں صلح ،جھگڑے کو ختم کروانے، مظلوم کا ساتھ دینے معاشرتی امن، عملی جدوجہد ، معیار عدل، ابہام کے ازالہ، سے متعلق احکام الٰہی بیان کیے گئے ہیں۔اسلامی معاشرے میں اکھٹے زندگی گذارنے، انسانی شرف وتکریم کے معیار، عورتوں اور مردوں کے مذاق ومزاح ، تمسخر، عیب اوربرے نام سے متعلق کے چند اصول بیان کیے گئے ہیں۔سورۃالحجرات کے دیگر مضامین، مساوات انسانی، قبائل اور قوموں کے مقاصد، اللہ رب العزت کے ہاں عزت وبزرگی کے معیار ، خود سپردگی،اطاعت رسول ﷺ، دنیاوی منفعت کے لالچ،اسلام اور ایمان میں فرق، جہاد بالمال وجہاد بالنفس، رب کائنات کے سامنے اپنے ایمان اور آنحضور پر احسان جتلانے سے متعلق مباحث بھی شامل ہیں(۸۴)۔

سورۃالبقرۃ، تفسیرابن کثیر، تفسیرالدرالمنثورالسیوطی(تقابلی مطالعہ)

تحقیقی مقالہ برائے ایم فل ، دی یونیورسٹی آف فیصل آباد س ن

مقالہ نگار: محمد امتیاز حسین نگران مقالہ:پروفیسر ڈاکٹر محفوظ احمدGCUFd

رجسٹریشن نمبر: MPI-FA07-020 صفحات: ۳۶۵

اجمالی خاکہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

مقالہ ھٰذا چار ابواب اوردس جزیات پر مشتمل ہے۔پہلا باب سورۃ البقرۃ ،زیر بحث دونوں تفاسیر و مؤلفین کی تفصیلی پہچان پر مشتمل ہے۔ "سورۃ البقرۃ "کی وجہ تسمیہ، محل نزول ، تعداد رکوعات وآیات ،فضائل، مابعد کی سورۃ سے مناسبت وغیرہ مباحث شامل ہیں(۸۵)۔دوسرے باب میں زیر تحقیق تفاسیر کے مؤلفین کا نام ونسب، ولادت، تعلیم وتربیت، اساتذہ، تبحر علمی، درس وافتاء و ذکراللہ، شادی، اولاد، تصانیف، اسفاراوراعزازات ہم عصر علماء سے خصومت، مذکورہ تفاسیر کا اسلوب تفسیراور مصادر ومراجع پر مشتمل ہے(۸۶)۔تیسراباب مقالہ کا طویل ترین باب ہے۔یہ مذکورہ تفاسیر کی روشنی میں' سورۃ البقرہ 'کے اہم مضامین کا تفصیلی مطالعہ بحث میں لایا گیا ہے۔متقین کے خصائص ونعمتیں ، منافقین کی خصلتیں اورسزا، تخلیق انسان، شیطان کی سرکشی، ذبح بقرہ کا واقعہ، قصہ ہاروت وماروت،جادو،حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آزمائشیں، تعمیر کعبہ، تحویل قبلہ، انفاق فی سبیل اللہ، فضیلت رمضان، حج بیت اللہ ، معجزات موسیٰ علیہ السلام، حرمت شراب، حرمت سود،طالوت بادشاہ،مشرکہ عورتوں سے نکاح، یہود ونصاریٰ او ر ہفتہ کے دن کی تعظیم، وصیت اورآیت الکرسی وغیرہ شامل بحث ہیں(۸۷)۔چوتھا باب دونوں تفاسیر کے تقابلی مطالعہ پر مشتمل ہے۔اس میں فقہی اختلافات،مأخذ ،مناہج،صحت وعدم صحت روایات اور اسرائیلیات کے اعتبار سے دونوں تفاسیر کا تقابل کیاگیاہے (۸۸)۔

"تفسیرِ جلالین میں اسرائیلیات کا تحقیقی و تنقیدی مطالعہ" دی یونیورسٹی آف فیصل آباد س ن

مقالہ نگار: محمد صدیق الحسن **نگران مقالہ:** ن۔ د شعبہ اسلامک اینڈ عریبک سٹڈیز

رجسٹریشن نمبر: MPI-FA07-021 **صفحات:** ۱۱۱ دی یونیورسٹی آف فیصل آباد

اجمالی خاکہ

پہلا باب علامہ جلال الدین محلی اور علامہ جلال الدین سیوطی کے تفصیلی احوال ہیں۔ جلالین کے نام ونسب،پیدائش، تحصیل علم،اساتذہ،تدریس،تلامذہ، فضل وکمال،سیرت واخلاق،تصانیف،حافظہ، استغنا،کرامات وخرق عادات،شاعری اور وفیات کی تفصیلات دی ہوئی ہیں(۸۹)۔دوسرا باب تفسیر جلالین کے منہج واسلوب اور خصوصیات پر مشتمل ہے۔اس میں صاحب کشف الظنون کی رائے کا تنقیدی جائزہ، انداز میں یکسانیت، اختصار اور جامعیت، تفسیر بالقرآن،حدیث واقوال صحابہ وتابعین،اسرائیلی روایات اور حواشی جلالین شامل بحث ہیں (۹۰)۔ تیسرے باب میں اسرائیلی روایات کا مفہوم،حیثیت اور تفسیر جلالین میں اسرائیلی روایات کی دراندازی اور اثرات کا بیان ہے(۹۱)۔چوتھا تفسیر جلالین اوراسرائیلی روایات کی تحقیق وتنقید پر مشتمل ہے۔اس میں تابوت بنی اسرائیل، وادیء تیہ میں اسرائیل کی تعداد، نزول مائدہ،تورات کی تختیاں، غضب موسیٰؑ والقا والواح، قصہ بلعم باعورہ، حضرت آدم وحواؑ اور نسبت شرک، قصہ یوسفؑ، غرانیق، ملکہ سباء، ھدیہ بلقیس، واقعہ زینبؓ، ذبیح کا مصداق اور قصہ داؤد وسلیمان علیہم السلام شامل بحث ہیں(۹۲)۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

تفسیر ضیاء القرآن کے منہج کا مطالعہ، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل،دی یونیورسٹی آف فیصل آباد س ن

مقالہ نگار: **محمد اصغر** MPI-FA-07-036 **نگران مقالہ :** ن د

صفحات: ۱۴۶ **رول نمبر:** ن د

اجمالی خاکہ

زیر بحث تحقیقی مقالہ اچھے کاغذ پر کمپیوٹر سے کمپوز کیا گیا ہے۔حواشی وحوالہ جات تحت الصفحہ دیے گیے ہیں۔
اس مقالہ کومقدمہ،پانچ ابواب اورسترہ فصول میں تقسیم کیا گیاہے۔مقالہ کی ابتداء تسمیہ ،انتساب اور اظہار تشکر سے کی گئی ہے۔موضوعات کی فہرست مقالہ کی ابتداء میں دی گئی ہیں۔

پیر کرم شاہ الازہری کا نام نسب و پیدائش، تعلیم اساتذہ وتلامذہ، دینی وعلمی خدمات کی تفصیلات دی گئی ہیں (۹۳)۔دوسراباب تین فصول پر محیط ہے۔قرآن حکیم کے مختلف تفسیری مناہج اور ان کا ارتقائی پس منظر بیان کیے گئے ہیں۔اس میں تفسیر کا معنی ومفہوم،عہد نبوی، صحابہ ،تابعین، عہد تدوین،وما بعدکا تفسیری منہج دیاگیا ہے(۹۴)۔ تفسیر ضیاء القرآن کا سبب تصنیف وتالیف، مقام ومرتبہ اورمصادر ومراجع کا تعارف دیا گیا ہے(۹۵)۔چوتھے باب میں تفسیر ضیاء القرآن کا منہج دیا گیا ہے۔اس میں تفسیر القرآن بالقرآن، تفسیر القرآن بالحدیث،لغوی واشتقاقی مباحث، مستشرقین کی آراء کا رد اور اسرائیلیات کی تفصیلات پیش کی گئی ہیں()۔پانچویں باب میں تفسیر ضیاء القرآن کا منتخب معاصر تفاسیر کے ساتھ تقابل ہے۔تفہیم القرآن،تدبرالقرآن ودیگر شامل ہیں(۹۶)۔فہرست آیہ وسنن،اماکن،اعلام اورماخذومنابع کی فہرست مصنفین کے ناموں کی الف بائی ترتیب سے دی گئی ہے۔

مضامین سورۃ الانعام،تفسیر ضیاء القرآن اور تفسیر تفہیم القرآن میں تجزیاتی وتقابلی مطالعہ
تحقیقی مقالہ برائے ایم فل ، دی یونیورسٹی آف فیصل آباد س ن

مقالہ نگار: **فاخرہ بشیر** MPI-FA07-013 **نگران مقالہ:** ن د

صفحات: ۱۵۹ **رول نمبر:** ن د

اجمالی خاکہ

پہلاباب سورۃ الانعام کے تفصیلی تعارف،وجہ تسمیہ،زمانہ،ترتیب اور شان نزول،رکوعات،حروف، کلمات، فضیلت،سورۃ المائدہ اور الاعراف کے ساتھ باہمی مناسبت ہے(۹۷)۔دوسرا دونوں مفسرین، ولادت،شجرہ ونام و نسب،لقب، کنیت،حصول علم، اہل علم معاصرین پیشہ، اہم تصانیف ، تلامذہ واساتذہ، علمی مقام ومرتبہ اور وفیات پر مشتمل ہے(۹۸)۔تیسراباب مذکورہ تفاسیر کے تعارف، سبب تالیف، اسلوب تالیف، مقام ومرتبہ، اہم مصادر ومراجع پر مشتمل ہے(۹۹)۔نو فصول پر مشتمل مقالہ کاچوتھا اور طویل ترین باب سورۃ الانعام کے اہم مضامین پر مشتمل ہے۔اس میں توحید و وحدانیت ، رسالت محمدی،انبیاء علیھم السلام کا ذکر جمیل، خصوصاً نوح،اوہام جاہلیت، شیاطین، علم غیب،

toobaa-elibrary.blogspot.com

مشیت ایزدی، تخلیق کائنات اور فرقہ بندی جیسے مباحث زیر تحقیق ہیں(۱۰۰)۔پانچواں باب کتب مذکورہ کے ترجمہ وتفاسیر کے تجزیاتی و تقابلی جائزہ پر مشتمل ہے(۱۰۱)۔

مضامین سورۃ توبہ ، تجزیاتی وتقابلی مطالعہ

تحقیقی مقالہ برائے ایم فل ، دی یونیورسٹی آف فیصل آباد س ن

مقالہ نگار: **سعدیہ رفیق** **نگران مقالہ:ڈاکٹر ظہور احمد اظہر** دی یونیورسٹی آف فیصل آباد

رجسٹریشن نمبر: 10979-05-041 **صفحات:** ۱۷۷

اجمالی خاکہ

اس مقالہ کومقدمہ ،پانچ ابواب اوراٹھارہ فصول میں تقسیم کیا گیاہے۔مقالہ کی ابتداء تسمیہ،انتساب اور کلمات تشکر سے کی گئی ہے۔موضوعات کی فہرست مقالہ کی ابتداء میں دی گئی ہے۔پہلا باب سورۃ توبہ کے اسماء اوران کی وجہ تسمیہ،بسم اللہ الرحمن الرحیم نہ لکھنے کی وجہ، شان اور ترتیب نزول،سورتوں کی مناسبت،مناسبت کامعنی اور فائدہ،سورۃ المائدہ کا ماقبل سورۃ الانفال اور مابعد سورۃ یونس کے ساتھ ربط شامل مطالعہ ہیں(۱۰۲)۔دوسرا باب حسب سابق دونوں مفسرین کے خاندانی پس منظر، ولادت، پرورش،حصول علم،اساتذہ ومشائخ اور تلامذہ، علمی مقام ومرتبہ، وفیات، اہل علم معاصرین اور تصانیف پر مشتمل ہے (۱۰۳)۔

تیسراباب حسب سابق دونوں مذکورہ تفاسیر کے تعارف، سبب تالیف، معاصر اردو تفاسیر میں مقام ومرتبہ اوراہم مصادر ومراجع پر مشتمل ہے(۱۰۴) ۔بارہ فصول پرمشتمل مقالہ کا طویل ترین چوتھا باب سور ۃ توبہ کے اہم مضامین کے تفصیلی تعارف پر محیط ہے۔حج کے موقع پر مشرکین سے اعلان برأت، جہاد فی سبیل اللہ کی فضیلت، ہجرت مدینہ،غزوہ حنین، غزوہ تبوک کے حالات واقعات، حرمت والے مہینوں کا بیان اور شرعی حکم، زکوۃ کے مصارف،مسجد ضرار اور اس کا انہدام، منافقین کے لیے استغفار کی ممانعت، جنگ میں پیچھے رہ جانے والوں کی توبہ اور منافقین کے طرزعمل کی قرآنی وضاحت کے سے امور زیر بحث ہیں(۱۰۵)۔پانچواں باب حسب روایات دونوں کتب کے ترجمہ وتفسیر کے تقابلی مطالعہ پر مشتمل ہے(۱۰۶)۔

مضامین سورت یونسؑ تجزیاتی وتقابلی مطالعہ

تحقیقی مقالہ برائے ایم فل ، دی یونیورسٹی آف فیصل آباد س ن

مقالہ نگار: **شاذیہ رشید** **نگران مقالہ:ڈاکٹر ظہوراحمداظہر** دی یونیورسٹی آف فیصل آباد

رجسٹریشن: 11019-05-041 **صفحات:** ۱۹۹

اجمالی خاکہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

زیر بحث تحقیقی مقالہ اچھے کاغذ پر کمپیوٹر سے کمپوز کیا گیا ہے۔Abstractانگریزی زبان میں دیا گیاہے۔ مقالے میں دیے جانے والے تمام اختصارات کی تفصیل مقالے کے آغاز میں دی گئی ہے۔حواشی وحوالہ جات تحت الصفحہ دیئے گئے ہیں۔مقالہ کی ابتداء تسمیہ،انتساب اور اظہار تشکر سے کی گئی ہے۔موضوعات کی فہرست مقالہ کی ابتداء میں دی گئی ہے۔

پہلا باب سورت یونسؑ کی وجہ تسمیہ ،زمانہ ترتیب اور شان نزول،آیات ، رکوعات،سورت توبہ وھود کے ساتھ مناسبت اور مضامین ومقاصد پر مشتمل ہے(۱۰۷)۔دوسرا باب حسب سابق دونوں مفسرین کے خاندانی پس منظر،تعلیم وتربیت، تلامذہ واساتذہ اور تصانیف، اہل علم معاصرین، علمی مقام ومرتبہ اور وفیات پر مشتمل ہے(۱۰۸)۔تیسرا باب مذکورہ تفاسیر کے تعارف، سبب تالیف، اسلوب تالیف، مقام ومرتبہ، اہم مصادر ومراجع ہیں(۱۰۹)۔چوتھا سورت یونسؑ کا احاطہ ہے۔بعثت رسول ، چاند سورج سے متعلق جملہ مسائل، قبل نبوت ورسالت پر دلائل، شرک کی تردید،قرآن مجید کا چیلنج، تعلیم و تحریم الٰہی، اولیاء اللہ کا مقام، اقسام اور صفات، ولی کا لغوی و اصطلاحی مفہوم،موسیٰؑ،یونسؑ کی فضیلت میں احادیث مبارکہ ،خلفاء راشدین اور امام اعظمؒ کے اخلاق، عبادت، زہد وتقویٰ اور خوف خدا،افعال خارقہ کی اقسام، کرامت کی تعریف کرامات کے ثبوت میں آیات قرآنی،اولیاء اللہ کے لیے دنیا میں خوف کا ثبوت وغیرہ شامل ہیں(۱۱۰)۔پانچواں باب کتب مذکورہ کے ترجمہ وتفسیر کے تقابلی جائزہ پر مشتمل ہے(۱۱۱)۔اختتام پہ فہرست آی،سنن ، اماکن، اعلام اور مصادر کی فہرست مصنفین کے ناموں کی الف بائی ترتیب سے دی گئی ہے۔

مضامین سورت یوسفؑ کا تحقیقی جائزہ (تفسیر تبیان القرآن اور تفہیم القرآن میں)

تحقیقی مقالہ برائے ایم فل، دی یونیورسٹی آف فیصل آباد س ن

مقالہ نگار:	**محمد غلام رسول**MPIFA08-0014	**نگران مقالہ :**	ن د
صفحات:	۱۶۳	**رجسٹریشن نمبر:**	ن د

اجمالی خاکہ

زیر بحث تحقیقی مقالہ اچھے کاغذ پر کمپیوٹر سے کمپوز ہے۔حواشی وحوالہ مقالہ کے اختتام پہ دیے گیے۔اس مقالہ کومقدمہ اورتین ابواب اور بارہ فصول میں تقسیم کیا گیاہے۔مقالہ کی ابتداء تسمیہ ،انتساب اور اظہار تشکر سے کی گئی ہے۔موضوعات کی فہرست مقالہ کی ابتداء میں دی گئی ہے۔

پہلا باب پانچ فصول رکھتا ہے۔یوسفؑ کے عہد کا تاریخی، معاشی، سیاسی اور مذہبی پس منظر دیا گیا ہے(۱۱۲)۔دوسرے باب کی فصلیں تین ہیں ۔سورت یوسفؑ ، صاحب تفسیراور صاحب تفہیم سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ کاتعارف دیا ہے(۱۱۳)۔اگلاباب چار فصول کاحامل ہے۔سورت یوسف میں بیان کیے گئے عقائد ، معاملات، تعزیرات اور آداب کا تحقیقی جائزہ،تبیان القرآن اور تفہیم القرآن کی روشنی میں لیا گیا ہے(۱۱۴)۔عقائد میں سجدہ تعظیمی ، علم غیب اور انبیاء کرام کے تبرکات بحث کاموضوع ہیں۔معاملات میں غلام، خواب، قسم اور گواہی کی آئینی اہمیت ہے۔دوڑ کا مقابلہ ،

toobaa-elibrary.blogspot.com

تجارت، حسن سلوک، صلہ رحمی، صبر جمیل، پاک دامنی، گناہ سے نفرت اور نیکی سے رغبت کو بھی زیر بحث لایا گیاہے۔تعزیرات میں ارادہ قتل، قذف، قید بند، بغض،حسد اور حرمت شراب شامل ہیں۔آداب میں کھانے کے آداب، سفر کے آداب، اولاد سے محبت، والدین کا احترام، بھائیوں کے تعلقات کا تقابل پیش کیا گیاہے۔مقالہ کے اختتام پہ مأخذ و منابع مصنفین کے ناموں کی الف بائی ترتیب سے دیے گئے ہیں۔

مقالہ نگار اپنے مقالہ کا آغاز لفظ بنی اسرائیل کے معنی ومفہوم اور وجہ تسمیہ سے شروع کرتاہے۔اس میں وہ بنی اسرائیل اور انبیاء بنی اسرائیل کی مختصر تاریخ بیان کرتاہے(۱۱۵)۔ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کی آمد پر زمانی تقسیم کے سلسلہ میں دلائل دیتا ہے۔مختلف حوالوں سے ثابت کرتاہے کہ ہرلسان دنیامیں قرآن کی تفسیر اور اس پر ہونے والا علمی اور تحقیقی کام ہے۔اسی وسعت کے پیش نظر وہ اپنے مقالے کو مضامین سورت یوسف ، تفہیم القرآن اور تبیان القرآن تک محدود رکھتا ہے۔دونوں بزرگ مفسرین کو علماء اسلام نے اہم مقام اور ان کی تفسیریں زیادہ پڑھی جانے والی قرار دیتاہے۔وہ دونوں مفسرین کے مشترک اور خاص خوبی قرار دیتا ہے۔مقالہ نگار دونوں مفسرین کے بارے لکھتا ہے کہ سید مودودی حضرت مودود چشتیؒ کی اولاد میں سے تھے مگر پھر بھی تصوف کے قائل تھے نہ کسی کے ہاتھ پر بیعت ہوئے۔ جبکہ علامہ غلام رسول سعیدی اہل حدیث گھرانے میں پیدا ہونے کے باوجود تصوف کے قائل تھے اور باقاعدہ سید احمد سعید کاظمی کے ہاتھ پر بیعت بھی کی(۱۱۶)۔مولانا مودودیؒ نے سیاست میں بھرپور حصہ لیا اور جماعت اسلامی کی بنیاد رکھی جب کہ علامہ غلام رسول سعیدیؒ نے سیاست میں حصہ نہ لیا۔مقالہ نگار کے بقول دونوں مفسرین کی تفسیروں پر ان کی ذاتی زندگی اور تعلیم وتربیت کا خاص اثر ہے۔وہ ثابت کرتے ہیں کہ سید مودودی تقلید کی بجائے کسی حد تک آزاد خیالی، ذاتی معلومات وزاویہ فکر کو اہمیت دیتے ہیں جب کہ علامہ سعیدی ذاتی رائے کی بجائے اسلاف کی تفاسیر کو ترجیح دیتے ہیں۔اسی نقطہ نگاہ کے پیش نظر مقالہ نگار تفہیم القرآن کو مائل بتفسیر بالرائے جب کہ تبیان القرآن کا اسلوب بالماثور، فقہی اور زیادہ مفصل قرار دیتے ہیں(۱۱۷)۔سید مودودی بائبل کے زیادہ حوالے دیتے ہیں جب کہ علامہ سعیدی تفاسیر ،حدیث، لغات اور کتب فقہ کے زیادہ حوالے دیتے ہیں۔سید مودودی ترجمانی جب کہ علامہ سعیدی لفظی ترجمہ کا اسلوب اختیار کرتے ہیں۔

مضامین سورت مزمل ،ایک تقابلی وتجزیاتی مطالعہ

تحقیقی مقالہ برائے ایم فل ، دی یونیورسٹی آف فیصل آباد س ن

مقالہ نگار: **عظمٰی کوثر** 10985-05-041 **نگران مقالہ:** **ڈاکٹر ظہوراحمداظہر**

صفحات: ۱۵۵ **رول نمبر:** ن د

اجمالی خاکہ

زیر بحث تحقیقی مقالہ اچھے کاغذ پر کمپیوٹر سے کمپوز کیا گیا ہے۔Abstractانگریزی زبان میں دیا گیاہے۔ مقالے میں دیے جانے والے تمام اختصارات آغاز میں ہیں۔مقالہ کی ابتداء تسمیہ، انتساب اور اظہار تشکر سے کی گئی

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہے۔اس مقالہ کومقدمہ ،پانچ ابواب اورسترہ فصول میں تقسیم کیا گیاہے۔ہر صفحہ کے اوپر دائیں طرف مقالے کانام جب کہ بائیں طرف عنوان کا نام دیا ہواہے۔موضوعات کی فہرست مقالہ کی ابتداء میں دی گئی ہے۔حواشی وحوالہ جات تحت الصفحہ دیے گئے ہیں۔

پہلا باب سورت مزمل کے تعارف اور خلاصہ پر مشتمل ہے(۱۱۸)۔دوسرا باب مذکورہ دونوں تفاسیر کے مفسرین کے تعارف پر مشتمل ہے(۱۱۹)۔تیسراباب مذکورہ تفاسیر کے تعارف پر مشتمل ہے(۱۲۰)۔چوتھا باب نو فصول پر مشتمل اس مقالہ کاطویل ترین باب ہے۔اس میں سورت مزمل کے اہم مضامین کا تعارف﴿وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ 49:7﴾سے خطاب(شان مصطفوی ﷺ) قیام اللیل وتہجد، تجوید قرآن کریم، منصب نبوت کی ذمہ داریاں اور تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں پیشین گوئیاں، ذکر الٰہی سے قرب الٰہی کا نصیب ہونا،اللہ پر توکل اور تبلیغ اسلام میں صبر، قیام اللیل کے وجوب کا نسخ، نماز، زکوٰۃ سے متعلق مذکورہ تفاسیر کا تقابلی مطالعہ شامل بحث ہے(۱۲۱)۔مقالہ کے آخر میں نتیجہ بحث اورفہرست مصادر ومراجع مصنفین کے ناموں کی الف بائی ترتیب سے دی گئی ہے۔

مضامین سورت الاعراف، ضیاء القرآن اور تفہیم القرآن کاتقابل

دی یونیورسٹی آف فیصل آباد س ن

مقالہ نگار: **شمائلہ صدف**11024-05-041 **نگران مقالہ:** ن د

صفحات: ۲۱۵ **رجسٹریشن نمبر:** ن د

اجمالی خاکہ

زیر بحث تحقیقی مقالہ اچھے کاغذ پر کمپیوٹر سے کمپوز کیا گیا ہے۔Abstractانگریزی زبان میں دیا گیاہے۔ مقالے میں دیے جانے والے تمام اختصارات کی تفصیل مقالے کے آغاز میں دی گئی ہے۔حواشی وحوالہ آخیر فصل پہ دیے گیے ۔اس مقالہ کومقدمہ ،پانچ ابواب اوربیس فصول میں تقسیم کیا گیاہے۔مقالہ کی ابتداء تسمیہ، انتساب اور اظہار تشکر سے کی گئی ہے۔موضوعات کی فہرست مقالہ کی ابتداء میں دی گئی ہے۔

پہلا باب سورت الاعراف کی وجہ تسمیہ ،زمانہ اور ترتیب نزول، سورہ الانفال سے باہمی ربط ومناسبت پر مشتمل ہے۔(۱۲۲)۔دوسرا باب حسب سابق دونوں مفسرین کے خاندانی پس منظر،تعلیم وتربیت ،اساتذہ و تلامذہ، پیشہ، وفیات،اہل معاصرین، تصانیف پر مشتمل ہے(۱۲۳)۔تیسراباب حسب سابق دونوں مذکورہ تفاسیر کے تعارف، سبب تالیف،اسلوب تالیف، مقام ومرتبہ، اہم مصادر ومراجع پر مشتمل ہے(۱۲۴)۔حسب روایت مقالہ کا طویل ترین چوتھا باب سورت الاعراف کے اہم مضامین پر مشتمل ہے۔ان میں توحید ، اتباع قرآن، دعا کے آداب، ابوالبشرؑ کی فضیلت، آدم ثانی، ھود ،صالح ،لوط ، شعیب اور موسیٰ علیہم السلام کے حالات زندگی، نبی امی کی پیروی، عالم گیر رسالت،قیامت کے دن اورمکارم اخلاق کی مباحث پر مشتمل ہے()۔پانچواں باب حسب روایات دونوں کتب کے ترجمہ وتفسیر کے تقابلی وتجزیاتی مطالعہ ہے(۱۲۵)۔نتیجہ اور فہرست مصادر ومراجع دی گئی ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

مضامین سورۃالنساء، تفسیر ضیاء القرآن اور تبیان القرآن میں تقابلی و تجزیاتی مطالعہ

مقالہ نگار: ذاکرہ پروین **نگران مقالہ :** ن۔د **صفحات:** ۲۹۷

رجسٹریشن نمبر: MPI-FA07-005

اجمالی خاکہ

زیر بحث تحقیقی مقالہ اچھے کاغذ پر کمپیوٹر سے کمپوز کیا گیا ہے۔Abstractانگریزی زبان میں دیا گیاہے۔ مقالے میں دیے جانے والے تمام اختصارات کی تفصیل مقالے کے آغاز میں دی گئی ہے۔ مقالہ کومقدمہ ،پانچ ابواب اورپندرہ فصول میں تقسیم کیا گیاہے۔ مقالہ کی ابتداء تسمیہ،انتساب اور اظہار تشکر سے کی گئی ہے۔موضوعات کی فہرست مقالہ کی ابتداء میں دی گئی ہے۔

پہلا باب سورۃالنساء کی وجہ تسمیہ ،زمانہ،مقام ،شان اور ترتیب نزول،کلمات،سورۃ النساء کی اہمیت، اول وآخر سورہ سے مناسبت اور مفہوم کے خلاصہ پر مشتمل ہے(۱۲۶)۔دوسرا باب حسب سابق دونوں مفسرین کے خاندانی پس منظر، حصول علم،انداز تعلیم وتدریس،تفقہ فی الدین ، مناظرے ،علمی تبادلہ خیال، تحریک پاکستان میں کردار،علمی مقام ومرتبہ،اساتذہ و تلامذہ، پیشہ، وفیات،معاصر مشاہیر کی آراء، اہل علم معاصرین تصانیف پر مشتمل ہے(۱۲۷)۔تیسرا باب تفسیر کے لغوی واصطلاحی مفہوم،اقسام ، ضرورت واہمیت، برصغیر میں لکھی جانے والی چند معروف ومستند اردو تفاسیر کے تعارف، مذکورہ تفاسیر کے تعارف، سبب تالیف، اسلوب تالیف،ابتداء وانتہا،مقام ومرتبہ اور اہم مصادر ومراجع پر مشتمل ہے(۱۲۸)۔مقالہ کا طویل ترین چوتھا باب سور ۃ النساء کے تعارف اور اہم مضامین پر مشتمل ہے۔ان میں یتیموں کے متعلق احکام،یتیم کے ساتھ حسن سلوک، یتیم لڑکیوں کو پورا مہر دینے کا حکم، یتیم کے مال کی بلوغت تک حفاظت،یتیم کو اپنی اولاد پر قیاس کر نا،یتیم کا مال کھانے سے متعلق احادیث،وراثت کے احکا م ،وراثت کا لغوی واصطلاحی مفہوم،اولاد کے متعلق احکام، والدین کے متعلق احکام، زن وشوہر کے حصص، عورت کا حصہ نصف کیوں؟عورتوں کے حقوق، معاشی حقوق،عورتوں کا اکتساب معاش،قرآن کریم کی روشنی میں مہر کی حیثیت، لونڈی کے ساتھ عقد ، حق مہر کی حیثیت سنت کی روشنی میں،معاشرتی حقوق، قوامیت رجال، سنت کی حجیت اور مقام،سنت کی اقسام، قرآن وحدیث کی رو سے سنت کی تشریحی حیثیت،یہود کی شرارتوں کارداور مسلمانوں کو یہود سے خبر دار کرنا، یہود کی تحریف، قتل انبیاء، نفاق اور منافقین،دراصل منافق کون؟ نفاق کے محرکات،منافق کی اقسام،حقوق مسلمین کے شکاری،مفاد پرست عملی منافقین،مسلمانوں کا فرض،جہاد کالغوی معنی،جہاد کی اقسام، جہاد کی اہمیت احادیث کی روشنی میں اورجہاد کے اغراض ومقاصد، مسیحؑ کے بارے مسلمانوں کے نظریات، قرآن کی قرآن سے تائید، نزولِ ابن مریمؑ کی حکمتیں،الوہیت مسیح کا رد،کلالہ کے احکام اور اس کے لغوی معنی،کلالہ کی میراث(۱۲۹)۔پانچواں باب حسب روایات دونوں کتب کے ترجمہ وتفسیر کے تقابلی وتجزیاتی مطالعہ ہے (۱۳۰)۔نتیجہ و فہرست مصادر ومراجع دی گئی ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

مضامین سورۃ المائدہ، تفسیر تفہیم القرآن اور تفسیر ضیاء القرآن تقابل
دی یونیورسٹی آف فیصل آباد س ن

مقالہ نگار: مسرت ملک **نگران مقالہ :** ن۔د **صفحات:** ۲۰۹

رجسٹریشن نمبر: MPI-FA07-041

اجمالی خاکہ

زیر بحث تحقیقی مقالہ اچھے کاغذ پر کمپیوٹر سے کمپوز کیا گیا ہے۔ مقدمہ دو صفحات پر دیا گیا ہے۔ Abstracانگریزی زبان میں دو صفحات پردیا گیاہے۔مقالے میں دیے جانے والے تمام اختصارات کی تفصیل مقالے کے آغاز میں دی گئی ہے۔حواشی وحوالہ اختتام فصل پہ دیے گیے ۔اس مقالہ کومقدمہ ،پانچ ابواب اورسترہ فصول میں تقسیم کیا گیاہے۔مقالہ کی ابتداء تسمیہ،انتساب اور کلمات تشکر سے کی گئی ہے۔موضوعات کی فہرست مقالہ کی ابتداء میں دی گئی ہے۔

پہلا باب سورۃ المائدہ کی وجہ تسمیہ، لغوی واصطلاحی مفہوم،زمانہ ، شان اور ترتیب نزول، نبی پر نازل ہونے والا مائدہ،اس مائدہ کا زمانہ اور شان نزول،ترتیب تلاوت،کلمات،حروف،آیات اور رکوعات کی تعداد،سورتوں کی مناسبت، مناسبت کامعنی اور فائدہ،سورۃ المائدہ کا ماقبل سورۃ النساء اور مابعد سورۃ الانعام کے ساتھ ربط شامل مطالعہ ہیں (۱۳۱)۔دوسرا باب حسب سابق دونوں مفسرین کے خاندانی پس منظر، ولادت، سلسلہ نسب،کنیت،ابتدائی تعلیم،حصول علم اور اس حصول علم کے لیے اسفار،علوم عربیہ ودینیہ، مرحلہ وار بیعت، علمی احیاء کی تحریک ،اساتذۃ ومشائخ اور تلامذہ، علمی مقام ومرتبہ، پیشہ، وفیات، اہل معاصرین اورتصانیف پر مشتمل ہے(۱۳۲)۔

تیسراباب حسب سابق دونوں مذکورہ تفاسیر کے تعارف،سبب تالیف،اسلوب تالیف،معاصراردو تفاسیر میں مقام ومرتبہ، نوعیت تفسیر، اختلافی مسائل میں طرز استدلال اوراہم مصادر ومراجع ،تفسیر وتاویل کے لغوی واصطلاحی مفہوم، تفسیر بالروایہ(تفسیر بالماثور) اور تفسیر بالدرایہ(تفسیر بالرائے)،تفسیربالرائے کے متعلق دلیل اور وعید کے مباحث پر مشتمل ہے(۱۳۳)۔حسب روایت مقالہ کا طویل ترین چوتھا باب سور ت المائدہ کے اہم مضامین کے تفصیلی مطالعہ پر مشتمل ہے۔ان میں حلال وحرام جانوروں کی تفصیل، وضو، غسل اور تیمم کے مسائل،سرقہ ،شراب،قسم،قصاص اور دیت کے احکام،ہابیل قابیل اور عیسیٰ علیہ السلام کے قصص بیان کیے گئے ہیں(۱۳۴)۔پانچواں باب حسب روایات دونوں کتب کے ترجمہ وتفسیر کے تقابلی مطالعہ ہے(۱۳۵)۔ نتیجہ و فہرست مصادر ومراجع دی گئی ہے۔

مضامین سورۃ الاحزاب کا ضیاء القرآن اور تفہیم القرآن کی روشنی میں تقابلی اور تجزیاتی مطالعہ
تحقیقی مقالہ برائے ایم فل، دی یونیورسٹی آف فیصل آباد س ن

مقالہ نگار: مبشرہ صادق **نگران مقالہ:** ڈاکٹر ظہور احمد اظہر دی یونیورسٹی آف فیصل آباد

toobaa-elibrary.blogspot.com

رجسٹریشن نمبر: MPI-FA07-009 **صفحات:** ۲۰۶

اجمالی خاکہ

مقالہ ھٰذا کاپہلا باب مفسرین کے تعارف اور حالات زندگی پر مشتمل ہے۔اس میں ولادت، تعلیمی مراحل، اساتذہ ومشائخ، اہل علم معاصرین ،تلامذہ، وفیات، کی تفصیلات پر مشتمل ہے۔اس میں مصنفین کو بطور مفسر اور سیرت نگارمتعارف کرایا گیا ہے(۱۳۶)۔دوسرا باب زیر تحقیق تفاسیر کے تعارف پر مشتمل ہے۔اس میں سورۃ الاحزاب کی وجہ تسمیہ، زمانہ، ترتیب اور شان نزول، آیات، رکوعات،ماقبل ومابعد سور کے ساتھ مناسبت وغیرہ پر مشتمل ہے(۱۳۷)۔ تیسراباب مذکورہ تفاسیر کے سبب تالیف،اسلوب تالیف، مقام ومرتبہ اور اہم مصادر ومراجع پر مشتمل ہے(۱۳۸)۔چوتھا باب سورۃ الاحزاب کے اہم مضامین پر مشتمل ہے۔اس میں متبنٰی، جہاد، پردہ،ختم نبوت، غزوہ خندق وبنو قریظہ، فتح کی بشارت، نکاح زینب، نکاح کے استثنائی مسائل وغیرہ شامل ہیں(۱۳۹)۔پانچواں باب کتب مذکورہ کے ترجمہ وتفسیر کے تقابلی جائزہ پر مشتمل ہے(۱۴۰)۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

حوالہ جات

۱۔ روبینہ شاہین، فہم قرآن میں سائنسی شواہد سے استدلال کا تجزیاتی مطالعہ، فیصل آباد ۰۹۔۲۰۰۷ء، صفحہ ۱۔۴۶

۲۔ روبینہ شاہین، فہم قرآن میں سائنسی شواہد سے استدلال کا تجزیاتی مطالعہ، ص۴۷۔۶۹

۳۔ روبینہ شاہین ، ص۷۰۔۹۹

۴۔ روبینہ شاہین ، ص۱۰۰۔۱۸۳

۵۔ روبینہ شاہین ، ص۱۸۴۔۲۲۹

۶۔ صائمہ اشرف، حروف مقطعات۔۔۔تفسیری ادب میں برصغیر کا کردار،ایک تحقیقی وتنقیدی جائزہ، ص۱۔۳۰

۷۔ صائمہ اشرف، حروف مقطعات۔۔۔تفسیری ادب میں برصغیر کا کردار،ایک تحقیقی وتنقیدی جائزہ، ص۳۱۔۵۳

۸۔ صائمہ اشرف، ص۵۴۔۸۹

۹۔ صائمہ اشرف، ص۹۰۔۱۲۱

۱۰۔ صائمہ اشرف، ص۱۲۲۔۱۳۷

۱۱۔ قاسم علی، امام عبداللہ بن کثیرؒ مکی کی قراء ت اوراس کے تفسیری اثرات، مقالہ ایم فل اسلامیات، جی سی یونیورسٹی فیصل آباد ۱۱۔۲۰۰۹ء، ص۱۔۸

۱۲۔ قاسم علی، امام عبداللہ بن کثیرؒ مکی کی قراء ت اوراس کے تفسیری اثرات، ص۹۔۱۵

۱۳۔ قاسم علی ، ص۱۶۔۲۵

۱۴۔ قاسم علی ، ص۲۶۔۵۲

۱۵۔ قاسم علی ، ص۵۳۔۲۵۸

۱۶۔ سدرہ خادم، حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے تفسیری اقوال الدرالمنثور نصف الاول،تخریج وتعلیق،جی سی یونیورسٹی، فیصل آباد ۱۲۔۲۰۱۰ء، ص۱۔۶۱

۱۷۔ سدرہ خادم، الدرالمنثور نصف الاول میں تخریج وتعلیق، ص۲۰۔۳۸

۱۸۔ سدرہ خادم ، ص۳۹۔۶۱۰

۱۹۔ زاہد سلیم، محمد،الدرالمنثور نصف الآخر کی روشنی میں تخریج وتعلیق، مقالہ ایم فل علوم اسلامیہ، جی سی یونیورسٹی ، فیصل آباد ۱۲۔۲۰۱۰ء، ص۱۔۱۷

۲۰۔ زاہد سلیم، محمد، حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے تفسیری اقوال الدرالمنثور نصف الآخر میں تخریج وتعلیق، ص۱۸۔۱۷۸

۲۱۔ زاہد سلیم، محمد،ص۱۷۹۔۲۹۶

۲۲۔ زاہد سلیم، محمد، ص۲۹۷۔۵۵۸

۲۳۔ رضوانہ شفیق، تفسیرصدیقی کا تحقیقی وتجزیاتی ، فیصل آباد ،۱۳۔۲۰۱۱ء، ص۱۔۱۸

۲۴۔ رضوانہ شفیق، تفسیرصدیقی کا تحقیقی وتجزیاتی مطالعہ،ص۱۹۔۶۶

۲۵۔ رضوانہ شفیق،ص۶۷۔۱۵۴

۲۶۔ رضوانہ شفیق ،ص۱۵۵۔۲۱۶

۲۷۔ شمیم اختر، تفسیرمعالم التنزیل کا ترجمہ وتخریج(سورۂ کہف وسورۂ مریم)، فیصل آباد ۱۴۔۲۰۱۲ء، صفحہ ۱۔۹۳

۲۸۔ شمیم اختر، تفسیرمعالم التنزیل کا ترجمہ وتخریج(سورۂ کہف وسورۂ مریم)، ص۹۴۔۱۴۰

۲۹۔ شمیم اختر ، ص۱۴۱۔۱۶۲

۳۰۔ شمیم اختر ، ص۱۔۱۸

toobaa-elibrary.blogspot.com

۳۱۔ شمیم اختر ، ص۱۹۔۳۷
۳۲۔ شمیم اختر، ص۳۸۔۲۳۴
۳۳۔ فوزیہ نعیم،شانِ نزول کی روایات سے استنباطِ احکام کا منہج(تفسیر قرطبی)، جی سی یونیورسٹی ، فیصل آباد ۱۴۔۲۰۱۲ء،ص۱۔۲۸
۳۴۔ فوزیہ نعیم،شانِ نزول کی روایات سے استنباطِ احکام کا منہج(تفسیر قرطبی کی روشنی میں)،ص۲۹۔۶۳
۳۵۔ فوزیہ نعیم، ص۶۴۔۱۰۳
۳۶۔ فوزیہ نعیم، ص۱۰۴۔۱۳۱
۳۷۔ صمد بتول، تفسیرامدادالکرم کا منہج واسلوب، مقالہ ایم فل علوم اسلامیہ، جی سی یونیورسٹی، فیصل آباد ۱۴۔۲۰۱۲ءص۱۔۱۳
۳۸۔ صمد بتول، تفسیرامدادالکرم کا منہج واسلوب،ص۱۴۔۵۰
۳۹۔ صمد بتول ،ص۵۱۔۱۸۴
۴۰۔ صمد بتول ،ص۱۸۵۔۲۳۱
۴۱۔ اختر حسین،مباحثِ سیرت۔۔۔تبیان القرآن کی روشنی میں،مقالہ ایم فل علوم اسلامیہ،جی سی یونیورسٹی،فیصل آباد ۱۴۔۲۰۱۲ءص۱۔۴۵
۴۲۔ اختر حسین،مباحثِ سیرت۔۔۔تبیان القرآن کی روشنی میں، ص۴۶۔۱۸۱
۴۳۔ اختر حسین ، ص۱۸۲۔۲۷۶
۴۴۔ اختر حسین ، ص۲۷۷۔۳۱۳
۴۵۔ اختر حسین ، ص۳۱۴۔۳۴۴
۴۶۔ صدیقہ خانم،تفسیر نبوی (منظوم) منہج واسلوب کا تحقیقی جائزہ،مقالہ ایم فل علوم اسلامیہ جی سی یونیورسٹی، فیصل آباد ۱۴۔۲۰۱۲ء،ص۱۔۳۸
۴۷۔ صدیقہ خانم، تفسیر نبوی(منظوم)منہج واسلوب کا تحقیقی جائزہ ،ص۳۹۔۷۷
۴۸۔ صدیقہ خانم ،ص۷۸۔۱۳۸
۴۹۔ صدیقہ خانم،ص۱۳۹تاآخر۔
۵۰۔ حبیب اللہ، مناسبات قرآنِ حکیم اور تفسیر"نظم الدرر فی تناسُب الآیات والسور"زیرنگرانی پروفیسر ڈاکٹرظہور احمد اظہر ،ص۱۔۵۳
۵۱۔ حبیب اللہ، مناسبات قرآنِ حکیم اور تفسیر"نظم الدرر فی تناسُب الآیات والسور"(تحقیقی و تنقیدی مطالعہ)،صفحہ۵۵۔۹۷
۵۲۔ حبیب اللہ،ص۹۸۔۱۶۴
۵۳۔ حبیب اللہ،۱۶۵۔۱۹۸
۵۴۔ حبیب اللہ ،ص۱۹۹۔۲۶۰
۵۵۔ حبیب اللہ،ص ۲۶۲۔۳۱۳
۵۶۔ حبیب اللہ،ص ۳۱۴۔۳۵۵
۵۷۔ حبیب اللہ،ص۳۶
۵۸۔ حبیب اللہ،ص۴۰
۵۹۔ حبیب اللہ،ص۳۴۵
۶۰۔ حبیب اللہ ،ص۵۵۳
۶۱۔ حبیب اللہ، ص۹
۶۲۔ حبیب اللہ ،ص۱۰

toobaa-elibrary.blogspot.com

۶۳۔ حبیب اللہ،ص ۱۷

۶۴۔ حبیب اللہ ، ص۱۹

۶۵۔ حبیب اللہ،ص ۲۱

۶۶۔ شگفتہ نسرین،قصص القرآن و ضیاء القرآن ،مقالہ برائے ایم فل سیرت اسٹڈیز ، دی یونیورسٹی آف فیصل آباد ۲۰۰۷ء، زیر نگرانی ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی،ص ا۔۷۷

۶۷۔ شگفتہ نسرین،قصص القرآن و ضیاء القرآن،ص۷۸۔۱۸۳

۶۸۔ شگفتہ نسرین،ص۱۸۴۔۲۹۳

۶۹۔ شگفتہ نسرین ،ص۲۹۴۔۳۹۲

۷۰۔ کوثر النساء عظیمی،مصادر تفسیر ضیاء القرآن ، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل سیرت سٹڈیز، دی یونیورسٹی آف فیصل آباد ۲۰۰۷ء، زیر نگرانی ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی،ص ا۔۵۷

۷۱۔ کوثر النساء عظیمی،مصادر تفسیر ضیاء القرآن،ص ۵۸۔۱۵۶

۷۲۔ کوثر النساء عظیمی ،ص۱۵۷۔۲۰۴

۷۳۔ محمد اختر(ضیاء)،قرآنی دعوت تفکر وتدبر(فی ظلال القرآن اور تبیان القرآن میں تقابلی و تحقیقی مطالعہ) تحقیقی مقالہ برائے ایم فل ، دی یونیورسٹی آف فیصل آباد ۲۰۱۰ء، زیر نگرانی ڈاکٹر ظہور احمد اظہر،ص ا۔۳۶

۷۴۔ محمد اختر(ضیاء)،قرآنی دعوت تفکر وتدبر(فی ظلال القرآن اور تبیان القرآن میں تقابلی و تحقیقی مطالعہ،ص۳۷۔۸۰

۷۵۔ محمد اختر(ضیاء) ،ص۸۱۔۱۲۰

۷۶۔ محمد اختر(ضیاء) ،ص۱۲۱۔۱۸۸

۷۷۔ زاہد ارشد،مضامین سورۃ آل عمران (تفسیر تبیان القرآن و تفسیر ثنائی میں تقابلی وتجزیاتی مطالعہ)،تحقیقی مقالہ برائے ایم فل ، دی یونیورسٹی آف فیصل آباد ۲۰۱۰ء، زیر نگرانی ڈاکٹر ممتازاحمدسدیدی ،ص ا۔۱۷

۷۸۔ زاہد ارشد،مضامین سورۃ آل عمران (تفسیر تبیان القرآن و تفسیر ثنائی کی روشنی میں تقابلی وتجزیاتی مطالعہ،ص۱۸۔۵۶

۷۹۔ زاہد ارشد،ص۵۷۔۱۷۸

۸۰۔ زاہد ارشد،ص۱۷۹۔۲۲۹

۸۱۔ زاہد ارشد،ص۲۳۰۔۲۳۶

۸۲۔ شکیلہ شہزادی،آداب نبوی ﷺ اور آداب معاشرت سورۃ الحجرات، ۲۰۱۰ء،زیر نگرانی ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی ، ص ا۔۱۷

۸۳۔ شکیلہ شہزادی،آداب نبوی ﷺ اور آداب معاشرت سورۃ الحجرات کی روشنی میں،ص۱۸۔۶۹

۸۴۔ شکیلہ شہزادی،ص۷۰۔۱۳۷

۸۵۔ امتیاز حسین، محمد، سورۃالبقرۃ(تفسیرابن کثیر، تفسیرالدرالمنثورالسیوطی(تقابلی مطالعہ)،س ن،زیر نگرانی ڈاکٹر محفوظ احمد ،ص ا۔۱۴

۸۶۔ امتیاز حسین، محمد،ص۱۵۔۱۱۴

۸۷۔ امتیاز حسین، محمد،ص۱۱۵۔۳۰۴

۸۸۔ امتیاز حسین، محمد،ص۳۰۵۔۳۵۹

۸۹۔ صدیق الحسن، محمد ،تفسیرِ جلالین میں اسرائیلیات ، دی یونیورسٹی آف فیصل آباد س ن،زیر نگرانی،ن د،ص ا۔۱۴

۹۰۔ صدیق الحسن، محمد ،تفسیرِ جلالین میں اسرائیلیات کا تحقیقی و تنقیدی مطالعہ ،ص۱۵۔۳۵

۹۱۔ صدیق الحسن، محمد ،ص۳۵۔۴۷

۹۲۔ صدیق الحسن، محمد ،ص۴۸۔۹۱

toobaa-elibrary.blogspot.com

۹۳۔ اصغر، محمد، تفسیر ضیاء القرآن کے منہج کا مطالعہ ،دی یونیورسٹی آف فیصل آباد س ن،زیرنگرانی ن د ،ص ا۔۱۹

۹۴۔ اصغر، محمد ،ص ۲۰۔۴۷

۹۵۔ اصغر، محمد، ص ۴۸۔۶۴

۹۶۔ اصغر، محمد ،ص ۶۵۔۹۷

۹۷۔ "فاخرہ بشیر، مضامین سورۃ الانعام، تفسیر ضیاء القرآن اور تفسیر تفہیم القرآن، تجزیاتی وتقابلی مطالعہ، یونیورسٹی آف فیصل آباد س ن، ص ا۔۱۰"

۹۸۔ فاخرہ بشیر ، ص ۱۱۔۳۰

۹۹۔ فاخرہ بشیر ،ص ۳۱۔۴۸

۱۰۰۔ فاخرہ بشیر ،ص ۴۹۔۱۱۰

۱۰۱۔ فاخرہ بشیر ،ص ۱۱۱۔۱۳۳

۱۰۲۔ سعدیہ رفیق، مضامین سورۃ توبہ کا تفسیر ضیاء القرآن اور تفسیر تفہیم القرآن، تجزیاتی وتقابلی مطالعہ، س ن، زیر نگرانی ڈاکٹر ظہور احمد اظہر، ص ا۔۱۲

۱۰۳۔ "سعدیہ رفیق، مضامین سورۃ توبہ کا ضیاء القرآن اور تفہیم القرآن کی روشنی میں تجزیاتی وتقابلی مطالعہ، ص ۱۳۔۳۲ "

۱۰۴۔ سعدیہ رفیق ،ص ۳۳۔۴۲

۱۰۵۔ سعدیہ رفیق ،ص ۴۳۔۱۱۵

۱۰۶۔ سعدیہ رفیق، ص ۱۱۶۔۱۳۳

۱۰۷۔ "شازیہ رشید، مضامین سورت یونس ؑ کا ضیاء القرآن اور تفہیم القرآن ،تجزیاتی وتقابلی مطالعہ، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل ، دی یونیورسٹی آف فیصل آباد، س ن ،زیر نگرانی ڈاکٹر ظہوراحمد اظہر، ص ا۔۹"

۱۰۸۔ شازیہ رشید ،ص ۱۰۔۳۲

۱۰۹۔ شازیہ رشید، ص ۳۳۔۴۸

۱۱۰۔ شازیہ رشید ،ص ۴۹۔۱۲۱

۱۱۱۔ شازیہ رشید ،ص ۱۲۲۔۱۵۶

۱۱۲۔ غلام رسول، محمد، مضامین سورت یوسف ؑ کا تحقیقی جائزہ (تفسیر تبیان القرآن اور تفہیم القرآن)، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل، دی یونیورسٹی آف فیصل آباد ،س ن زیر نگرانی، ن د ،ص ا۔۳۰

۱۱۳۔ غلام رسول، محمد ،مضامین سورت یوسف ؑ کا تحقیقی جائزہ (تفسیر تبیان القرآن اور تفہیم القرآن کی روشنی میں)، ص ۳۱۔۵۱

۱۱۴۔ غلام رسول، محمد ،ص ۵۲۔۱۵۸

۱۱۵۔ غلام رسول، محمد ،ص ۲۔۵

۱۱۶۔ غلام رسول، محمد ،ص ۱۵۹

۱۱۷۔ غلام رسول، محمد ،ص ۱۶۰

۱۱۸۔ "عظمیٰ کوثر، مضامین سورت مزمل کا ت معارف القرآن اور القرآن ،ایک وتقابلی وتجزیاتی مطالعہ، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل ، دی یونیورسٹی آف فیصل آباد س ن، زیر نگرانی ڈاکٹر ظہوراحمد اظہر، ص ا۔۱۶"

۱۱۹۔ عظمیٰ کوثر، ص ۱۷۔۳۳

۱۲۰۔ عظمیٰ کوثر ،ص ۳۴۔۵۵

۱۲۱۔ عظمیٰ کوثر ،ص ۵۶۔۱۴۵

toobaa-elibrary.blogspot.com

۱۲۲۔ شمائلہ صدف،مضا مین سورت الاعراف کاتفسیر ضیاء القرآن اور تفہیم القرآن، دی یونیورسٹی آف فیصل آباد س ن،زیرنگرانی ن ۔د،ص ا۔۲۰

۱۲۳۔ شمائلہ صدف، ص۲۱۔۴۳

۱۲۴۔ شمائلہ صدف،ص۴۴۔۵۸

۱۲۵۔ شمائلہ صدف ،ص۵۹۔۱۷۵

۱۲۶۔ ذاکرہ پروین،مضامین سورۃالنساء، تفسیر ضیاء القرآن اورتبیان القرآن کی روشنی میں تقابلی و تجزیاتی مطالعہ ، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل ، دی یونیورسٹی آف فیصل آباد س ن، زیرنگرانی ن د،ص ا۔۱۴

۱۲۷۔ ذاکرہ پروین،ص۱۵۔۵۲

۱۲۸۔ ذاکرہ پروین،ص۱۷۷۔۲۱۱

۱۲۹۔ ذاکرہ پروین،ص۱۰۷۔۲۲۲

۱۳۰۔ ذاکرہ پروین،ص۲۲۳۔۲۹۲

۱۳۱۔ مسرت ملک،مضامین سورۃالمائدہ ،تفسیر تفہیم القرآن اورتفسیر ضیاء القرآن دی یونیورسٹی آف فیصل آباد س ن،زیرنگرانی ،ن۔دص ا۔۲۲

۱۳۲۔ مسرت ملک،ص۲۳۔۳۸

۱۳۳۔ مسرت ملک، ص ۳۹۔۶۷

۱۳۴۔ مسرت ملک،ص۶۸۔۱۷۹

۱۳۵۔ مسرت ملک،ص۱۸۰۔۲۰۹

۱۳۶۔ "مبشرہ صادق،مضامین سورۃ الاحزاب کات ضیاء القرآن اور تفہیم القرآن ،تقابلی اورتجزیاتی مطالعہ ، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل ، دی یونیورسٹی آف فیصل آباد س ن، زیر نگرانی ڈاکٹر ظہور احمد اظہر ،ص ا۔۳۲"

۱۳۷۔ مبشرہ صادق، ص۳۳۔۷۸

۱۳۸۔ مبشرہ صادق،ص۷۹۔۱۲۱

۱۳۹۔ مبشرہ صادق ،ص۱۲۲۔۱۶۲

۱۴۰۔ مبشرہ صادق،ص۱۶۳۔۲۰۲

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب پنجم

بہاولپورڈویژن میں علوم القران و تفسیرالقرآن پر مقالات کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ

احکام القرآن للجصاص والجامع لاحکام القرآن للقرطبی کا تقابلی مطالعہ(سورۃ النساء)،اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور۰۴-۲۰۰۲ء

وسوسہ اور قرآنی فلسفہ(تحقیقی مطالعہ)،بہاول پور۰۵-۲۰۰۳ء

" ماحولیاتی تحفظ قرآن وسنت کی روشنی میں"بہاولپور۰۷-۲۰۰۵ء

4 تفسیر"درس قرآن "(حافظ محمد احمدؒ) کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ،بہاول پور۰۹-۲۰۰۷ء

5 قصص القرآن کے مقاصد کی تعیین مقاصد شریعت، ایم فل(اسلامیات) دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاول پور۰۹-۲۰۰۷ء

6 علم البشریات کی بنیادیں قرآن کریم میں(ایک مختصر تعارف)،بہاولپور۱۰-۲۰۰۸ء

7 جارج سیل کے ترجمۂ قرآن میں بائبل بطورِ ماخذ،فاصلاتی(اسلامیات)، دی یونیورسٹی آف بہاول پور۱۳-۲۰۱۱ء

8 تفسیر ابن کثیر میں روایات سیرت کا تحقیقی جائزہ (تخریج و حکم)، دی یونیورسٹی آف بہاول پور، پاکستان۱۳-۲۰۱۱ء

9 پیغمبروں کی مشترک اخلاقی تعلیمات قرآن اور دیگر الہامی کتب۔۔دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاول پور۱۳-۲۰۱۱ء

10 تفسیر المنار کی روشنی میں اسلامی عمرانیات کا تاریخی وتحقیقی جائزہ ،دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاول پور پاکستان۱۳-۲۰۱۱ء

11 تفسیر مظہری میں روایات سیرت۔۔،دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاول پور۱۳-۲۰۱۱ء

12 ثناء اللہ امرتسری کی تفسیر ثنائی میں روایات سیرت۔۔،دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاول پور۱۳-۲۰۱۱ء

13 تفسیر تبیان القرآن کی فقہی مباحث۔۔،دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاول پور۱۴-۲۰۱۲ء

14 قرآن اور تورات کے قصص النبیین کاتقابلی جائزہ،دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپورپاکستان۱۵-۲۰۱۳ء

15 تفسیر ماجدی اور تفسیر ثنائی کی روشنی میں مخاصمہ مع النصاریٰ کاتقابلی جائزہ ، دی یونیورسٹی آف بہاولپور۱۵-۲۰۱۳ء

16 علوم القرآن از مفتی تقی عثمانی اور علوم القرآن از مولانا گوہر الرحمن کا تقابلی جائزہ،دی یونیورسٹی آف بہاول پور۱۵-۲۰۱۳ء

17 "پاکستان میں اردو زبان میں علوم القرآن پر کیے گئے کام کا تحقیقی جائزہ "دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاول پور۱۵-۲۰۱۳ء

toobaa-elibrary.blogspot.com

احکام القرآن للجصاصؒ والجامع لاحکام القرآن للقرطبیؒ کا تقابلی مطالعہ (سورۃ النساء)

تحقیقی مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ، اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور ۰۴-۲۰۰۲ء

مقالہ نگار: **عظمیٰ اخلاق** **نگران تحقیق:** **پروفیسر ڈاکٹر شمس البصر** شعبہ علوم اسلامیہ

رول نمبر: ن د **صفحات:** ۴۰۹ اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور

اجمالی خاکہ

یہ مقالہ ایک مقدمہ ،تعارف تفاسیر و مفسرین اور سورۃ النساء کے تقابلی مطالعہ اور دو جلدوں پر مشتمل ہے۔ مقالہ کی جلداول سورۃ النساء کی پہلی ستر (۷۰)آیات پر مشتمل ہے۔مقالہ کا آغاز ابو بکرالجصاص، ان کی تفسیراحکام القرآن کے خصوصی مطالعہ،نام کے بارے اختلاف ، پیدائش، لقب الجصاص ،حالات زندگی، اساتذہ، تلامذہ، تصانیف، آپ پر اعتزال کا الزام، امام قرطبی اور ان کی تفسیرالجامع لا حکام القرآن، اساتذہ، تلامذہ، تصنیفات وتالیفات، مشاہیر اہل علم کی نظر میں اورالجامع لاحکام القرآن للقرطبی کی نمایاں خصوصیات شامل بحث ہیں(۱)۔سورۃ النساء کی آیات ا-۷۰ کی روشنی میں مذکورہ دونوں تفاسیر کا تقابلی جائزہ لیا گیاہے۔یہ مقالہ اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور میں ایم فل سطح کا طویل ترین مقالہ ہے۔

وسوسہ اور قرآنی فلسفہ (تحقیقی مطالعہ)،ایم فل (اسلامیات)اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور ۰۵-۲۰۰۳ء

مقالہ نگار: **حبیب اللہ** **نگران مقالہ:** ڈاکٹر **گجر خان غزل کاشمیری** استاذ شعبہ علوم اسلامیہ

صفحات: ۲۱۹ **ایکسیشن نمبر:** ۳۲۷ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور

اجمالی خاکہ

پہلا باب وسوسہ کا لغوی واصطلاحی مفہوم،طبی ونفسیاتی پہلو اوروسوسہ بطور قرآنی اصطلاح کی ابحاث پر مشتمل ہے(۲)۔دوسرا باب قرآن میں مذکورہ وسوسہ ڈالنے والے عناصر کی ابحاث پر مشتمل ہے۔اس میں انسان،نفس انسانی، جن اور شیطان بطور وسوسہ ڈالنے والے عناصرشامل بحث ہیں(۳)۔تیسراباب تدارک و سواس کے قرآنی طریق کار پر مشتمل ہے۔اس میں تزکیہ نفس، تعلیم وتربیت اور صحبت صالح شامل بحث ہیں(۴)۔چوتھا باب قرآن مجید کی روشنی میں تزکیہ نفس کے لیے وسوسوں سے محفوظ رہنے کے طریق کار پر مشتمل ہے۔اس میں تزکیہ نفس کا لغوی واصطلاحی مفہوم، اثرات و مقصد ضرورت، نفس کی اقسام،نفس ،روح اور قلب میں باہمی تعلق اور فرق شامل بحث ہیں(۵)۔ پانچواں باب خلاصہ بحث، نتائج، سفارشات وتجاویز،حوالہ جات، المصادر والمراجع (اردو ،عربی ،فاسی) پر مشتمل ہے(۶)۔

عالم کائنات کامقدس ترین فریضہ نفوسِ انسانی کے اخلاق وتربیت کی اِصلاح وتکمیل ہے۔اس مقصد محمود کی بنیادیں صرف آیات قرآنی میں ہی ملتی ہیں۔ارشاد باری تعالیٰ ہے "وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ" (۷)قرآن کا مطلوبہ انسان بننے کے لیے تعمیر سیرت وفکر،تطہیر فکر،تزکیہ نفس ضروری ہے۔مقصد تخلیق سے کما حقہ متصف ہونے

toobaa-elibrary.blogspot.com

کے لیے فکر وسیرت کو آلودہ کرنے والے عوامل وعناصر سے روشناس ہونا اوربری سوچ اور غلط فکر کے ذرائع کاکھوج لگانا ضروری ہے۔مقالہ ھٰذا اسی فکر کا مظہر ہے۔

زیر بحث تحقیقی مقالہ اچھے کاغذ پر کمپیوٹر سے کمپوز کیا گیا ہے۔مقالہ کی ابتداء تسمیہ،انتساب ،ھدیہ تشکر اور مقدمہ سے کی گئی ہے۔آٹھ صفحات پر مشتمل فہرست مقالہ کی ابتداء میں دی گئی ہے۔مقالہ کے دوباب 4،4 فصلوں، اگلے دو پانچ پانچ فصول پر مشتمل ہیں جب کہ پانچویں باب میں کوئی فصل نہیں۔مقالہ میں دیے جانے والے تمام اختصارات کی تفصیل آغاز میں دی گئی ہے۔

اسلوب تحقیق بیانیہ ہے۔تحقیق اصول کے مطابق بنیادی ماخذتک رسائی، مستند اقتباسات،تحت اللفظ، مذکورہ حوالہ جات و حواشی کا۔۔۔مستند اصول،رموزواوقاف کی پابندی ،املائی اغلاط سے اعراض،اور حاطب اللیل مواد سے حتی الامکان اجتناب کی کوشش کی گئی ہے۔

"ماحولیاتی تحفظ قرآن وسنت کی روشنی میں" اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور۰۷-۲۰۰۵ء

مقالہ نگار:	**عالیہ اکبر**	**نگرانِ مقالہ:**	**پروفیسر ڈاکٹر شمس البصر** چیئرمین شعبہ علوم اسلامیہ
رول نمبر:	۲۳۴	**صفحات:**	۲۱۵ دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور
ایکسیشن نمبر:	۳۲۸		

اجمالی خاکہ

پہلا باب ماحولیاتی آلودگی اور اس کے آغازوارتقاء کے تعارف پر مشتمل ہے۔اس باب میں کائنات اور انسان کی تخلیق، کائنات میں انسان کی حیثیت،انسان اور کائنات کا باہمی تعلق،ماحول کا مفہوم، انسان او ر جانوروں کا ماحولیاتی تبدیلی میں کردار،صاف ستھرے ماحول کی اہمیت، آلودگی کا مفہوم اور اس کے آغاز وارتقاء کا ذکر کیا گیاہے(۸)۔دوسرا باب زمینی آلودگی،زمینی آلودگی کا مفہوم، اسباب، اثرات اور روک تھام کے طریقے اور اسلامی تعلیمات کے مطابق درج کردیے گئے ہیں(۹)۔تیسرے آبی آلودگی میں آبی آلودگی کا مفہوم، اسباب، اثرات اور روک تھام کے طریقے اور اسلامی تعلیمات کے تناظر میں مندرج ہیں(۱۰)۔چوتھا فضائی آلودگی میں فضائی آلودگی کا مفہوم، اسباب، اثرات اور روک تھام کے طریقے اسلامی تعلیمات سے مطابقت واضح کی گئی ہے (۱۱)۔پانچواں صوتی آلودگی، صوتی آلودگی کا مفہوم، اسباب، اثرات اور روک تھام کے طریقے اسلامی تعلیمات سے روشناس کراتاہے (۱۲)۔چھٹے میں قانون سازی، آلودگی کی روک تھام کے حوالے سے قانون سازی کا ذکر کیا گیاہے(۱۳)۔

آج کل دنیا کو درپیش سنگین ترین مشکل آلودگی ہے۔اس کے تحفظ کے لیے چودہ صدیاں قبل ہماری رہنمائی کردی گئی ہے جس میں ماحول اور وسائل کے تحفظ کا طریق کار تفصیل سے بیان کیا گیاہے۔خالق کائنات نے انسان کی تخلیق کے ساتھ روحانی ضروریات انبیاء کے ذریعے پوری کیں۔مادی ضروری ضروریات اورنسل انسانی کی بقا کے لیے قدرتی ماحول فراہم کیا جو انسانی فطرت کے قریب تر اور مطابق تھا۔ماحول کی خوشگواری کے لیے نباتات کو ماحول کے

toobaa-elibrary.blogspot.com

ساتھ ساز گار بنایا اور اس کی نپی تلی مقدار بنائی۔سورۃ الرحمن میں اس ماحول کی تمام جزیات سے متعلق حکم ربانی ہوتا ہے﴿ فَبِاَیِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴾(۱۴) انہی نباتات ،حیوانات،صاف پانی اور جزیات کے متوازن رہنے سے ہی انسانی ماحول مزین اور انسانی فطرت کے عین موافق رہتا ہے۔بڑھتی ہوئی آبادی،جنگلات کا صفایا،جدید ذرائع آمد ورفت، کارخانہ اور فیکٹریوں سے نکلنے والا دھواں اور گندا پانی، زمینی،فضائی،آبی اور صوتی آلودگی جو ماحول مضر۔مقالہ نگار کے بقول ایسے ہی موضوع کی تلاش تھی جو عام آدمی کے کام آسکے۔اس اعتبار سے تکنیکی موضوع جس پر پہلے کام نہ ہوا ہو تلاش کرنا مشکل تھا۔اسی ضرورت و اہمیت کے پیش نظر مقالہ نگار نے مندرجہ بالاموضوع اختیار کیا۔

زیر بحث تحقیقی مقالہ اچھے کاغذ پر کمپیوٹر سے کمپوز کیا گیا ہے۔مقالہ کی ابتداء تسمیہ،سرٹیفکیٹ،انتساب اور مقدمہ سے کی گئی ہے۔ایک صفحہ پر مشتمل فہرستِ ابواب مقالہ کی ابتداء میں دی گئی ہے۔ہر باب کی ذیلی عنوانات کی فہرست باب کے آغاز میں دی گئی ہے۔حواشی وحوالہ جات نمبر وار ہیں۔حوالہ جات، فہارس قرآنیہ ،فہرست سنن، فہرست اعلام و اماکن اورفہرست مصادر ومراجع مصنفین کے ناموں کی الف بائی ترتیب سے دی گئی ہے۔

اسلوب تحقیق بیانیہ اور تجزیاتی ہے۔بڑھتی ہوئی آبادی اور جنگلات کے صفائے کو ماحول میں آکسیجن کی کمی اور کاربن ڈائی آکسائیڈ کی زیادتی کا سبب قرار دیا گیاہے۔جسے سے نظام تنفس متاثر ہوتا ہے۔جدید ذرائع آمدورفت کے لیے استعمال ہونے والی گاڑیاں ڈیزل ،پٹرول اور گیس کو جلا کر بھی ماحول میں آکسیجن کی کمی اور کاربن ڈائی آکسائیڈ،کاربن مونوآکسائیڈ اور دھوؤں کے زہریلے ذرات ماحول میں چھوڑتے ہیں جس سے فضا ء کے توازن میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔اس سے مچھلیوں کی مقدار واضح طور کم ہو رہی ہے۔ماحولیاتی آلودگی کی روک تھام کے لیے(آئی یو سی این)بین الاقوامی تحفظ ماحول و قدرتی وسائل کی انجمن کی بنیاد اور قانون سازی کو زیر بحث لایا گیاہے۔دنیا کے سب سے زیادہ ماحولیاتی آلودگی پھیلانے والے ملک امریکہ میں کیسے بے احتیاطی اور لاپرواہی برتی جاتی ہے۔صاف ہوا اور پانی،کان کنی، جنگلات کیسے زہریلے مادوں اورفنا کے خطرات سے دوچار ہیں۔امریکہ کا ادارہ ماحولیاتی تحفظ کی کارکردگی اس سلسلے میں کیا ہے؟۔

تفسیر"درس قرآن"(حافظ محمد احمدؒ) کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ،یونیورسٹی آف بہاولپور۰۹۔۲۰۰۷ء

مقالہ نگار: "زاہد محمود" **نگران مقالہ:** "ڈاکٹر حافظ افتخار احمد "

رول نمبر: ۷ **صفحات:** ۳۱۱ **ایکسیشن نمبر:** ۵۸۰

اجمالی خاکہ

پہلا باب مولانا محمد احمدؒکے حالات وخدمات اور تالیفات شامل بحث ہیں(۱۵)۔دوسرا باب درس قرآن کے تعارف اور مصادر ،اردو تفاسیر کا جائزہ،تفسیر درس قرآن کا مقصد تالیف، تفسیری منہج، خصوصیات اور مصادر زیر بحث ہیں(۱۶)۔تیسرا باب اصول تفسیر پر مشتمل ہے۔اس میں تفسیر و تاویل میں فرق،تفسیر بالماثور وتفسیر بالرائے، آیات کے ربط و مناسبت کی تفسیری اہمیت،اسرائیلیات اور اس کے بارے میں مولانا کا موقف، اسباب نزول کے بارے میں مولانا

toobaa-elibrary.blogspot.com

کا اسلوب اور نسخ کے بارے میں مولانا کا نقطہ نظر شامل بحث ہیں(۱۷)۔ چوتھا باب مضامین قرآن اور ان کے متعلق مولانا کے منہج ،عقائد کے معاملے میں مولانا کا موٴقف، فقہی مسائل کے بیان میں مولانا محمد احمد کا اسلوب، تشابہات اور اخلاقیات کے بارے میں مولانا کا منہج، جدید ذہن کے قرآن پر اعتراضات (تعدد ازواج، مردوں کی فوقیت، حد سرقہ)کا مولانا کا جواب زیر بحث ہیں (۱۸)۔

مولانا محمد احمد کی گیارہ جلدوں پر مشتمل تفسیر درس قرآن ان کے دروس قرآن پر مشتمل ہے۔مولانا محمد احمد اشرف علی تھانویؒ کے شاگرد ہیں۔ان کی ذہنی اور فکری رہنمائی مولانا اشرف علی تھانوی کے زیر سایہ ہوئی جس کا رنگ ان کے بیان اور کلام میں واضح نظر آتاہے۔مقالہ نگارچونکہ علماء دیوبند کا شاگرد ہے اس لیے فطری طور پر ترجمہ قرآن اور تفسیر کے حوالہ سے علماء دیوبند کی خدمات وتالیفات پر علمی و تحقیقی کام کا اشتیاق پیدا ہوا یہی سوچ مولانا محمد احمد کی تفسیر درس قرآن پر تحقیقی مقالہ لکھنے کاباعث ثابت ہوئی۔

زیر بحث تحقیقی مقالہ اچھے کاغذ پر کمپیوٹر سے کمپوز کیا گیا ہے۔مقالہ کی ابتداء تسمیہ،انتساب، مقدمہ اور اظہار تشکراور موضوع اختیار کرنے کے سبب سے کی گئی ہے۔تین صفحات پر مشتمل فہرست مقالہ کی ابتداء میں دی گئی ہے۔ مقالہ کو چار ابواب ،سترہ فصول اوردس مباحث ہیں۔

قصص القرآن کے مقاصد کی تعیین مقاصد شریعت۔۔۔بہاول پور۰۹۔۲۰۰۷ء

مقالہ نگار: **فرخندہ فرحت** **نگران مقالہ:** پروفیسر **ڈاکٹرابرار محی الدین مرزا** شعبہ علومِ اسلامیہ

رول نمبر: ۲۳ **صفحات:** ۲۳۶ دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاول پور

اجمالی خاکہ

پہلے باب میں نزول احکام اور بعثت انبیاء کا بنیادی مقصد انسانیت کا تحفظ ہے(۱۹)۔دوسرے باب میں موضوع کی مناسبت سے قصص قرآنیہ کا اجمالی خاکہ بیان کیاہے جس میں ان اقوام کے حالات،دعوت پر رد عمل اور سر تابی پر عذاب کی صورت کی وضاحت ہے(۲۰)۔مشترکہ طور پربات کی ہے کہ زمانہ ماضی میں ان عذاب یافتہ اقوام کے جرائم مشترکہ تھے اور وہ چار تھے یعنی شرک،اخلاقی زوال، معاشی استحصال اور مجاہرات ان جرائم کی بیخ کنی مقاصد شریعہ کا اہم جزو ہے(۲۱)۔چوتھے باب میں اسلامی تعلیمات کے حوالہ سے یہ بتایا گیاہے کہ قرآن کریم کے ان بیان کردہ جرائم سے کیونکر بچا جا سکتا ہے اور یہ کہ اسلام ماضی کے تمام انبیاء کی تعلیمات پر مشتمل ایک مکمل اور ابدی پیغام ہے جس سے صرف نظر کر کے دنیا وآخرت کو سنوارا نہیں جا سکتا بحث کا اختتام اس بات پر کیا گیاہے کہ قصص قرآنیہ کے ان قابل غور مقاصد وپہلوؤں کو سامنے رکھ کرہی انسان اللہ تعالیٰ کے احکام کی بجاآوری کا حق ادا کر نے سےہی بچ کر رضا کا حق دار بن سکتا ہے اور شریعت کے مطلوبہ نتائج پاسکتاہے جو شریعت کا مطمع نظر ہے(۲۲)۔فرمان باری تعالیٰ"شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَ الْفُرْقَانِ"(۲۳)۔اس کتاب لاریب سے ھدایت صرف قرآن کے ھدی اللمتقین کے مصداق لوگوں کو نصیب ہوتی ہے۔آج کے جتنے بھی جدید ترین موضوع ان رہنما ضابطے

toobaa-elibrary.blogspot.com

قرآن مجید میں ملتے نظر آتے ہیں مثلاً ویوز کے ذریعے ہزاروں میل دور باتوں،معلومات اور دستاویز کا پہنچنا وغیرہ۔انہی ضابطوں کو قرآن سے ڈھونڈنے کی ایک ہلکی سی کوشش اس موضوع کے انتخاب کا سبب بنی۔

زیر بحث تحقیقی مقالہ اچھے کاغذ پر کمپیوٹر سے کمپوز کیا گیا ہے۔مقالہ کی ابتداء تسمیہ،انتساب،اظہار تشکر اور مقدمہ سے کی گئی ہے۔دو صفحات پر مشتمل فہرست عنوانات مقالہ کی ابتداء میں دی گئی ہے۔حواشی وحوالہ جات تحت الصفحہ اور مصادر ومراجع و اشاریہ جات ختم مقالہ پہ دیے گئے ہیں۔

علم البشریات کی بنیادیں قرآن کریم میں(ایک مختصر تعارف)،یونیورسٹی آف بہاولپور۱۰۔۲۰۰۸ء

مقالہ نگار: **خلیل احمد** **نگران تحقیق:** **پروفیسر ڈاکٹر شمس البصر**چیئرمین شعبہ علوم اسلامیہ

رول نمبر: ۹ **صفحات:** ۲۵۰ ڈائریکٹر کوالٹی اینہانسمنٹ سیل

ایکسیشن نمبر: ۹۱۲ دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور

اجمالی خاکہ

پہلا باب قرآن کریم کے تعارف پر مشتمل ہے۔اس میں قرآن کریم کا تعارف،ترتیب، تصنیفی منہج[تنزیلی منہج]، طرز بیان، مقصدِ نزول،نوعیت کتاب،موضوع، تصور حیات، پیغام،دعوت،لفظی ترجموں کا ابہام،طرز قرأت، رجوع زیر بحث ہیں(۲۴)۔دوسرا باب تخلیق انسان اور انسانی تہذیب کے ارتقاء پر مشتمل ہے۔اس میں انسان کا مقصد تخلیق، کائنات میں حیثیت،بنیادی ضروریات،شیطان کی چالیں،صلہ رحمی،موت وحیات کا فلسفہ اور درجات مختلفہ،حرمت جان اور اسلام کا سیاسی نظام زیر بحث ہیں(۲۵)۔تیسرا باب علم البشریات پر مشتمل ہے۔اس میں علم البشریات کا تعارف،پس منظر، دوسرے علوم سے تعلق،گروہ،اقسام،طبی وثقافتی، عصریاتی، نسلیاتی اور لسانیاتی علم البشریات،انسانی کردار کا تنوع، ثقافت کا ارتقاء اور مماثلاتِ علم بشریات شامل بحث ہیں(۲۶)۔چوتھاباب قرآن اور علم البشریات ہے۔قرآن میں انسان کا ذکر،انسان کو خطاب،عبد اور عباد کا ذکر، اہل کتاب وکفار سے خطاب شامل بحث ہیں(۲۷)۔

کلام مجید کے اندر خداوند کریم نے انسان کی ذات کے احوال کے بارے غور وفکر کی دعوت دی ہے۔قرآن کا موضوع ہی انسان ہے جس پر اس کی تمام آیات بحث کرتی ہیں۔قرآن کی توجہ کا مرکز انسان کی فلاح وبہبود ہے۔ ضرورت اس بات کی تھی کہ علم البشریات پر جو بھی تحقیق کی جاچکی ہے اس کو قرآن کریم سے پرکھاجائے اور اس کی بنیادیں قرآن کریم سے تلاش کی جائیں اور ماہرین علم البشریات کی قرآن کی روشنی میں رہنمائی کی جائے۔قرآن شریعت اسلامیہ کا ماخذ اول ہے۔یہی سوچ اور فکر اس موضوع کے انتخاب کاباعث بنی۔

زیر بحث تحقیقی مقالہ اچھے کاغذ پر کمپیوٹر سے کمپوز کیا گیا ہے۔مقالہ کی ابتداء تسمیہ،انتساب ،اظہار تشکر ، مقدمہ اور موضوع کی اہمیت سے کی گئی ہے۔چار صفحات پر مشتمل فہرستِ مضامین مقالہ کی ابتداء میں دی گئی ہے۔ مقالہ ھذا چار ابواب پر مشتمل ہے۔حواشی وحوالہ خاتم باب جب کہ مصادر و مراجع اور اشاریہ جات خاتم مقالہ ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

تحقیق میں سروے کا طرز اپنایا گیا۔مختلف ماہرین قرآن اور علم البشریات سے رابطہ کیا گیا۔علم حیوانیات سے بھی مدد لی گئی۔قرآن کریم کی ترتیب زیر موضوع ہے ۔انسانی رویوں کا مقصد تخلیق کے ساتھ موازنہ کیاگیا۔انسانی پیدائش، نشوو نما،حرکات وسکنات ،معاشرت، معاملات اور عبادات کے درمیان ربط وتسلسل معلوم کیاگیا۔انسانی فلاح وخسران کی بنیادوں کا قرآن اور علم البشریات سے موازنہ کیاگیا۔علم البشریات اور قرآن کی سائنسی توجیہ کی گئی۔ثقافتی اور معاشرتی بشریات کی بنیادیں قرآن سے تلاش کی گئی۔الغرض علم البشریات کلی طور پر قرآن سے مربوط نظر آیا۔

جارج سیل کے ترجمہِ قرآن میں بائبل بطورِ ماخذ،فاصلاتی(اسلامیات)،بہاول پور۱۳-۲۰۱۱ء

مقالہ نگار: **کلثوم بی بی** **نگران مقالہ:** **ڈاکٹر ابرار محی الدین مرزا**شعبہ علوم اسلامیہ

رول نمبر: ۱۰ **صفحات:** ۱۶۶ دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاول پور

ایکسیشن نمبر: ۱۶۸۰

اجمالی خاکہ

مقالہ ھٰذا کا پہلا باب حمد و مناجات اورمنقبتی قصائد کے تعارف اور لغوی واصطلاحی مفہوم پر مشتمل ہے (۲۹)۔دوسرا باب قرآن، بائبل اور گیتا کے تعارف پر مشتمل ہے(۳۰)۔تیسرا باب قرآنی تصور حمد، مناجات اور منقبتی قصائدکے تحقیقی جائزہ پر مشتمل ہے(۳۱)۔چوتھا باب بائبل کے تصور حمد، مناجات اور منقبتی قصائدکے تحقیقی جائزہ پر مشتمل ہے (۳۲)۔پانچواں باب گیتاکے تصور حمد، مناجات اور منقبتی قصائد کے تحقیقی جائزہ پر مشتمل ہے(۳۳)۔چھٹا اور آخری باب ان سب کے تقابلی مطالعہ پر مشتمل ہے(۳۴)۔

دنیا کے اکثرمذاہب میں خداؤں کی کثرت کا تصور بکثرت پایا جاتاہے۔لیکن اس کے باوجود وحدت الوجود کا تصور بھی ہر مذہب میں ملتاہے۔جس سے مناجات اور دعائیں مانگی جاتی ہیں۔مقالہ نگارکا مقصد اس مشترک پہلو کو اجاگر کرنا تھا کہ قرآن ، بائبل اور بھگوت گیتا حمد ومناجات اور منقبتی قصائد کا کیا تصور پیش کرتے ہیں اور انسانی زندگی پر کیا اثرات ڈالتے ہیں۔

زیر بحث تحقیقی مقالہ عمدہ کاغذ پر کمپیوٹر سے کمپوز کیا گیا ہے۔مقالہ کی ابتداء تسمیہ،سرٹیفکیٹ،انتساب ،اظہار تشکر،رموزو اشارات اور مقدمہ سے کی گئی ہے۔چار صفحات پر مشتمل فہرست مضامین مقالہ کی ابتداء میں دی گئی ہے۔مقالہ ھٰذا کے چھ باب ہیں پہلے چار ابواب میں سے ہر باب تین فصول جب کہ پانچواں باب دو فصول کا حامل ہے۔چھٹے باب میں کوئی فصل نہیں۔کتابیات اوراشاریہ جات درج کیے گئے ہیں۔مقالہ ھٰذ ا کی تحقیق عمومی طور بیانیہ اور تجزیاتی ہے۔لائبریری طرز تحقیق اپنایا گیاہے۔اس کے علاوہ مختلف آرٹیکلز سے بھی استفادہ کیاگیاہے۔قرآن ،بائبل اور بھگوت گیتا سے حمد ومناجات اور منقبتی قصائد تخریج کرکے تقابلی جائزہ لیا گیا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

تفسیر ابن کثیر میں روایات سیرت (تخریج و حکم)، دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاول پور، ۱۳-۲۰۱۱ء

مقالہ نگار: **حافظ عبدالمجید** **نگران مقالہ:** **ڈاکٹر حافظ افتخار احمد** چیئر مین شعبہ علوم اسلامیہ

رول نمبر: ۰۲ **صفحات:** ۱۹۸ دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاول پور پاکستان

ایکسیشن نمبر: ۱۲۵۵

اجمالی خاکہ

مقالہ ھٰذا کا پہلا باب علامہ ابن کثیر کے حالات زندگی پر مشتمل ہے(۳۵)۔دوسرا باب سیرت نبوی کے مقام ومرتبہ پر مشتمل ہے(۳۶)۔تیسرا باب اور طویل ترین باب تفسیر ابن کثیر میں روایات سیرت کے تحقیقی جائزہ پر مشتمل ہے۔اس میں حضرت عیسیٰ، دیگر انبیاء بنی اسرائیل اور تورات وانجیل میں پیش گوئیاں، یہودی علماء کا کتمان حق اور علمی خیانت،اتباع، اطاعت، آداب، فضیلت اور مقام رسالت وختم نبوت اور ابتداء وحی، معراج، ہجرت، قتل کی سازشیں، تحویل قبلہ،غزوات،واقعہ افک،پیش گوئیاں اور وفات وغیرہ شامل بحث ہیں(۳۷)۔

امام ابن کثیرؒ سے پہلے سیرت نگار سیرت سے متعلق احادیث اور عام فقہی احادیث میں کوئی امتیاز نہیں رکھتے تھے بلکہ ان کو سیرت اور مغازی کے ساتھ جمع کر دیتے تھے۔اس سلسلے میں ابن ہشامؒ اور ابن اسحاقؒ نے ایک کاوش کی اور سیرت ابن ہشام کے نام سے ایک مجموعہ سیرت ترتیب دیا لیکن اس میں ایک سقم یہ تھا کہ اس میں ضعیف اور موضوع احادیث کو صحیح احادیث کے ساتھ جمع کر دیا گیا تھا۔مَیں نے آٹھویں صدی کے مفسر قرآن ، محدث اور عظیم تاریخ دان امام ابن کثیر کی شہرہ آفاق تصنیف "تفسیر القرآن العظیم" میں موجود روایات سیرت کی تخریج کی ہے۔تحقیقی مقالہ لکھنا مشکل اور دشوار گزار ہوتاہے لیکن توکل علی اللہ اور اپنے مشن کے ساتھ محبت سے ہر ناممکن کو ممکن بنایا جا سکتا ہے۔یاد رہے کہ تفسیر ابن کثیر فنی لحاظ سے ایک تفسیر کی کتاب ہے اسے سیرت کے عنوان سے بالکل ترتیب نہیں دیا گیا۔میں نے اپنی سعادت اور سنت سے محبت کی خاطر مذکورہ تفسیر کوموضوع کی مناسبت سے قرآنی آیات کے تحت تمام متعلقہ احادیث کو ترتیب دی ہے۔ترجمہ محمد جونا گڑھیؒ کا پیش کیا گیا ہے۔

زیر بحث تحقیقی مقالہ عمدہ کاغذ پر کمپیوٹر سے کمپوز کیا گیا ہے۔مقالہ کی ابتداء تسمیہ،سرٹیفکیٹ،انتساب،اظہار تشکر اور مقدمہ سے کی گئی ہے۔چارصفحات پر مشتمل فہرست عنوانات مقالہ کی ابتداء میں دی گئی ہے۔مقالہ کو تین ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے جب کہ ابواب کو مزید فصول میں تقسیم نہیں کیا گیا۔پہلے دو ابواب علامہ ابن کثیر کے حالات زندگی اور سیرت نبوی کا مقام ومرتبہ کل ۲۱ صفحات پر مشتمل ہے۔مقالے کا باقی کل متن تیسرے باب پر مشتمل ہے یہی باب مقالے کا اصل موضوع اور مدعا ہے۔تیسرے باب کے آخر میں خلاصۃ البحث دیا گیاہے۔مقالہ کے آخر میں مصادر ومراجع اور اشاریہ جات دیے گئے ہیں۔

بیانیہ اور تجزیاتی اصول تحقیق اختیار کیا گیا۔اس طرح تجزیہ کیا گیاہے کہ طرز استدلال اور طرز استنباط واضح ہوجائے۔تخریج میں مطولاً اور مختصراً دونوں اسلوبوں کا استعمال کیا گیا ہے۔جن مقامات پر ابن کثیر نے احادیث بیان کرتے وقت جوامع مسانید اور کتب سنن وغیر ہ کی طرف اشارہ کیا ہے وہاں حتی المقدور تمام کتب کے حوالے درج کئے

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہیں۔ابن کثیر کی بسندروایت کے اصل مرجع میں ذکرکردہ الفاظ حدیث میں اگر معمولی اختلاف ہے جس سے مفہوم میں فرق نہیں پڑتا اسے بغیر نشاندہی کے مرجع کے مطابق کر دیا گیاہے۔اگر تفسیر میں مکمل حدیث مرجع کے مطابق ہے تو ٹھیک وگرنہ جو حصہ جس کتاب میں جس راوی سے مروی ہے،واضح ہے۔اگر حدیث بیان کرنے میں کسی غیر معروف کتاب کا حوالہ دیا گیا تھا تو اس حدیث کی تخریج میں کسی معروف کتاب کا حوالہ دینے کی کوشش کی گئی ہے۔

پیغمبروں کی مشترک اخلاقی تعلیمات قرآن اور دیگر الہامی کتب۔۔،بہاولپور۱۳۔۲۰۱۱ء

تحقیق نگار:	**خدیجہ بی بی**	**نگران تحقیق:**	**سجیلہ کوثر** شعبہ علوم اسلامیہ(فاصلاتی تعلیم)
رول نمبر:	۰۹	**صفحات:** ۱۳۰	دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور
ایکسیشن نمبر:	۱۸۰۷		

اجمالی خاکہ

مقالہ ھٰذا کا پہلا باب اخلاقیات کی تعریف، لغوی واصطلاحی مفہوم اور اقسام پر مشتمل ہے۔اس میں اخلاق حسنہ و سیئہ کا تعارف قرآن وسنت کی روشنی میں کروایا گیاہے(۳۸)۔دوسرا باب اخلاق حسنہ وسیئہ سے متعلق الہامی مذاہب کی مشترکہ تعلیمی اخلاقیات پر مشتمل ہے۔اس میں معاشرہ کی تعریف، تعلیم کی اہمیت، تعلیم میں نرمی، نبی آخر الزماں کی آمد کی بشارت، جھوٹے نبیوں کی آمدسے خبر دار رہنے کی تعلیم، دعا،شکرانہ نعمت، نرم مزاجی توبہ، مقام و مرتبہ خداوندی، دعوت الی الخیر، عملی نمونہ، پھانسی (لعنت کی موت)،تصور کفارہ اور ریاکاری شامل بحث ہیں(۳۹)۔تیسرا باب اخلاق حسنہ وسیئہ سے متعلق الہامی مذاہب کی معاشرتی اخلاقیات پر مشتمل ہے۔اس میں والدین کی فرمانبرداری، اولاد اور ہم سایوں سے حسن سلوک، مہمان نوزی، سچ بولنا، صبر وشکر کرنا،امانت، قصاص، انبیاء کی اہانت وقتل، حرام،قتل اور زنا شامل بحث ہیں(۴۰)۔چوتھاباب اخلاق حسنہ وسیئہ سے متعلق الہامی مذاہب کی معاشی اخلاقیات پر مشتمل ہے۔اس میں محنت میں عظمت، لین دین، امانت، ناپ تول، نرمی،صدقہ وزکوٰۃ، لالچ وحرص، سود، بے عملی و کاہلی اور عورت سے سلوک شامل بحث ہیں(۴۱)۔پانچواں باب اخلاق حسنہ وسیئہ سے متعلق الہامی مذاہب کی سیاسی اخلاقیات پر مشتمل ہے۔اس میں ملکیت، سلطنت کی بنیادی شرط، ایمان او ر اعمال صالحہ، ایمان کے ساتھ ملکی خدمت باعث نجات، حکمران کی خوبیاں، صلح، سفارت، تقسیم اختیارات، مسؤلیت، مضبوط دفاع، معاہدات، سرادر قوم ،خادم قوم، ظلم، غرور اور غلام ،قیدیوں اور دشمنوں سے سلوک شامل بحث ہیں(۴۲)۔

حضرت آدم و حوا علیہا السلام سے لے کر آنحضور ﷺ تک ہر دور میں انسانیت کو اخلاق سکھانے کا اہتمام فرمایا گیا۔مختلف اقوام میں آنے والے پیغمبروں نے ہمیشہ یہی فریضہ انجام دیا لیکن رفتہ رفتہ انسانوں میں نا صرف اسے بھلا دیا بلکہ اس میں تبدیلیاں بھی کر ڈالیں، پھر یہودیوں اور عیسائیوں نے یہودیت اور عیسائیت کا دائرہ کھینچ کر مذہبی منافرت پھیلا دی۔اب مذاہب کے درمیان جو مشترک اعلیٰ اخلاقیات پائی جاتی ہیں ان کی نشاندہی ضروری تھی تاکہ تمام انسانوں کو اور خصوصاً مذاہب مذکورہ کے پیروکاروں کو اپنے مذاہب کی حقیقی تعلیمات اور مذاہب دیگر کی اخلاقی تعلیمات

toobaa-elibrary.blogspot.com

سے اشتراک کا پتہ چلے۔ان تعلمات پر اگر چہ کام تو ہو چکا تھا اور ایک دومذاہب کی مشترکہ تعلیمات بھی کئی دفعہ زیر بحث آچکی تھیں لیکن تمام مذاہب کی مشترکہ تعلیمات کو ایک ہی مقالہ میں زیر بحث لانا وقت کی اہم ضرورت تھی۔ مقالہ ھٰذا یہی کوشش ہے۔

زیر بحث تحقیقی مقالہ عمدہ کاغذ پر کمپیوٹر سے کمپوز کیا گیا ہے۔مقالہ کی ابتداء تسمیہ،سرٹیفکیٹ،انتساب،اظہار تشکر اور مقدمہ سے کی گئی ہے۔پانچ صفحات پر مشتمل فہرست مقالہ کی ابتداء میں دی گئی ہے۔مقالہ کے پانچ جب کہ ہر باب کی دو فصلیں بنائی گئی ہیں۔آخر باب میں خلاصہ اور حوالہ جات ہیں۔خلاصۃ البحث پانچویں باب میں دیا گیاہے۔مقالہ کے آخر میں مصادر ومراجع، لغات اور اشاریہ جات دیے گئے ہیں۔

بیانیہ اورتقابلی اور تجزیاتی اصول تحقیق اختیار کیا گیا۔اس طرح تجزیہ کیا گیاہے کہ طرز استدلال اور طرز استنباط واضح ہوجائے۔ہر قوم او ر مذہب کے اخلاق حسنہ وسیۂ انہی کی زبانی اور تسلیم شدہ کتب سے لیے گئے۔دیگر مذاہب کے مبصرین سے آنکھیں بند کر کے استفادہ کرنے سے احتراز برتا گیا ہے۔قرآنی آیات، احادیث اور کتب مقدسہ کے متن لکھے گئے ہیں۔عربی عبارات پر اعراب کا اہتمام کیا گیاہے۔موجودہ تحریف شدہ تورات وانجیل میں پائی جانے والی اخلاقی تعلیمات اور یہود و نصاریٰ کے عمل کے درمیان پایا جانے والا بعد مثالوں سے واضح کیا گیاہے۔

تفسیر المنار کی روشنی میں اسلامی عمرانیات کا تاریخی وتحقیقی،جامعہ اسلامیہ بہاولپور ۱۳-۲۰۱۱ء

مقالہ نگار: حافظ محمد اسلم **نگران مقالہ:** ڈاکٹر ضیاء الرحمن لیکچرر شعبہ علوم اسلامیہ

رول نمبر: ۲۲ **صفحات:** ۳۹۵ دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپورپاکستان

ایکسیشن نمبر: ۱۶۷۲

اجمالی خاکہ

پہلا باب علامہ رشید رضا کے حالات وخدمات اور ان کے تفسیری رجحانات پر مشتمل ہے۔اس میں علامہ رشید رضا کا مقام و مرتبہ علماء کی نظر میں، ان کی تفسیر کا منہج ،استدلال ورجحانات اورماخذ شامل بحث ہیں(۴۳)۔دوسرا باب اسلامی عمرانیات کے بنیادی اصول و مقاصد پر مشتمل ہے۔اس میں اسلامی عمرانیات کی اساس، خصوصیات، فکری و عملی پہلو زیر بحث ہیں(۴۴)۔تیسرا باب تفسیر المنار کی روشنی میں اسلامی عمرانیات کے تاریخی وتحقیقی جائزہ پر مشتمل ہے۔یہی باب مقالہ کا اصل مقصد و مدعا ہے۔اس میں اسلام کی عمرانی تعلیمات،عمرانی تعلیمات کا دائرہ کارتفسیر المنار کی روشنی میں، اسلامی عمرانیات میں تفسیر المنار کا اسلوب و منہج، اکیسویں صدی میں مسلمانوں کو درپیش مشکلات اور ان کا حل شامل بحث ہیں(۴۵) ۔چوتھا باب تفسیر المنار کی روشنی میں اسلامی عمرانیات کے مختلف پہلوؤں پر مشتمل ہے۔اس میں اسلامی عمرانیات کا سماجی، سیاسی اور معاشی پہلوزیر بحث ہیں(۴۶)۔

بیسویں صدی کی جن تفاسیر نے عرب وعجم کو اپنی طرف متوجہ کیاان میں تفسیر المنار کا مقام نمایاں ہے۔نو آبادیاتی نظام اس دور میں کلی طورپر عالم اسلام پر غالب تھا۔مسلمان سخت فکری انتشار اور بے عملی کا شکار تھے۔غلامی

toobaa-elibrary.blogspot.com

پستی اور جہات اور زبوں حالی کے بادل چھائے ہوئے تھے۔علامہ رشید رضاؒ نے اپنی تفسیر میں ان حالات وواقعات کا ذکر اور قرآن و سنت کی روشنی میں حل پیش ہے۔یہ تفسیر انفرادیت کی حامل ہے۔علامہ رشید رضا نے قرآنی آیات کو بنیاد بنا کر معاشرتی اور عمرانیات کے قواعد و ضوابط کو قرآنی نقطہ نظر سے بیان کیا ہے۔موجودہ حالات کے تناظر میں اس تفسیر کو مقالے کے عنوان کے لیے منتخب کیا گیا۔

زیر بحث تحقیقی مقالہ اچھے کاغذ پر کمپیوٹر سے کمپوز کیا گیا ہے۔مقالہ کی ابتداء تسمیہ،انتساب، اظہار تشکر، مقدمہ اور خلاصہ ابواب سے کی گئی ہے۔دس صفحات پر مشتمل فہرست مقالہ کی ابتداء میں دی گئی ہے۔مقالہ کو چار ابواب،ہر باب کو چار فصول اور ہر فصل کئی مباحث پر مشتمل ہے۔حواشی وحوالہ جات تحت الصفحہ دیے گئے ہیں۔مقالہ کا اختتام خلاصہ بحث ، سفارشات، اشاریہ جات، فہرست آیات،فہرست احادیث اور مصادر ومراجع مصنفین کے ناموں کی ترتیب حروف تہجی سے ہے۔

مقالہ ھٰذا میں بیانیہ،تنقیدی،تاریخی،ادبی اور تجزیاتی اسلوب تحقیق اختیار کیا گیا ہے۔مفسر کی زندگی کا تفصیلی احوال اور تفسیری رجحانات کا جائزہ لیا گیا۔مفسر کے طرز استدلال کو زیر بحث لایا گیا۔ مصادر ومراجع اور مؤلفین کا تعارف پیش کیا گیا۔اسلامی عمرانیات کے آغاز وارتقاء پر مختلف کتب سے اقتباسات پیش کر کے تاریخی جائزہ لیا گیا۔ اسلام کی عمرانی تعلیمات کے عملی وفکری پہلوؤں کا قرآن وسنت،سیرت صحابہ اور سیرت اسلاف کی روشنی میں تفصیلی جائزہ پیش کیا گیا۔ تفسیر المنار کے سماجی ،اقتصادی او ر سیاسی مباحث پر تحقیقی وتنقیدی تبصرہ پیش کیا گیا۔جزوی کی بجائے کلی طریق کار اختیار کیا گیا۔تفسیر پر نقد وتبصرہ عموماً تنقیدی انداز رکھتا ہے۔قصص القرآن کا تحقیقی جائزہ تاریخی انداز میں لیا گیا۔مفسر کے تفسیری رجحانات اور تحقیقی معیار کو معلوم کیا گیا۔تفسیر المنار کی تعلیمات کا تحقیقی جائزہ لیا گیا۔اس کے مختلف عمرانی پہلوؤں کو زیر بحث لایا گیا۔تفسیر مذکور کی روشنی میں عصر حاضر میں مسلمانوں کو درپیش سماجی، معاشی،سیاسی، مذہبی وملی، داخلی اور خارجی مسائل کا حل تلاش کیا گیا۔اس بات کا جائزہ لیا گیا کہ اس دور تدوین میں کن تفسیری تقاضوں کی تکمیل ہوئی۔

تفسیر مظہری میں روایات سیرت،دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاول پور۱۳۔۲۰۱۱ء

مقالہ نگار: **مدحت مقصود** **نگران مقالہ:** **ڈاکٹرحافظ افتخار احمد** چیئر مین شعبہ علوم اسلامیہ

رول نمبر: ۰۴ **صفحات:** ۱۶۶ دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاول پور

ایکسیشن نمبر: ۱۷۳۳

اجمالی خاکہ

مقالہ ھٰذا کا پہلا باب مفسر تفسیر قاضی ثناء اللہؒ پانی پتی کے تعارف اور حالات زندگی پر مشتمل ہے(۴۷)۔ دوسرا باب علم تفسیر کے تعارف اور تفسیر مظہری کے انداز واسلوب پر مشتمل ہے(۴۸)۔ تیسرا باب سیرت کے معنی و مفہوم، ضرورت واہمیت کا حامل ہے۔ قرآن،حدیث اور تاریخ کو بطور ماخذ سیرت زیر بحث لایا گیاہے اور عصر حاضر میں

toobaa-elibrary.blogspot.com

سیرت کی افادیت واہمیت کو احاطہ بحث میں لایا گیا ہے(۴۹)۔چوتھا باب روایات ِواقعات رسول ﷺ کے تحقیقی جائزہ پر محیط ہے (۵۰)۔پانچواں باب روایات ِعبادات رسول ﷺ کے تحقیقی جائزہ کا احاطہ کرتا ہے(۵۱)۔چھٹے باب میں روایات ِاخلاق و اوصافِ رسول ﷺ کی تحقیق وتجزیہ ہے(۵۲)۔ساتواں باب معجزات ِرسول ﷺ کی تحقیقی تجزیہ ہے(۵۳)۔

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْهِمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔۔۔﴾(۵۴)۔رسول اکرم ﷺ کی ذات مقدسہ تمام شعبہ ہائے حیات میں انسانیت کی رہنمائی کرتی نمونہ ہے۔مذکورہ بالا آیت ِمبارکہ پر ایمان وعمل کے ذریعے امت مسلمہ اپنی رفعت گم گشتہ دوبارہ حاصل کر سکتی ہے۔

زیر بحث تحقیقی مقالہ عمدہ کاغذ پر کمپیوٹر سے کمپوز کیا گیا ہے۔مقالہ کی ابتداء تسمیہ،سرٹیفکیٹ،انتساب ،اظہار تشکر اور مقدمہ سے کی گئی ہے۔دوصفحات پر مشتمل فہرست عنوانات مقالہ کی ابتداء میں دی گئی ہے۔مقالہ کو سات ابواب اور چھبیس مباحث میں تقسیم کیا گیاہے۔ابواب کو فصول میں تقسیم نہیں کیا گیا۔مقالہ کے آخر میں مصادر ومراجع اور اشاریہ جات دیے گئے ہیں۔

بیانیہ اور تجزیاتی اصول تحقیق اختیار کیا گیا۔اس طرح تجزیہ کیا گیاہے کہ طرز استدلال اور طرز استنباط واضح ہو جائے۔صحیحین کی احادیث کے علاوہ باقی تمام احادیث کی تخریج کردی گئی ہے۔مقالہ میں اسناد کا درست پیمانے پر تحقیقی جائزہ لیا گیاہے۔تفسیر میں موجود صحیح اور ضعیف احادیث پر کماحقہ تبصرہ کیا گیاہے۔تخریج کی اہمیت اور فوائد پر تفصیلی بحث درج کی گئی ہے۔حدیث میں موجود راوی کا کلام اور اصل حصے میں فرق واضح کیا گیا۔روایات میں الفاظ کی زیادتی کا کھوج لگایا گیا۔مہمل طرق کی صحیح طرق سے معرفت حاصل کی گئی۔کثرت طرق سے شواہدحاصل کر کے ضعیف کی بجائے حسن کا حکم لگایا گیا۔روایات کے صحیح راویوں کا حال معلوم کیاگیا۔روایات میں صحت و ضعف کافرق واضح کیا گیا۔تخریج حدیث کے ذریعے رواۃ کے وہم وغلطی کا پتہ چلایا گیا۔روایت بالمعنی اور روایت باللفظ کی معرفت حاصل کی گئی۔محدثین کی کنیت ،لقب اور احوال نسبت معلوم کیے گئے۔تخریج، ترجمہ اور کمپوزنگ سب کام مقالہ نگار نے خود کیے۔

ثناء اللہ امرتسری کی تفسیر ثنائی میں روایات سیرت،اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاول پور۱۳۔۲۰۱۱ء

مقالہ نگار: **حافظ عمرفاروق بزمی** **نگران مقالہ:** **ڈاکٹرحافظ ضیاء الرحمن** شعبہ علوم اسلامیہ

رول نمبر: ۴۰ دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور

صفحات: ۲۰۷ **ایکسیشن نمبر:** ن د

اجمالی خاکہ

مقالہ ھٰذا کا اولین باب مفسر تفسیر مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒکا تعارف ہے۔اس میں مولانا کی ولادت، تعلیم،دینی وسیاسی اور ملی خدمات،ہجرت،رحلت، تحقیق وتصانیف اور اسلوب و منہج تفسیر ثنائی زیر بحث ہیں(۵۵)۔دوسرا باب سیرۃ کے تعارف پر مشتمل ہے۔اس میں حدیث وسیرت اور تاریخ کی تعریف،لغوی واصطلاحی مفہوم اور فرق،مطالعہ سیرت کا

toobaa-elibrary.blogspot.com

مقام و مرتبہ، اہم ماخذ مصادر زیر بحث ہیں(۵۶)۔تیسرا باب تفسیر ثنائی میں روایات سیرت کے تحقیقی جائزہ ہے۔قبل از بعثت انبیاء کرام کی پیش گوئیاں،رسالت، عالم گیریت اور ابدیت اور شمائل واطاعت زیر بحث ہیں(۵۷)۔چوتھا باب غزوات النبی ﷺ،واقعہ افک اور وفات النبی ﷺ سے متعلق روایات سیرت پر مشتمل ہے۔جہاد کا حکم وشرائط، غزوہ بدر واحد، متفرق غزوات سے متعلق پیشین گوئیاں،واقعہ افک اور وفات زیر بحث ہیں(۵۸)۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہؒ امرتسری (۱۸۶۸ء-۱۹۴۸ء) برصغیر کی عظیم علمی شخصیت ہیں۔انہوں نے ہمہ جہت اسلامی خدمات سرانجام دیں۔نصف صدی تک اسلام اور پیغمبر اسلام کے دفاع میں ہرباطل قوت کے خلاف برسرپیکار رہے۔تمام اسلامی علوم اور ہر سطح دفاع دین میں مہارت رکھتے تھے۔درس وتدریس، تصنیف وتالیف،تقریر و مناظرہ، انجمن اور تنظیم کی تشکیل اور دیگر رائج الوقت،وسائل واسالیب کے ذریعے شریعت اسلامیہ کی بے نظیر خدمت کی۔آپ کا عہد انگریزی استعمار کا عہد تھا۔مسلمان سیاسی،حکومتی اور دینی انحطاط کا اورعیسائیوں ،آریوں، نیچریوں، قادیانیوں، منکرین حدیث اور تحاریک باطلہ کے ہدف تنقید کا شکار تھے۔آپ فاتح قادیان اور شمشیر بے نیام بن کر میدان میں اترے۔تفسیر ثنائی منفرد تفسیراور مفسر کے تبحر وتفضل کو اجاگر کرتی ہے۔مناظرانہ ،مباحثانہ اور متکلمانہ انداز و اسلوب کی حامل ہے۔اس پر مختلف حوالوں سے تحقیقی کام ہو چکا ہے۔مقالہ ھٰذا کے مؤلف نے سیرتی روایات و منہج کی صورت میں تفسیر ھٰذا پر کام کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے۔تفسیر ثنائی پر اس سے پہلے اس نہج کا کام نہیں ہوا۔

زیر بحث تحقیقی مقالہ عمدہ کاغذ پر کمپیوٹر سے کمپوز کیا گیا ہے۔مقالہ کی ابتداء سرورق تسمیہ،حلف نامہ، تصدیق نامہ،انتساب ،ہدیہ تشکر اور مقدمہ سے کی گئی ہے۔چھ صفحات پر مشتمل فہرست عنوانات مقالہ کی ابتداء میں دی گئی ہے۔مقالہ کو چارابواب اور ہر باب کو چار جب کہ دوسرے باب کو دوفصول میں تقسیم کیا گیاہے۔مقالہ کے آخر میں خلاصۃ البحث،فہارس اور مصادر ومراجع دیے گئے ہیں۔

بیانیہ اور تجزیاتی اصول تحقیق اختیار کیا گیا۔مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کے علمی مقام اور سیرت نگاری میں ان کی حیثیت کو اجاگر کیاگیا۔مولانا کے منہج سیرت نگاری کا تجزیہ کیاگیا۔تفسیر ثنائی کے مصادر کے علمی معیار کا تعین کیا گیا۔بعد کے سیرت نگاروں پر تفسیر ثنائی کے اثرات کا جائزہ لیا گیا۔آنے والے محققین کے لیے رہنمائی کا سامان فراہم کیا گیا۔تفسیر ثنائی میں روایات سیرت کی جانچ پرکھ کی گئی اوراحادیث کی تخریج کی گئی۔فاضل مفسر اور اسلاف کی سیرت نگاری پر کی گئی کاوشوں کا جائزہ لیاگیا۔ذاتی رجحان اور ارادت سے ہٹ کر اصولی اور غیر جانبدار بحث کی گئی قرآنی آیات کو قوسین﴿﴾ کے درمیان جب کہ احادیث مبارکہ کو دوہری قوسین(( )) کے درمیان تحریر کیا گیا۔مقالہ ھٰذا کا دائرہ تحقیق تفسیر ثنائی میں موجود روایاتِ سیرت رسول ﷺ تک محدود رکھا گیا ہے۔

تفسیر تبیان القرآن کی فقہی مباحث کا تحقیقی وتنقیدی۔۔۔یونیورسٹی آف بہاول پور۲۰۱۲-۱۴ء

مقالہ نگار: **عون محمد سعیدی** **نگرانِ مقالہ:** **ڈاکٹرضیاء الرحمن** لیکچرر شعبہ علوم اسلامیہ

رول نمبر: **۳** دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور

toobaa-elibrary.blogspot.com

صفحات: ۲۰۵ **ایکسیشن نمبر:** ۱۶۵۰

اجمالی خاکہ

پہلا باب تفسیر تبیان القرآن اور اس کے مؤلف مولانا غلام رسول سعیدیؒ کے تعارف پر مشتمل ہے۔اس میں مفسرعلامہ غلام رسول سعیدی کے تعارف میں نام ونسب،خاندانی پس منظر ،حصول علم، مسند تدریس،بیعت وارادت اور تصانیف کا تعارف کرایا گیاہے۔دوسری فصل میں تفسیر تبیان القرآن اور اس کے امتیازات و خصائص بیان کیے گئے ہیں۔تیسری فصل میں تبیان القرآن سے متعلق اہل علم کے تاثرات بیان کیے گئے ہیں۔چوتھی فصل میں تفسیر مذکور کا دیگر تفاسیر ،تفسیرکبیر،تفسیر قرطبی، ضیاء القرآن، تدبر قرآن، معارف القرآن سے موازنہ کیاگیا ہے(۶۰)۔دوسرا باب تفسیر تبیان القرآن کے فقہی مباحث کابیان ہے۔فقہی مباحث کی اہمیت،مسالک مختلفہ کی فقہی تفاسیر کی روشنی میں تبیان القرآن کے مختلف مسالک سے تعلق رکھنے والے فقہی مصادر اور جدید فقہی مباحث شامل بحث ہیں(۶۱)۔تیسرے باب میں مفسر کے منہج، تحقیق مبادیات تفسیر،تفسیر کے فقہی مباحث کی خصوصیات، مؤلف کے اجتہادات اوراستنباطات زیر بحث ہیں(۶۲)۔چوتھا باب تفسیر مذکور کے تحقیقی و تنقیدی جائزہ پر مشتمل ہے۔اس میں عمومی وجدیدفقہی مباحث کا جائزہ اور تفردات شامل بحث ہیں(۶۳)۔

تفسیر تبیان القرآن میں تحقیق کا جدید عصری طریقہ اختیار کیا گیاہے۔جابجا فقہی مباحث عرق ریزی کے ساتھ تحریر کیے گئے ہیں۔مذاہب اربعہ اور اختلاف فقہاء کو بیان کیا گیاہے۔بہت سے مقامات پر وجوہ ترجیع ، محاکمہ اور تجزیہ کا فریضہ سرانجام دیاگیاہے۔تقریباً ہر آیت سے متعلقہ فقہی ابحاث کو شرح وبسط کے ساتھ ذکر کیاگیاہے۔الغرض تفسیر مذکورہ میں جدید فقہی مسائل پر کھل کر مدلل بحث کی گئی ہے۔تفسیر کی یہی خصوصیات ،موجودہ دور کے تقاضوں کے مطابق فقہ واجتہاد کی ضرورت اور مقالہ نگار کی فقہی مباحث سے خصوصی دلچسپی تفسیر ھٰذاکو موضوع بنانے کا باعث بنی۔اس موضوع پر کی جانے والی تحقیق، فقہ کی تدوین نوکی راہیں ہموار کر سکتی ہیں۔

مقالہ عمدہ کاغذ پر کمپیوٹر سے کمپوز کیا گیاہے۔مقالہ کا آغاز ٹائٹل،تسمیہ،آیت کریمہ،حدیث مبارکہ، انتساب، حلف نامہ، تصدیق نامہ،اظہار تشکراور مقدمہ سے کی گئی ہے۔مقالہ کے آغاز میں گیارہ صفحات پر مشتمل فہرست مشتملات ہے۔مقالہ کے دو ابواب کو چارچار جب کہ تیسرے اور چوتھے میں سے ہرایک کو تین فصلوں میں بانٹا گیا ہے۔ہر ایک کے آخر پہ مباحث کا تجزیہ دیا گیاہے۔مقالہ کے آخر پہ سفارشات وتجاویز،حوالہ جات اورکتابیات دیے گئے ہیں۔

مقالہ ھٰذا کا اسلوب تحقیق بیانیہ،تقابلی اور تجزیاتی نوعیت کا ہے۔مقالہ بہت آسان اور مروج اردو میں لکھا گیا ہے۔غیر ضروری تفاصیل و اختصارسے اجتناب برتا گیاہے۔قدیم و جدید مفسرین وفقہاء کی آراء کو پیش نظر رکھ کر ابحاث رقم کی گئیں ہیں۔جہاں مفسرین میں اختلاف پایاگیا وہاں مقالہ نگار نے اختلافی دلائل نقل کر کے اپنی رائے کا اظہار کردیا۔جدید مسائل پر دور جدید کے مطابق بڑی اہم مباحث بیان کی گئی ہیں۔فقہی مسائل کا استدلال کتب فقہ کی روشنی میں بتفصیل بیان کیے گئے ہیں۔بعض مقامات پر دوسرے فقہاء کے دلائل کو بھی بیان کیاگیاہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

قرآن اور تورات کے قصص النبیین کا تقابلی، دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور ۱۵-۲۰۱۳ء

مقالہ نگار: تہمینہ فاضل نگرانِ مقالہ: ڈاکٹر ضیاء الرحمن لیکچرر شعبہ ء علوم اسلامیہ

رول نمبر: ۲۷ صفحات: ۳۵۲ دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور

اجمالی خاکہ

پہلا باب قصص الانبیاء کے مفہوم، اہمیت اور مقاصد پر مشتمل ہے(۶۴)۔دوسرا باب قرآن میں مذکور قصص الانبیاء پر مشتمل ہے۔اس میں انبیاء و رسل کے قصص کو قرآن کے تناظر میں زیر بحث لایا گیا ہے(۶۵)۔تیسرا باب تورات کے تناظر میں قصص الانبیاء کا اندراج ہے۔یہود اور تورات، تورات میں مذکور قصص الانبیاء زیر بحث ہیں(۶۶)۔ باب چہارم قرآن اور تورات کے قصص الانبیاء کے تقابل پر مشتمل ہے۔اس میں قرآن اور تورات کے قصص الانبیاء کے مشترک و غیر مشترک پہلوؤں کو زیر بحث لایا گیا ہے(۶۷)۔

مقالہ عمدہ کاغذ پر کمپیوٹر سے کمپوز کیا گیا ہے۔مقالہ سرورق، تسمیہ، انتساب،اظہار تشکر اور مقدمہ سے شروع ہوتا ہے۔پانچ صفحات پر مشتمل فہرست عنوانات مقالہ کے آغاز میں دی گئی ہے۔زیر نظر مقالہ چار ابواب،نو فصول اور اکیاسی مباحث میں تقسیم کیا گیا ہے۔حواشی وحوالہ جات تحت الصفحہ دیے گئے ہیں۔مقالے کا اختتام اشاریہ سازی، فہرست قرآنی آیات، احادیث مبارکہ اور فہرست مصادر ومراجع پر ہوتا ہے۔قرآنی آیات کو علامت﴿ ﴾کے اندر خوب صورت انداز میں عربیک بولڈ میں اور اعراب کا خاص خیال رکھا گیا ہے جب کہ ترجمہ واوین" " میں لکھا گیا ہے۔

﴿اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْآنَ﴾(۶۸)۔قرآن مجید بنیادی طور پر صحیفہ ہدایت ہے۔اس کا مقصد انسان کی دنیاوی اور اخروی دائمی اصلاح کا راستہ بتلانا ہے۔قرآن تاریخ و واقعات اور کہانیوں کی کتاب نہیں ہے۔یہ بہت سے علوم وفنون اور مضامین کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔ان میں قصص النبیین خاص اہمیت کا حامل ہے۔قرآن میں پچیس انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے واقعات بیان ہوئے ہیں جو کہ خاص خاص انسانی اوصاف کی نمائندگی کرتے ہیں۔مثلاً صبر ایوبؑ، ریاست سلیمانؑ، ابراھیمؑ کی قربانی، موسیٰؑ کی للکار، داؤدؑ کا فن، عیسیٰؑ کی معجزانہ پیدائش وغیرہ۔ان سے انسان کی کامیابی وبربادی کا سبق ملتا ہے۔موضوع ھذا کا مقصد اللہ تعالیٰ کے انہی برگزیدہ انبیاء اور ان کی فرمانبردار اور نافرمان اقوام کی مثالیں دے کر جدید دور کے انسان کی کامیابی کی طرف رہنمائی کرنا ہے۔

مقالہ کے لیے معروف علمی مناہج استعمال کیے گئے۔تحقیقی وتقابلی اسلوب اختیار کیا گیا ہے۔موضوعیت اور معروضیت دونوں پہلوؤں سے مواد اور مقال کی چھان بین کی گئی۔تمام مراحل میں حتی الوسع مسلمہ کتب اور بنیادی مآخذ سے مواد حاصل ہوا۔

"تفسیر ماجدی اور تفسیر ثنائی کی روشنی میں مخاصمہ مع النصاریٰ کا تقابلی "

دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور ۱۵-۲۰۱۳ء

مقالہ نگار: امین اللہ قاضی نگرانِ مقالہ: ڈاکٹر ضیاء الرحمن لیکچرر شعبہ ء علوم اسلامیہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

رول نمبر: ۱۱ **صفحات:** ۲۴۶ دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور

اجمالی خاکہ

پہلا باب علم تفسیر کے اجمالی جائزہ پر مشتمل ہے۔اس میں علم تفسیر کانشوونما وارتقاء،برصغیر میں تفسیری ادب کا ارتقاء، مؤلفین تفسیر ثنائی اور ماجدی کے حالات زندگی زیر بحث ہیں(۶۹)۔دوسرا باب علم مخاصمہ کاجائزہ ہے۔علم مخاصمہ، معانی ومفاہیم، مباحث فی علوم القرآن اور مفسرین کے نزدیک علم مخاصمہ کا تصور زیر بحث ہیں(۷۰)۔تیسراباب عقیدہ تثلیث پر تفسیر ثنائی اور تفسیر ماجدی کا تقابلی جائزہ ہے۔عقیدہ تثلیث کا اجمالی جائزہ، عقیدہ تثلیث کا رد، تفسیر ثنائی و ماجدی کی روشنی میں اورعقیدہ تثلیث کے جائزہ میں تفسیر ثنائی و ماجدی کے اسلوب کا تقابل پیش کیا گیا ہے(۷۱)۔چوتھاباب عقیدہ الوہیت وابنیت مسیح پر تفسیر ثنائی اور تفسیر ماجدی کے تقابلی جائزہ پر مشتمل ہے۔اس میں عقیدہ الوہیت وابنیت مسیح کا رد تفسیر ثنائی وماجدی کی روشنی میں اور رد الوہیت وابنیت کے حوالہ سے دونوں تفاسیر کے اسلوب کا تقابلی جائزہ پیش کیا گیاہے(۷۲)۔پانچواں باب عقیدہ تصلیب وکفارہ گناہ پر دونوں تفاسیر کے تقابلی جائزہ پر مشتمل ہے۔اس میں عقیدہ تصلیب وکفارہ گناہ کا اجمالی جائزہ قرآن وحدیث کی روشنی میں، عقیدہ تصلیب وکفارہ گناہ کا رد تفسیر ثنائی و ماجدی کی روشنی میں اوردونوں تفاسیر کے اسلوب کا تقابلی جائزہ زیر بحث ہیں(۷۳)۔

مقالہ عمدہ کاغذ پر کمپیوٹر سے کمپوز کیا گیا ہے۔مقالہ سرورق، تسمیہ، انتساب،حلف نامہ،تصدیقی سرٹیفکیٹ، اظہار تشکراورمقدمہ سے شروع ہوتا ہے۔آٹھ صفحات پر مشتمل فہرست عناوین مقالہ کے آغاز میں دی گئی ہے۔زیر نظر مقالہ پانچ باب ہیں۔پہلا اور دوسراباب تین تین فصلیں رکھتے ہیں۔اگلے تین ابواب میں سے ہر ایک کو چار فصلیں رکھتاہے۔حواشی وحوالہ فصل کے اختتام پہ ہے۔مقالے کا اختتام خلاصۃ البحث، سفارشات، آیات، احادیث اور اعلام کے اشاریہ جات اور فہرست مصادر ومراجع پر ہوتاہے۔قرآنی آیات کوعلامت﴿﴾کے اندر خوب صورت انداز میں عربیک بولڈ میں اور اعراب کا خاص خیال رکھا گیاہے جب کہ ترجمہ قوسین( ) میں لکھا گیاہے۔

برصغیر پاک و ہند ہمیشہ علوم اسلامیہ کا مرکز رہا ہے۔ابن قوقل اورمقدسی نے ملتان اور ٹھٹھہ کے علماء مراکز کو بے حد سراہا ہے۔مشہور سیاح الیگزنڈر سملٹس اس کی تائید کرتا ہے۔تفسیر ثنائی اور تفسیر ماجدی اس عظیم ذخیرے کا طرہ ء امتیاز ہیں۔عیسائیت آبادی کے اعتبار سے دنیا کا سب سے بڑا اور سامی مذاہب میں اسلام سے قریب تر مذہب ہے۔تعلیمات عیسوی اور پیغام مصطفوی ایک ہی شمع کی دو کرنیں ہیں۔لیکن سینٹ پال کی تحریفات نے مسیحی تعلیمات کو مسخ کردیا۔ مسلم مفسرین نے ہمیشہ دین مسیح نہیں بلکہ پولوسی تحریفات کا علمی ،عقلی اور تاریخی رد کیا۔اردو تفسیری ادب میں تفسیر ثنائی و ماجدی اس حوالے سے اہم اور منفرد علمی ذخائرہ ہیں۔مقالہ نگار نے اسی اہمیت کے پیش نظر اپنے مقالہ کے لیے موضوع ھذا منتخب کیا۔

زیر بحث موضوع تنقیدی، تحقیقی اور تقابلی نوعیت کاہے۔اصول مذاہب اور اصول تفسیر سے مربوط ہے۔موضوع کی مناسبت سے منطقی، تاریخی، بیانیہ اور تقابلی طرز تحقیق اپنایاگیاہے۔موضوع کی مناسبت سے دونوں تفاسیر کے اسلوب اور استدلال کے تقابل کی روشنی میں راہ صواب تلاش کی گئی۔غیر جانبدارانہ او ر علمی تحقیق سے ثابت شدہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

حقائق کے مطابق موضوع تحقیق کے لیے اصح واصدق مواد سے استفادہ کیا گیا۔علمی،فکری اور تحقیقی نقطہ نظر سے تلاش حقیقت کی ہر ممکن کاوش و سعی کی گئی۔

علوم القرآن از مفتی تقی عثمانی اور علوم القرآن از مولانا گوہر الرحمن کا تقابلی

دی اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور۱۵-۲۰۱۳ء

مقالہ نگار: سجاد حسین **نگران تحقیق:** ڈاکٹر عبدالغفار لیکچرار شعبہ علوم اسلامیہ

رول نمبر: ۱۷ **صفحات:** ۱۲۲ دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاول پور

اجمالی خاکہ

مقالہ کے تین میں سے پہلے باب میں علوم القرآن کا تعارف دیا گیاہے۔علوم القرآن کے لغوی واصطلاحی مفہوم پر لکھی جانے والی اہم کتب زیر بحث ہیں(۷۵)۔دوسرے باب میں مولانا تقی عثمانی اور مولانا گوہر الرحمن کی علمی، تدریسی اور انتظامی خدمات عنوان کے ذیل میں ہیں(۷۶)۔مذکورہ صدر دونوں کتب کے تقابلی جائزہ پر مشتمل ہے۔اس میں دونوں کتب میں ابواب و مباحث میں اتفاق، انفرادیت، اسلوب و منہج اور مصادر کا تقابل زیر بحث لائے گئے ہیں۔یہی باب مقالہ کا اصل متن ہے(۷۷)۔

اس موضوع کو اختیار کرنے کے اسباب مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ قرآن فہمی میں آسانیاں پیدا کرنے کے لیے قرآنی علوم سے واقفیت حاصل کرنا۔

۲۔ تفسیر کے اصول اور معروف تفاسیر و مفسرین سے آگاہی حاصل کرنا۔

۳۔ علوم القرآن پر مؤلفہ کتب اور ان کے مؤلفین کے حالات سے آگاہی حاصل کرنا۔

زیر بحث تحقیقی مقالہ اچھے کاغذ پر کمپیوٹر سے کمپوز کیا گیا ہے۔مقالہ کی ابتداء تسمیہ،انتساب، حلف نامہ، سرٹیفکیٹ،کلمات تشکر اور پیش لفظ سے کی گئی ہے۔ایک صفحہ پر مشتمل فہرستِ موضوعات شروع میں ہے۔ پہلے ،تیسرے باب میں سے ہر ایک کو تین جبکہ دوسرے باب کودو فصول میں تقسیم کیاگیاہے۔دوسرے باب کی ہر فصل تین مباحث پر مشتمل ہے۔باقی ابواب کی فصول کو مباحث میں تقسیم نہیں کیاگیا۔حواشی وحوالہ جات ہرباب کے آخر میں درج کردیے گئے۔مصادر، مراجع و اشاریے اخیر مقالہ میں دیے گئے ہیں۔

مقالہ تحقیقی اور تقابلی نوعیت کا ہے۔اصول تفسیر اور قرآن فہمی سے مربوط ہے۔مقالہ نگار نے مقالہ ھذا میں دونوں کتب کا موازنہ کیاہے۔پہلے دونوں کتب میں موجود متفق علیہ مباحث بیان کیے گئے پھر دونوں مؤلفین کے انفرادی مباحث بیان کیے گئے۔ہر مباحث کے آخر میں مصادر بیان کیے گئے۔دونوں کتب کی خصوصیات کا ذکر کیا گیا۔آیات قرآنیہ کو بمع اعراب درج کیاگیا۔دونوں مؤلفین کی آراء کا تقابل کیا گیا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

"پاکستان میں اردو زبان میں علوم القرآن پر کیے گئے کام کا تحقیقی جائزہ"

دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاول پور ۱۵-۲۰۱۳ء

تحقیق نگار: رانا ایم ارشد **نگران مقالہ:** حافظ محمد نصر اللہ خان اسسٹنٹ ڈائریکٹر ماڈرن سنٹر آف ایکسیلنس اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور

رول نمبر: ۱۰

صفحات: ۲۰۱

اجمالی خاکہ

مقالہ میں علوم القرآن،علوم القرآن کا لغوی واصطلاحی مفہوم اور اس پر لکھی جانے والی کتب زیر بحث ہیں (۷۹)۔دوسرے باب میں علوم القرآن کے اہم مباحث کا مختصر تعارف موجود ہے۔وحی، اس کی اقسام، طرق و اسباب نزول، ضرورت و اہمیت،شان نزول کی اہمیت اور علم ناسخ والمنسوخ زیر بحث ہیں(۸۰)۔تیسرا باب پاکستان میں اردو زبان میں علوم القرآن پر کیے گئے کام کے جائزہ پر مشتمل ہے(۸۱)۔یہی باب مقالے کے موضوع سے متعلق اصل متن ہے۔

مقالہ ھٰذا کی تحریر کا مقصد علوم القرآن پر اردو زبان میں پاکستان بھر میں کیے گئے کام کو ایک جگہ جمع کرنا تھا۔اس کے محرکات ،خصائص سے آشنائی حاصل کی جا سکے۔علوم القرآن کی اہم مباحث پر تاریخی ارتقاء بھی معلوم کیا جا سکے۔قرآن فہمی میں آسانیاں پیدا کرنے کے لیے قرآنی علوم سے واقفیت حاصل کرنا۔تفسیر کے اصول اور معروف تفاسیر و مفسرین سے آگاہی حاصل کرنا۔علوم القرآن پر تالیفات اور مؤلفین سے آگاہی حاصل کرنا۔

زیر بحث تحقیقی مقالہ اچھے کاغذ پر کمپیوٹر سے کمپوز کیا گیا ہے۔مقالہ کی ابتداء تسمیہ،انتساب،حلف نامہ، سرٹیفکیٹ،کلمات تشکر اور پیش لفظ سے کی گئی ہے۔دو صفحات پر مشتمل فہرستِ عنوانات مقالہ کی ابتداء میں دی گئی ہے۔ ابواب کو مزید فصول و مباحث میں تقسیم نہیں کیا گیا ہے۔مقالہ کے آخر پہ فہرست آیات و احادیث اور مصادر و مراجع دیے گئے ہیں۔

مقالے کے پہلے دو ابواب علوم القرآن کے تعارف، آغا ز ،ارتقاء اور تکنیکی مباحث سے متعلق ہے۔جن کا بظاہر مقالے کے موضوع کے ساتھ ربط بنتا نظر نہیں آتا۔تیسرا باب زیادہ تر مقالے کے موضوع سے متعلق ہے جس میں صرف بیانیہ طریقہ استعمال کیا گیا ہے اور کتب زیر بحث کا ہلکا سا تعارف بھی ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

حوالہ جات

۱۔ عظمیٰ اخلاق، احکام القرآن للجصاص ؒوالجامع لاحکام القرآن للقرطبیؒ کا تقابلی مطالعہ(سورۃ النساء)،جامعہ اسلامیہ بہاولپور ۰۴۔۲۰۰۲ء،ص۱۔۲۰

۲۔ حبیب اللہ، وسوسہ اور قرآنی فلسفہ،یونیورسٹی بہاول پور ۰۵۔۲۰۰۳ء، زیرنگرانی پروفیسر ڈاکٹر محمد گجر خان غزل کاشمیری ص۱۔۵۸

۳۔ حبیب اللہ، وسوسہ اور قرآنی فلسفہ، ص۵۹۔۱۰۹

۴۔ حبیب اللہ،ص۱۱۰۔۱۶۷

۵۔ حبیب اللہ، ص۱۶۸۔۲۰۲

۶۔ حبیب اللہ،ص۲۰۳تا آخر

۷۔ القرآن 51:56

۸۔ عالیہ اکبر،"ماحولیاتی تحفظ قرآن وسنت کی روشنی میں" دی یونیورسٹی آف بہاولپور۰۷۔۲۰۰۵ء، زیرِ نگرانی پروفیسر ڈاکٹر شمس البصر،ص۱۔۵۳

۹۔ عالیہ اکبر، ماحولیاتی تحفظ قرآن وسنت کی روشنی میں' ص۵۴۔۸۹

۱۰۔ عالیہ اکبر' ص۹۰۔۱۲۶

۱۱۔ عالیہ اکبر' ص۱۲۷۔۱۶۶

۱۲۔ عالیہ اکبرع' ص۱۶۷۔۱۸۳

۱۳۔ عالیہ اکبر' ص۱۸۴۔۲۱۲

۱۴۔ الرحمن ۵۵:۱۳

۱۵۔ زاہد محمود، تفسیر"درس قرآن"(حافظ محمد احمدؒ) کا تحقیقی و تنقیدی، دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاول پور۰۹۔۲۰۰۷ء، زیر نگرانی ڈاکٹر حافظ افتخار احمد، ص۱۔۲۸

۱۶۔ زاہد محمود، تفسیر"درس قرآن"(حافظ محمد احمدؒ) کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ، ص۲۹۔۹۶

۱۷۔ زاہد محمود، ص۹۷۔۲۱۱

۱۸۔ زاہد محمود، ص۲۱۲۔۳۰۲

۱۹۔ فرخندہ فرحت، قصص القرآن کے مقاصد کی تعیین مقاصد شریعت،جامعہ اسلامیہ بہاولپور۰۹۔۲۰۰۷ء، زیر نگرانی پروفیسر ڈاکٹرابرار محی الدین مرزا، ص۱۔۳۶

۲۰۔ فرخندہ فرحت، ص۳۷۔۱۲۱

۲۱۔ فرخندہ فرحت، ص۱۲۲۔۱۹۹

۲۲۔ فرخندہ فرحت، ص۲۰۰۔۲۲۸

۲۳۔ البقرہ ۲:۱۸۵

۲۴۔ خلیل احمد، علم البشریات کی بنیادیں قرآن کریم میں(ایک مختصر تعارف)،بہاولپور۱۰۔۲۰۰۸ء، زیرِ نگرانی پروفیسر ڈاکٹر شمس البصر، ص۲۰۔۴۸

۲۵۔ خلیل احمد، علم البشریات کی بنیادیں قرآن کریم میں(ایک مختصر تعارف)، ص۴۹۔۶۶

۲۶۔ خلیل احمد، ص۶۷۔۱۰۹

toobaa-elibrary.blogspot.com

۲۷۔ خلیل احمد، ص۱۱۰۔۲۳۷

۲۸۔ خلیل احمد، ص۱۷

۲۹۔ کلثوم بی بی، جارج سیل کے ترجمہِ قرآن میں بائبل بطورِ ماخذایک تحقیقی جائزہ،بہاول پور۱۳۔۲۰۱۱ء، زیر نگرانی اسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر ابرار محی الدین مرزا، ص۱۔۳۳

۳۰۔ کلثوم بی بی، جارج سیل کے ترجمہِ قرآن میں بائبل بطورِ ماخذایک تحقیقی جائزہ، ص۳۴۔۵۹

۳۱۔ کلثوم بی بی، ص۶۰۔۱۲۶

۳۲۔ کلثوم بی بی، ص۱۲۷۔۳۵۴

۳۳۔ کلثوم بی بی، ص۳۵۵۔۳۶۴

۳۴۔ کلثوم بی بی، ص۳۶۵۔۲۳۷۸

۳۵۔ حافظ عبدالمجید، تفسیر ابن کثیر میں روایات سیرت کا تحقیقی جائزہ (تخریج و حکم)، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل علوماسلامیہ ، دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاول پور، پاکستان۱۳۔۲۰۱۱ء، زیر نگرانی ڈاکٹرحافظ افتخار احمد،ایسوسی ایٹ پروفیسر، ص۱۔۹

۳۶۔ حافظ عبدالمجید،ص۱۰۔۲۱

۳۷۔ حافظ عبدالمجید،ص۲۲۔۱۴۴

۳۸۔ خدیجہ بی بی، پیغمبروں کی مشترک اخلاقی تعلیمات قرآن اور دیگر الہامی کتب،دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور۱۳۔۲۰۱۱ء، زیرِ نگرانی سجیلہ کوثر صاحبہ (اسسٹنٹ پروفیسر، ص۱۔۱۲

۳۹۔ خدیجہ بی بی، ص۱۳۔۴۲

۴۰۔ خدیجہ بی بی، ص۴۳۔۷۰

۴۱۔ خدیجہ بی بی، ص۷۱۔۹۷

۴۲۔ خدیجہ بی بی، ص۹۸۔۱۲۷

۴۳۔ اسلم، محمد ،حافظ ،تفسیر المنار کی روشنی میں اسلامی عمرانیات کا تاریخی وتحقیقی،دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاول پور پاکستان ۱۳۔۲۰۱۱ء، زیرنگرانی ڈاکٹر ضیاء الرحمن، ص۱۔۹۰

۴۴۔ اسلم، محمد ،حافظ ، ص۹۱۔۲۰۲

۴۵۔ اسلم، محمد ،حافظ ، ص۲۰۳۔۲۸۸

۴۶۔ اسلم، محمد ،حافظ ، ص۲۸۹۔۳۶۸

۴۷۔ مدحت مقصود، تفسیر مظہری میں روایات سیرت،دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاول پور۱۳۔۲۰۱۱ء، زیرنگرانی ڈاکٹرحافظ افتخار احمد(ایسوسی ایٹ پروفیسر)، ص۱۔۱۵

۴۸۔ مدحت مقصود، ص۱۶۔۲۸

۴۹۔ مدحت مقصود، ص۲۹۔۳۸

۵۰۔ مدحت مقصود، ص۳۹۔۸۸

۵۱۔ مدحت مقصود، ص۸۹۔۱۲۷

۵۲۔ مدحت مقصود، ص۱۲۸۔۱۵۳

۵۳۔ مدحت مقصود، ص۱۵۴تاآخر

۵۴۔ الاحزاب 60:6

toobaa-elibrary.blogspot.com

۵۵۔ عمرفاروق بزمی،حافظ، ثناء اللہ امرتسری کی تفسیر ثنائی میں روایات سیرت،دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاول پور۱۳۔۲۰۱۱ء، زیرنگرانی ڈاکٹرحافظ ضیاء الرحمن، ص۱۔۸۲

۵۶۔ عمرفاروق بزمی،حافظ ، ثناء اللہ امرتسری کی تفسیر ثنائی میں روایات سیرت کا تحقیقی جائزہ، ص۸۳۔۱۰۵

۵۷۔ عمرفاروق بزمی،حافظ ، ص۱۰۶۔۱۴۸

۵۸۔ عمرفاروق بزمی،حافظ ، ص۱۴۹۔۱۹۴

۵۹۔ عمرفاروق بزمی،حافظ ، ص۸۳۔۱۰۵

۶۰۔ سعیدی،عون محمد ، تفسیر تبیان القرآن کی فقہی مباحث کا تحقیقی وتنقیدی،دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاول پور۱۴۔۲۰۱۲ء، زیرنگرانی ڈاکٹرضیاء الرحمن، ص۱۔۴۱

۶۱۔ سعیدی،عون محمد، تفسیر تبیان القرآن کی فقہی مباحث کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ، ص۴۲۔۱۰۲

۶۲۔ سعیدی،عون محمد، ص۱۰۳۔۱۴۰

۶۳۔ سعیدی،عون محمد، ص۱۴۱۔۱۹۷

۶۴۔ تہمینہ فاضل، قرآن اور تورات کے قصص النبیین کاتقابلی،دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور،۱۵۔۲۰۱۳ء، زیرنگرانی ڈاکٹرضیاء الرحمن، ص۱۔۱۹

۶۵۔ تہمینہ فاضل،ص۲۰۔۱۵۵

۶۶۔ تہمینہ فاضل،ص۱۵۶۔۲۴۳

۶۷۔ تہمینہ فاضل،ص۲۴۴۔۳۲۶

۶۸۔ محمد ۴۷:۲۴

۶۹۔ امین اللہ قاضی،(تفسیر ماجدی اور تفسیر ثنائی)مخاصمہ مع النصاریٰ کاتقابلی،۱۵۔۲۰۱۳ء، زیرنگرانی ڈاکٹرضیاء الرحمن، ص۱۔۶۶

۷۰۔ امین اللہ قاضی، ص۶۷۔۹۴

۷۱۔ امین اللہ قاضی، ص۹۵۔۱۲۸

۷۲۔ امین اللہ قاضی، ص۱۲۹۔۱۸۸

۷۳۔ امین اللہ قاضی، ص۱۸۹۔۲۲۴

۷۴۔ امین اللہ قاضی، ص۲

۷۵۔ سجاد حسین،علوم القرآن از مفتی تقی عثمانی اور علوم القرآن از مولانا گوہر الرحمن کا تقابلی،دی اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور ۱۵۔۲۰۱۳ء، زیر نگرانی ڈاکٹر عبدالغفار، ص۵۔۳۸

۷۶۔ سجاد حسین ، علوم القرآن از مفتی تقی عثمانی اور علوم القرآن از مولانا گوہر الرحمن کا تقابلی جائزہ، ص۳۹۔۷۴

۷۷۔ سجاد حسین، ص۷۵ تا آخر

۷۸۔ سجاد حسین، ص۴

۷۹۔ ارشد،محمد،رانا، پاکستان میں اردو زبان میں علوم القرآن پر کیے گئے کام،دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاول پور۱۵۔۲۰۱۳ء، زیر نگرانی ڈاکٹر حافظ محمد نصراللہ خان، ص۱۔۶۰

۸۰۔ ارشد،محمد،رانا ، پاکستان میں اردو زبان میں علوم القرآن پر کیے گئے کام کا تحقیقی جائزہ ، ص۶۱۔۱۱۰

۸۱۔ ارشد،محمد،رانا ، ص ۱۱۱۔۱۹۰

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب ششم

سر گودھا ڈویژن میں علوم القرآن و تفسیر القرآن پر مقالات کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ

1 تفسیر روح المعانی کا اسلوب اور خصوصیات

2 اصول تفسیر اور تفہیم القرآن

3 الاتقان فی علوم القرآن کے اصول تفسیر میں تفہیم القرآن کا تجزیاتی مطالعہ

4 تحقیقی مقالہ برائے ایم فل ،یونیورسٹی آف سرگودھا سیشن ۱۱-۲۰۰۹ء

5 تلاوت قرآن کریم میں لحن و موسیقی کے استعمال کی شرعی حیثیت

6 قادیانیت میں فہم قرآن کی روایت

7 "بیان القرآن از محمد علی لاہوری" کا ناقدانہ مطالعہ

8 عائلی اخلاقیات(سورۃ نساء اور سورۃ نور کے تناظر میں مطالعہ)

9 مولانا حسین علی الوانیؒ اور علوم قرآنیہ، شعبہ علوم اسلامیہ جامعہ سرگودھا، سیشن ۱۴-۲۰۱۲ء

10 تفسیر قرآن اور نقد استشراق(تفسیر ماجدی، تفہیم القرآن اور ضیاء القرآن کا تجزیاتی)

11 اردو تفسیر ی ادب میں جدید فقہی مسائل کے استنباط کے مناہج،(معارف القرآن،تدبر القرآن اور تبیان القرآن کے تناظر میں)

12 علم غریب القرآن میں(امام راغب اصفہانیؒ اور ابن جوزیؒ کے اسالیب کا تجزیاتی مطالعہ)

جامعہ غوثیہ بھیرہ ضلع سرگودھا

13 تفسیر ضیاء القرآن کی روشنی میں عقیدۂ نبوت ورسالت اور رسالت محمدی کے مباحث کا تحقیقی جائزہ

غوثیہ بھیرہ ضلع سرگودھا۱۲-۲۰۱۰ء

toobaa-elibrary.blogspot.com

تفسیر روح المعانی کا اسلوب اور خصوصیات

تحقیق نگار: کشور جیلانی **نگران مقالہ:** زرین ایس ریاض پروفیسر
رول نمبر: ۱۷ **ایکسیشن نمبر:** ۳۶۸ **صفحات:** ۲۷۲

اجمالی خاکہ

پہلا علامہ آلوسی (م ۱۲۷۰ھ)اور قدیم وجدید مناہج تفسیر کے تعارف سے بحث کرتا ہے۔علامہ آلوسیؒ کے سوانح عمری اور تصانیف، آلوسی خاندان کی وجہ تسمیہ، والدین،ولادت، تعلیم وتربیت،ان کے عہد میں سیاسی،فکری،اور ادبی احیاء جب کہ دوسری فصل میں قدیم وجدید مفسرین کے مناہج، تفسیر دور رسالت زیر بحث ہیں(۱)۔دوسرا باب تفسیر روح المعانی کے تفسیری مصادر وماٰخذاور اسلوب ومنہج کے تعارف اور طریق کارپر مشتمل ہے۔پہلی فصل تفسیر روح المعانی، کتب تفاسیر، کتب شروح تفاسیر جب کہ دوسری فصل روح المعانی کا اسلوب ومنہج، تفسیر القرآن بالقرآن، تفسیر القرآن بالحدیث، تفسیر باللغۃ، تفسیر بالنحو،مسائل بلاغت کا بیان،اسباب نزول،اشاری تفسیر،علم قراء ات کے بیان میں روح المعانی کا اسلوب،اسرائیلیات کے بیان میں روح المعانی کا اسلوب اور علم الکلام میں روح المعانی کا اسلوب زیر بحث ہیں (۲)۔باب سوم تفسیر روح المعانی کی خصوصیات اور تفردات پر مشتمل ہے۔پہلی فصل میں روح المعانی کی تفسیری خصوصیات، حروف مقطعات،اقسام القرآن، فواصل آیات،آیات محکم وتشابہ کے مفہوم کے تعین میں روح المعانی کا منفرد انداز، آیات نسخ کی تفسیر، اثبات اعجازالقرآن، فقہی مسائل، تصوف کے مسائل،کونی آیات کی سائنسی تفسیر،مختلف فرقوں اور ملتوں کے باطل نظریات،فضائل آیات وسور، تعارف سور اور بیان تلخیص،ربط سور،ترتیب آیات کے درمیان تناسب،سور کے مکی مدنی ہونے کا تعین، اشکالات آیات کا ازالہ، عرب شاعری سے استفادہ،تکرار کلام سے اجتناب، آیات کے مفہوم کا خلاصہ،تاریخی مسائل کا ذکر اور اہم ابحاث اور مفید موضوعات کا بیان،اپنی رائے اور عقل کا استعمال، قاری کو انصاف کی دعوت،مفسرین کے لیے ضروری علوم اور روح المعانی جب کہ دوسری فصل میں تفردات علامہ آلوسی زیر بحث ہیں(۳)۔چوتھا باب روح المعانی کا مقام ومرتبہ اور جدید تفاسیر پر اس کے تفسیری اثرات ہیں۔ روح المعانی کی قدر ومنزلت میں علماء کی آراء،مشہوروقدیم کتب تفسیر میں روح المعانی کا مقام ومرتبہ جب کہ دوسری فصل میں جدید تفاسیر پر روح المعانی کے تفسیری اثرات اور خوبیوںو خامیوں ،جدید تفاسیر میں المنار از سید رشید رضا،معارف القرآن از مفتی محمد شفیع، تفہیم از سید ابوالاعلیٰ مودودی اور آخر میں روح المعانی کی خوبیوں اور خامیوں پر ایک طائرانہ نظر زیر بحث ہیں(۴)۔

قرآن کا ادنیٰ سا طالب علم ہونے کی ناطے اللہ رب العزت نے زمانہ طالب علمی کی ابتداء ہی سے میرا رخ فہم قرآن کی طرف موڑ دیا ،اور میں نے اردو تفاسیر میں دل چسپی لینا شروع کر دی۔سید ابوالاعلیٰ مودودی کی تفہیم، تدبر اور ضیاء میری خصوصی توجہ کا مرکز رہیں۔ان تینوں تفاسیر کا اسلوب وانداز بہت دلکش اور باہم ملتا جلتا ہے۔بلکہ ضیاء القرآن تو مجھے الفاظ کے ہیر پھیر کے ساتھ تفہیم القرآن کا پر تو محسوس ہوئی اور تفہیم القرآن نے تدبر القرآن کے مقدمے اور بنیاد کا کام کیا۔دوران مطالعہ جہاں مجھے مشکل پیش آتی میں اپنے فاضل اساتذہ سے راہنمائی حاصل کرتا

toobaa-elibrary.blogspot.com

۔میری اس دل چسپی کو دیکھ کر میرے استاذ پرفیسر ڈاکٹر محمد گجر خان غزل کاشمیری نے ایک دن فرمایا کہ ان تینوں تفاسیر کا کثیر حصہ علامہ سید محمد آلوسی کی تفسیر "روح المعانی" سے ماخوذ ہے۔استاد محترم کے اس فقرہ نے میرے لئے سوچ وفکر کی ایک نئی راہ کھول دی اور میں نے تفسیر روح المعانی کے مطالعہ کا عزم مصمم کرلیا۔میں نے جب تفسیر روح المعانی کے مقدمے کو پڑھا تو مجھے از حد خوشی ہوئی کہ علامہ محمود آلوسی نے اپنے ماقبل تمام معروف امہات تفاسیر کا نچوڑ روح المعانی میں دیا ہے۔اور دور کے تجدیدی تقاضوں کے تحت اپنے تبحر علمی کی بنا پر اضافہ بھی کیا ہے۔

مقالہ اچھے کاغذپر کمپیوٹر سے کمپوز کیا گیا ہے۔مقالہ سرورق،سرٹیفکیٹ، تسمیہ، انتساب ،حلف نامہ، تصدیق نامہ،کلمات تشکراور مقدمہ سے شروع ہوتا ہے۔تین صفحات پر مشتمل فہرست عنوانات مقالہ کے آغاز میں دی گئی ہے۔مقالہ چارابواب جب کہ ہر باب دو فصول پر مشتمل ہے۔حواشی و حوالہ جات تحت الصفحہ دئے گئے ہیں۔مقالہ عام زبان اور سلیس اردو میں لکھا گیاہے۔عربی عبارات عربی رسم الخط میں لکھی گئی ہیں جب کہ ان پر اعراب کا التزام نہیں کیا گیا۔البتہ آیات قرآنی پرمکمل اعراب لگائے گئے ہیں۔مقالہ کا اختتام خلاصۃ البحث،اشاریہ فہرست آیات،فہرست احادیث،فہرست شخصیات،فہرست مقامات اورمصادر ومراجع پہ ہوتا ہے۔

مقالہ نگار کے بقول دوران تحقیق ان کے سامنے جو مطبوعہ نسخہ تفسیر روح المعانی کا ان کے پیش نظر رہا وہ دس ضخیم جلدوں میں ہے۔ ہر جلدکے تین اجزاء ہیں۔گویا یہ مطبوعہ نسخہ تیس اجزاء کا مجموعہ ہے۔لہٰذا دوران مقالہ جہاں بھی میں نے روح المعانی کے حوالہ میں لفظ "ج" کا استعمال کیا ہے وہاں اس سے مراد "جزء" ہے۔پورے مقالہ میں قرآنی آیات کا اردو ترجمہ میں نے ضیاء القرآن سے نقل کیا ہے۔دیگر بنیادی مصادر میں قرآن مجید واحادیث نبوی ﷺ،مشہور ومستند تفاسیر وکتب علوم القرآن وتاریخ، لغات، اور انسائیکلوپیڈیاز رہے ہیں۔مقالہ نگار نے اپنے مقالے کو مختلف مباحث سے بھر پور استدلال کرتے ہوئے بطریق احسن اپنا مدعا بیان کیا ہے۔مقالہ نگار اپنے دلائل کو منطقی اور غیر متعصبانہ انداز میں لکھتے ہیں۔ آیات قرآنیہ سے بکثرت استدلال کرتے ہیں۔ احادیث کو باسند بیان کرتے ہیں۔آیات قرآنی، احادیث نبوی اور عربی عبارات کو درج کرنے میں صحت کو بھی ملحوظ خاطر رکھتے ہیں۔قرآنی مفاہیم کی وضاحت کے لیے علم لغت،صرف و نحو،علم قرأت، اسباب نزول اور ناسخ ومنسوخ سے مدد لی گئی۔عقل نقل کے تابع ہے اس اصول کے تحت کام کیا گیا۔تفسیر روح المعانی کے مابعد تفاسیر کے اثرات کا جائزہ لیا گیا ہے۔

مقالہ کے چاروں ابواب مکمل طورپر موضوع سے ہم آہنگ ہیں۔غیر ضروری مباحث سے اجتناب کیا گیا۔

اصول تفسیر اور تفہیم القرآن

الاتقان فی علوم القرآن کے اصول تفسیر میں تفہیم القرآن کا تجزیاتی مطالعہ

یونیورسٹی آف سرگودھا

محقق نگار: **عبدالحی** **نگران تحقیق:** **ڈاکٹر محمد شہباز منج** اسسٹنٹ پروفیسر

رول نمبر: ۹ **صفحات:** ۱۹۵ **ایکسیشن نمبر:** ۳۵۸

toobaa-elibrary.blogspot.com

اجمالی خاکہ

مقالہ ھٰذا پانچ ابواب اوراکیس فصول پر محیط ہے۔ابتدائی باب کی تین فصلیں ہیں۔تفسیر کا مفہوم،ضرورت واہمیت، آغاز وارتقاء اور مناہج تسیر کا بیان ہے۔دوسری فصل میں اصول تفسیر جب کہ تیسری فصل میں جلال الدین سیوطی اور ان کے اصول تفسیر ، علامہ جلال الدین سیوطیؒ کا نام ونسب،پیدائش،تعلیم وتربیت،تصانیف وتالیف وغیرہ کا بیان ہے(۵)۔دوسرا باب تفہیم القرآن اور مولف تفسیر کی پہچان کراتاہے۔مولانا مودودی کے احوال وآثار،پس منظر، سوانح حیات،پیدائش، تعلیم وتربیت، دارالاسلام،درس و تدریس،جماعت اسلامی کا قیام،پاکستان منتقلی، منازل دارورسن، تفہیم القرآن، ارض القرآن کا سفر، سیاسی جدوجہد، بیماری، وفات کاذکرہے ۔دوسری فصل میں تفہیم ، اردو تفسیر اور تفہیم امتیازی خصوصیات زیر بحث ہیں(۶)۔ باب سوم اصول تفسیر میں تفہیم کا تجزیہ ہے۔علم البدائع اور فصل علم القراء ات ہے(۷)۔چوتھا باب اصول تفسیر تفہیم تجزیہ "اصول"۔علم اصول الدین،دوسری فصل علم اصول الفقہ، تیسری فصل علم اسباب النزول والقصص،چوتھی فصل علم الناسخ والمنسوخ،پانچویں فصل علم الفقہ،چھٹی فصل علم الاحادیث جب کہ فصل ہفتم علم الموھبہ پر مشتمل ہے(۸) ۔باب پنجم ایک فصل ہے ۔یہ تفہیم القرآن کا مقام ومرتبہ ہے۔تفہیم القرآن معاصر ومابعد علماء ومفکرین کی نظر میں جن میں پروفیسر غلام اعظم،مولانا گوہر الرحمن ،ڈاکٹر سید عبداللہ، ڈاکٹر غلام جیلانی برق،مولانا عامر عثمانی، محمد صلاح الدین، مولانا عبدالرشید عراقی،پروفیسر الیف الدین ترابی، مولانا جلال الدین عمری،حکیم محمد عبداللہ،مفتی صلاح الدین کاکا خیل، پروفیسر آسی ضیائی، مولانا مفتی محمد یوسف، مولانا راحت گل، مولانا جان محمد بھٹو،علامہ محمد بشیر الابراہیمی، علامہ مصطفیٰ زرقا، پروفیسر خورشید احمد،لالہ صحرائی اور مولانا محمد چراغ کی آراء شامل بحث ہیں(۹)۔ضمیمہ سید مودودی کی تصانیف(۱۰)۔

"تفہیم القرآن از سید ابوالاعلیٰ مودودی۔یہ تفسیر جسے تفسیر کہنا مشکل ہی ہے بہ اقساط نکل رہی ہے۔ابھی تک آٹھ پاروں کی نکلی ہے۔بعض نکتے اس میں خوب آگئے ہیں"(۱۱)۔

مقالہ اچھے کاغذپر کمپیوٹر سے کمپوز کیا گیا ہے ۔مقالہ سرورق،سرٹیفکیٹ، تسمیہ،انتساب،حلف نامہ، تصدیق نامہ،کلمات تشکراور مقدمہ سے شروع ہوتا ہے ۔تین صفحات پر مشتمل فہرست عنوانات مقالہ کے آغاز میں دی گئی ہے۔مقالہ پانچ ابواب اور اکیس فصول پر مشتمل ہے۔حواشی و حوالہ جات تحت الصفحہ دئے گئے ہیں۔مقالہ عام زبان اور سلیس اردو میں لکھاگیاہے۔عربی عبارات عربی رسم الخط میں لکھی گئی ہیں جب کہ ان پر اعراب کا التزام نہیں کیا گیا۔ البتہ آیات قرآنی پرمکمل اعراب لگائے گئے ہیں۔مقالہ کا اختتام خلاصۃ البحث،اشاریہ فہرست آیات،فہرست احادیث، فہرست شخصیات،فہرست مقامات اورمصادر ومراجع پہ ہوتا ہے۔

کتب تفسیر اور علوم القرآن میں علماء و مفسرین نے اپنی اپنی ترجیحات کے لحاظ سے بہت ساری چیزوں کو اصول تفسیر میں شامل کیا ہے۔انہی اصول کی روشنی میں تفسیر تفہیم القرآن کا جائزہ لیاگیا۔ اس سلسلے میں تین ماہرین علوم القرآن :امام ابن تیمیہؒ،جلال الدین سیوطیؒ اور شاہ ولی اللہ دہلویؒ کے اصول تفسیر زیر بحث لائے گئے۔

بنیادی مصادر میں کلام الٰہی واحادیث ،مشہور ومستند تفاسیر وکتب علوم القرآن وتاریخ، لغات، اور انسائیکلوپیڈیاز رہے ہیں۔مقالہ نگار نے اپنے مقالے کو مختلف مباحث سے بھرپور استدلال کرتے ہوئے بطریق احسن اپنا مدعا بیان کیا

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہے۔مقالہ نگار اپنے دلائل کو منطقی اور غیر متعصبانہ انداز میں لکھتے ہیں۔آیات قرآنیہ سے بکثرت استدلال کرتے ہیں۔ احادیث کو باسند بیان کرتے ہیں۔آیات قرآنی، احادیث نبوی اور عربی عبارات کو درج کرنے میں صحت کو بھی ملحوظ خاطر رکھتے ہیں۔قرآنی مفاہیم کی وضاحت کے لیے علم لغت،صرف و نحو،علم قرآت، اسباب نزول اور ناسخ ومنسوخ سے مدد لی گئی۔عقل نقل کے تابع ہے اس اصول کے تحت کام کیا گیا۔تفسیر روح المعانی کے مابعد تفاسیر کے اثرات کا جائزہ لیا گیاہے۔

تلاوت قرآن کریم میں لحن و موسیقی کے استعمال کی شرعی حیثیت

مقالہ نگار: محمد شیر نگران تحقیق: ڈاکٹر محمد فیروز شاہ اسسٹنٹ پروفیسر

رول نمبر: ۱۴ ایکسیشن نمبر: ۳۴۶ صفحات: ۱۱۹

اجمالی خاکہ

تلاوت کا معنی ومفہوم اور اقسام کا بیان ہے دوسری فصل میں آداب تلاوت نصوص اسلامیہ کے تناظر میں جب کہ تیسری فصل تلاوت قرآن مجید کے مقاصد اور ان کے انسانی زندگی پر اثرات زیر بحث ہیں(۱۲)۔دوسرا باب تلاوت قرآن مجید میں لحن و موسیقی کے استعمال کی شرعی حیثیت کا بیان ہے۔لحن کے معنی ومفہوم کی وضاحت اور جواز لحن دوسری فصل لحن کے جواز کا مقصداور اس کے انسانی زندگی پر اثرات ،تیسری فصل میں علم موسیقی ،مقامات کی تعریف اور آلات موسیقی نیز تلاوت قرآن مجید جب کہ چوتھی فصل میں تلاوت قرآن مجید میں لحن و موسیقی کی ممنوع صورتیں زیربحث ہیں(۱۳)۔باب سوم قرآن کریم کی فطری مخصوص موسیقی اور قرآن میں اس کے مظاہرپر ہے۔دوفصول ہیں۔پہلی میں خاص لحن قرآنی،اقسام موسیقی اور اصول بدیع جیسے الجام،لفظ کا لفظ کے ساتھ جمع ہونا،لفظ کا معنی کے ساتھ جمع ہوتا، ابدال،تفویف،تعدید،مضارع ،حسن نسق،مشاکلہ، تجنیس، طباق، تسجیع، توشیح،تردید،تعطف، تسمیط،مماثل،فواصل جب کہ فصل دوم میں غنائی اسلوب میں تلاوت قرآن کا حکم زیر بحث ہیں(۱۴)۔چوتھا باب تلاوت قرآن مجید میں لحن و موسیقی کے قائلین ومخالفین کے دلائل کا تحقیقی جائزہ ہے۔تلاوت میں لحن و موسیقی کے جواز کے قائلین کے دلائل کا تحقیقی جائزہ،فصل دوم میں تلاوت قرآن مجید میں لحن و موسیقی کے عدم جواز کے قائلین کے دلائل کا تحقیقی جائزہ ہے۔فصل سوم میں مجیزین و مانعین لحن وموسیقی کے دلائل کا مناقشہ جب کہ فصل چہارم میں تلاوت میں لحن و موسیقی کے استعمال سے متعلق فقہی نقطہ نظر زیر بحث ہیں(۱۵)۔

تلاوت قرآن میں لحن وموسیقی کے جواز اور عدم جواز کے قائلین کے دلائل و براہین کا احاطہ کر کے مسئلہ کومزید واضح کرنے کے لیے دونوں گروہوں کا مناقشہ بھی ذکر کیا گیاہے۔فقہی حوالہ سے مختلف آئمہ وفقہاء کی آراء وافعال کی رووشنی میں وضاحت کی گئی ہے۔دلائل کو مزین کرنے کے لیے جابجا اقتباسات دیئے گئے ہیں۔وضاحت کے لیے ہر فصل کے آخر میں مختصر مگر جامع انداز میں موجود براہین کی روشنی میں رائے کا اظہار کیا گیاہے پھر ا ن کو خلاصہ ء بحث میں ترتیب وار جمع کر کے درج کردہ دلائل کے آئینہ میں تلاوت قرآن میں لحن وموسیقی کے استعمال کی

toobaa-elibrary.blogspot.com

راہ اعتدال واضح کی گئی ہے۔اس کے ساتھ ساتھ ممکنہ حد تک عوام الناس کو اس حقیقت سے آگاہی دی جائے کہ تلاوت قرآن کریم کے حوالہ سے لحن و موسیقی کی ممکنہ صورت حال کیا ہے؟ اس کی کون کون سی صورتیں جائز اور کون کون سی صورتیں ناجائز ہیں۔

مقالہ اچھے کاغذپر کمپیوٹر سے کمپوز کیا گیا ہے۔مقالہ سرورق،سرٹیفکیٹ، تسمیہ، انتساب ،حلف نامہ، تصدیق نامہ،کلمات تشکراور مقدمہ سے شروع ہوتا ہے۔تین صفحات پر مشتمل فہرست عنوانات مقالہ کے آغاز میں دی گئی ہے۔مقالہ چارابواب تیرہ فصول پر مشتمل ہے۔حواشی و حوالہ جات تحت الصفحہ دئے گئے ہیں۔مقالہ عام زبان اور سلیس اردو میں لکھا گیا ہے۔آیات قرآنی پرمکمل اعراب لگائے گئے ہیں۔مقالہ کا اختتام خلاصہء بحث،اشاریہ فہارس آیات، احادیث،اعلام،اماکن اورمصادر ومراجع پہ ہوتا ہے۔

مقالہ نگار کے بقول اس مقالہ میں تلاوت قرآن کریم میں لحن وموسیقی کے استعمال کی شرعی حیثیت کے موضوع پر تحقیقی انداز میں افراط وتفریط پر مشتمل طرق تلاوت کی وضاحت کے ساتھ قرآن وحدیث اور اقوال آئمہ وفقہاء کی روشنی میں راہ اعتدال کا تعین کیا گیا ہے۔تلاوت قرآن میں کہاں تک لحن و موسیقی یعنی خوش آوازی درست ہے؟ اس کے اصول و ضوابط کیا ہیں؟ اور لحن کے وہ اسالیب جن میں روح قرآن بالکل مفقود ہے ۔قرآن اور تلاوت قرآن کی اہمیت وافادیت اور مقاصد نزول قرآن کی وضاحت کی گئی ہے۔تلاوت قرآن میں لحن وموسیقی کے استعمال کی ممانعت کی وجوہات اور لحن وموسیقی کی ممنوع صورتوں کا تفصیلاً ذکر کیا گیا ہے۔قرآن کریم کی مخصوص فطری موسیقی اور قرآن میں اس کے مظاہر کے تحت خاص لحن قرآنی،اقسام موسیقی واصول بدیع نیز غنائی اسلوب تلاوت قرآن کا حکم سلف صالحین کے اقوال وافعال نقل کیے گئے ہیں۔تلاوت قرآن میں لحن وموسیقی کے جواز اور عدم جواز کے قائلین کے دلائل و براہین کا احاطہ کیا گیاہے اور مسئلہ کومزید واضح کرنے کے لیے دونوں گروہوں کا مناقشہ بھی ذکر کیا گیاہے۔فقہی حوالہ سے مختلف آئمہ وفقہاء کی آراء وافعال کی روشنی میں وضاحت کی گئی ہے۔دلائل کو مزین کرنے کے لیے جابجا اقتباسات دیئے گئے ہیں۔وضاحت کے لیے ہر فصل کے آخر میں مختصر مگر جامع انداز میں موجود براہین کی روشنی میں رائے کا اظہار کیا گیاہے پھر ان کو خلاصہ ء بحث میں ترتیب وار جمع کر کے درج کردہ دلائل کے آئینہ میں تلاوت قرآن میں لحن وموسیقی کے استعمال کی راہ اعتدال واضح کی گئی ہے۔غیر ضروری مباحث سے مکمل اجتناب اختیار کیا گیاہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ممکنہ حد تک ضروری وضاحت کی ہے۔عربی عبارات عربی رسم الخط میں لکھی گئی ہیں جب کہ ان پر اعراب کا التزام نہیں کیا گیا ہے۔

موضوع سے مطابقت

مقالہ کے چاروں ابواب مکمل طورپر موضوع سے ہم آہنگ ہیں۔غیر ضروری مباحث سے اجتناب کیا گیا۔

قادیانیت میں فہم قرآن کی روایت"بیان القرآن از محمد علی لاہوری" کا ناقدانہ مطالعہ

مقالہ نگار: محمد ریاض نگران تحقیق: ڈاکٹرفرحت نسیم علوی اسسٹنٹ پروفیسر

toobaa-elibrary.blogspot.com

رول نمبر: ۱ **صفحات:** ۱۸۹ **ایکسیشن نمبر:** ۵۶۶

اجمالی خاکہ

مقالہ ھٰذا چار ابواب اور بارہ فصول کا حامل ہے۔اولین باب تین فصول رکھتاہے۔پہلی فصل میں قادیانیت، تعارف، آغازوارتقاء کا تاریخی مطالعہ فصل دوم میں قادیانیت کے عقائد وتعلیمات جب کہ فصل سوم میں مسئلہ ختم نبوت اور قادیانیت کے ناقدانہ جائزے پر مشتمل ہے (۱۶)۔دوسرا باب قادیانی اردو تراجم وتفاسیر کا تعارفی وتنقیدی تجزیہ پر مشتمل ہے۔پہلی فصل میں قادیانی نظریہ قرآن، قادیانی تراجم قرآن تحقیق وتنقید جب فصل سوم میں قادیانی تفسیری ادب اور ان کا تعارفی وتنقیدی تجزیہ زیربحث ہیں(۱۷)۔باب سوم محمد علی لاہوری اور بیان القرآن کے مطالعاتی جائزے پر مشتمل ہے۔پہلی فصل محمد علی لاہوری کے احوال و آثار،دوسری فصل میں محمد لاہوری کے ترجمہ وتفسیرقرآن کا تعارف جب کہ فصل سوم میں تفسیر بیان القرآن کے اصول تفسیر زیر بحث ہیں(۱۸)۔چوتھا باب بیان القرآن از محمد علی لاہوری کے تنقیدی جائزے پر مشتمل ہے۔پہلی فصل میں بیان القرآن کا ناقدانہ جائزہ ،دوسری فصل میں محمد علی لاہوری خود مرزائیوں کی نگاہ میں جب کہ تیسری فصل میں فکر سر سید اور محمد علی لاہوری زیر بحث ہیں(۱۹)۔

بقول مقالہ نگار امت مسلمہ اور وطن عزیز پر قادیانیوں کے منفی اثرات کو دیکھتے ہوئے بندہ نے اس باطل پرست ٹولے(مرزائیوں) کے غلط عقائد کو مہیا کئے جانے والے گمراہ کن دلائل کا علمی محاکمہ کیاہے تاکہ لوگ ان کے ان گمراہ عقائد سے اپنے ایمان کو محفوظ کر سکیں۔اپنے اساتذہ کرام سے مشاورت ہوئی تو یہ بات طے پائی کہ ان اہل باطل قادیانیوں/لاہوریوں کے قرآن کے اردوتراجم کا اندازہ ہو کہ انہوں نے جہاں جہاں جمہور کے طرز سے ہٹتے ہوئے معنوی تحریف کے ذریعے اپنے باطل عقائد کا اثبات کیا ہے، ان کا باقاعدہ علمی، تحقیقی وتنقیدی جائزہ لیا جائے اور ان کے بودے غیر منطقی دلائل کا رد کر کے حقیقت حال آشکارہ کی جائے۔اس غرض سے میں نے محمد علی لاہوری کے ترجمہ کا انتخاب کیا کیونکہ اس نے بہت سارے مقامات پر جمہور کے موقف سے ہٹ کر معنی مراد لیے ہیں اور سیاق وسباق کو توڑنے موڑنے کی کوشش کی ہے۔متفقہ تفسیری نکات اور اصول کی روشنی میں ان کا رد مقالہ ہٰذا میں ہے۔

اسلوب نگارش

مقالہ اچھے کاغذپر کمپیوٹر سے کمپوز کیا گیا ہے۔مقالہ سرورق،عنوانات، تسمیہ، انتساب ،حلف نامہ،کلمات تشکراور مقدمہ سے شروع ہوتا ہے۔دو صفحات پر مشتمل فہرست عنوانات مقالہ کے آغاز میں دی گئی ہے۔مقالہ چار ابواب اور ہر باب تین تین فصول میں منقسم ہے۔آیات قرآنی پرمکمل اعراب لگائے گئے ہیں۔مقالہ کا اختتام حاصل کلام،سفارشات وتجازیر حوالہ جات اور مصادر ومراجع پہ ہوتا ہے۔

اسلوب تحقیق

محمد علی لاہوری نے اپنی تفاسیر میں جن بنیادی ماخذوں کا تذکرہ کیا ہے ان کو خصوصی طورپر سامنے رکھا گیا ہے مثلاً:۔

ا۔ تفسیر طبری، بیضاوی، رازی، ابن کثیر صحیح بخاری اور لغات وغیرہ۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

۲۔ آیات کے حوالہ میں پہلے سورۃ کا نام پھر خطوط وحدانی میں رقم سورۃ اور پھر آیت درج ہے۔ مثلاً البقرہ(۲)۳۴، کہیں کہیں آیات کا حوالہ متن ہی میں دے دیا گیا ۔ کسی اقتباس کے دوران متن میں آئی ہیں۔

۳۔ احادیث کا حوالہ دیتے وقت تالیف،باب اور نمبر لکھا گیا ہے۔

۴۔ کسی بھی کتاب کا حوالہ دیتے ہوئے پہلی دفعہ مندرجہ ذیل انداز اپنایا گیا ہے:۔

نام مصنف ،کتاب ،شہر، مطبع اور چھاپنے کا سال، جلد نمبر، ص نمبر

۵۔ دوسری بار حوالہ دیتے وقت صرف نام کتاب، ج،ص درج کیا گیا۔

۶۔ رموز واشارات کے درج ذیل ہیں:۔

الخ۔ اخیر تک	رح۔رحمتۃ اللہ علیہ	ج۔جلد نمبر
ص۔صفحہ نمبر	م۔سن وفات	ھ۔ہجری ؓ۔رضی اللہ تعالیٰ عنہ

واوین"،" کا استعمال بھی کیا گیا ہے۔

دوران تحقیق کسی اور مطبع سے طبع ہونے والی کتاب کی از سر نو حوالہ میں معلومات درج کر دی گئی ہیں۔ عربی عبارات عربی رسم الخط میں لکھی گئی ہیں جب کہ ان پر اعراب کا التزام نہیں کیا گیا ہے البتہ آیات قرآنی کو اعراب سے سجایا گیا ہے۔ مقالہ عام زبان اور سلیس اردو میں لکھا گیا ہے۔

موضوع سے مطابقت

مقالہ کے چاروں ابواب مکمل طورپر موضوع سے ہم آہنگ ہیں۔ غیر ضروری مباحث سے اجتناب کیا گیا۔

عبارات میں ابہام

مقالہ نگار نے بعض مقامات پر عام تحقیقی روش سے ہٹ کر صیغہ واحد متکلم استعمال کیا ۔ اسی طرح دوسرے مقام پر "اس غرض سے میں نے محمد علی لاہوری کے ترجمہ کا انتخاب کیا کیونکہ اس نے بہت سارے مقامات پر جمہور کے موقف سے ہٹ کر معنی مراد لیے ہیں اور سیاق وسباق کو توڑنے موڑنے کی کوشش کی ہے"۔اسی طرح "یہ وہ آیات میں[ہیں] جو کسی اقتباس کے دوران متن میں آئی ہیں"۔بڑی بریکٹ میں ہیں لکھنا تھا جو "میں" لکھا ہوا

ماخذ و منابع

مقالہ ھٰذامیں مصادر ومراجع کے ساتھ ممتاز(سکالرز) علماء کرام سے رہنمائی لی گئی ہے۔ مصادر میں سب سے زیادہ بیان القرآن از محمد علی لاہوری،جامعہ عربیہ چنیوٹ کی لائبریریز،ہفت روزہ پیغام صلح ،ماہنامہ الرشد،ماہنامہ محدث، مجمع الزوائد اور لغات کی کتب جیسے تاج العروس وغیرہ سے استفادہ کیا گیا ہے۔جدید ذرائع نیٹ، مختلف ویب سائٹس وغیرہ۔

عائلی اخلاقیات(سورۃ نساء اور سورۃ نور کے تناظر میں مطالعہ)،۱۴۰۔ ۲۰۱۲ء

مقالہ نگار: صباحت جاوید **نگران تحقیق:ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر** شعبہ علوم اسلامیہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

رول نمبر: ۰۶ ایکسیشن نمبر: ۳۶۲ صفحات: ۲۲۵

اجمالی خاکہ

قرآن کریم میں عائلی اخلاق کے تصور پر مشتمل ہے۔پہلی فصل میں اخلاق کا تعارفی جائزہ،اخلاق کے لغوی واصطلاحی معنی ومفہوم، اخلاق کی اقسام، اخلاق حسنہ، اخلاق رزیلہ۔دوسری فصل میں اخلاق کی ضرورت واہمیت بیان کی گئی ہے۔فضائل اخلاق کی فہرست جیسے ایفائے عہد، عدل وانصاف، صدق، صبر، ایثار وقربانی۔رذائل اخلاق جیسے جھوٹ، ریاکاری، حسد جب کہ فصل سوم میں عائلہ کا مفہوم اور عائلی اخلاقیات کی اہمیت جیسے عائلہ کا لغوی واصطلاحی مفہوم، عائلی زندگی کے مقاصد، عائلی زندگی اخلاقی طہارت کا ذریعہ ، عائلی زندگی بقائے نسل کاذریعہ،احساس ذمہ داری پیدا کرنے کا ذریعہ، وسعت رزق کا ذریعہ، انبیاء کرام کی سنت وغیرہ زیر بحث ہیں(۲۰)۔دوسرا باب عائلی اخلاقیات کے حوالے سے سورۃ نساء کے مندرجات کے جائزہ پر مشتمل ہے۔پہلی فصل اسلام کا تعدد ازواج کا فلسفہ ، تعدد ازواج کا مفہوم، مختلف مذاہب میں تعدد ازواج ، ہندومت ، یہودیت، قدیم عرب ،مسئلہ تعدد ازواج تفاسیر کی روشنی میں، نظریہ یک زوجگی کی دلیل اور اس کا رد، اسلامی فلسفہ تعدد ازواج کی حکمتیں، غیر قانونی ازواجی تعلقات کا تدارک، تعدد ازواج مرد کی ایک ضرورت، عورت کے لیے تعدد ازواج کی افادیت، تعدد ازواج ایک سماجی ضرورت ، تعدد ازواج کی شرائط،عدل کی قدرت،ازدواج، اولاد اور زیر تربیت لوگوں کے اخراجات کی قدرت،ایک عورت اور چار شوہر، رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے تعدد ازواج، تعلیمی حکمت، شرعی حکمت،اجتماعی، سیاسی حکمت، تکریمی حکمت۔فصل دوم میں مرد کی قوامیت اور آزادی نسواں کا بیان ہے جیسے مرد اور عورت کے دائرہ کار کا اختلاف، مرد خاندان کا سربراہ قوام،لفظ قوام کی لغوی تشریح، لفظ قوام مختلف مفسرین کے نزدیک، قوام کی وضاحت اور معاشرتی دائرہ کار، مردوں کی فضیلت کے بیان کے لیے قرآن مجید کا پر حکمت اسلوب، عقلی دلائل، اسلام میں مرد و عورت کی مساوات،انسانیت میں مساوات، تخلیق میں مساوات، ایمان، اعمال اور جزا میں مساوات، تربیت اور تہذیب و تمدن میں مساوات، اخلاقیات میں مساوات، تذکرہ قرآنی میں مساوات، مرد و عورت کی صلاحیتوں کا موازنہ،جسمانی فرق، ذہنی فرق، نفسیاتی فرق، مذہبی مسائل کے ادراک کا فرق، عورت کا معاشرتی دائرہ کار، آزادی نسواں، امریکی محکمہ صحت کے اعداد وشمار، مغربی نظریہ مساوات، کی ملمع کاری، مغربی نظریہ مساوات کے تحائف، اخلاقی حس کا تعطل، عائلی نظام کی بربادی، امراض خبیثہ کی کثرت، شرح پیدائش میں کمی، خودکشی کے رجحان میں اضافہ کا بیان ہے۔فصل سوم میں اصلاح قانون وراثت اور مظالم کا انسداد، وراثت کا لغوی واصطلاحی مفہوم، مختلف اقوام عالم اور قانون وراثت، قدیم یونانیوں کا قانون وراثت، رومیوں کا قانون وراثت،یہودیوں کا قانون وراثت،نصاریٰ کا قانون وراثت،قدیم عرب کا قانون وراثت، قانون وراثت قرآن کریم کی روشنی میں، اولاد کاحصہ،میراث میں والدین کا حصہ، میراث میں زوجین کا حصہ، کلالہ کی میراث جب کہ فصل چہارم میں محرمات نکاح اور عائلی اخلاقیات جیسے محرمات نکاح کی تعریف، محرمات نکاح ،ہندو مت میں نکاح ،یہودیت میں نکاح ،اسلام میں ، محرمات کی اقسام، ابدی محرمات کی اقسام ،وقتی محرمات، ابدی محرمات کی اقسام،محرمات نسبیہ، محرمات مصاہرۃ، محرمات رضاعت، وقتی محرمات جیسے ایک نکاح میں دو بہنوں کو جمع کرنے کی ممانعت، کسی غیر کی بیوی سے نکاح، مشرکہ عورت کے ساتھ حرمت نکاح،یہود ونصاریٰ کی پاک دامن بی بیوں سے مسلمان مردوں کی شادی کا جواز

toobaa-elibrary.blogspot.com

بشرطیکہ دین کے تحفظات ملحوظ رکھیں وغیرہ زیر بحث ہیں(۲۱)۔باب سوم عائلی اخلاقیات کے حوالے سے سورۃ نور کے مندرجات کے جائزہ پر مشتمل ہے۔پہلی فصل میں عائلی زندگی میں پردہ کے احکامات کے اثرات جیسے پردے کا تاریخی پس منظر، حجاب کا لغوی واصطلاحی مفہوم، عورت اور ستر، لباس اور ستر کے احکام، مردوں کے لیے ستر کی حدود، عورتوں کے لیے ستر کی حدود، محرموں اور غیر محرموں کے درمیان فرق،قرآن کریم میں پردے کے احکام، مومن عورتوں کے لیے احکام پردہ میں کچھ استثنائی صورتیں، عمر رسیدہ خواتین کو پردے کے احکام میں رعایت،عصر حاضر اور پردہ، بے پردگی کے مفاسد سے بچنے کے لیے اسلام کی انسدادی تدابیر،گھریلو زندگی میں سادگی اپنانے کی ہدایت،اجنبی عورتوں کی لوگوں سے گفتگو کے دوران نرم لہجہ برتنے کی ممانعت، عورتوں کو دور جاہلیت کی طرح آرائش کی نمائش کرنے اور بلاضرورت گھر سے باہر گھومنے کی ممانعت، عورتوں کو گھر سے باہر نکلنے پر پردہ کا اہتمام کرنے کی ہدایات شامل بحث ہیں۔فصل دوم میں زنا کے احکامات اور عائلی اخلاقیات جیسے حدود اللہ کا تعارف، حد کے لغوی معنی، حد کی تعریف آئمہ کرام کے نزدیک،حدر/تعزیر میں فرق، تعزیرات اسلامی،قوانین حدود کی قرآنی دفعات (نصوص)، زنا، قذف، شراب نوشی، چوری، قتل وغارت گری، ارتداد، بغاوت، زنا کے احکامات، زنا کے لغوی معنی ،زنا کی فقہی تعریفات، فقہ حنفیہ کے نزدیک،فقہ مالکہ کے نزدیک،فقہ شافعیہ کے نزدیک،فقہ حنابلہ کے نزدیک،فقہ جعفریہ کے نزدیک، حد زنا، زنا کی اقسام اور ان میں فرق، زناکی سزائیں،کنوارے زانی کی سزا،شادی شدہ زانی کی سزا، ضرب تازیانے کی کیفیت کیسی ہونی چاہیے،زناثبوت ہونے کی شرائط،شہادت،اقرار، قرائن،لعان، زنا کے معاشرے پر منفی اثرات اور سد ذرائع زنا، زناکے معاشرے پر منفی اثرات، اللہ کی رحمت سے دوری،نسل انسانی کی تباہی، زنا سے معاشرہ میں بدامنی اور فتنہ وفساد پیدا ہوتا ہے، زنا قحط اور مفلسی کا باعث بنتا ہے،زنا کی جسمانی موذی بیماریوں کا موجب بنتا ہے، زنا کے سد باب کے ذرائع،تقویٰ، سزا کے ذریعے سد باب،بذریعہ تعلیم وتربیت، بذریعہ نکاح شامل بحث ہیں۔فصل سوم میں قذف ولعان کے احکامات اور عائلی اخلاقیات جیسے قذف کا معنیٰ ومفہوم،قذف کی شرعی حیثیت، قذف کی اقسام، قذف کے ارکان، زنا کی تہمت یا نسب کا انکار،مقذف کا محصن ہونا،مجرمانہ ارادہ، قذف کی سزا اور کیا قذف موروثی ہے؟لعان،اس کی تعریف، قرآن وسنت کی روشنی میں ،لعان کی اہم دفعات،تہمت کے معاشرے پر برے اثرات،اسلامی قانون قذف ولعان کے معاشرہ پر مثبت اثرات جب کہ فصل چہارم میں استیذان کے احکامات و آداب کا بیان ہے جیسے استیذان کی تعریف،استیذان مفسرین کے نزدیک، استیذان کا شرعی طریقہ، استیذان سے کون لوگ مستثنیٰ ہیں؟ٹیلی فون کرنے میں آداب استیذان،والدین اور محرمات سے بھی استیذان ضروری ہے،عدم استیذان کے نقصانات اور استیذان کی حکمتیں اور فوائد، اندرون گھر آداب معاشرت زیربحث ہیں (۲۲)۔چوتھا باب عصر حاضر کے تناظر میں قرآنی عائلی اخلاقیات کی معنویت کا بیان ہے۔فصل اول میں سورہ نساء اور سورہ نور میں بیان کردہ خاندانی اور عائلی اخلاقیات کے عصری اطلاقات،گھر اور خاندان کے اخلاقی معاملات اور ان کے عصری اطلاقات،صلہ رحمی، عصر حاضر کے تناظر میں صلہ رحمی کا جائزہ اور اطلاق، گھروں میں داخلہ کے لیے احکامات استیذان، قانون استیذان کا عصر حاضر میں اطلاق، احکام پردہ کے ذریعے انسداد فواحش اور حفاظت عصمت، احکام پردہ کا عصری اطلاق، محرمات نکاح، محرمات نکاح کا عصری اطلاق،مسئلہ تعدد ازواج، تعدد ازواج اور عصر حاضر، عائلی (میاں، بیوی اور بچے) اخلاقی معاملات اور ان

toobaa-elibrary.blogspot.com

کے عصری اطلاقات، تعارف نکاح، نکاح ایک سنجیدہ معاہدہ ہے،مرد کی قوامیت، عائلی زندگی میں ناخوشگواری کا علاج، مصالحتی کوششوں کا حکم، نکاح، مرد کی قوامیت اور آزادی نسواں ، حق مہر، حق مہر کا اطلاق، لعان ،قانون لعان کی حکمتیں اور عصر حاضر میں اطلاق جب کہ فصل دوم میں سورہ نساء اور نور میں بیان کردہ قانونی اخلاقیات اور ان کے عصری اطلاقات جیسے زنا جرم عظیم،اسلام کے قانون زنا کا عصری اطلاق، اسلامی قانون قذف، قانون قذف کا عصری اطلاق، قانون وراثت اور قانون وراثت کا عصری اطلاق وغیر ہ زیر بحث ہیں(۲۳)۔

تحقیق و تجزیہ

اسلوب نگارش

مقالہ اچھے کاغذپر کمپیوٹر سے کمپوز کیا گیا ہے۔مقالہ سرورق،سرٹیفکیٹ، تسمیہ ، انتساب،حلف نامہ، تصدیق نامہ،کلمات تشکراور مقدمہ سے شروع ہوتا ہے۔بارہ صفحات پر مشتمل فہرست عنوانات مقالہ کے آغاز میں دی گئی ہے۔ مقالہ چارابواب اور تیرہ فصول پر مشتمل ہے۔مقالہ کا اختتام خلاصۃ البحث اورمصادر ومراجع پہ ہوتا ہے۔

اسلوب تحقیق

دور حاضر میں دینِ اسلام کو دقیانوس اور مغربی معاشرہ کو مہذب بنا یا جا رہا ہے۔انسان کی عائلی اور خانگی ضرورتوں کے تقاضے صرف اسلام ہی پورا کر سکتا ہے۔مغرب کے غلط پرپراپیگنڈہ نے ہمارے اسلامی معاشرے کی عائلی اخلاقیات کو بہت نقصان پہنچایا ہے۔ہماری موجودہ نوجوان نسل مغربی تہذیب کی دلدادہ ہوتی جارہی ہے اور اس کی اخلاقی اقدار کی تشکیل وتعمیر میں نہ پر ہونے والا خلا پیدا ہو رہا ہے۔مغربی تہذیب، اسلامی تہذیب کے مقابلے میں آسمانی تعلیمات کے اصول ومبادی سے کھوکھلی ہے۔یہودیت اور نصرانیت کے پیروکاروں نے مرد کی مرد سے شادی جیسے قوانین پاس کر لیے ہیں۔جس سے عائلی زندگی کا سارا ڈھانچہ تباہ ہو کے رہ گیا ہے۔وہ کون سے اخلاق کی تعمیر وترویج کے دعوے دار ہیں؟ جن کے کتے تو مخملی غالیچوں میں استراحت کرتے ہیں لیکن ان کے والدین (اولڈ ایج سنٹر)میں دھکے کھاتے ہیں۔وہ معاشرے کو کون سی عائلی اخلاقیات کی ترویج کا درس دیں گے؟اس مقالہ میں مضبوط دلائل اور مستند حوالوں سے یہ حقیقت واضح کی گئی ہے کہ صرف اسلامی عائلی اخلاقیات ہی ایسی ہیں جو کو اپنانے سے انسان ترقی وعروج کی منازل طے کر سکتاہے۔دیگر بنیادی مصادر میں کلام پاک واحادیث ،مشہور ومستند تفاسیر وکتب علوم القرآن وتاریخ،لغات،اور انسائیکلوپیڈیاز رہے ہیں۔مقالہ نگار نے اپنے مقالے کو مختلف مباحث سے بھر پور استدلال کرتے ہوئے بطریق احسن اپنا مدعا بیان کیا ہے۔مقالہ نگار اپنے دلائل کو منطقی اور غیر متعصبانہ انداز میں لکھتی ہیں۔مقالہ عام زبان اور سلیس اردو میں لکھاگیاہے۔عربی عبارات عربی رسم الخط میں لکھی گئی ہیں جب کہ ان پر اعراب کا التزام نہیں کیا گیا۔البتہ آیات قرآنی پرمکمل اعراب لگائے گئے ہیں۔

موضوع سے مطابقت

مقالہ کے چاروں ابواب مکمل طورپر موضوع سے ہم آہنگ ہیں۔غیر ضروری مباحث سے اجتناب کیا گیا۔ عائلی اخلاقی نظام کی خوبیوں کو بڑی عمدگی سے واضح کیاگیاہے۔مغربیت کی چمکارپر کاری ضرب لگائی گئی ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

عبارات میں ابہام

مقالہ نگار نے اگرچہ عبارات کی تصحیح کی ممکنہ کوشش کی ہے مگر پھر بھی بعض مقامات کچھ اغلاط در آئی ہیں مثلاً:-ضرب تازیانے کی کیفیت کسی[کیسی]ہونی چاہیے۔دوسری جگہ قانون لعان کی حکمتیں اور عصر[حاضر میں] اطلاق جب کہ فصل دوم میں سورہ نساء اور نور میں بیان کردہ قانونی اخلاقیات اور ان کے عصری اطلاقات جیسے زنا جرم عظیم،اسلام کے قانون زنا کا عصری اطلاق، اسلامی قانون قذف، قانون قذف کا عصری اطلاق، قانون وراثت اور قانون وراثت کا عصری اطلاق وغیرہ زیر بحث ہیں۔

ماخذ و منابع

مقالہ میں آیاتِ قرآنی، بنیادی کتب تفاسیر،کتب احادیث میں خصوصاً صحیحین سے کافی مدد لی گئی ہے۔جدید رسائل و جرائداورانٹر نیٹ سے بھی استفادہ کیاگیاہے۔انگریزی کتب میں An Introduction to Roman Law,What Women want, Sexual life in ancien Greece, Sexual Behavior, A Dictionary of Modren written, Pakistani Women by Nasira M.Shah Etc.

مولانا حسین علی الوانیؒ اور علوم قرآنیہ،شعبہ علوم اسلامیہ جامعہ سرگودھا، سیشن ۱۴-۲۰۱۲ء

مقالہ نگار: **محمد اسامہ** **نگران تحقیق:** **ڈاکٹر محمد شہباز منج** اسسٹنٹ پروفیسر

رول نمبر: **۰۷** **صفحات:** ۲۰۶ **ایکسیشن نمبر:**۳۸۱

اجمالی خاکہ

مقالہ ھٰذا کاپہلا باب مولانا حسین علیؒ الوانی اور علوم القرآن کے عمومی تعارف، علم حدیث میں مشکلات، تبلیغی اسفار، وفات دوسری فصل میں علمی خدمات، بلغۃ الحیران، تحریرات حدیث، خلاصہ فتح القدیر، تحفہ ابراہیمیہ جب فصل سوم میں علوم القرآن کاتعارف، لفظ قرآن کی تحقیق،تفسیر اور علوم قرآن میں فرق،علوم قرآن کا ماخذ،علوم قرآن پر کتب اور علوم قرآن کی اقسام زیر بحث ہیں(۲۴)۔دوسرا باب تفسیر بلغۃ الحیران ، تفسیر بلغۃ الحیران کی پہچان، نظم قرآن کا تعارف، فکر نظم قرآن کا آغازوارتقاء،برصغیر پاک وہند میں نظم قرآن کا سلسلہ دوسری فصل میں تفسیر بلغۃ الحیران کی بنیادی خصوصیات،تفسیر بلغۃ الحیران کا منہج، اصطلاحات القرآن،مضامین قرآن جب کہ فصل سوم میں تفسیر بلغۃ الحیران کا اسلوب،سورتوں کے مابین ربط،مؤیدات، نسخ کے متعلق مولانا الوانی کا نظریہ اور مولانا الوانی کی توجیہات زیربحث ہیں(۲۵)۔باب سوم تفسیر بلغۃ الحیران کے جائزے پر مشتمل ہے۔پہلی فصل میں تفسیر بلغۃ الحیران پر اعتراضات، عمومی اعتراضات،جوابات دوسری فصل میں مفتی عبدالشکور ترمذی صاحب کے اعتراضات کا جائزہ،مفتی عبدالشکور کا تعارف، واقعہ ذبح بقرۃ وقتل نفس، مولانا الوانی کی ترجیحات، واقعہ تحویل قبلہ، مسئلہ اطلاق طاغوت اورمسئلہ استمدادواستنقاع زیر بحث ہیں(۲۶)۔چوتھا باب البیان فی ربط القرآن (تفسیر بے نظیر)کے جائزے پر مشتمل ہے۔پہلی فصل میں تعارف تفسیر، حاشیہ بدر منیر، حالات محشی، تفسیر بے نظیر کی خصوصیات،فلسفہ فہم قرآن،فہم قرآن سے متعلق

toobaa-elibrary.blogspot.com

مولانا الوانی کے چند قوانین،رموز قرآن، قصہ ہاروت ماروت، واقعہ سامری در پائے فرس جبریل، واقعہ غرانیق، واقعہ داؤد علیہ السلام در مسئلہ نعاجہ،واقعہ سلیمان اور ذبح فرس، واقعہ سلیمان علیہ السلام اور القائے جسد، قصہ بیماری حضرت ایوب علیہ السلام، تفسیر بے نظیر کے حاشیہ کا تحقیقی جائزہ ، تحقیق انیق در ابحاث دقیق، مسئلہ توسل اور مطالعہ مذاہب باطلہ وتردید زیر بحث ہیں(۲۷)۔

تحقیق و تجزیہ

انتخاب موضوع

برصغیر پاک وہند میں خدام القرآن کی تعداد روز بروز بڑھتی جارہی ہے۔ خاندان دہلوی کو یہ سعادت حاصل ہوئی کہ اسی خاندان کے ایک چشم وچراغ شاہ عبدالقادر نے قرآن کریم کا بامحاورہ ترجمہ "موضح القرآن" سے کیا۔انہی خاندان میں سے نامور شخصیت حضرت شاہ رفیع الدین نے قرآن کریم کا لفظی ترجمہ کیا۔یہ سلسلہ یونہی چلتا رہا یہاں تک کہ ولی الٰہی مکتب فکر کی نمائندہ شخصیت مولانا حسین علی الوانی جب مولانا رشید احمد گنگوہی اور مولانا مظہر نانوتوی سے قرآن وحدیث کا درس لے کر وطن واپس ہوئے تو یہاں آکر مولانا نے درس قرآن کا سلسلہ شروع کیا،دورہ تفسیر کے دوران مولانا نے ربط بین السور کا ایسا دلنشیں اور انوکھا انداز اپنایا کہ جسے نہ کسی کان نے سنا تھا اور نہ ہی کسی آنکھ نے مطالعہ کیا تھا، جوبھی سماعت کرتا تعجب اور ورطہء حیرت میں غوطہ زن ہو جاتا۔مولانا کے تفسیری نکات کو ان شاگردان(مولانا غلام اللہ خان،سید نذر شاہ جو کالوی)نے جب مرتب شکل میں بیان کیا تو "تفسیر بلغۃ الحیران فی ربط آیات القرآن" کے نام سے افق عالم پر جلوہ افروز ہوا۔یہیں سے مولانا الوانی کے مکتب فکر کی ابتداء ہوئی۔بعد میں مولانا کے شاگرد رشید نے ان کی مزید تخریج واضافہ کر کے"جواہر القرآن" رقم کیا۔چنانچہ راقم نے مقالہ میں مولانا الوانی کے تفسیری اسلوب اور علوم القرآن پر آپ کے قلمی وتخریج شدہ نکات سے استفادہ کیا ہے۔

اسلوب نگارش

مقالہ اچھے کاغذپر کمپیوٹر سے کمپوز کیا گیا ہے۔مقالہ سرورق،عنوانات، تسمیہ، انتساب ،حلف نامہ،کلمات تشکراور مقدمہ سے شروع ہوتا ہے۔چار صفحات پر مشتمل فہرست عنوانات مقالہ کے آغاز میں دی گئی ہے۔مقالہ چارابواب اوربارہ فصول میں منقسم ہے۔حواشی و حوالہ جات تحت الصفحہ دئے گئے ہیں۔آیات قرآنی پرمکمل اعراب لگائے گئے ہیں۔مقالہ کا اختتام خلاصہ بحث اورمصادر ومراجع پہ ہوتا ہے۔

اسلوب تحقیق

مقالہ ھٰذا کا اسلوب بیانیہ ،تاریخی اور تقابلی ہے۔اس میں مولانا الوانی کے تعارف کے ساتھ ساتھ مولانا کے جدید تفسیری نکات کو بھی ازسر نو قلمبند کیا گیا ہے جس میں نہ صرف مولانا کے تفسیری نکات بلکہ ان کی دیگر مفسرین سے تائیدات بھی پیش کی گئی ہیں نیز مفسرین کی آراء کا جائزہ اور مولانا الوانیؒ کا تفسیری منہج لکھا گیا ہے۔پہلے باب میں مولانا الوانی اور علوم القرآن کا عمومی تعارف کرایا گیا ہے۔مولانا کی سوانح ،فصل دوم میں علمی خدمات اور فصل سوم میں علوم کی شناخت کرائی گئی۔ تفسیر بلغۃ الحیران کا تعارف ، فصل دوم میں امتیازی خصوصیات اور فصل سوم میں بلغۃ الحیران کا اسلوب بیان کیا گیاہے۔باب سوم میں تفسیر بلغۃ الحیران پر اعتراضات کی تحقیق کی گئی ہے۔ تفسیربے نظیر کا تعارف،

toobaa-elibrary.blogspot.com

خصوصیات اور رموز قرآن کے ساتھ ساتھ تفسیر بے نظیر کے حواشی کا تحقیقی تجزیہ احاطہء تحریر میں لایا گیا ہے۔آخر میں خلاصۃ البحث اور مصادر ومراجع قلمبند ہیں۔

عبارات میں ابہام

مقالہ نگار نے بعض مقامات پر عام تحقیقی روش سے ہٹ کر موصوف مفسر مولانا الوانی کے بارے میں کچھ زیادہ غلوسے کام لیاہے۔چنانچہ لکھتے ہیں:۔دورہ تفسیر کے دوران مولانا نے ربط بین السور کا ایسا دلنشیں اور انوکھا انداز اپنایا کہ جسے نہ کسی کان نے سنا تھا اور نہ ہی کسی آنکھ نے مطالعہ کیا تھا، جو بھی سماعت کرتا تعجب اور ورطہء حیرت میں غوطہ زن ہو جاتا(۲۸)۔سابقہ کام کا جائزہ کے عنوان سے مقالہ نگار لکھتے ہیں"مولانا الوانی کی تفسیری خدمات کو نہ صرف قومی بلکہ عالمی سطح پر بھی پذیرائی حاصل ہے"(۲۹)۔اسی طر ح دوسرے مقام پر"سید حسین شاہ نیلوی"(۳۰)لکھا ہے جب کہ اصل نام" سید محمد حسین نیلویؒ" ہے اس کی تصدیق مقالہ ھٰذا کے آخری صفحہ (۳۱) پہ نظر آتی ہے۔

ماخذ و منابع

مقالہ ھٰذاکا اصل ماخذ تو زیر تحقیق" تفسیر بلغۃ الحیران فی ربط آیات القرآن"اور اس کے مصادر ہیں۔اس کے علاوہ مدارک التنزیل و حقائق التاویل از محمد بن احمد بن محمود النسفی،یونیورسٹی آف سرگودھا میں لکھا جانے والا تحقیقی مقالہ بنام"سید محمد حسین شاہ نیلوی بحیثیت مفسر قرآن"،تفسیر بے نظیر،احسن التفسیرحواشی بدر منیراز سید حسین شاہ نیلوی،الفجر المستطیر،تفسیر مواہب الرحمن ،تفسیر عزیزی،معارف القرآن،مباحث فی علوم القرآن، الاتقان فی علوم القرآن ،سوانح مولانا غلام اللہ خان،نقش دوام،تفسیری افسانے، عقدالعقیان فی عنق جواہر القرآن، القاموس الوحید،مختلف دینی وتحقیقی مجلات ،رسائل وجرائد سے سے استفادہ کیاگیاہے۔

تفسیر قرآن اور نقد استشراق،تفسیر ماجدی،تفہیم القرآن اور ضیاء القرآن کا تجزیاتی

مقالہ نگار: **نیلم اقبال** **نگران تحقیق:** **ڈاکٹرمحمد شہباز منج** اسسٹنٹ پروفیسر

رول نمبر: ۱۴ **ایکسیشن نمبر:** ۳۵۵ **صفحات:** ۱۸۵

اجمالی خاکہ

مقالہ ھٰذا چار ابواب اورتیرہ فصول کا احاطہ کرتا ہے۔استشراق اور مستشرق کا مفہوم ،تاریخ، قبل از حروب صلیبیہ،حروب صلیبیہ کا زمانہ، بعد از حروب صلیبیہ،تحریک استشراق کے اہداف ومقاصد، دینی مقاصد، سیاسی اور استعماری مقاصد،اقتصادی مقاصد اور علمی مقاصد شامل بحث ہیں۔دوسری فصل میں مستشرقین اور مطالعہ اسلام ہے اس میں مستشرقین کی اقسام، معتدل مزاج مستشرقین، متعصب مستشرقین،پیشہ ور مستشرقین ،ملحد مستشرقین ،نومسلم مستشرقین ،قرآن مجید کو اپنی تحقیق کا محور بنانے والے نمایاں مستشرقین ،گولڈ زیہر،تھیوڈر نولڈیکے، جارج سیل، مارگولیتھ، آرتھر جیفری،ابراہیم جیمز،جان برٹن،ڈبلیو منٹگمری کا بیان ہے،مستشرقین کے قرآنی منہج تحقیق کا عمومی جائزہ،کیفیات وحی کی غلط تعبیر، ضعیف روایات سے استدلال،یہودیت، عیسائیت اور دیگر مذاہب سے اخذ شدہ،مفروضات، تراجم قرآن میں

toobaa-elibrary.blogspot.com

تحریف، مستشرقین کا تفسیری اسلوب، غیر معروضی طرز تحقیق جب کہ فصل سوم میں قرآن کریم، سنت رسول ﷺ مسلم مصنفین، تفسیری ادب، عربی تفاسیر، اردو تفاسیر، تفسیر ماجدی، تفہیم القرآن، ضیاء القرآن مستقل کتب، رسائل ومجلات، علمی مجالس اور مسلم تصنیفات کی اہم خصوصیات شامل بحث ہیں(۳۲)۔ دوسرا باب قرآن کریم، مستشرقین اور زیر نظر تفاسیر پر مشتمل ہے۔ پہلی فصل میں قرآن کا منزل من اللہ ہونے کا انکار او راس کی حقیقت، تعارف قرآن، قرآن کے کلام الٰہی ہونے کے حوالے سے مستشرقین کا نکتہ نظر، منتخب تفاسیر میں نقد، قرآن کا چیلنج، قرآن کے سابقہ صحف سماوی سے ماخوذ ہونے کی تردید، قرآن اور بائبل کے بیانات کا اختلاف، قرآن اور بائبل کے بیانات میں مماثلت، سابقہ کتب سماوی میں واقعات کا نہ ہونا، مشرکین مکہ اور مستشرقین کی آراء میں مطابقت، ومماثلت، آنحضور ﷺ کا اُمّی ہونا، حدیث اور قرآن کے اسلوب بیان میں فرق، انسانی جذبات کی عدم مداخلت، خطبات میں تناقص اور تضاد کی موجودگی کا امکان، سیرت طیبہ، قرآنی پیشین گوئیوں ں کا پورا ہونا، قرآن کی جامعیت اور دوران تلاوت فرط خشیت سے آنسو جاری ہونا شامل بحث ہیں۔ فصل دوم میں حفاظت وتدوین قرآن سے متعلق مستشرقین کا موقف اور اصل حقائق جیسے قرآن کی شہادت، احادیث کی شہادت، قرآن کریم کی حفاظت وتدوین سے متعلق مستشرقین کے افکار، منتخب تفاسیر کی روشنی میں حفاظت وتدوین قرآن پر استشراقی افکار کا جائزہ، حفظ وکتابت قرآن عہد رسالت ﷺ میں، تدوین اور دور صدیقی، جمع قرآن اور عہد عثمانی، قرأتوں کے اختلاف کی نوعیت، ترتیب قرآن اور معوذتین کی قرآنیت کا بیان ہے۔ فصل سوم میں قصص قرآنی اور استشراقی افکار، منتخب تفاسیر میں نقد، قصص قرآنیہ عبرت ونصیحت کا ذریعہ، قرآنی قصوں اور اہل کتاب کے دینی ادب کی کہانیوں کا تقابل، بعض قرآنی واقعات کا سابقہ صحف سماوی میں تذکرہ نہ ہونا، تاریخی اغلاط سے متعلق شہادت اور ان کا ازالہ، لفظ آذر کی تحقیق، نمرود کے ساتھ مناظرہ ابراہیمی، حضرت یعقوبؑ کو حضرت ابراہیم کا بیٹا قراردیا، فرعون کا وزیر ہامان، سامری کی تحقیق ،حضرت موسیٰؑ کے معجزات کی تعداد، قصہ اصحاب کہف، اخت ہارون کی تحقیق، محرف بائبل، قرآن جانچنے کی کسوٹی نہیں ہو سکتی، قرآن قصص کو تاریخ کی کسوٹی پر نہیں جانچا جاسکتا، اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹ کا انتساب زیر بحث ہے(۳۳)۔ باب سوم حدیث، مستشرقین اور زیر نظر تفاسیر پر مشتمل ہے۔ فصل اول میں حدیث کا مفہوم، سنت کا مفہوم، حدیث وسنت میں فرق، حفاظت حدیث، اقسام حدیث، کتب حدیث کی اقسام شامل بحث ہیں۔ فصل دوم میں حجیت حدیث کا انکار اور اس کی حقیقت جیسے فتنہ انکار حدیث، حدیث میں فتنہ کی پیش گوئی، اس فتنہ کے موٴسسین، اس فتنہ کا انجام، فتنہ انکار سنت کا آغاز ثانی، اس کا سبب، حدیث کی عدم حجیت ثابت کرنے کی استشراقی سازش، جدید فتنہ انکار سنت کے ختم نہ ہونے کا سبب، حدیث سے متعلق استشراقی افکار، گولڈ زیہر کا نظریہ حدیث، شاخت کا نظریہ حدیث، آرتھر جیفری کا نکتہ نظر، منٹگمری کا نکتہ نظر، مستشرقین کی آراء ،اطاعت پیغمبری کا حکم، اطاعت کی استقلالی حیثیت ، سیرت وکردار میں رسول اللہ ﷺ ،سنت بھی وحی پر مبنی ہے اور قرآن وحدیث دونوں محفوظ ہیں زیر بحث ہیں(۳۴)۔ چوتھا باب سیرت نبوی، مستشرقین اور تفاسیر پر محیط ہے۔ پہلی فصل انکار رسالت اور اس کی حقیقت، رسالت کا مفہوم، وحی کا مفہوم، تمام انبیاء کرام کی نبوت پر ایمان، نبوت ورسالت محمدیؐ کی واقعیت اور استشراقی زاویہ نگارہ، منتخب تفاسیر کی رسالت بارے استشراقی افکار کا تنقیدی جائزہ، پہلی وحی کی کیفیت وتاثر، قرآن کریم کی فصاحت وبلاغت صداقت کی دلیل ہے۔ حیات

toobaa-elibrary.blogspot.com

طیبہ، مشرکین مکہ اور مستشرقین کے مضطرب اقوال، عالم گیر رسالت اور نبوت ورسالت کی عالمگیریت کی شرائط شامل بحث ہیں۔فصل دوم میں واقعہ غرانیق پر مستشرقین کے افکار اور اصل حقائق جیسے غرانیق کے معنی اور اس قصہ کی بنیاد، استشراقی افکار، منتخب تفاسیر میں نقد، قصہ کی تفصیلات میں اختلاف، روایت کے معیار پر پورا نہ اترنا، اندرونی شہادت، سیاق وسباق سے عدم مطابقت، عصمت وحفاظت انبیاء ،اصل واقعہ کو بیان کیا گیاہے۔فصول سوم میں تعدد ازواج نبی ﷺ،استشراقی انداز فکر اوراصل حقائق،زوج کا مفہوم، تعدد ازواج کا مفہوم،منتخب تفاسیر میں نقداور تخییر اور تفویض میں فرق شامل بحث ہیں۔فصل چہارم میں جہاد اسلام،استشراقی انداز فکر اور اصل حقائق، جہاد کا مفہوم، جہاد کا مقصد، کس کے خلاف قتال جائز ہے؟ حدود وشرائط جہاد، سرایا غزوات نبویؐ کی نوعیت، جہاد کی ترغیب کی ضرورت اور اشاعت اسلام جب کہ فصل پنجم میں معجزات سے متعلق استشراقی افکار اور اصل حوسؤ جیسے معجزہ سے متعلق استشراقی افکار اور منتخب تفاسیر میں نقد،معجزہ کا مفہوم، قرآن میں معجزہ کے مترادفات، معجزہ اور سحر میں فرق اور قانون فطرت زیر بحث ہیں(۳۵)۔

تحقیق و تجزیہ

انتخاب موضوع

مستشرقین نے قرآن، حدیث اور سیرت کے سلسلہ میں جو خدشات پیش کیے ہیں، کا جواب ہمیں فرقان حمید سے ملتاہے۔دوران تفسیر مستشرقین کے ان اعتراضات کے انتہائی مسکت جواب دیئے ہیں۔ان جوابات کو الگ تحقیقی صورت میں سامنے لانا ازحد ضروری ہے تاکہ عوام الناس ان مستشرقانہ چالوں سے محفوظ رہیں۔مستشرقین کے اعتراضات کا جواب اور ان کی فکر سے مرعوب جدید تعلم یافتہ مسلمانوں کے اشکالات اور تشکیکات کا ازالہ انتہائی ضروری تھا تاکہ یہ بات عیاں ہوجائے کہ مستشرقین کے ہاں غیر جانبداری اور دیانتداری کے دعویٰ کے باوجود ان دونوں باتوں کا فقدان ہے۔اس تناظر میں اردو تفسیری ادب کے گراں قدر سرمایہ میں استشراقی اعتراضات کی بوچھاڑ کے رد میں بہت معیاری کام ہوا ہے۔اسی غرض سے مستشرقین کے ریشہ دوانیوں کو طشت ازبام کرنے کے لیے مسلم مفکرین کی نمائندہ تفاسیر تفسیر ماجدی، تفہیم القرآن اور ضیاء القرآن کو سامنے رکھتے ہوئے استشراقی افکار ونظریات کا محاکمہ اورتجزیہ پیش کیا گیا ہے۔ان تفاسیر کے اندر مغربی الزامات کا انتہائی موئثر جواب دیاگیاہے۔ان تفاسیر میں موجود استشراقی تنقید کے جوابات کو ذیلی عنوانات کے تحت جمع کرکے ان مفسرین کرام کی خدمات جلیلہ کو اجاگر کیا گیاہے۔مفسرین کے جوابات سے قبل استشراقی افکار کو ن کی اصل کتب سے پیش کیاگیاہے تاکہ بشری کمزوریوں کی بناء پر نقد استشراق کے ضمن میں جو پہلو ان مفسرین کرام کی نظروں سے اوجھل رہے آئندہ علوم القرآن اور تفسیر القرآن میں ان کو بھی مدنظر رکھا جا سکے۔

اسلوب نگارش

مقالہ اچھے کاغذپر کمپیوٹر سے کمپوز کیا گیا ہے۔مقالہ سرورق،سرٹیفکیٹ، تسمیہ، انتساب ،حلف نامہ، تصدیق نامہ،اظہار تشکراور مقدمہ سے شروع ہوتا ہے۔نوصفحات پر مشتمل فہرست عنوانات مقالہ کے آغاز میں دی گئی ہے۔مقالہ چار ابواب اورتیرہ فصول پر مشتمل ہے۔حواشی و حوالہ جات تحت الصفحہ دئے گئے ہیں۔مقالہ کا اختتام نتیجہء بحث،اشاریہ فہارس(آیات ،احادیث،اعلام،اماکن) اور مصادر ومراجع پہ ہوتا ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

طریقِ تحقیق

تحقیق اور تجزیہ کے لیے مختلف اہل علم کی آراء ،لائبریریز اور ویب سائٹس سے استفادہ کیا گیاہے۔ مقالے کے پہلا حصہ میں "تحریک استشراق اور اسلام" ایک تعارفی مطالعہ کا عنوان دیا گیاہے جس کی تین فصول میں استشراق اور مستشرقین کے تعارف، مستشرقین اور مطالعہ اسلام اور مسلم مصنفین اور تحریک استشراق کا مطالعہ پیش کیا گیاہے۔دوسرا باب قرآن کریم ،مستشرقین اور منتخب تفاسیر کے عنوان کو احاطہ تحریر میں لاتا ہے۔ کلام الٰہی ہونے،جمع وتدوین اور قصص قرآنیہ سے متعلق استشراقی افکار اور منتخب تفاسیر کی روشنی میں ان پر نقد کیا گیاہے۔تیسرے باب میں حدیث،مستشرقین اور منتخب تفاسیر ,حدیث مبارکہ کا تعارف اور حدیث سے متعلق استشراقی آراء کا بیان اور اصل حقائق کو احاطہ تحریر میں لایا گیا ہے۔چوتھا باب سیرۃطیبہ ،مستشرقین اور منتخب تفاسیر ہے۔ رسالت ،قصہ غرانیق،زواج نبی ﷺ،جہاد اسلام اور معجزات سے متعلق استشراقی انداز فکر اور اصل حقائق کو اجاگر کیا۔ حتی الوسع اولین ماخذ سے استفادہ کیا گیاہے۔عبارت عام فہم رکھنے کی سعی کی گئی ہے۔جملوں اور املاء کی درستگی کا خیال رکھا گیاہے۔آیات کا ترجمہ واوین " "میں کیا گیا ہے۔ہر فصل کے آخر میں خلاصہ بحث درج ہے۔اخیر مقالہ پہ نتائج و حاصلات بحث رقم کیے گئے ہیں۔فٹ نوٹ میں پہلی بار ذکر پر کتاب کا نام، مؤلف کا پورا نام اور کتاب سے متعلق جملہ معلومات کو تفصیل کے ساتھ شکاگو مینوئل آف سٹائل کے مطابق درج کیا گیا ہے جب کہ دوسری بار اسی کتاب کو بطور حوالہ درج کرنے کی صورت میں اختصار وایجاز سے کام لیا گیا ہے۔

مقالہ نگار نے اپنے مقالے کو مختلف مباحث سے بھر پور استدلال کرتے ہوئے بطریق احسن اپنا مدعا بیان کیا ہے۔ عربی عبارات عربی رسم الخط میں لکھی گئی ہیں جب کہ ان پر اعراب کا التزام نہیں کیا گیا۔البتہ آیات قرآنی پر مکمل اعراب لگائے گئے ہیں۔

موضوع سے مطابقت

مقالہ کے چاروں ابواب مکمل طورپر موضوع سے ہم آہنگ ہیں۔غیر ضروری مباحث سے اجتناب کیا گیا۔

ماخذ و منابع

مقالہ نگار کا اصل مأخذ مولانا عبدالماجد دریا بادی، تفسیر ماجدی سید ابوالاعلیٰ مودودی کی تفسیر تفہیم القرآن اور ان کے مصادر ہیں۔علاوہ ازیں بنیادی کتب تفاسیر ،الاتقان فی علوم القرآن از جلال الدین سیوطی،مقدمہ اصول تفسیر از علامہ عبدالحلیم ابن تیمیہؒ اور الفوز الکبیرفی اصول تفسیر از حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ سے مستفاد ہے۔

سنت نبوی ﷺ ،مشہور ومستند تفاسیر وکتب علوم القرآن وتاریخ،لغات،اور انسائیکلوپیڈیاز رہے ہیں۔مختلف مقالات جیسے المغنی فی العدل والتوحید(قاضی عبدالجبار الحارم)، الرد علیٰ ابن الدھریلہ الیھود (ابن حزمؒ)، الاجوبہ الفاخرۃ عن الاسئلۃ الفاجرہ(احمد بن ادریس القرافی المالکی)، ھدایۃ الحیاریٰ فی اجوبۃ الیھود والنصاریٰ(ابن قیم الجوزیہ)،الجواب الصحیح لمن بدل دین المسیح(احمد بن عبدالحلیم ابن تیمیہؒ)،المستشرقون(نجیب العقیقی)، الاستشراق رسالۃ الاستعمار (الدکتور محمد ابراھیم القیومی)،الاستشراق وجہ للاستعمار الفکری(الدکتور محمدعبدالمتعال الجبری)، خطبات احمدیہ از سر سید احمد خان، اسلامیات اور مغربی مستشرقین ومسلمان مصنفین از مولانا ابوالحسن ندوی،علوم اسلامیہ اور مستشرقین از ڈاکٹر ثناء اللہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

ندوی۔تحقیقی آرٹیکل جیسے اسلام اور مستشرقین : تفہیم القرآن کا ایک جائزہ از ایس اے سباحی اور تفسیر ماجدی اور استشراقی ذہنیت از ڈاکٹر محمد شہباز منج وغیرہ۔اسی طرح انگریزی کتب میں The Origins of Muhammaden Jurisprudence,The Original Sources of the Qur'an,The Jewish Foundation of Islam ,Muhammad Prophet and Stateman,What is Islam,Islamic Revelation in Modern World,Companian to the Qur'an,Muhammad at Madina قابل ذکر ہیں۔

اردو تفسیری ادب میں جدید فقہی مسائل کے استنباط کے مناہج

(معارف القرآن،تدبر القرآن اورتبیان القرآن کے تناظر میں)،سرگودھا، ۱۴۔۲۰۱۲ء

مقالہ نگار:	**حافظ سجاد حیدر حیدری**	**نگران تحقیق:**	**ڈاکٹر محمد شہباز منج**
رول نمبر:	M.Phil.12-09		اسسٹنٹ پروفیسر
ایکسیشن نمبر:	**۳۸۶/۳۶۴**	**صفحات:**	۱۹۳

اجمالی خاکہ

مقالہ ھٰذا چار ابواب اور تیرہ فصول پر مشتمل ہے۔پہلے باب میں تفسیر قرآن اور فقہ کا بیان ہے۔اس میں تعارف تفسیر ،تفسیر اور تاویل کے درمیان فرق، فقہ کا تعارف،فقہ کی لغوی تعریف،فقہ کے اصطلاحی معنی، قرآن کریم سے بعض دلائل ،احادیث مبارکہ سے بعض دلائل، فقہ کی تعریفات کا جائزہ شامل بحث ہے۔فصل دوم میں تفسیر وفقہ کے مصادر ومناہج،تفسیر کے مصادر،قرآن مجید، رسول ﷺ، اجتہاد واستنباط،اہل کتاب(یہود ونصاریٰ)،مفسرین صحابہ کرامؓ، عہد صحابہؓ کی تفسیری خصوصیات،عہد تابعین کی تفسیری خصوصیات،فقہ اسلامی کے مصادر ومناہج،فقہ کے غیر منصوص ادلہ، فقہ میں استنباط مسائل کے مناہج، طریقہ جمہوریا طریقہ متکلمین اور طریقہ احناف جب کہ فصل سوم میں تفسیر قرآن میں فقہ کی روایت،فقہی مسالک اور فقہی تفاسیر،فقہ حنفیہ کی مشہورر فقہی تفاسیر،فقہ مالکیہ کی مشہور فقہی تفاسیر، فقہ شافعیہ کی مشہور فقہی تفاسیر، فقہ حنابلہ کی مشہور فقہی تفاسیر،متقدمین کی فقہی تفاسیر اور ان کے مناہج، احکام القرآن از ابو بکر جصاص حنفی،احکام از الکیاھراسی شافعی،ابو عبداللہ قرطبی المالکی ، کنزل العرفان فی فقہ القرآن از مقداد ایسوری جب کہ فصل چہارم میں اردو تفاسیر اور جدید فقہی مسائل کے استنباط کی روایت، ابتدائی اردو تفاسیر قرآن ، تفسیر فتح المنان از مولاناعبدالحق حقانی دہلوی، تفسیر مواہب الرحمن از سید میر علی ملیح آبادی ، بیان القرآن از مولانا اشرف علی تھانوی، تفسیر ثنائی از مولانا ثناء اللہ امرتسری، معارف القرن از مفتی محمد شفیع زیر بحث ہیں (۳۶)۔ دوسرا باب زیر نظر تفاسیر اورطب ومیڈیکل سائنس کے متعلق جدید فقہی مسائل کے استنباط کے مناہج پر مشتمل ہے ۔پہلی فصل میں اعضاء کی پیوند کاری، انسانی اعضاء کی پیوند کاری کی اقسام، معارف القرآن کا منہج استنباط اور اعضاء کی پیوند کاری،تبیان القرآن کا منہج استنباط اور اعضاء کی پیوند کاری اور دیگر علماء کے اجتہادات شامل بحث ہیں۔فصل دوم میں سرجری اور پوسٹ مارٹم کے متعلق جدید فقہی مسائل کا بیان ہے جیسے سرجری اور اس کی اقسام، سرجری کے لیے

toobaa-elibrary.blogspot.com

بے ہوش کرنا،پوسٹ مارٹم وسرجری کے مسائل اور معارف القرآن کا منہج استنباط ، پوسٹ مارٹم وسرجری کے مسائل اور تبیان القرآن کا منہج استنباط ،مریض کو خون لگانے کے احکام،پوسٹ مارٹم سے متعلق دیگر فقہاء کے اجتہادات،اسلام فقہ اکیڈمی مکہ کا فیصلہ جب کہ فصل سوم میں ٹیسٹ ٹیوب بے بی اور جدید فقہی مسائل ،قدرتی طریقہ حمل وتولید، مصنوعی طریقہ حمل وتولید، ٹسٹ ٹیوب بے بی کی تاریخ، مانع حمل مرد کی بیماریاں، مانع حمل عورت کی بیماریاں،ٹسٹ ٹیوب بے بی کا استعمال، ٹسٹ ٹیوب بے بی کے فقہی مسائل اور تبیان القرآن کا منہج استنباط، مانعین ٹسٹ ٹیوب بے بی کے دلائل، علامہ غلام رسول سعیدی کے جوابات اور دیگر علماء کے ٹسٹ ٹیوب بے بی کے بارے اجتہادات زیر بحث ہیں(۳۷)۔باب سوم زیر نظر تفاسیر اور تجارت ومعیشت سے متعلق جدید فقہی مسائل کے استنباط کے مناہج کا حامل ہے ۔بینکاری و اسلامی بینکاری،جدید فقہی مسائل،بینکاری کا طریق کار،مت غمر کا تجربہ، تبونگ حاجی، پاکستان میں اسلامی بینکاری،بینکاری اور اسلامی بینکاری سے متعلق مسائل اور معارف القرآن کا منہج استنباط،بینکاری سے متعلق مسائل اور تدبر القرآن،بینکاری اور اسلامی بینکاری سے متعلق مسائل اور تبیان القرآن کا منہج استنباط اور دیگر علماء کے نزدیک اسلامی بینکاری کی شرعی حیثیت شامل بحث ہے۔فصل دوم میں زیر نظر تفاسیر او ر انشورنس سے متعلق جدید فقہی مسائل جیسے انشورنس کی تعریف، انشورنس کی ابتداء، اقسام، معارف القرآ ن اور انشورنس کے فقہی مسائل،تبیان القرآ ن اور انشورنس کے فقہی مسائل،مجوزین کے دلائل، انشورنس میں سود اور قمار کے متعلق علامہ صاحب کا موٗقف،علامہ کے نزدیک انشورنس کی شرعی حیثیت، انشورنس اور دیگر علماء کے اجتہادات اور مکہ فقہ اکیڈمی کا فیصلہ جب کہ فصل سوم میں زیر نظر تفاسیر اور انعامی بانڈز کے متعلق جدید فقہی مسائل جیسے انعامی بانڈز کا طریقہ کار، انعامی بانڈ کی مالیت اور انعامات کی تقسیم کی فہرست، تبایٔن القرآن اور انعامی بانڈز کے فقہی مسائل،دیگر علماء کے اجتہادات اور علامہ صاحب کے انعامی بانڈز کے مسائل میں استنباط کا جائزہ زیر بحث ہیں(۳۸)۔چوتھا باب زیر نظر تفاسیر اور سیاست ومعاشرت سے متعلق جدید فقہی مسائل کے استنباط کے مناہج پر مشتمل ہے۔پہلی فصل میں سیاست سے متعلق جدید فقہی مسائل جیسے سیاسی نظام کاتعارف، معاہد عمرانی کانظریہ،نظریہ قوت، نظریہ پادر سری یا مادر سری، اصلی خداوندی کا نظریہ، بادشاہت، اشرافیہ کا انجام،جمہوریت، معارف القرآن اور جدید سیاسی مسائل،مفتی صاحب کے نزدیک موجودہ طریقہ انتخابات، ووٹ کی حیثیت، تبیان القرآن اورجدید سیاسی مسائل اور دیگر علماء وفقہاء کی آراء شامل بحث ہیں۔فصل دوم میں خاندانی منصوبہ بندی اور جدید فقہی مسائل جیسے اصطلاحی مفہوم، موجودہ دور میں خاندانی منصوبہ بندی کا طریقہ کار،خاندانی منصوبہ بندی کا پس منظر،معارف القرآن اور خاندانی منصوبہ بندی کے فقہی مسائل، تبیان القرآن اور خاندانی منصوبہ بندی کے فقہی مسائل،اسقاط حمل، دیگر علماء کے نزدیک خاندانی منصوبہ بندی کی شرعی حیثیت شامل بحث ہیں جب کہ فصل سوم میں زیر نظر تفاسیر اور فوٹو گرافی سے متعلق جدید فقہی مسائل جیسے تصویر کی تعریف،تصویر کی ابتداء، فوٹو گرافی سے متعلق علماء ازہر کا نظریہ، قدیم اور جدید طریقہ کار کا فرق، معارف القرآن اور فوٹو گرافی سے متعلق جدید مسائل، تدبر قرآن اور فوٹو گرافی سے متعلق جدید مسائل اور دیگر علماء اور فقہاء کی آراء زیر بحث ہیں(۳۹)۔

تحقیق و تجزیہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

انتخاب موضوع

دور جدید میں لکھی جانے والی تفاسیر میں مفسرین نے فقہی نوعیت کے مسائل پر سیر حاصل بحث کی ہے، جس پر باقاعدہ علمی وتحقیقی کتب بھی سامنے آرہی ہیں۔مثلاً مفتی محمد شفیع کی"معارف القرآن"جس میں بیان ہونے والے تمام فقہی مسائل کو صوفی محمد اقبال قریشی نے الگ سے بھی ترتیب دیا ہے۔اسی طرح مولانا مودودی کی"تفہیم القرآن" بھی جدید تناظر میں لکھی جانے والی تفسیر ہے ان تفاسیر پر مختلف جامعات میں علمی ،ادبی اور فقہی کام ہو چکا ہے۔جدید تفاسیر "تدبر قرآن" جدید تناظر میں تحریر شدہ ہے۔ان تفاسیر کے سوااردو زبان میں لکھی جانے والی جدید فقہی مسائل سے مزین تفسیر"تبیان القرآن" ہے جو بارہ ضخیم جلدات میں لکھی گئی ہے اور دوسری تفاسیر میں سب سے آخر میں لکھی گئی ہے اس کے اندر ایسے جدید فقہی مسائل کو زیر بحث لایاگیا ہے جو اس سے پہلے لکھی جانے والی اردو تفاسیر میں ذکر نہیں ہوئے۔اس کے علاوہ تبیان القرآن میں مختلف جدید فقہاء اور مفسرین کے استنباط مسائل کو بیان کیاگیاہے ،ان سے اختلاف بھی بیان ہے۔زیر نظر مقالہ میں"معارف "،"تدبر قرآن" و "تبیان القرآن "میں جن جدید مسائل کا ذکر کیاگیاہے اور ان جدید مسائل کے استنباط میں مفسرین نے جو مناہج اختیار کیے ہیں ان پر تبصرہ کیا گیا ہے۔ ساتھ ساتھ دیگر علماء وفقہاء کے اجتہادات کو بھی نقل کیا گیا ہے۔

اسلوب نگارش

مقالہ اچھے کاغذپر کمپیوٹر سے کمپوز کیا گیا ہے۔مقالہ سرورق،ایکسیشن والی مہر کا صفحہ، تسمیہ، آیات قرآنیہ،حلف نامہ ،اپرول سرٹیفکیٹ ،انتساب،اظہار تشکر،فہرست مضامین اور مقدمہ سے شروع ہوتا ہے۔ سات صفحات پر مشتمل فہرست عنوانات مقالہ کے آغاز میں دی گئی ہے۔باب اول کی چارجب کہ باقی تین ابواب کی تین تین فصول ہیں۔ حواشی و حوالہ جات تحت الصفحہ دیئے گئے ہیں۔ آیات قرآنی پر مکمل اعراب لگائے گئے ہیں۔مقالہ کا اختتام حاصل کلام،خلاصۃ البحث، تحقیق کے نئے موضوعات ،مصادر ومراجع،آیات اور احادیث پہ ہوتا ہے۔

اسلوب تحقیق

مقالہ ھٰذا کا اسلوب بیانیہ ،تجزیاتی اور تقابلی ہے۔حتی الوسع بنیادی مصادر سے استفادہ کیاگیا ہے جہاں ضروری ہوا ثانوی مصادر سے بھی استفادہ کیاگیا ہے۔

آیات قرآنی کی مکمل تخریج کی گئی ہے۔

غیر معروف اسماء واماکن کا مختصر تعارف حاشیہ میں دیا گیا ہے۔

حوالہ جات کے لیے پہلی دفعہ ذکر پر کتاب کے مؤلف کا پورا نام درج کیا گیاہے جب کہ دوسری مرتبہ اس کتاب کے ذکر کی صورت میں مصنف کا مختصر نام مذکور ہے۔

رمز م ن (مصدر نفسہ) سے اشارہ کیا گیاہے۔مقالہ کے آخر میں خلاصہ بحث ،نتائج تحریراور مصادر ومراجع تحریر کیے گئے ہیں۔

پبلک لائبریریز اور مختلف جامعات کی لائبریریز سے بھی استفادہ کیا گیاہے۔

انٹر نیٹ اورمتعلقہ رسائل وجرائد سے بھی مواد حاصل کیاگیاہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

حوالہ کا طریق کار شکاگو مینوئل آف سٹائل ایڈیشن ۱۵ ہے۔

مقالہ میں جہاں مفتی صاحب لکھا گیا ہے تو اس سے مراد مفتی محمد شفیع ، جہاں علامہ صاحب لکھا ہے اس سے مراد علامہ غلام رسول سعیدی اور جہاں مولاناصاحب لکھا ہے اس سے مراد مولانا امین احسن اصلاحی ہے۔جدید مسائل کے بارے میں مختلف فقہاء اور مفتیان کرام سے رہنمائی لی گئی ہے۔

ماخذ و منابع

مقالہ ھٰذاکا اصل ماخذ تو زیر تحقیق تین تفاسیر"معارف القرآن "،" تدبر قرآن" اور"تبیان القرآن"اور ان کے مصادر ہیں۔اس کے علاوہ جدید فقہی مسائل از خالد سیف اللہ رحمانی ،مباحث فی علوم القرآن،الاتقان فی علوم القرآن،البحر المحیط از ابو حیان، کشف الظنون از حاجی خلیفہ، تبیان الراسخ از قاضی عبدالصمد صارم ،علم تفسیر عہد بہ عہد از ڈاکٹر سعد صدیقی ،تفسیر ضیاء القرآن، تفہیم القرآن،القاموس الوحید،مختلف دینی و تحقیقی مجلات، رسائل وجرائد اور مکہ فقہ اکیڈمی کے جدید فقہی مسائل سے استفادہ کیا گیا ہے۔

علم غریب القرآن میں امام راغب اصفہانیؒ اور ابن جوزیؒ کے اسالیب کا تجزیاتی۔۲۰۱۳-۱۵ء

مقالہ نگار: **لقمان حیدر** **نگران مقالہ :** **ڈاکٹر محمد فیروزالدین شاہ** اسسٹنٹ پروفیسر

رول نمبر: **۱۷** **ایکسیشن نمبر:** **۵۶۹** **صفحات:** **۱۷۹**

اجمالی خاکہ

مقالہ ھٰذاکے چار ابواب اوربارہ فصول علم غریب القرآن،مفہوم اورتدوین وارتقاء کا بیان ہے۔پہلی فصل میں غریب کی لغوی واصطلاحی تعریف،فصل دوم میں علم غریب القرآن کی ضرورت واہمیت جب کہ فصل سوم میں علم غریب القرآن کی تدوین وارتقاء وغیرہ کا بیان ہے(۴۰)۔ پہلی فصل میں امام راغب کا تعارف،دوسری فصل میں المفردات کا تعارف جب کہ فصل سوم میں علم غریب القرآن میں امام راغب کے اسالیب کاتجزیاتی مطالعہ شامل بحث ہیں(۴۱)۔باب سوم علم غریب القرآن میں امام ابن جوزیؒ کی کتاب تذکرۃ الأریب فی تفسیر الغریب کے اسالیب کا تجزیاتی مطالعہ کا بیان ہے۔فصل اول صاحب کتاب(امام ابن جوزیؒ) کا تعارف ،فصل دوم میں کتاب(تذکرۃ الأریب)کا تعارف جب کہ فصل سوم علم غریب القرآن میں ابن جوزی کے اسالیب کا تجزیاتی مطالعہ پر مشتمل ہے(۴۲)۔چوتھا باب تذکرۃ الأریب اور المفردات کے اسالیب کا تقابلی جائزہ،تذکرۃ الأریب اور المفردات کے اسالیب کے مشترک پہلو،دوسری فصل المفردات فی غریب القرآن کی خصوصیات اور تذکرۃ الأریب کے اسالیب کا تقابلی جائزہ جب کہ فصل سوم تذکرۃ الأریب کی خصوصیات اور المفردات کے اسالیب سے تقابلی مطالعہ پر مشتمل ہے(۴۳) ۔

تحقیق و تجزیہ

انتخاب موضوع

toobaa-elibrary.blogspot.com

بقول مقالہ نگار کہ جب انتخاب موضوع کا مرحلہ آیا تو غوروفکر کے بعد بہت سے موضوعات سامنے آئے لیکن ان پر کئی جامعات میں پہلے کام ہوچکا تھا اور بعض ایسے تھے جو ایم فل کی سطح کے تحقیقی مقالہ نہیں بن سکتے تھے۔بالآخر اپنے اساتذہ کرام کی رہنمائی میں یہ فیصلہ ہوا کہ علم غریب القرآن پر کام کیاجائے۔چونکہ یہ موضوع اپنے اندر بہت وسعت رکھتا ہے اس لیے اسے محدود کرنا پڑا۔اس بارے میں ابن جوزی کی تالیف تذکرۃ الأریب فی تفسیر الغریب کا انتخاب کیا گیا۔امام راغب اصفہانی اور ابن جوزیؒ کا انتخاب اس وجہ سے کیا گیا کیونکہ دونوں ماہرین علوم قرآن کا تعلق چھٹی صدی ہجری سے ہے اور دونوں علم تفسیر میں امتیازی مقام رکھتے ہیں۔اس لیے ان کی مذکورہ صدر تالیفات کا انتخاب کیا گیا۔

اسلوب نگارش

مقالہ اچھے کاغذپر کمپیوٹر سے کمپوز کیا گیا ہے۔مقالہ سرورق،ایکسیشن والی مہر کا صفحہ،تسمیہ، آیات قرآنیہ،حلف نامہ،اپرول سرٹیفیکٹ ،انتساب ،اظہار تشکر،فہرست مضامین اور مقدمہ سے شروع ہوتا ہے۔ڈیڑھ صفحات پر مشتمل فہرست عنوانات مقالہ کے آغاز میں دی گئی ہے۔مقالہ چار ابواب اورہر باب تین فصول پر مشتمل ہے۔مقالہ کا اختتام جائزہ، مقالہ کاخلاصہ اور کتابیات پہ ہوتا ہے۔

اسلوب تحقیق

زیر نظر مقالہ کا منہج واسلوب تجزیاتی اور تقابلی ہے یعنی دونوں مؤلفات کے اسالیب کا تجزیاتی مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔تجزیاتی کے ساتھ ساتھ بیانیہ اسلوب بھی کیونکہ تجزیہ سے پہلے اسالیب کو بیان کیا گیاہے۔ان مقاصد کے حصول کے لیے مقالہ ھٰذا کو چار ابواب میں تقسیم کیاگیاہے۔تحقیقی مقالہ میں ان دونوں مؤلفین کے محض ان اسالیب کاذکر کیا گیا ہے جو انہوں نے بکثرت اپنی ان تالیفات میں اختیار کیے ہیں۔ان اسالیب کے بیان کے ساتھ الفاظ غریبہ کے معانی کی تفصیلات اور اختلافات کو زیادہ بیان نہیں کیا گیا تاکہ اصل موضوع سے توجہ ہٹ نہ جائے۔غرائب القرآن کی وضاحت میں بطور استشہاد کے احادیث رسول ﷺ، اشعار عرب، محاورات عرب اور قراء ات مختلفہ کو ذکر کیا گیا ہے۔علاوہ ازیں لغوی ،صرفی اور فقہی مباحث بیان ہیں۔سورتوں و آیات کے متعلق اسباب نزول، محذوف کی نشان دہی، ناسخ ومنسوخ اور بلاغی انواع کو بھی بیان کیا گیاہے۔مذکورہ صدر منہج واسلوب اور دیگر مباحث کو قدرے مفصل ہے۔مقالہ عام زبان اور سلیس اردو میں لکھاگیاہے۔ عربی عبارات عربی رسم الخط میں لکھی گئی ہیں جب کہ ان پر اعراب کا التزام نہیں کیا گیا۔البتہ آیات قرآنی پر مکمل اعراب لگائے گئے ہیں۔

موضوع سے مطابقت

مقالہ کے چاروں ابواب مکمل طورپر موضوع سے ہم آہنگ ہیں۔غیر ضروری مباحث سے اجتناب کیا گیا۔

ماخذ و منابع

مقالہ نگار کا اصل ماخذمذکورہ صدر دونوں مؤلفات یعنی المفردات فی غریب القرآن اور تذکرۃ الأریب فی تفسیر الغریب اور ان کے مصادر ہیں۔علاوہ ازیں غریب القرآن از ابو عبیدہ غریب القرآن سدوسی ، غریب القرآن از ابن قتیبہ،معانی القرآن از ابو زکریا یحی بن زیادالفراد، مجاز القرآن از ابوعبیدہ معمر بن المثنی،غریب القرآن از ابو عبید قاسم

toobaa-elibrary.blogspot.com

بن سلام، تحفۃ الأریب بما فی القرآن من الغریب از ابو حیان،غریب القرآن از سراج الدین ابن ملقن،البرہان فی علوم القرآن از امام بدرالدین زرکشی،الاتقان فی علوم القرآن از جلال الدین سیوطی،مقدمہ اصول تفسیر از علامہ عبدالحلیم ابن تیمیہؒ، الفوز الکبیرفی اصول تفسیر از حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ وغیرہ سے استفادہ کیا گیا ہے۔

جامعہ غوثیہ بھیرہ ضلع سرگودھا

تفسیر ضیاء القرآن میں عقیدۂ نبوت ورسالت اور رسالت،جامعہ غوثیہ بھیرہ ضلع سرگودھا۲۰۱۲۔۲۰۱۰ء

مقالہ نگار: زرینہ افسر **نگران تحقیق:** ن د **صفحات:** ۱۹۱

رجسٹریشن نمبر: IJU051002500035C **ایکسیشن نمبر:** ن د

اجمالی خاکہ

مقالہ ھٰذاتین ابواب اور نوفصول پر مشتمل ہے۔پہلا باب پیر کرم شاہ اور ان کی تفسیر ضیاء القرآن کے تعارف،تفسیر کے لغوی واصطلاحی معنی،اقسام اور تفسیر کے آغاز وارتقاء پر مشتمل ہے۔دوسری فصل میں پیر کرم شاہ الازہری کے حالات زندگی،مکمل تعارف،پیر صاحب کی دینی ،علمی ،ملی خدمات اور ان کی تصانیف زیر بحث ہیں جب کہ تیسری فصل میں تفسیر ضیاء القرآن کا سبب تالیف،منہج واسلوب اور علمی حیثیت، خصوصیات اور ماخذ زیر بحث ہیں (۴۴)۔دوسرا باب عقیدہ نبوت ورسالت کے اہم مباحث کا تحقیقی جائزہ تفسیر ضیاء القرآن کی روشنی میں مذکورہے۔بعثت انبیاء ورسل کے مقاصد ، غرض و غایت،دعوت توحید ومذمت شرک، اتمام حجت وقطع عذر،انذار وتبشیراور کتاب وحکمت کا بیان ہے۔دوسری فصل میں انبیاء کرام کے مشترکہ اوصاف جیسے بشریت انبیاء،انبیاء کرام کا مرد ہونا، معجزات انبیاء، تعلیمات انبیاء،عصمت انبیاء اور انبیاء ورسل کا واجب الاطاعت ہونا کا بیان ہے جب کہ فصل سوم میں تصدیق نبوت ورسالت جیسے قرآن میں مذکور اور غیر مذکور انبیاء ،جملہ انبیاء کرام پر بلا تفریق ایمان لانا فرض ہے، تفضیل انبیاء میں حفظِ مراتب،تصدیق نبوت ورسالت کا منطقی انجام شامل بحث ہیں۔فصل چہارم میں تکذیب نبوت ورسالت کا بیان ہے جیسے تکذیب رسالت ونبوت کفر ہے ، تکذیب انبیاء ورسل کے اسباب ومحرکات اور تکذیب انبیاء کا منطقی انجام زیر بحث ہیں(۴۵)۔باب سوم بعثت نبوی کے مباحث کا تحقیقی جائزہ تفسیر ضیاء القرآن کی روشنی میں ہے۔شان مصطفی ﷺ، آداب نبوت، آفاقیت وابدیت، رحمۃ اللعالمین، خلق عظیم، تکمیل دین تصدیق نبوت کلی اور اسوۂ کامل جب کہ فصل دوم میں خاتم النبیین ﷺ ہونے کے نقلی وعقلی دلائل کا بیان،فتنہ قادیانیت ، تکمیل دین کے حوالے سے،جملہ اقوام عالم یا رسالتِ عامہ کے حوالے سے،نازل شدہ کتاب بغیر تحریف کے جوں کی توں اور سنت محمدی ﷺ ساری تفصیلات کے ساتھ موجوداور تمام شعبوں میں رہنما زیر بحث ہیں(۴۶)۔

تحقیق و تجزیہ

انتخاب موضوع

toobaa-elibrary.blogspot.com

مختلف تفاسیر میں مفسرین نے اپنے اپنے انداز میں عقیدہ نبوت ورسالت اور رسالت محمدی ﷺ سے متعلق لکھا اور مواد منتشر حالت میں موجود ہے۔ابھی تک مفسرین کی عقیدہ نبوت ورسالت کے بارے آراء کو کتابی شکل میں جمع کر کے تحقیق نہیں کی گئ۔لہٰذا ضرورت کو سامنے رکھتے ہوئے اس موضوع کا انتخاب کیا گیا ہے۔زیر نظر مقالہ میں پیر محمد کرم شاہ صاحب کی تفسیر ضیاء القرآن میں عقیدہ نبوت ورسالت کے اہم مباحث، آیات قرآنی اور ان آیات کے ضمن میں پیر کرم شاہ کی بیان کردہ تشریح و توضیح کے اہم نکات کو نہ صرف منصہ شہود پر لایا گیاہے بلکہ ان تمام مباحث کو مرتب ومنظم شکل میں پیش کیا گیا ہے تاکہ آئندہ اس موضوع پر تحقیق کرنے والوں کو بحیثیت مفسر ان کے نقطہ ہائے نظر کا مجموعہ مرتب ومنظم شکل میں دستیاب ہوسکے۔

اسلوب نگارش

مقالہ اچھے کاغذپر کمپیوٹر سے کمپوز کیا گیا ہے۔مقالہ سرورق،سرٹیفکیٹ، تسمیہ، انتساب،اظہار تشکر، رموز واوقاف اور مقدمہ سے شروع ہوتا ہے۔چھ صفحات پر مشتمل فہرست عنوانات مقالہ کے آغاز میں دی گئی ہے۔مقالہ تین ابواب اور نو فصول پر مشتمل ہے۔حواشی و حوالہ جات تحت الصفحہ دئے گئے ہیں۔مقالہ عام زبان اور سلیس اردو میں لکھا گیا ہے۔عربی عبارات عربی رسم الخط میں لکھی گئی ہیں جب کہ ان پر اعراب کا التزام نہیں کیا گیا۔البتہ آیات قرآنی پر مکمل اعراب لگائے گئے ہیں۔مقالہ کا اختتام نتائج تحقیق، موضوع تحقیق کے بنیادی مسئلہ کا جواب،فرضیہ تحقیق کا جائزہ، فہرست آیات قرآنیہ،فہرست احادیث مبارکہ،مصادر ومراجع،لغات اور رسالہ جات پہ ہوتا ہے۔

اسلوب تحقیق

مقالہ کا اسلوب بیانیہ ہے۔لائبریری تحقیق کے اصولوں کو مد نظر رکھا گیاہے۔بنیادی واساسی ماخذ سے استفادہ کیا گیاہے۔اسی مواد کو بطور شواہد قبول کیا گیاہے جو مادی حالت میں موجود ہے۔قرآنی آیات کی تشریح کے لیے تفسیربالماثور اور تفسیر بالرائے المحمود کے اصول استعمال کیے گئے ہیں۔اصلاحات کی تشریح کے لیے الحدود۔۔۔معجم الاصلاحات الفنون، حدود المصلحت کی کتب سے موادلیا گیا ہے۔آخر میں مقام اشاعت کا ذکر کیا گیاہے۔کسی کتاب کا پہلی دفعہ ذکر کرنے پر مکمل حوالہ دیا گیا ہے۔بعد میں محض کتاب اور مصنف کے نام کا پراکتفا کیا گیاہے۔معروف مذہبی سکالر، تحقیقی مجلات، جرائد، لغات اور انسائیکلوپیڈیاز سے استفادہ کیا گیا ہے۔

موضوع سے مطابقت

مقالہ کے تینوں ابواب مکمل طورپر موضوع کے ارد گرد گھومتے ہیں۔موضوع تحقیق کے بنیادی مسئلہ سے ہم آہنگ ہے۔غیر ضروری مواد اور بے جا طوالت سے اجتناب کیا گیا۔

ماخذ و منابع

مقالہ کا اصل مأخذتفسیر ضیاء القرآن اور اس کے مصادر ہیں۔علاوہ ازیں بنیادی کتب تفاسیر، صحاح ستہ،شرح عقائدالنسفی از تفتازانی،فوائد القلائد فی علم العقائدازعبدالوہاب شعرانی، فلسفہ رسالت از نصیر احمد ناصر، توحید ورسالت اور ولایت از عبداللہ شاہین،عقائد اسلام از عبدالحلیم محمود، محسن انسانیت از نعیم صدیقی،تفسیر والمفسرون ،کتب علوم القرآن وتاریخ ، لغات، اور انسائیکلوپیڈیاز سے استفادہ کیا گیا ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

حواشی و حوالہ جات سرگودھا ڈویژن

۱۔ کشور جیلانی، محمد ، تفسیر روح المعانی کا اسلوب اور خصوصیات، جامعہ سرگودھا، زیر نگرانی پروفیسر ڈاکٹر زرین ایس ریاض، ص ا۔۳۹

۲۔ کشور جیلانی، محمد، تفسیر روح المعانی کا اسلوب اور خصوصیات، ص۳۸۔۱۱۸

۳۔ کشور جیلانی، محمد ، ص۱۱۹۔۱۹۸

۴۔ کشور جیلانی، محمد ، ص۱۹۹۔۲۳۱

۵۔ عبدالحی ،اصول تفسیر اور تفہیم القرآن،الاتقان فی علوم القرآن کے اصول تفسیر میں تفہیم القرآن کا تجزیاتی مطالعہ، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل ،یونیورسٹی آف سرگودھا سیشن ۱۱۔۲۰۰۹ء، زیر نگرانی ڈاکٹر محمد شہباز منج، ص ا۔۲۳

۶۔ عبدالحی ،اصول تفسیر اور تفہیم القرآن،الاتقان فی علوم القرآن کے اصول تفسیر میں تفہیم القرآن کا تجزیاتی مطالعہ، ص۲۴۔۶۷

۷۔ عبدالحی، ص۶۸۔۱۱۵

۸۔ ایضا، ص۱۱۶۔۱۶۷

۹۔ عبدالحی، ص۱۶۸۔۱۷۶

۱۰۔ عبدالحی، ص۱۸۶

۱۱۔ عبدالحی، مقدمہ، ص ا

۱۲۔ شیر، محمد، تلاوت قرآن کریم میں لحن و موسیقی کے استعمال کی شرعی حیثیت، جامعہ سرگودھا، زیر نگرانی ڈاکٹر محمد فیروز الدین شاہ کھگہ، ص ا۔۳۲

۱۳۔ شیر، محمد ،تلاوت قرآن کریم میں لحن و موسیقی کے استعمال کی شرعی حیثیت، ص۳۳۔۵۸

۱۴۔ شیر، محمد ،ص۵۸۔۷۸

۱۵۔ شیر، محمد ،ص۷۹۔۱۰۷

۱۶۔ ریاض، محمد ، قادیانیت میں فہم قرآن کی روایت،"بیان القرآن از محمد علی لاہوری"کا ناقدانہ مطالعہ، سرگودھا، زیر نگرانی ڈاکٹر فرحت نسیم علوی، ص ا۔۹۲

۱۷۔ ریاض، محمد ، قادیانیت میں فہم قرآن کی روایت،"بیان القرآن از محمد علی لاہوری "کا ناقدانہ مطالعہ ،ص۹۳۔۱۲۴

۱۸۔ ریاض، محمد ،ص۱۲۵۔۲۰۷

۱۹۔ ریاض، محمد ،ص۲۰۸۔۲۶۴

۲۰۔ صباحت جاوید، عائلی اخلاقیات،(سورۃ نساء اور سورۃ نور کے تناظر میں مطالعہ)،شعبہ علوم اسلامیہ، یونیورسٹی آف سرگودھا سیشن ۱۳۔۲۰۱۱ء، زیر نگرانی ڈاکٹر فرحت نسیم علوی، ص ا۔۴۷

۲۱۔ صباحت جاوید، عائلی اخلاقیات،(سورۃ نساء اور سورۃ نور کے تناظر میں مطالعہ)، ص۴۸۔۱۱۹

۲۲۔ صباحت جاوید، ص۱۲۰۔۱۸۳

۲۳۔ صباحت جاوید، ص۱۸۴۔۲۱۴

۲۴۔ اسامہ ،محمد، مولانا حسین علی الوانی ؒاور علوم قرآنیہ، شعبہ علوم اسلامیہ جامعہ سرگودھا، سیشن ۱۴۔۲۰۱۲ء، زیر نگرانی ڈاکٹر محمد شہباز منج، ص ا۔۳۷

۲۵۔ اسامہ ،محمد ،مولانا حسین علی الوانی ؒاور علوم قرآنیہ، ص۳۸۔۹۴

۲۶۔ اسامہ ،محمد ،ص۹۴۔۱۳۰

۲۷۔ اسامہ ،محمد ،ص۱۳۱۔۲۰۰

toobaa-elibrary.blogspot.com

۲۸۔ اسامہ ،محمد، ص vii

۲۹۔ اسامہ ،محمد ،مقدمہ ص ix

۳۰۔ اسامہ ،محمد ،مقدمہ ص ix

۳۱۔ اسامہ ،محمد ،ص۲۰۶

۳۲۔ نیلم اقبال،تفسیر قرآن اور نقد استشراق،(تفسیر ماجدی، تفہیم القرآن اور ضیاء القرآن کا تجزیاتی، زیر نگرانی ڈاکٹر محمد شہباز منج،ص ا۔۴۱

۳۳۔ نیلم اقبال،تفسیر قرآن اور نقد استشراق،(تفسیر ماجدی، تفہیم القرآن اور ضیاء القرآن کا تجزیاتی مطالعہ)، ص ا۔۱۰۳

۳۴۔ نیلم اقبال،ص۱۰۴۔۱۲۳

۳۵۔ نیلم اقبال،ص۱۲۴۔۱۷۷

۳۶۔ سجاد حیدر حیدری،حافظ،اردو تفسیر ی ادب میں جدید فقہی مسائل کے استنباط کے مناہج(معارف القرآن،تدبر القرآن اور تبیان القرآن کے تناظر میں)، زیر نگرانی ڈاکٹر محمد شہباز منج،ص ا۔۶۹

۳۷۔ سجاد حیدر حیدری،حافظ ،اردو تفسیر ی ادب میں جدید فقہی مسائل کے استنباط کے مناہج(معارف القرآن،تدبر القرآن اور تبیان القرآن کے تناظر میں)،ص۷۰۔۱۰۷

۳۸۔ سجاد حیدر حیدری،حافظ ،ص۱۰۸۔۱۳۹

۳۹۔ سجاد حیدر حیدری،حافظ ،ص۱۴۰۔۷۵

۴۰۔ لقمان حیدر،علم غریب القرآن میں،امام راغب اصفہانیؒ اور ابن جوزیؒ کے اسالیب کا تجزیاتی مطالعہ،زیر نگرانی ڈاکٹرفیروزالدین شاہ،ص ا۔

۴۱۔ لقمان حیدر،علم غریب القرآن میں ،امام راغب اصفہانیؒ اور ابن جوزیؒ کے اسالیب کا تجزیاتی مطالعہ،ص۲۲۔۸۸

۴۲۔ لقمان حیدر،ص۸۹۔۱۴۱

۴۳۔ لقمان حیدر،ص۱۴۲۔۱۷۱

۴۴۔ زرمینہ افسر،"تفسیر ضیاء القرآن کی روشنی میں عقیدۂ نبوت ورسالت اور رسالت محمدی ﷺ کے مباحث کی تحقیق"، جامعہ غوثیہ بھیرہ ضلع سرگودھا۱۲۔۲۰۱۰ء،زیر نگرانی ن۔د ،ص ا۔۹۳

۴۵۔ زرمینہ افسر،ص۹۴۔۱۴۲

۴۶۔ زرمینہ افسر ،ص۱۴۳۔۱۷۶

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب ہفتم

پنجاب میں علوم القرآن و تفسیر القرآن کے مخطوطات و مسوّدات کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ

مخطوطات درجامعہ پنجاب لاہور

تفسیر سورۃ العصر تا سورۃ الفاتحۃ (اردو)، مخطوط نمبر۴۲۵۵۔۱۲۰۲ در جامعہ پنجاب لاہور

تفسیر مرتضوی ا۔۵۶ (منظوم اردو)، مخطوط نمبر۴۳۵۴۔۱۳۰۱ در جامعہ پنجاب لاہور

تفسیر پارہ عم اردو، مخطوط نمبر۴۳۵۵۔۱۳۰۲ در جامعہ پنجاب لاہور

تفسیر پارہ عم اردو (چراغ ابدی)، مخطوط در مخطوطاتِ شیرانی جامعہ پنجاب لاہور

مخطوطات در دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری لاہور

تفسیر القرآن پارہ عم اردو (چراغ ابدی)، مخطوطہ در دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری لاہور ۱۳ صفر ۱۲۵۵ ھ

مخطوطہ در کتب خانہ جامعہ اسلامیہ ادارہ اشرف التحقیق لاہور

معارف القرآن سورہ حجر، مخطوطہ در کتب خانہ جامعہ اسلامیہ ادارہ اشرف التحقیق لاہور

مخطوطہ درسنٹرل پبلک لائبریری بہاول پور

قرآن مجید مترجم از شاہ عبدالقادرمعہ حاشیہ تفسیر موضح القرآن، قلمی نسخہ درسنٹرل لائبریر ی بہاول پور۱۴ رمضان مبارک ۱۲۵۲ھ

مخطوطہ درلانگے خان پبلک لائبریری ملتان

تفسیر سورۃ فاتحہ،البقرۃ ،آل عمران و النساء،مسودہ درپبلک لائبریری باغ لانگے خان ملتان، ۲۰ اگست ۲۰۰۳ء

مخطوطات و مسودہ درمسعود جھنڈیر ریسرچ لائبریری میلسی(وہاڑی)

تفسیر سورۃ فاتحہ اردو ، مخطوطہ درمسعود جھنڈیر ریسرچ لائبریری میلسی ضلع وہاڑی

تفسیر سورۃ الرحمن اردو، مخطوطہ درمسعود جھنڈیر ریسرچ لائبریری میلسی ضلع وہاڑی

قرآنِ پاک۔۔اردو ترجمہ(قرآن شریف مترجم اردو)، مخطوطہ در میاں مسعودجھنڈیرلائبریری میلسی ضلع وہاڑی

موضوعات بلحاظ حروف تہجی انتخاب از تفہیم القرآن(اردو)،مسودہ درمسعود جھنڈیر ریسرچ لائبریری میلسی

مسوّدات جامعہ سلفیہ فیصل آباد

سورۃ الحجرات اور اسمیں موجود معاشرتی مسائل،مسودہ برائے شہادت العالمیہ ،جامعہ سلفیہ فیصل آباد ۲۰۰۲ء

احکام المیراث فی القرآن الحکیم،مسودہ برائے شہادت العالمیہ ،جامعہ سلفیہ فیصل آباد ۲۰۰۱ء

اعراب القرآن وتفسیرہ سورۃ الملک والقلم،مسودہ برائے شہادت العالمیہ ،جامعہ سلفیہ فیصل آباد ۲۰۱۴ء

اعراب القرآن وتفسیرہ سورۃ الحاقۃ، سورۃ المعارج اور سورۃ نوح،برائے شہادت العالمیہ،جامعہ سلفیہ ۲۰۱۴ء

آیۃ الوصیۃ اور اس کے احکام و مسائل،مسودہ برائے شہادت العالمیہ ،جامعہ سلفیہ فیصل آباد ۲۰۰۱ء

برصغیر پاک وہند کا تفسیری سرمایہ(عربی،اردو)،مسودہ برائے شہادت العالمیہ ،جامعہ سلفیہ فیصل آباد ۱۹۸۴ء

toobaa-elibrary.blogspot.com

زنا بالرضا اور زنا بالجبر قرآن و سنت کی نظر میں،مسودہ برائے شہادت العالمیہ،جامعہ سلفیہ فیصل آباد۲۰۰۷ء

دعوت دین قرآن کی روشنی میں،مسودہ برائے شہادت العالمیہ ،جامعہ سلفیہ فیصل آباد س ن

علم التجویداور اس کا تاریخی پس منظر،مسودہ برائے شہادت العالمیہ ،جامعہ سلفیہ فیصل آباد س ن

علمِ تجوید کی تدوین و ارتقاء اور مشہور قراء کا تعارف،برائے شہادت العالمیہ ،جامعہ سلفیہ فیصل آباد ۲۰۰۶ء

منکرین قرأت کے اعتراضات اور ان کی حقیقت،مسودہ برائے شہادت العالمیہ ،جامعہ سلفیہ فیصل آباد ۲۰۱۱ء

قرأت الامام نافع بروایۃ قالون وورش رحمھم اللہ تعالیٰ، برائے شہادت العالمیہ ،جامعہ سلفیہ فیصل آباد ۲۰۱۳ء

قرآن حکیم کے اردو تراجم اور ان کا علمی جائزہ،مسودہ برائے شہادت العالمیہ ،جامعہ سلفیہ فیصل آباد س ن

قرآن حکیم کی جمع وترتیب و حفاظتِ رِوات،مسودہ برائے شہادت العالمیہ ،جامعہ سلفیہ فیصل آباد س ن

آٹھ قرآنی محرمات اور ان کی حکمت تحریم،مسودہ برائے شہادت العالمیہ ،جامعہ سلفیہ فیصل آباد س ن

سورۃ الزخرف کے مضامین کا مطالعہ اھم تفاسیر ،مسودہ برائے شہادت العالمیہ ،جامعہ سلفیہ فیصل آباد ۲۰۱۰ء

تفہیم سورۃ الفرقان۲۵ آیت ۶۱ تا ۷۷، مسودہ برائے شہادت العالمیہ ،جامعہ سلفیہ فیصل آباد س ن

سورۃ لقمان فی ضوء أھم التفاسیر ،مسودہ برائے شہادت العالمیہ ،جامعہ سلفیہ فیصل آباد ۲۰۱۴ء

سورۃالنساء کا تفسیری جائزہ(اول تا آیت نمبر ۲۳ تک)،برائے شہادت العالمیہ ،جامعہ سلفیہ فیصل آباد ۲۰۱۲ء

سورۃ نور کی روشنی میں معاشرتی مسائل،مسودہ برائے شہادت العالمیہ ،جامعہ سلفیہ فیصل آباد ۲۰۰۲ء

مسودہ :"الارشاد الیٰ معارف آیات الجھاد"،مولف: مولانا یوسف ربانی

مسودہ: فضائل قرآن،موئف:مولانا مفتی عبدالرشید حنیفؒ

مسودہ: تفسیر معوذتین،موئف:حافظ عبیدالرحمن یزدانی

مسودہ : اصول ہدایت ا لبیان،موئف:ظفر احمد خان

toobaa-elibrary.blogspot.com

مخطوطات درجامعہ پنجاب لاہور

تفسیر سورۃ العصر تا سورۃ الفاتحہ (اردو)، مخطوط نمبر۴۲۵۵۔۱۲۰۲ در جامعہ پنجاب لاہور

موضوع :	تفسیر القرآن	موئلف:	نامعلوم	کاتب :	نام نامعلوم
مخطوطہ نمبر:	۴۲۵۵	اوراق:	۳۶	تقطیع:	5"x8"
شیرانی نمبر:	۱۲۰۲	خط:	نستعلیق		

آغاز:

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾﴿وَالۡعَصۡرِ﴾بحرمت روزکار وقیلہ بحرمت شب وروزوقیلہ نماز دیکر"

اختتام:

﴿وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ﴾اور کمراہونکی راہ مین ہمکو مت جانی دی۔کمراہی کی راہکو ہماری نظر ونمین۔اچھامتکر دی ہر کام مین ہر عمل مین ہربات مین ہر حالمین تیری ہدایت نہین وہ کام خوار ہی جس عمل مین تیرے قبولیت نہین وہ عمل بی فائدہ ہی جس بات مین تیری بات نہین وہ بات خراب ہی جس حال میں تیرا کرم نہین وہ حال پریشان ہی ہمکو اون لوکون مین مت ملاؤ جو لوک اپنا بہلا برا نہین جانتین"۔

تحقیق وتنقید

مخطوط کی کیفت

مخطوط کا کاغذاور جلد پرانا اور بوسیدہ ہیں۔اکثر مقامات پر داغ ،دھبے،بوسیدگی اور دیمک خوردگی کے آثار ہیں۔عبارت پڑھنے میں کافی دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔مخطوطہ میں متن کم اور حاشیہ زیادہ ہے۔متن کی طرح حاشیہ بھی تشریحات سے بھرا ہے۔

طرز تحریر

مخطوطہ"سورۃ العصر" سے شروع ہوتا ہے اور﴿وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ﴾کے ترجمہ اور تشریح پہ ختم ہوتا ہے۔

﴿وَالۡعَصۡرِ تا وَالنَّاس﴾تمام تر مخطوط سیاہ روشنائی سے لکھا گیا ہے۔متن اور ترجمہ اندرون صفحہ جب کہ تفسیر حاشیہ میں دی گئی ہے۔سورۃ الفاتحہ میں متن سرخ روشنائی سے جب کہ ترجمہ اور تشریح سیاہ روشنائی سے لکھے گئے ہیں۔اس سورۃ میں متن ترجمہ اور تفسیر اندرون صفحہ دیے گئے ہیں۔دائیں صفحہ کے اوپر درمیان میں ورق نمبر دیا گیا ہے۔

طرز تالیف

آیات قرآنیہ اوراس کا ترجمہ اور تفسیر کچھ اس طرح تحریر ہے:۔

﴿وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ﴾اور کمراہونکی راہ مین ہمکو مت جانی دی۔کمراہی کی راہکو ہماری نظر ونمین۔اچھا متکردی ہر کام مین ہر عمل مین ہربات مین ہر حالمین تیری ہدایت نہین وہ کام خوار ہی جس عمل مین تیرے قبولیت نہین وہ عمل بی

toobaa-elibrary.blogspot.com

فائدہ ہی جس بات مین تیری بات نہین وہ بات خراب ہی جس حال میں تیرا کرم نہین وہ حال پریشان ہی ہمکو اون لوکون مین مت ملاؤ جو لوک اپنا بہلا برا نہین جانتین"۔

املا کی اغلاط

مخطوطہ میں کہیں کہیں املا کی اغلاط بھی پائی جاتی ہیں۔

تفسیر مرتضوی ا۔۵۶ (منظوم اردو)، مخطوط نمبر۴۳۵۴۔۱۳۰۱ در جامعہ پنجاب لاہور

موضوع :	**تفسیر القرآن منظوم**	**موٗلف:** ناملعوم	**کاتب :**	نام نامعلوم	**مخطوطہ نمبر:** ۴۳۵
تقطیع:	"5x8"	**شیرانی نمبر:**	۱۳۰۱	**اوراق:**	۵۶
خط:	نستعلیق	**مائیکرو فلم بنایا گیا:**	از مسعود احمد 30.4.2001		

تحقیق و تنقید

مخطوط کی کیفت

مخطوط کا کاغذاور جلد اچھی حالت میں ہے۔کہیں کہیں داغ ،دھبے اور بوسیدگی کے آثار بھی نظر آتے ہیں۔ عبارت پڑھنے میں کافی دشواری کاسامنا کرنا پڑتا ہے۔درا صل دو مخطوطات کو ایک ہی جلد میں اکٹھا کردیا گیاہے۔صفحہ نمبر ا۔۵۶ تفسیر مرتضوی اور ۵۷۔۸۶ ترجمہ اردو تنبیہ الغافلین ہے۔

طرز تحریر

مخطوطہ میں متن قرآنی کم، حدیث اور نظم زیادہ ہے۔صفحات کازیادہ تر حصہ نظم پر مشتمل ہے۔تمام عبارت اندرون صفحہ دی گئی ہے۔حاشیہ تشریحات سے خالی ہے۔

سوائے سرخیوں کے تمام تر مخطوط سیاہ روشنائی سے لکھا گیا ہے۔قال اللہ تعالیٰ،حدیث در تحقیق معنی درمیان معنی حدیث قدسی ،در مدح اہل بیت وغیرہ کی سرخیاں سرخ روشنائی سے لکھی گئی ہیں۔دائیں صفحہ کے اوپر درمیان میں ورق نمبر دیا گیا ہے۔مخطوطہ کے سرورق پہ یہ الفاظ درج ہیں:۔

ا۔ تفسیر مرتضوی ا۔۵۶ (منظوم اردو) نام معلوم نیست (دیکھئے ورق ۱۵)

۲۔ ترجمہ اردو تنبیہ الغافلین از سید احمدؒ ۵۷۔۸۶ (منظوم اردو)

طرز تالیف

آیات قرآنیہ اوراس کا ترجمہ اور تفسیر کچھ اس طرح تحریر ہے:۔

﴿مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَ جِبْرِيْلَ وَ مِيْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ﴾

جو کوئی دشمن ہو اللہ کا — اور ملایک اور نبی اللہ کا

اورمیکائیل جرائیل آمین کا — پس خدا ہیکا عدواالکافرین

املا کی اغلاط

toobaa-elibrary.blogspot.com

مخطوطہ میں کہیں کہیں املا کی اغلاط بھی پائی جاتی ہیں۔

تفسیر پارہ عم اردو، مخطوط نمبر۴۳۵۵-۱۳۰۲ در جامعہ پنجاب لاہور

موضوع :	تفسیر القرآن	**مؤلف:**	نامعلوم	**کاتب :**	نام نامعلوم
مخطوطہ نمبر:	۴۳۵۵	**اوراق:**	۳۶	**تقطیع:**	"x8"5
شیرانی نمبر:	۱۳۰۲	**خط:**	نستعلیق		

آغاز: ﴿عَمَّ يَتَسَآءَ لُوْنَ﴾ کیا بات پوچھتی ہین لوگ آپسمین"۔

اختتام: ﴿مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ﴾ جنو یا ادمیون میں سی فائدہ حدیث شریف مین فرمایا ان سورتون برابر کوئی نہیں پناہ کی واسطے تمام شد۔

تحقیق وتنقید

مخطوط کی کیفت

مخطوط پرانے کاغذ پر تحریر کردہ ہے جلد اچھی حالت میں ہے۔جب کہ اوراق بوسیدگی کی طرف مائل ہیں۔کہیں کہیں پانی کے داغ اور دھبوں کے نشانات پڑ گئے ہیں۔عبارت صاف ستھری اور آسانی سے پڑھے جانے کے قابل ہے۔مخطوطہ میں صفحہ کے چاروں اطراف ڈیڑھ انچ حاشیہ چھوڑا گیا ہے۔اندرونی جانب بھی حاشیہ ڈیڑھ انچ ہے مگر پون انچ جلد کی سلائی میں آگیا ہے۔

طرز تحریر

مخطوطہ"سورۃ النباء مکیۃ وھی اربعون آیات،﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾﴿عَمَّ يَتَسَآءَ لُوْنَ﴾ کیا بات پوچھتی ہین لوگ آپسمین"سے شروع ہوتا ہے اور﴿مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ﴾ جنو یا ادمیون میں سی۔فائدہ حدیث شریف مین فرمایا ان سورتون برابر کوئی نہیں پناہ کی واسطے تمام شد"پہ اختتام پذیر ہوتا ہے۔سورکا نام،مکی ومدنی، تعداد آیات،رموزو اوقاف،آیات اور رکوع کی علامات تمام شد وغیرہ سرخ روشنائی سے لکھا گیا ہے۔متن ،ترجمہ اور تفسیر ی حواشی سیاہ روشنائی سے لکھے گئے ہیں۔دائیں صفحہ کے اوپر درمیان میں ورق نمبر دیا گیا ہے۔

طرز تالیف

آیات قرآنیہ اوراس کا ترجمہ اورتفسیر کچھ اس طرح تحریر ہے:۔

﴿فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ﴾ اور اوسکی گردن مین رسی ہی مونج کی۔فائدہ ابولھب حضرت کا چچا تھا کفر کی ماری حضرت کی زد میں پڑا ایک بار حضرت نی سب سب [سب شاید ایک دفعہ لکھا جانا چاہیے تھا]قریش کوجمع کیا۔اوسنے پہتریہکا[بہتیرا کہا] کہ دیوانہ لوگون کو ناحق پکارتا ہی اوراوسکی عورت سخت دشمنی کرتی حسنت[حسد] کی ماری ایندہن جنکل[جنگل] سے آپ لاتی اور کانٹی حضرت کی راہ میں ڈالتی کہ انی[انہیں] جاتی کو چبھین۔

املا کی اغلاط

toobaa-elibrary.blogspot.com

مخطوطہ میں اکثر مقامات پر اغلاط بھی پائی جاتی ہیں۔مثلاً مذکورہ بالا عبارت میں:۔

حضرت نی سب سب [سب شاید ایک دفعہ لکھا جانا چاہیے تھا]قریش کو جمع کیا۔

اوسنے بہتریہکا[بہتیرا کہا] کہ دیوانہ لوگون کو ناحق پکارتا ہی

اوراوسکی عورت سخت دشمنی کرتی حسنت[حسد] کی ماری ایندہن جنکل[جنگل] سے

تفسیر پارہ عم اردو (چراغ ابدی)مخطوطہ در مخطوطات شیرانی جامعہ پنجاب لاہور ۱۳ صفر ۱۲۵۵ ھ

موضوع : تفسیر القرآن **موئف:** میرعزیزاللہ بن میر عالم الحسینی ھم رنگ

کاتب : نام نامعلوم **اوراق:** ۲۳۴

محاورہ: اورنگ آبادی **خط:** نستعلیق

مخطوطہ نمبر: ۷۰۳ **تقطیع:** x1 9cm23

آغاز: "بہترین تفسیر حمد الٰہی اور خوشترین تقریر نعت رسالت پناھی"

اختتام: یہ تفسیر خوش ترتیب﴿عَمَّ يَتَسَآءَلُونَ﴾کی تصنیف سیدی۔۔۔میر عزیزاللہ بن میر عالم تمت تمام شد

کیفت:

یہ تفسیر قرآن کریم کے تیسویں پارے پر مشتمل ایک علمی تصنیف ہے۔تفسیر بیضاوی مولانا یعقوب چرخیؒ اور علامہ زمخشری کے حوالے جا بجا موجود ہیں۔اس تفسیر کا تاریخی نام چراغ ابدی ہے۔ یہ ۱۲۶۲ھ ہے۔خط معمولی اور املا کی غلطیاں بکثرت موجود ہیں۔یہ تفسیرات جامعہ پنجاب کی مرکزی لائبریری میں موجود مخطوطات شیرانی کی فہرست سے ملی ہیں جب کہ مخطوطہ تلاش بسیار کے باوجود جامعہ کی لائبریری سے دستیاب نہ ہوسکا۔دل چسپ بات یہ ہے کہ دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری سے ایک مخطوطہ اسی نام سے ملا ہے۔مخطوطہ شیرانی میں دی گئی ساری معلومات بعینہ دیال سنگھ ٹرسٹ والی لائبریری کے مخطوطے پر صادق آتی ہیں۔ان دونوں میں بیک سرے مو بھی فرق نہیں ہے حتی کہ تقطیع، اوراق کی تعداد، آغاز واختتام ،کیفیت اور مخطوطہ نمبر بھی وہی ہے۔

مخطوطات در دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری لاہور

تفسیر القرآن پارہ عم اردو (چراغ ابدی)مخطوطہ در دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری لاہور ۱۳ صفر ۱۲۵۵ھ

موضوع : تفسیر القرآن **موئف:** عزیزاللہ ابن میر عالم الحسینی، القادری النقشبندی اورنگ آبادی المتخلص بہ ہم رنگ

کاتب : نام نامعلوم

اوراق: ۲۳۴[۴۶۸] **محاورہ:** اورنگ آبادی

کلاس نمبر: ۷۰۳ **خط:** نستعلیق

toobaa-elibrary.blogspot.com

ایکسیشن نمبر: DC **تقطیع:** x19cm23

تحقیق و تنقید

مخطوط کی کیفت

مخطوط دو صدیاں پہلے کاغذ پر تحریر کردہ ہے۔مجلد حالت میں ہے۔ہاتھ لگانے سے کاغذ پھٹنے کااندیشہ ہوتا ہے۔امتداد زمانہ سے جا بجا داغ اور دھبے پڑ گئے ہیں۔مگر پھر بھی عبارت صاف ستھری اور آسانی سے پڑھی جا سکتی ہے۔خطوطہ میں صفحہ کے بیرونی اورزیریں جانب دودو سینٹی میٹر اور بالائی اوراندرونی جانب ڈیڑھ ڈیڑھ سینٹی میٹر حاشیہ چھوڑا گیا ہے۔بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ اندرونی جانب بھی دو سینٹی میٹر ہی حاشیہ چھوڑا گیا ہو گاجب کہ آدھا سینٹی میٹر جلد کی سلائی میں آگیا۔مخطوطہ کے حاشیہ میں ورق نمبر نہیں دیا گیا اور نہ پھٹنے کے خوف سے ورق گنے جا سکے۔ اندازہ ہے کہ کم وبیش سو اوراق ہو ں گے۔

سبب تالیف

مؤلف مخطوطہ کا تعارف ان الفاظ سے شروع کرتا ہے۔طرز تفسیر کچھ اس طرح ہے:۔

"بہترین تفسیر حمد الٰہی اور خوش ترین تقریر نعت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ و آلہ وصاحبہ صلوٰۃ منصونۃ عن التناہی اما بعد بہت عرض کرتا ہی دوستد ارونسی"ان الفاظ سے مؤلف اپنی اردو تفسیر کا سبب بتایا ہے کہ میں نے جب دیکھا اکثر تفاسیر عربی اور فارسی میں ہیں جن کو سمجھنے کے لیے بعض اہل ہند کی کم علمی مانع ہے۔اگرچہ بعض دوستوں نے ہندی آمیز زبان میں تفسیر لکھی ہے لیکن اس سے ہندی زبان کا لطف پورا نہیں ہوتا جس سے بندہ کے دل میں خیال آیا کہ ہندی زبان اور اورنگ آباد کے لوگوں کے محاورہ میں تفسیر لکھی جائے۔بعض فوائد جو دوسری کتب تفاسیر میں نہیں ہیں ان کی کمی اس میں پوری کر ی جائے۔

طرز تحریر

مخطوطہ"رب یسر بسم اللہ الرحمن الرحیم وتمم بالخیر" سے شروع ہوتا ہے۔"رب یسراور تمم بالخیر"سرخ روشنائی جب کہ﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾کا لی روشنائی سے لکھا گیاہے۔تسمیہ کے بعد مؤلف مخطوطہ کا تعارف کراتا ہے۔کہیں کہیں اشاریہ میں ایک آدھ لفظ تفسیر بیان کرنے کے لیے نظر آتا ہے۔مخطوطہ کے اختتام پر بوقت بروزیکشنبہ ۱۳ صفر المظفر ۱۲۰۰ ہجری﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾درج ہے۔مخطوطہ میں قرآن کا متن اور حوالہ بین السطور سرخ روشنائی سے لکھا گیاہے۔جب کہ عام تحریر سیاہ روشنائی میں ہے۔

طرز تالیف

آیات قرآنیہ اوراس کا ترجمہ اور تفسیر کچھ اس طرح تحریر ہے:۔

﴿فَاِذَا قَرَاۡتَ الۡقُرۡاٰنَ فَاسۡتَعِذۡ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ﴾یعنی پس جسوقت چاہی کہ پڑھی تو ای محمد ﷺ قرآن کتین پس آسرا اور پناہ طلب کر سات اللہ کی شیطان رانی گئے یعنی حصولالکونین مین آیا ہے کہ قولہ تعالیٰ کا فاستعذ باللہ امر ہی بطریق عموم کی خاص کل کیتن کہ کہین۔۔۔"

toobaa-elibrary.blogspot.com

مخطوطات و مسّودات درکتب خانہ جامعہ اسلامیہ ادارہ اشرف التحقیق لاہور

معارف القرآن سورہ حجر، مخطوطہ درکتب خانہ جامعہ اسلامیہ ادارہ اشرف التحقیق لاہور

اجمالی تعارف

موضوع :	تفسیر سورہ حجر	موؤلف:	محمد ادریس [کاندھلوی]
کاتب :	منشی محمد یامین صاحب	صفحات:	۱۶۰
اندراج نمبر:	۳۷	تقطیع:	"8.5"x14

تحقیق وتنقید

مخطوط کی حالت

مخطوط لیگل سائز منتشر سفید اور صاف کاغذات پر لکھا گیا ہے۔ان کاغذات کو ترتیب کے ساتھ ڈاکومنٹ فائل میں ڈال کے تسمہ لگا دیا گیاہے۔فائل کی سرخ رنگ کی پشت پر سفید موٹے مارکر کے ساتھ مخطوطہ کااندارج نمبر ،نام اور سورت کا نام درج ہے۔فائل کی جلد کے گتے اور تسمہ سیاہ رنگ کا ہے۔فائل کے اندر پولی تھین کے شفاف لفافے کاغذات ڈالنے کے لیے لگے ہوئے ہیں جن کے اندر ان اوراق کو ڈالا گیاہے۔

طرز تحریر

مخطوطہ کے سرورق یعنی پہلے صفحہ پر معارف القرآن ،سورہ حجر درج ہے اور کتب خانہ اشرف التحقیق کی مہر ثبت ہے۔جس پر اندراج نمبر درج ہے۔آیات قرآنیہ اور تفسیر سیاہ روشنائی کے ساتھ جب کہ ترجمہ نیلے قلم سے لکھا گیا ہے۔کہیں کہیں الفاظ کو سرخ قلم کے ساتھ دائرہ لگایا گیا ہے۔اندرون صفحات جگہ کم پڑ جانے کی صورت میں کہیں کہیں تفسیر حاشیے میں بھی چند سطور میں لکھ دی گئی ہے۔درون تفسیر اگر کوئی متن بطور حوالہ درج کیا گیاہے تو اس کے نیچے لکیر کھینچ دی گئی ہے۔دوران تحریر اگر کوئی لفظ حذف ہو گیا تو وہاں سے حاشیہ تک لکیر کھینچ کر وہ لفظ حاشیہ میں لکھ دیا گیا۔کہیں کہیں حاشیے میں تفسیر کی خاطر سرخ الفاظ درج ہیں۔غلطی کی صورت میں الفاظ پر سرخ دائرہ لگاکر صحیح لفظ حاشیہ میں لکھ دیا گیاہے۔

طرز تالیف

مخطوط معارف القرآن کی مختلف سورتوں کے ترجمہ اور تفسیر کے سلسلے کا حصہ ہے۔مخطوط کے سرورق کے اگلے حصے پر قدرے بے ترتیبی کی حالت میں ان سورتوں کی فہرست اس طرح درج ہے:۔

"سلسلہ"

(۱)۔ سورہ ہود — محترم توضیح حسن صاحب

(۲)۔ سورہ رعد — منشی محمد یامین صاحب

(۳)۔ سورہ ابراھیم — حافظ عشرت حسن صاحب ص۵۶

toobaa-elibrary.blogspot.com

ایضاً　　مزید سورہ تا ختم سورت

سورہ حجر　　منشی محمد یامین صاحب ص ۳۶ تا ۱۶۰ ختم

سورہ نحل　　منشی توضیح حسن صاحب "

پہلے "سورت الحجر مکیۃ وھی تسع وتسعون آیۃ وست رکوعات" اس کے بعد ﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ اس کے بعد ﴿الٓرٰ تِلۡکَ اٰیٰتُ الۡکِتٰبِ وَ قُرۡاٰنٍ مُّبِیۡنٍ﴾ اور اس کے نیچے ترجمہ اس طرح درج ہے:۔

"یہ آیاتین ہیں کتاب کی اور کھلے قرآن کی" اس کے نیچے ایک لکیر لگا کر تسمیہ اور تفسیر سورہ حجر لکھ کر سورہ حجر کی تفسیر اس طرح بیان کی گئی ہے:۔ "سورہ حجر مکی ھے۔ اسمین ننانویں آیاتین اور چہ رکوع ہن اسمین حجر والوں کی عبرتناک ھلاکت کا بیان ہے۔ اس لیے سورت کا نام حجر ہے۔ حجر شام اور مدینہ کے درمیان ایک وادی ہے۔ اسی سورت مین زیادہ تر منکرین نبوت اور منکرین رسالت کی عقوبت اور ہلاکت کے واقعات کا ذکر ہے۔ اور بارگاہ واحدانیت وقیامت کا بہی ذکر ھے"۔ جابجا واقعات کی سرخیاں دی گئی ہیں مثلاً:۔ "دلیل عقلی"، "قصہ ہلاکت قوم لوط"، "قصہ اصحاب حجر" وغیرہ۔

مخطوطات درسنٹرل پبلک لائبریری بہاول پور

قرآن مجید مترجم از شاہ عبدالقادر معہ حاشیہ تفسیر موضح القرآن

قلمی نسخہ درسنٹرل لائبریری بہاول پور ۱۴ رمضان مبارک ۱۲۵۲ھ

مترجم:	**شاہ عبدالقادر**	**کاتب:**	**حافظ محمد عبداللہ عفی عنہ**
قیمت:	**۱۲۵**		بمقام مصطفیٰ آباد عرف رام پور
اوراق:	**۴۰۰**	**نوادر نمبر:**	۱۳۱
ایکسیشن نمبر:	**C.L/11072**	**سائز:**	"x10"6
حواشی:	موضح القرآن از شاہ عبدالقادر دہلویؒ		

اجمالی تعارف

قلمی نسخہ کا اردو ترجمہ شاہ عبدالقادر اور حواشی موضح القرآن سے لیے گئے ہیں۔ کلام پاک سرخ روشنائی اور ترجمہ سیاہ روشنائی سے تحریر کردہ ہے۔ سن کتابت ۱۲۵۲ھ درج ہے۔ ابتداء میں نوٹ بقلم حافظ عبداللہ رام پور لکھا گیا ہے۔ تذکرہ کا ران رام پور میں حافظ عبداللہ صاحب کا موجود ہے۔ نسخہ اچھی حالت میں ہے۔ البتہ نسخہ جہاں جہاں سے پھٹا ہوا ہے وہاں ٹیپ لگی ہے اور ٹیپ کے اوپر سے تحریر پڑھی جا سکتی ہے۔ مجلد بقسم اعلیٰ ہے۔ مختلف تراجم میں ریسرچ کے لیے اس نسخہ سے چشم پوشی نہیں ہوسکتی۔ شاہ عبدالقادر صاحب کے نسخہ کا ترجمہ اور موجودہ مطبوعہ ترجموں میں بعض جگہ الفاظ کا اختلاف موجود ہے۔ نسخہ کے اوپر قیمت ۱۲۵ درج ہے۔ نہیں معلوم کہ ۱۲۵ سے کیا مراد ہے؟ تحریر کے چاروں طرف پیمانہ سے حاشیہ لگایا گیا ہے اور حاشیہ کالے اور سرخ قلم سے لگایا گیاہے۔ حاشیہ میں" ف "سرخ قلم سے

toobaa-elibrary.blogspot.com

اور اس کی تفسیر کالے قلم سے لکھی گئی ہے۔ حاشیہ قدرے مختصر لکھا گیا ہے۔اور تشریح حواشی صفحہ کے کناروں پر موجود ہے۔

تحقیق وتجزیہ

طرز تالیف

آیات قرآنیہ اوراس کا ترجمہ کچھ اس طرح تحریر ہے:۔

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ترجمہ :"شروع اللہ کے نام سی و مہربان ہے رحم والا"۔

﴿اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ﴾سب تعریف اللہ کو ہی جو صاحب سارے جہان کا﴿اَلرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾بہت مہربان نہایت رحم والا﴿مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ﴾مالک انصافی دن کا﴿اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ﴾تجھی کو ہم بندگی کرین اور تجھیسی مدد مانگین۔۔۔۔﴿وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ﴾اورنہ بہکنی والا ف۲ " ف۲ یہ سورۃ اللہ صاحب نی بندون کی زبان سی فرمائی کہ اس طرح کہا کرین" فائدہ عام تحریر سے باہر حاشیے میں لکھا گیا ہے۔جہاں پہ رکوع ختم ہوتا ہے ع کی علامت سطور سے باہر حاشیہ میں لکھی گئی ہے۔

کاتب نے اپنے نوٹ میں معمولی سی غلطی کی ہے اور موضح القرآن کو موضوع القرآن لکھ گئے ہیں۔آیات کی علامات نہیں لگائی گئیں آیات کے اختتام کا پتہ اس طرح چلتا ہے کہ جہاں آیت ختم ہوتی ہے وہاں اردو ترجمہ شروع ہوتا ہے۔جہاں پہ ایک پارہ ختم ہوتا ہے وہیں سے دوسرا پارہ شروع ہوتا ہے۔نئے صفحے یا سطر کو ملحوظ خاطر رکھا گیا نہ کوئی علامت لگائی گئی ہے۔البتہ آیت کی سیدھ میں حاشیے کا نمبر لکھ دیا گیا۔

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾کا ترجمہ صرف پہلی مرتبہ سورت فاتحہ میں لکھا گیاہے۔جہاں آیت کی تشریح میں آیت کا حوالہ دینا ہو وہ حاشیہ میں لکھی جاتی ہے﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾پوری سطر پہ لکھا گیا ہے۔آخر میں اندرون جلد لائبریری کی چٹ لگی ہے جس پر لکھا ہے کہ کتاب ۱۴ یوم کے اندر واپس کی جائے دیر ہونے کی صورت میں ایک آنہ یومیہ جرمانہ ہوگا۔مخطوط کے اختتام پر کاتب کی طرف سے" تمام شد ترجمہ کلام رحمان مسمی موضح القرآن ۔۔۔ بتاریخ حافظ عبداللہ عفی عنہ وتاریخ چہاردوم رمضان المبارک ۱۲۵۲ھ "درج ہے۔اختتامی صفحہ پر نیلے اور سرخ قلم سے 8-6-99 بھی لکھا ہوا ہے۔

مخطوطات و مسوّدات لانگے خان پبلک لائبریری ملتان

تفسیر سورۃ فاتحہ،البقرۃ ،آل عمران و النساء،پبلک لائبریری باغ لانگے خان ملتان،۲۰ اگست ۲۰۰۳ء

نام مؤلف: فاروق انصاری سائز: "7"x13 صفحات:() ایکسیشن نمبر:۴۵۱۱۲

اجمالی خاکہ

اسلوب تحریر

toobaa-elibrary.blogspot.com

سادہ لکیر دار کاغذ پہ کالے قلم سے لکھا گیا ہے۔تمام صفحات واضح اور پڑھنے کے قابل ہیں۔ سرورق پر عطیہ بنام پبلک لائبریری باغ لانگے خان ملتان من جانب فاروق انصاری،اس کے نیچے پیش لفظ اور اس کے نیچے بالترتیب چاروں سورتوں کے نام درج ہیں۔ان سورتوں کے نیچے انگریزی میں مہر لگی ہوئی ہے جس پہ دی پبلک لائبریری باغ لانگے خان ملتان ایکسیشن نمبر ۴۵۱۱۲ لکھا ہوا واضح نظر آتا ہے۔ایک صفحہ پرسادہ اور آسان اردو میں پیش لفظ لکھا ہو۔صفحہ پر ۳۳ لکیر یں ہیں۔مسودہ کی تحریر کبھی ۳۳ لکیروں پہ اور کبھی ۳۳ سے کم یا زیادہ بھی لکھی گئی ہے۔دائیں بائیں اطراف اور اوپر ایک انچ حاشیہ چھوڑا گیاہے۔صفحہ کے اوپر والے سرے پر سورۃ کانام اور بائیں کونے پر صفحہ نمبر در ج ہے۔سورت کے نام کے نیچے سورت نمبر پارہ نمبر تعداد رکوع اورتعداد آیات ایک ترتیب کے ساتھ لکھا گیا ہے۔ہر سورت کے آغاز سے پہلے صفحہ کے بعد بائیں کونے پہ صفحہ نمبر جب کہ دائیں کونے پر سورت کا نام دیا گیاہے۔ ہر رکو ع کے بعد ایک لکیر کھینچ کر اس کے نیچے اگلا رکوع نمبر لکھا گیاہے۔اس کے نیچے سلیس اردو کی سرخی کے تحت پورے رکوع کا ترجمہ دیا گیاہے۔جہاں ترجمہ ختم ہوتا ہے وہاں الفاظ و معانی کی سرخی دے کر تمام الفاظ اور حروف کے الگ الگ معنی درج کیے گئے ہیں۔نئ سورت کانام نئے صفحے پر لکھاگیا۔اس کے نیچے مؤلف کا نام درج ہے۔سورت فاتحہ اور سورت بقرہ کے صفحات ایک ترتیب سے ہیں جب کہ سورہ آل عمران اور سورہ النساء کے صفحات نئے سرے سے شروع کیے گئے ہیں۔مقالہ کے آخر میں تمت بالخیرمورخہ ۲۰ اگست ۲۰۰۳ء بمطابق ۲۱ جمادی الثانی ۱۴۲۴ھ بھادوں ۲۰۶۰ بکری فاروق انصاری درج ہے اور اس کے نیچے انگریزی میں لائبریری کی مہر لگی ہوئی ہے۔

اسلوب تالیف

آغاز میں"سلیس اردو" لکھ کر آیت کا سلیس ترجمہ دیا گیاہے مثلاً:۔

سورۃ الفاتحہ کے شروع میں تسمیہ کا ترجمہ اس طرح درج ہے:۔

"اللہ ، رحمن ورحیم کے نام کے ساتھ "۔اس کے بعد الفاظ و معانی کی سرخی دے کرتمام الفاظ کے مفاہیم دیے گئے مثلاً، "بِ حرف جر ہے۔اس کے معنی ہیں" سے، کے ساتھ"۔

اسم کا مادہ س م د ہے۔اسم کے بنیادی معنی ہے"کسی چیز کی وہ علامت جس سے اسے پہچانا جائے۔نام کو بھی اسم اس لیے کہتے ہیں اس سے مسمی پہچانا جاتا ہے اور اسی سے بلندی، عزت حاصل ہوتی ہے۔

اللہ: یہ لفظ خدا کی ذات کے لیے ھے باقی تمام اسماء اس کی صفات ہیں۔اللہ جامد لفظ ہے یعنی کسی دوسرے لفظ سے نہیں نکلا"۔

الفاظ معانی کے بعد ایک خط کھینچ کر سلیس اردو لکھا گیا ہے اور اس کے ذیل میں ترجمہ دیا گیاہے۔مثلاً :۔حمد ہے اللہ رب العالمین کے لیے۔

مصادر و مراجع

مؤلف مسودہ نے الفاظ کے معانی وسلیس اردو ترجمہ،عربی ،صرف ونحو کے قواعد کے مطابق خود کیا ہے۔کہیں کہیں بھی مصادر و مراجع کی ضرورت پیش نہیں آئی۔

عبارات میں ابہام

toobaa-elibrary.blogspot.com

مسودے میں کہیں کہیں املاء اور عبارات میں اغلاط نظر آتی ہیں مثلاً:۔اسم کا مادہ س م د ہے۔اسم کے بنیادی معنی ہے"کسی چیز کی وہ علامت جس سے اسے پہچانا جائے"(ترجمہ سورت فاتحہ ص۱)۔

مخطوطات و مسوّدات درجھنڈیرلائبریری میلسی (وہاڑی)

تفسیر سورۃ فاتحہ اردو ۱۳۱۹ھ، مخطوطہ درمسعود جھنڈیر ریسرچ لائبریری

تعارف مخطوطہ

۳۷ اوراق پر کالے قلم سے لکھا ہوا یہ قلمی نسخہ مسعود جھنڈیر ریسرچ لائبریری سردار پور جھنڈیر میں موجود ہے۔مصنف کا نام اکرم الدین ہے۔نیلی جلد میں مجلد ہے۔شروع اور آخر میں چھ چھ خالی اوراق چسپاں ہیں۔صفحہ اول پر کچی پنسل سے ٹیڑھے میڑھے حروف میں تفسیر سورۃ فاتحہ شریف درج ہے۔تفسیر کے آغاز میں ھوالغنی کا خوب صورت جملہ تحریر ہے۔بعد ازاں مولف(رب یسر ولاتعسر و تمم بالخیر)کی دعا کے درمیان﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾تحریر کرکے باقاعدہ مقدمے کا آغاز کرتاہے۔شروع میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے کے ساتھ ساتھ قرآن پاک کے سیکھنے کو اللہ تعالیٰ کا عظیم کرم اور فضل گرداننتاہے۔بعد ازاں سرور کائنات کی مقدس ہستی پر ہزاروں درود وسلام پیش کرتاہے جن کی زبان فیض سے، اللہ تعالیٰ نے پور ی مخلوق کو ہدایت الٰہی سے نوازاہے اور پھر اہل بیت،صحابہ کرام کی خدمت میں بے شمار سلام عقیدت پیش کرتاہے۔

اسباب تحریر بالفاظ مولف

مؤلف اکرم الدین تحریر فرماتے ہیں کہ اکثر مسلمان بھائیوں نے خصوصاً میرحسین علی مجھے اس بات پر رغبت دلائی کہ اگر سورۃ کے فوائد ہندی زبان میں بیان ہو جائیں تو سب مسلمانوں کو اپنی نماز کا مزہ حاصل ہو جائے کیونکہ ہر نماز میں اسی سے کام ہے۔چنانچہ لوگوں کے اصرار کے بعد جس قدر نکات"ام الکتب" کے اس فقیر کے خیال میں سمائے ان اوراق پر لکھ دئے ہیں اور اکثر اقوال تفسیر عزیزیہ سے لیے گئے ہیں۔چونکہ مصنف کو وہ بھلے معلوم ہوئے۔اس کا مختصر نام تحفۃ الاسلام ہے۔یہ رسالہ ۱۲۴۲ھ محرم الحرام کے نصف میں مکمل ہوا۔جن جو مسلمان بھائی اس کا مطالعہ کریں گے وہ اس فقیر کے حق میں دعائے خیر کریں گے اور اللہ تعالیٰ پڑھنے والوں،عمل کرنے والوں راہ حق کی ہدایت نصیب فرمائے اور ان کو شیاطین کے بہکاوے سے محفوظ رکھے۔

ورق نمبر۲ کے نصف سے﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾کے ساتھ باقاعدہ مخطوطے کاآغاز کیاہے۔فرماتے ہیں،" یعنی شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے بخشنے والے کے مہربان کی سمجھنا چاہے کہ جناب باری تعالیٰ نی[نے]بسم اللہ میں تین تین نام فرمائے تاکہ بندہ ہرکام میں دین کا ہو یا دنیا کا ہو ان ناموں سی[سے] شروع کری[کرے]چونکہ تین نام ہر کام کی [کے] درستی پہ دال ہیں یعنی "لفظ اللہ کا ہر کام کی [کے] اصول پر دلالت کرتاہی[ہے] " لفظ رحمن کا اس کے باقی رہنے پر اور لفظ رحیم کا اس کے فائدہ دنی[دینے] پر اس واسطے ان تین ناموں کے ساتھ تعلیم کیاتاکہ کام بندے کا برباد نہ ہووی[ہوئے] "۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

بسم اللہ سے آغاز کرنے کی وجہ مؤلف فرماتے ہیں کیونکہ مکتب میں بچوں کو سبق کا آغاز الف سے کروایا جاتاہے۔جس کی امام جعفر نے دو وجوہات بیان فرمائی ہیں۔امام جعفر صادقؒ۔۔۔۔بسیار کوشش کے باوجود اگلی تحریر پڑھی نہیں جاسکی۔

تفسیر سورۃ الرحمن اردو ۱۳۱۹ھ، مخطوطہ در مسعود جھنڈیر ریسرچ لائبریری

کاتب:- نامعلوم **خط:** قدیم اردو

آغاز: ﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾ **اختتام:** ((لَيۡسَ فِیۡ الدُّنۡيَا شَیۡءٌ مِمَّا فی الۡجَنَّةِ))

تعارف مخطوطہ

۳۰۶ اوراق پر کالے قلم سے لکھا ہوا یہ قلمی نسخہ مسعود جھنڈیر ریسرچ لائبریری سردار پور جھنڈیر میں موجودہے۔مصنف کا نام معلوم نہیں۔نیلی جلد میں مجلد ہے۔جلد کی پشت پرسفید رنگ سے موٹا سورۃ الرحمان اردو لکھا ہوا۔پہلے اندرونی صفحہ پر کالے موٹے قلم سے پہلے سطر پر درمیان میں﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾لکھا ہوا ہے۔اس کے نیچے لکیر ہے۔اس لکیر کے نیچے سورۃ الرحمن لکھا ہوا ہے۔اس کے نیچے بارہ سطور پرسورت الرحمن کے بارے ابتدائی معلومات ایک پیرا کی صورت میں درج ہے۔دوسرا صفحہ بھی اسی انداز سے ہے۔تیسرا صفحہ پر پہلی پانچ سطور کے بعد تھوڑا سا موٹا سرخ قلم سے تمھید اور مقدمہ کے الفاظ لکھے ہوئے ہیں۔اس کے نیچے تحقیق معنے رحمن [ہین] لکھا ہے۔اس کے نیچے ان الفاظ سے تحریر کو شروع کیا گیاہے۔"جاننا چاہیے کہ حق تبارک وتعالیٰ ابتداء اور عنوان سورت کا ایسے لفظ سے شروع کرتا ہی جو دلالت کرتا ہے مضمون سورت پر اور کل مضامین سورت کی ارد گرد اوسکے چکر مارتی ہین جیسا کوئی منصف کتاب بناتا ہے اوسکا نام ایسا چنکر اور سوچکر کہتا ہے جو دلالت کرتا ہے مطالب مسمے بہ پر جیسے بلوغ المرام من ادلۃ الاحکام۔۔۔"۔کاغذ پرانا لگا ہوا ہے۔تحریر کوزیادہ مقام پر آسانی سے پڑھا جا سکتا ہے۔صفحہ کے درمیان میں صفحہ نمبر لکھا ہوا۔ابتدائیہ کے بعد ایک صفحہ پر ڈیزائن حاشیہ دارکاغذ پر تین لفظ"تفسیر سورت الرحمن"لکھا ہوا ہے۔اوپر صفحہ کے درمیان میں صفحہ نمبر ۳ لکھا ہوا ہے۔پھٹے ہوئے صفحات کو سفید باریک کلی والے کاغذ سے ٹھیک کیا گیا ہے۔آخری صفحات زیادہ جگھوں سے پھٹے ہوئے ہیں جنہیں پڑھنے میں دشوار ی پیش آتی ہے۔مخطوطے کی آخری سطر میں حبرالامۃ کا قول درج ہے((لَيۡسَ فِیۡ الدُّنۡيَا شَیۡءٌ مِمَّا فی الۡجَنَّةِ))۔

نمونہ تحریر

"سورت الرحمن: یہ ایک دفتر ھی رحمت الھی کا اور ایک خوان ھی نعمت کا اس میں ذکرنعمتون سی بہت پکہ مذکور ھی چنانچہ نعمت تعلیم قرآن کی۔اور انسان کی پیدائش کے۔اور شمس وقمرونجم وشجرکا بیان۔شکایت اللہ تعالیٰ کے نعمتون کی جٹلانی کے اکتیس مقام مین ایک آیت سے۔پیدائش جن وانس کے۔ربوبیت اللہ تعالیٰ کے۔بہانا اور یاؤنکا۔موتی ومرجان کا نکلنا۔کشتیون کا چلنا۔زمین کی فنا کی خبر۔بقائے ذات الھی کا وعدہ قیامت کا قادر نہ ہونا انس و جن کا کہ آسمان و زمین سی نکل جائین آسمان کا پہٹنا قیامت مین، سوال ہونا جن و انس سے بابت گناہ کی۔حال مجرمونکا، وعدہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

جنت کا ڈرنی والونکی لئے اور بیان اوسکی نعمتون کا۔۔۔"۔تحریر میں کچھ صفحات پرحاشیہ میں وضاحت کردی گئی ہے۔قرآنی الفاظ کی تفسیر میں مختلف کتب تفاسیر،کتب احادیث کے حوالے،عربی وفارسی اشعار اور مختلف نمبرنگ کے تحت تفسیر وتشریح کی گئی ہے۔صفحہ نمبر ۱۶ پر حاشیہ لگا کر پہلے عربی فونٹ میں ایک سطرپر﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ لکھا ہوا ہے اس کے بعد سورت الرحمن پہلی تین آیات ایک سطرپر لکھی گئیں ہیں۔بعد ازان ان کی تفسیر بیان تحریر کی گئی ہے۔صفحہ نمبر ۱۹ پر یہی تفسیر لکھی گئی ہے بائیں طرف حاشیہ میں تھوڑا سا باریک اور ٹیڑھے انداز میں تفسیر لکھی گئی ۔ تحریر میں فتح البیان کا حوالہ ہے۔حاشیہ میں بعض مقامات پر سرخ روشنائی سے لکھا گیا ہے۔کہیں کہیں آیت قرآنی کی تفسیر کرتے ہوئے اوپر عربی عبارت ہرسطر کا نیچے تھوڑا سا باریک اردو ترجمہ دیا گیاہے۔تفسیر میں قرآن کریم کے دوسرے حصوں سے آیات کو درج کر کے مسئلے کی خوب وضاحت کردی گئی ہے۔مختلف آئمہ کے فقہی مسائل پر بھی گفتگو مندرج ہے۔قرآنی آیات کی تشریح وتوضیح کے لیے سائنسی انکشافات،نظام شمسی،ستاروں، سیاروں اور علم الافلاک سے مثالیں دی گئی ہیں۔مثلاً سورہ الرحمن کی آیات کی تشریح میں لکھتے ہیں کہ:۔

" پہر سوچ اور فکر کر کہ کسطرح سورج کی چال کو بیچ سی آسمان کی جہکا دیا جسکی سبب سے گرمی جاڑا ربیع خریف نوبت بنوبت ہونی لگی جب سورج خط جدی کی طرف نیچی ہو جاتاہی تو ہوا سرد ہو جاتی ہی جب چال اوسکی عین خط سرطان کی بیچ میں ہوتی ہے تو سخت گرمی پڑنی لگتے ہی۔جب نقطہ ہائی اعتدال پر ہوتا ہی تو موسم اعتدال پر رہتا ہی۔۔اسپر ناظرین کا اتفاق ہی کہ سورج کا پہلاؤ بہ نسبت زمین کی چند اوپر ایک سو ساٹہ گنازیادہ ہی اور ستاری نظر آتی ہین اونمین سے چہوٹا سا چہوٹا تارازمین سی آٹہ گنا زیادہ ہی اور بڑی کا کیا ٹکانہ اس سے اونکا فاصلہ و بلندی سمجہ مین آتی ہی کہ حق تعالیٰ نی سچ فرمایا والسما رفعہا ووضع المیزان رفع یہہ ہے کہ کتنے دوربین باجود اتنی بڑی ہونیکی کتنے چھوٹی نظر آتی ہین۔۔۔"(ص ۶۸۔۶۹)۔

مؤلف اکثر مقامات پرمختلف قدیم وجدید تفاسیر اور احادیث کے حوالے دیتے ہیں احادیث کی تخریج اور کمزور روایات کی نشاندہی کردیتے ہیں۔آخری صفحہ بالکل صاف ہے جس پر لکیریں نہیں لگائی گئیں۔اس صفحہ پر لیڈ پنسل سے سنہ ۱۳۱۹ھ اس کے نیچے تفسیر سورہ رحمان اردو پھر اس کے نیچے ۲۵۰۰ لکھا ہوا ہے۔

قرآنِ پاک۔۔۔اردو ترجمہ(قرآن شریف مترجم اردو)

مخطوطہ در میاں مسعود جھنڈیر لائبریری میلسی (وہاڑی)

نام مترجم:	نامعلوم	**تقطیع:**	"7x11"	**اوراق:**	۴۶۹
مخطوطہ نمبر:	۳۰	**خط/نسخ:**	نستعلیق		

آغاز: سورۃ الفاتحہ مکیۃ، تسمیہ اور﴿اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ﴾۔۔۔سے ہوتا ہے۔

اختتام: ﴿وَالنَّاسِ﴾۔قدیم اردو ترجمہ۔پرانی اردو مع شرح۔۱۲ لاکھ روپے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

تحقیق و تنقید

کیفیت:

عمدہ، منقش جلد، اوراق خستہ، بوسیدہ، کرم خوردہ۔پھٹے اوراق کو جوڑنے کے لئے اور کناروں پر واضح ٹیپ لگائی گئی ہے جس میں سے متن بہ آسانی پڑھا جا سکتا ہے۔

اسلوب تحریر

پرانے کاغذ پہ کالے قلم سے خط نستعلیق میں لکھا گیا ہے۔عربی متن واضح اور قابل قرآت ہے جبکہ ترجمہ اور حواشی غیر واضح ہیں۔متن کے ساتھ ترجمہ جبکہ اطراف پہ حواشی اور تعلیقات ہیں۔ترجمہ کے لیے روشنائی شنگرف سے تیار کی گئی ہے۔حاشیہ سورۃ کا نام اور ترجمہ سرخ روشنائی سے دیا گیا ہے۔عربی متن کے نیچے صفحہ کو سرخ رنگ دیا گیا ہے جبکہ ترجمہ سفید حصہ پر سرخ رنگ میں لکھا گیا ہے۔رکوع، ربع، نصف اور فائدہ حاشیہ میں دیئے گئے ہیں۔رکوع اور ربع سرخ جبکہ فائدہ کالے قلم سے دیا گیا ہے۔رکوع کے لئے سیاہ روشنائی سے ع کی علامت استعمال کی گئی ہے۔ اگلی سورۃ کا آغاز بعض مقامات پر سطر کے اندر ہی سرخ روشنائی سے نام دے کر کر دیا۔

سورۃ الانعام کا آغاز اس طرح ہے کہ صفحہ کے درمیان میں تسمیہ کے دائیں جانب سورۃ الانعام جب کہ بائیں جانب مائۃ ثمانون لکھا ہوا ہے۔

نمونہ کلام متن اور اردو ترجمہ:۔

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ جَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَ النُّوْرَ ثُمَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ یَعْدِلُوْنَ"سب تعریف اسی اللہ کی ہی جسنی پیدا کیا آسمانکو اورزمین کو اور پیدا کیا اندھیرا اور اوجالا پھر وہ لوگ جو کافر ہوئی ساتھ پروردکار اپنی کے برابر کرتی ہین۔

"رَبَّنَاۤ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ [3:9]اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِیَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَیْــٴًـا وَ اُولٰٓىٕكَ هُمْ وَقُوْدُ النَّارِ [3:10] كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ وَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ وَ اللّٰهُ شَدِیْدُ الْعِقَابِ [3:11]"۔

اے پرودکار ہماری تحقیق تواکٹھا کرنیوالا ہی لوکونکو اوسدن کہ نہین شک بیچ اوسکی تحقیق اللہ نہین خلاف کرتا واعدہ کو تحقیق جو لوک کہ کافر ہوئی نہ کفایت کرنیکی اونسی مال اونکی اور نہ اولاد انکی اللہی کچہ اوریہہ لوگ وہ ہی ہن ایندھن آک کی جیسی عادت لوکون فرعوینکی اور اونلونکے کہ پہلی اونسے تہی جھٹلایا۔۔۔۔

نئے پارہ کے شروع کے لیے صفحہ کے دائیں یا بائیں حاشیہ سے باہر سرخ روشنائی سے واضح کیا گیا ہے۔جیسے نویں پارہ صفحہ کے درمیان میں جہاں سے آغاز ہوتا ہے سرخ روشنائی سے﴿قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ﴾کے بالمقابل حاشیہ کے باہر اوپر ۹ اور نیچے لکیر لگا کر الجزوالتاسع لکھا گیا ہے۔

مصادر و مراجع

toobaa-elibrary.blogspot.com

مترجم نے الفاظ کے معانی وسلیس اردو ترجمہ، عربی، صرف ونحو کے قواعد کے مطابق خود کیا ہے جب کہ باہر حاشیہ میں بعض الفاظ کی تشریح اور بعض واقعات کی مختصر تفسیر بھی دی ہوئی ہے۔کہیں بھی مصادر و مراجع کی ضرورت پیش نہیں آئی۔

عبارات میں ابہام

مخطوطہ میں کہیں کہیں املاء اور عبارات میں قدیم اردو ہونے کی وجہ سے ابہام نظر آتا ہے مثلاً:۔اے پرودکار ہماری تحقیق تواکہٹا کرنیوالا ہی لوکونکو اوسدن کہ نہین شک بیچ اوسکی تحقیق اللہ نہین خلاف کرتاواعدہ کو تحقیق جو لوک کہ کافر ہوئی نہ کفایت کرنیکی اونسی مال اونکی اور نہ اولاد انکی اللہ سی کچہ اوریہہ لوک وہ ہی ہن ایندھن آک کی جیسی عادت لوکون فرعوینکی اور اونلونکے کہ پہلی اونسے تہی جھٹلایا۔۔۔

ا س ترجمہ میں لوک[لوگ]ہوئی[ہوئے]اونسی [ان سے] کچہہ[کچھ]ہن[ہیں] وغیرہ بڑی بریکٹ میں قدیم اردو کو جدید اردو میں ڈھال کر لکھا گیا ہے۔

انتخاب از تفہیم القرآن(موضوعات بلحاظ حروف تہجی)

مسودہ درمسعود جھنڈیر ریسرچ لائبریری میلسی (وہاڑی)

موضوع :	**انڈیکس موضوعات تفہیم القرآن**			**مولف:**	**مولانا مودودیؒ**
مرتب :	نا معلوم	**صفحات:**	۳۴۵	**کاپی نمبر:**	۲۳
تقطیع:	"14"x8.5	**کیفیت:**	عمدہ ،جلد منقش	**خط:**	نستعلیق

آغاز: تسمیہ ،تحمیداورصلوٰ ۃعلی الرسول اور مسودہ کے موضوع سے آغاز ہوتا ہے۔

اختتام: تفہیم القرآن جلد پنجم موضوع ایصال ثواب لکھنے کے بعداس نوٹ پر مسودہ کا اختتام ہوتا ہے:۔

"الف: کے تمام موضوعات کے مضامین وتفصیل یہاں ختم ہوچکے ہیں آگے(ب) کے مضامین شروع ہونگے"

تحقیق وتنقید

طرز تحریر

"مخطوطہ کی پشت پر انتخاب از تفہیم القرآن موضات بلحاظ حروف تہجی درج ہے"۔جلد کے اندر حاشیہ سیاہ لکیرسے لگایا گیا ہے۔لیگل سائزسفیدکاغذ پرسبز،سرخ نیلی اور سیاہ روشنائی سے لکھا گیا ہے۔عام تحریر سیاہ روشنائی سے ہے۔بریکٹس یاقوسین،صفحات، حواشی، آیات نمبر، پارہ نمبر، سورت کا نام او رنمبر سرخ روشنائی سے ہے۔نوٹ او رنقش و نگار نیلی روشنائی سے بنائے گئے ہیں۔سرخیاں سبز روشنائی سے دی گئی ہیں۔اندرون صفحہ کے حاشیہ کے درمیان نیلے باریک مارکر سے ابتداء جلد اول نمبرا، اس کے نیچے نیلی لکیر لگائی گئی ہے۔نیلی لکیر کے نیچے سبز قلم سے تفصیل مضامین (عنوانات) متعلقہ موضوع ھذا لکھا ہوا ہے۔اس تحریر کے نیچے سبز لکیر لگا کر عنوانات درج کیے گئے ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

طرز تالیف

قرآن مجید کا متن درج نہیں ہے۔تفہیم القرآن کے موضوعات حروف تہجی کے اعتبار سے درج کیے گئے ہیں۔ مذکورہ مسودہ میں مولانا مودودی کا ترجمہ درج کردیا گیا ہے جب کہ تفسیری حواشی کی طرف ج اور ص،نام سورت اور حاشیہ نمبر دے کر اشارہ کر دیا گیا ہے۔مذکورہ مسودہ کے مندرجات کی انڈیکس آخر میں دی گئی ہے۔مسودہ انتہائی محنت سے تیار کیا گیا ہے۔بہت اچھی کاوش ہے اور اشاعت کے قابل ہے۔

مصادر ومراجع

مسودہ ھٰذا کا واحد مصدر مولانا مودودیؒ کی تفہیم القرآن ہے۔

مسودات جامعہ سلفیہ فیصل آباد

سورۃ الحجرات اور اسمیں موجود معاشرتی مسائل مسودہ برائے شہادت العالمیہ، ۲۰۰۲ء

مسودہ نگار: **عبدالرشید بدر** **المشرف:** **مولانا اکرم رحمانی صاحب** حفظہ اللہ تعالیٰ

رقم الجلوس: ۸۱۳ مدرس جامعہ سلفیہ، فیصل آباد پاکستان

صفحات: ۱۴۹ **ایکسیشن نمبر:** ن د

اجمالی خاکہ

مسودہ چار ابواب اور چودہ فصول پر مشتمل ہے۔مسودہ ھٰذا کے پہلے باب کی تین فصول ہیں جن میں آداب رسالت اور اطاعت اللہ اور اتباع رسول کومتعارف کرایا گیاہے(۱)۔دوسرے باب کی تین فصول ہیں جو فسق کی وضاحت اور اصلاح بین الاخوین پر مشتمل ہیں(۲)۔تیسرے باب کی پانچ فصول ہیں جن میں معاشرتی برائیوں کا تفصیل کے ساتھ ذکر ہے جیسے غیبت، حسد، تجسس، تکبر، کنبوں، قبیلوں پر فخر وغیرہ کی قباحت کو بیان کیاگیاہے(۳)۔چوتھے باب کی تین فصول ہیں جن میں اسلام اور ایمان میں فرق پر بحث اور مومنین صادقین کی بعض صفات اور اللہ کے بہت بڑے احسان کا ذکر کیاگیاہے(۴)۔

تحقیق وتجزیہ

انتخاب موضوع

جب بھی کوئی چیز بگڑتی ہے اور خراب ہوتی ہے تو اس کے خراب ہونے کے کچھ اسباب ہوتے ہیں۔اسی طرح اگر کسی معاشرہ میں فساد، قتل وغارت،بدامنی اور برائی جیسی چیز پیدا ہوتی ہیں یا معاشرہ بگڑتا ہے تو اس کے بھی کچھ اسباب ہوتے ہیں۔تو میں نے "سورۃ الحجرات"کے عنوان سے یہ مقالہ لکھنے کو اسی لیے پسند کیا کہ سورت مذکورہ ایسے قوانین اور حکامات بیان کیے ہیں جو معاشرہ کو ایک مثالی اور امن کا گہوارہ بناتے ہوئے اِن چیزوں کو علیحدہ علیحدہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

بالتفصیل ذکر کردیا جو معاشرہ میں بگاڑ اور فساد پھیلانے کا سبب بنتی ہیں جیسے غیبت، حسد، تجسس، خیانت وغیرھم اور میں نے ان تمام چیزوں کو سامنے رکھ کر مقالہ لکھا۔

اسلوب نگارش

مسودہ چار ابواب اور چودہ فصول پر مشتمل ہے۔زیر بحث تحقیقی مسودہ اچھے کاغذپر خوب صورت انداز میں ہاتھ سے لکھا ہوا۔نیلی جلد میں ملفوف ہے۔نیلی روشنائی سے سرورق تیار کیا گیاہے۔کالے اور نیلے قلم کا استعمال کیا گیا ہے۔ابتدائی سرخیاں سرخ روشنائی سے دی گئی ہیں۔سرورق پر مشرف کے دستخط درج ہیں ۔دستخط کے نیچے ۲۰۰۲۔۱۰۔۸ تاریخ درج ہے۔مسودہ کی ابتداء تسمیہ،فہرست عناوین اور مقدمہ سے کی گئی ہے۔مسودہ کے ٹائٹل پیج پر تکمیل کا سن درج نہیں کیا گیا۔متوازی دو لکیری حاشیہ نیلے کالے اور سبز رنگ سے لگایا گیاہے۔دوسرے صفحہ پر مختلف رنگوں کاخوب صورت حاشیہ بنایا گیا ہے۔حاشیہ کے اندر عربی فونٹ میں عنوان مقالہ بنام"سورۃ الحجرات اور اسمیں موجود معاشرتی مسائل"درج ہے۔عنوان کے نیچے اسم الطالب ،اس کے نیچے رابعہ عالی اور پھر اس کے نیچے رقم الجلوس درج ہے۔مقدمہ دو صفحات ،دو صفحات پر موضوع کی ضرورت واہمیت جب کہ چار صفحات کا خلاصہ لکھا گیا ہے۔ صفحہ نمبر ۱۳ پر مستطیل کی ترچھی شکل میں ایک سرخی"اسلامی معاشرہ کی اصلاح کیسے ممکن ہے"؟درج ہے۔حواشی وحوالہ جات تحت الصفحہ درج ہیں۔فہرست عنوانات مقالہ کے آغاز میں نہیں دی گئی۔

اسلوب تحقیق

مسودہ کا اسلوب تاریخی اوربیانیہ طرز کا ہے۔مقدمہ میں خطبہ مسنونہ درج ہے۔سورۃ الحجرات کا موضوع مسلمانوں کو ان آداب کی تعلیم دینا ہے جو اہل علم ،اہل ایمان کے شایان شان ہیں۔ابتدائی پانچ آیات میں ان کو وہ آداب جو انہیں رسول اللہ ﷺ کو ملحوظ رکھنا چاہیے۔آیات قرآنی کو سادہ اردو طرز میں لکھا گیاہے۔آیات قرآنیہ پراعراب لگانے کا اہتمام نہیں کیاگیاہے۔آیات قرآنیہ کا ترجمہ بھی نہیں دیا گیا ہے۔

تسامحات

اگرچہ مسودہ کافی محنت سے تیار کیا گیاہے لیکن بعض مقامات پر املاء میں اغلاط ہیں۔کہیں کہیں تحریر پڑھنے میں دشواری پیش آتی ہے۔مثلاً (۶) نمبر کے تحت لکھا ہے:۔"آخر میں لوگوں کو بتایا گیاہے کہ اصل چیز ایمان کا زبانی دعوا[دعویٰ] کرنا نہیں بلکہ سچے دل سے اللہ اور اس کے رسول کو ماننا ،فرمانبرداری کرنا،خلوص کے۔۔۔رہے وہ لوگ جو دل کی تصدیق کے بغیر محض زبان سے اسلام کا قرار[اقرار] کرتے ہیں۔۔"(۵)۔

ماخذ ومنابع

مسودہ میں جن کتب سے بطور خاص استفادہ کیا ہے وہ درج ذیل ہیں۔

رسالہ ابن قیم الی احد اخوانہ ،حجۃ اللہ البالغہ، تفسیر ستاریہ،اشرف الحواشی، تفہیم القرآن، معجم الوصیط،منتخب الحواشی، اصلاح معاشرہ اور مختلف دینی تحقیقی رسائل وجرائد کو بھی مد نظر رکھا گیاہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

احکام المیراث فی القرآن الحکیم، مسودہ برائے شہادت العالمیہ، جامعہ سلفیہ فیصل آباد، ۲۰۰۱ء

مسودہ نگار: محمد اسماعیل عابد   المشرف: مولانا محمد یونس بٹ مدیر وفاق المدارس السلفیۃ

رقم الجلوس: ۸۲۴   صفحات: ۱۷۱

اجمالی خاکہ

مسودہ ھذا کے پہلے باب کی تین فصول ہیں۔الفصل الاول میں اسلام سے قبل قانون وراثت،اسلامی قانون وراثت کے وجود میں آنے کے اسباب، اسلامی قانون وراثت کی اہمیت وفضیلت اور اسلامی قانون وراثت کی چند خصوصیات شامل بحث ہیں۔الفصل الثانی میں علم میراث کی معنوی تعریف،علم میراث کی اصطلاحی تعریف،غرض وغایت، اسباب میراث، ارکان میراث، شرائط میراث اور موت کے بعد کرنے کے کام پر مشتمل ہے جب کہ الفصل الثالث میں ورثاء کابیان،اصحاب الفروج، عصبہ کی تعریف، عصبات کی اقسام، عصبات نسبی، عصبہ نفسہ کے مراتب اور ورثاء میں تقسیم ترکہ کا طریق شامل بحث ہیں(۶)۔دوسرے باب کی تین فصول ہیں۔الفصل الاول میں ورثاء کے حصص کا بیان، بھائیوں کی اقسام، جد کی اقسام، احوال الاب، احوال الجد، احوال الزوج، احوال الاخ لام، احوال الزوجہ، احوال البنت،احوال بنت الابن، احوال الام،احوال الاخت لاب وام، احول الاخت لاب اور احوال الجدہ کا بیان ہے۔الفصل الثانی حجب کا بیان، حجب کی تعریف، حجب کی اقسام، حجب نقصان، حج حرمان، ایسے ورثاء جن کو حجب نقصان ہوتا ہے،ایسے ورثاء جو ساقط نہیں ہوتے، ایسے ورثا جو ساقط ہو جاتے ہیں، عول کابیان، عول کی لغوی واصطلاحی تعریف،عول کا حکم وضرورت،عبداللہ ابن عباسؓ کے دلائل اور ان کا رد اور عول کے مخارج جب کہ الفصل الثالث میں مخارج فروض اور طریقہ تقسیم ، تصحیح کابیان اور تعریف،تماثل،تداخل، توافق،تباین کی پہچان او ر میراث کو حل کرنے کے اصول پر مشتمل ہیں(۷)۔تیسرے باب کی تین فصول ہیں۔الفصل الاول میں تخارج کا بیان اور تعریف، رد کابیان اور تعریف ،رد کے مسئلہ میں فقہاء کا اختلاف، مخالفین کے دلائل، قائلین کے دلائل، راجع موقف، رد کی اقسام، تصحیح الرد، رد کی شروط اور وہ ورثاء جن پر رد ہو سکتاہے،شامل بحث ہیں۔الفصل الثانی میں مناسخہ کا بیان، مناسخہ کی لغوی واصطلاحی تعریف، مناسخہ کی حالتین،ترکہ کی تقسیم اور قرض خواہوں پر تقسیم ترکہ ،جب کہ الفصل الثالث مقاسمہ الجد مع الاخوۃ، حضرت علیؓ،حضرت عبداللہ بن مسعودؓاور حضرت زیدؓبن ثابت کا موقف اور مسئلہ اکدریہ شامل بحث ہیں(۸)۔چوتھے باب کی تین فصول ہیں۔الفصل الاول میں ذوی الارحام کا بیان اور تعریف ، مخالفین میراث ذوی الارحام کے دلائل، قائلین کے دلائل، راجح موقف، ذوی الارحام کی وراثت کا طریقہ کار، اہل رحم،اھل التنزیل اور اس نام کی وجہ تسمیہ، پہلی اور دوسری شق کابیان،اھل قرابت کے نزدیک ذوی الارحام میں تقسیم کا طریقہ کار،صنف اول میں ترکہ کی تقسیم ،صنف ثانی ،صنف ثالث اور صنف رابع میں ترکہ کی تقسیم شامل بحث ہیں۔الفصل الثانی میں خنثی مشکل کا بیان،حمل کا بیان، حمل کے مسائل کی تصحیح ،مفقود الخبر، مرتد،قیدی کا بیان اور کسی حادثہ میں اکٹھے مرجانے والوں کا بیان جب کہ فصل ثالث میں پوتے کی میراث کا بیان، عصبات کی اقسام، پوتے کی حالتیں،پوتے کی وراثت پر بعض شبہات کاازالہ کیا گیا ہے(۹)۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

تحقیق و تجزیہ

انتخاب موضوع

علم میراث کا دوسرا نام علم الفرائض بھی ہے۔یہ علم فقہ اور حساب کا دلآویز مرقع ہے ترکہ کی تعیین مستحقین پہ قدرت حاصل کرنا اس کی غرض وغایت ہے۔موضوع کی کٹھنائیوں سے صرف نظر کرتے ہوئے اہمیت وافادیت واضح ہے۔کچھ طبعی میلان بھی تھا کہ جس نے اسی راہ پر خار کی آبلہ پائی پہ مجبور کیا۔صد شکر کہ اس کی تکمیل کا مرحلہ پورا ہو گیا۔

اسلوب نگارش

مسودہ چار ابواب اور چودہ فصول پر مشتمل ہے۔زیر بحث تحقیقی مسودہ اچھے کاغذپر خوب صورت انداز میں ہاتھ سے لکھا ہوا ہے۔جلد سیاہ رنگ میں ہے۔نیلی روشنائی سے سرورق تیار کیا گیاہے۔کالے اور نیلے قلم کا استعمال کیا گیا ہے۔مسودہ کی ابتداء تسمیہ،فہرست عناوین اور مقدمہ سے کی گئی ہے۔مسودہ کے سرورق اسم المقالہ خوب صورت تحریر میں عربی رسم الخط میں درج ہے لیکن اس پر تکمیل کا سن درج نہیں کیا گیا۔دوسرے صفحہ پر اسم الطالب، رول نمبر، جماعت اور ادارے کانام درج ہے۔تیسرے صفحہ پر المشرف کا نام، ذمہ داری اور ان کی ادارت کا تذکرہ ہے۔ حاشیہ کے باہر بائیں جانب مشرف کے دستخط اور تاریخ درج کی گئی ہے۔ابتدائی سرخیاں سرخ روشنائی سے دی گئی ہیں۔متوازی دو لکیری حاشیہ سبز اور سرخ رنگ سے لگایا گیاہے۔مقدمہ تین صفحات ،دو صفحات پر موضوع کی ضرورت واہمیت جب کہ چار صفحات کا خلاصہ لکھا گیاہے۔صفحہ نمبر ۱۳ پر مستطیل کی ترچھی شکل میں ایک سرخی"اسلامی معاشرہ کی اصلاح کیسے ممکن ہے؟"درج ہے۔حواشی وحوالہ جات تحت الصفحہ درج ہیں۔سات صفحات پر مشتمل فہرست عنوانات مقالہ کے آخر میں دی گئی۔سب سے آخر میں گیارہ کی تعداد میں ایک صفحہ پر مراجع ومصادر بلاترتیب ہیں۔

اسلوب تحقیق

مسودہ کا اسلوب تاریخی اوربیانیہ ہے۔مقدمہ میں مختصر خطبہ درج ہے۔آیات قرآنی کو سادہ اردو طرز میں لکھا گیا ہے۔آیات قرآنیہ پراعراب اورآیات قرآنیہ کا ترجمہ نہیں دیا گیاہے۔مسودہ بڑی محبت سے تیار کر کیا گیاہے۔ بڑے اہم، پیچیدہ اور ادق معاملات موضوع ہیں۔تحریر عمدہ اور ادب کی چاشنی کے ساتھ دلوں میں اترنے والی ہے۔لیکن تحریر کا موازنہ کرکے معلوم ہوتاہے کہ مسودہ نگار مقدمہ کسی اور اہل علم سے لکھواتا ہے جب کہ بقیہ تحریر مسودہ نگار کی خود نوشتہ ہے۔

ماخذ ومنابع

مسودہ میں جن کتب سے بطور خاص استفادہ کیا ہے وہ درج ذیل ہیں۔

قرآن مجید منزل من اللہ ، صحیح البخاری، السنن الترمذی، سنن ابی داوٗد، کتاب الفرائض،المواریث فی الشریعۃ الاسلامیہ، عدۃ الباحث فی احکام التوارث، الفوائد الجلیہ فی الباحث الفرضیہ،فقہ المواریث، آلسراجی فی المیراث از علامہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

سراج الدین محمد بن عبدالرشید، منہاج المسلم اور مجموعہ قوانینِ اسلام وغیرہ۔علاوہ ازیں پوتے کی میراث اور مختلف دینی تحقیقی رسائل وجرائد جیسے ماہنامہ محدث کو بھی مدنظر رکھا گیاہے۔

اعراب القرآن وتفسیرہ سورۃ الملک والقلم،مسودہ برائے شہادت العالمیہ، فیصل آباد ۲۰۱۴ء

مسودہ نگار:	**اسد الرحمن**	**تحت الاشرف:**	**عبید اللہ طارق فاضل مدینہ یونیورسٹی**
رقم الجلوس:	**۱۲۶۵**		مدرس جامعہ سلفیہ فیصل آباد، پاکستان
صفحات:	**ن د**	**ایکیسیشن نمبر:**	**ت ق/۱۹**

اجمالی خاکہ

مسودہ ابواب اورفصول کی بجائے مختلف مباحث پر مشتمل ہے۔اس کی تفاصیل دوسرے عناوین کے اندرہیں (۱۰)۔

تحقیق وتجزیہ

اسلوب نگارش

مسودہ ابواب اور فصول کی بجائے مختلف مباحث پر مشتمل ہے۔زیر بحث تحقیقی مسودہ اچھے کاغذپر خوب صورت انداز میں ہاتھ سے لکھا ہوا ہے۔جلد منقش گلاب کے پھول والی ہے۔کالے مارکر سے سرورق پر ت ق/۹لکھا ہوا ہے۔دوسرے صفحہ پر نیلے قلم سے عربی رسم الخط میں عنوان البحث لکھا ہوا ہے جب کہ اوپر والی دائیں کونے پر پارہ نمبر ۲۹ اور بائیں جانب سورۃ الملک والقلم لکھاہوا ہے۔تیسرے صفحہ پر مسودہ نگار کا نام اور رولنمبر درج ہے۔چوتھے صفحہ پر تحت الاشراف کا نام اور ان کی تعلیمی ڈگری لکھی ہوئی ہے۔پانچویں صفحہ پرتین سطور میں مشرف کے تاثرات، دستخط اور تاریخ درج ہے۔کاغذ لکیر دار ہے۔چھٹے صفحہ پر گیارہ سطور کا مقدمہ لکھا ہوا ہے جس میں صحیح مسلم کے حوالہ سے فضیلت قرآن کے حوالے سے حدیث درج ہے۔اس کے نیچے سورۃ الملک اور سورۃ القلم کے بارے میں لکھا ہے۔

اسلوب تحقیق

مسودہ کا اسلوب تاریخی اوربیانیہ طرز کا ہے۔آیات قرآنی کو سادہ اردو طرز میں لکھا گیاہے۔آیات قرآنیہ پراعراب اور بعض مقامات پرآیات قرآنیہ کا ترجمہ بھی نہیں دیا گیاہے۔مذکورہ سورتوں کی اعراب القرآن کے حوالے سے سوالات وجوابات کی شکل میں مسودہ لکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔سوالات وجوابات میں جن باتوں پر بطور خاص بحث کی گئی ہے وہ درج ذیل ہیں:۔

لغت، نحو،صرف، تغیر، توجیہ، سبب نزول،نظم بین الامور، شبہات کا ازالہ، سورت کا مضمون وموضع، مختلف فیہ مسائل میں تطبیق، اعراب، وجہ اعراب اور محل اعراب وغیرہ۔اگلے صفحہ پر سورۃ الملک کا لفظ عربی فونٹ میں لکھا گیا ہے۔اگلے صفحہ پرحاشیہ اندار نیلی اور سبز روشنائی سے سورۃ الملک کا خلاصہ، فضیلت، اس کے مختلف نام اور عربی قواعد کے حوالہ سے الفاظ کی تشریح شامل بحث ہے۔اس میں صحیح ابی داؤد للالبانی کے حوالہ سے عربی متن کے ساتھ

toobaa-elibrary.blogspot.com

حدیث درج ہے لیکن اس کا ترجمہ نہیں دیا گیاہے۔قرآنی آیات پر اعراب کا التزام مفقود ہے۔ ترجمہ کو ضروری خیال کیا گیاہے۔سورۃ الملک کے حدیث میں وارد دوسرے نام جیسے' المانعۃ'' المنجیۃ'' الواقیۃ'وغیرہ ذکر کیے گئے ہیں۔

اپنے عنوان کے حوالہ سے اعراب القرآن کو سامنے رکھتے ہوئے مسودہ نگار لکھتے ہیں:۔

"تبارک"صیغہ کیا ہے؟ اس فعل کی خصوصیت کیا ہے؟ ترجمہ بتائیں؟

فعل ماضی معلوم واحد مذکر غائب، تبارک یتبارک بوزن فعل۔۔۔مبالغے کا صیغہ ہے۔اس فعل سے گردان نہیں آتی صرف فعل ماضی کا صیغہ مستعمل ہے۔یہ فعل صرف اللہ تعالیٰ کے لیے استعمال ہوا ہے معنی ہے بلند ہونا، عظیم ہونا، مقدس، بابرکت ہونا۔

"اَلْمُلْکُ" مرفوع کیوں ہے؟ مبتداء ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔

شیءٌ صیغہ کیا ہے اور معنی کیاہیں؟وجہ اعراب کیا ہے؟ شاء یشاء کا مصدر بمعنی اسم مفعول ہے چاہت یعنی وہ اپنی ہرچاہت پر قادر ہے اس کی چاہت حسرت نہیں بنتی مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہے(تفسیر القرآن الکریم ،اعراب القرآن)

"بِیَدِہٖ"سے کیا چیز ثابت ہوتی ہے ؟ اللہ تعالیٰ کی صفت ہاتھ ثابت ہورہی ہے جس پر اہل السنۃوالجماعۃ کا ایمان ہے۔قدیر کیا صیغہ ہے وجہ اعراب کیاہے؟خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے(اعراب القرآن)۔صفت مشبہ کا صیغہ بروزن فعیل۔

﴿الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوۃَ﴾۔۔۔اس آیت کا مطلب کیاہے؟

"اللہ وہ ذات ہے جس نے زندگی اور موت کو پیدا کیاہے"۔زندگی اور موت دونوں مخلوق ہیں ہر مخلوق نے ختم ہونا ہے۔زندگی اور موت کے پیدا کرنے کا مقصد بیان کیاگیاہے کہ اللہ جان سکے کہ تم میں سے کون ہے جو اچھے اعمال کرتا ہے (التحریر والتنویر)۔

"اَیُّکُمْ" میں اَیُّ معرب ہے یا مبنی ہے ؟ مرفوع کیوں ہے؟اَیُّ مبنی ھے۔اسم استفہام ھے مبتداء ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے(اعراب القرآن)۔

﴿الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا [67:3]﴾ میں طباقا کا کیا مطلب ھے؟ وجہ اعراب؟ سات آسمان ایسی عمدگی سے ترتیب دیئے گئے ہیں کہ ایک دوسرے کے اوپر منطبق ھیں تہہ بتہہ ھیں درمیان میں مخلوق رھتی ہے درجہ، حالت، معانی، سبع سمٰوات کی صفت کی وجہ منصوب ھے(فتح القدیر)۔

"فُطُوْر"کے معنی کیا ہیں نیز محل اعراب اور وجہ اعراب بیان کریں؟"فطر" کی جمع ھے۔لفظاً مجرور ھے،محلا منصوب ھے"تَرٰی"فعل کا مفعول بہٖ ھونے کی وجہ سے پھٹی ہوئی جگہ،شگاف،رخنہ،دراڑ(انوار البیان،اعراب القرآن)﴿ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ[67:4]﴾جملہ دوبارہ کیوں ذکر کیا گیاہے؟ تاکید کے لیے یا منکرین کو مطمئن کرنے کے لیے یا منکرین کو بے بس کرنے کے لیے(فتح القدیر)۔

تسامحات

toobaa-elibrary.blogspot.com

مسودہ نگار نے حوالے کا انداز غیر تحقیقی ہے۔اس لیے کہ حوالہ دینے کا جو صحیح طریقہ ہے وہ محض کتاب کا نام لکھ دینا کافی نہیں بلکہ نام کتاب، نام موئلف، جلد نمبر، صفحہ نمبر، مطبع،مقام اشاعت،سن اشاعت وغیر ہ مثلاً :۔درجہ، حالت، معانی، سبع سمٰوات کی صفت کی وجہ منصوب ھے(فتح القدیر)۔"فطور"کے معنی کیا ہیں نیز محل اعراب اور وجہ اعراب بیان کریں؟"فطر" کی جمع ھے۔لفظاً مجرور ھے ،محلا منصوب ھے" تری" فعل کا مفعول بہ ھونے کی وجہ سے پھٹی ہوئی جگہ، شگاف، رخنہ ، دراڑ(انوار البیان، اعراب القرآن)﴿ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ[67:4]﴾جملہ دوبارہ کیوں ذکر کیا گیاہے؟ تاکید کے لیے یا منکرین کو مطمئن کرنے کے لیے یا منکرین کو بے بس کرنے کے لیے(فتح القدیر)۔

ماخذ ومنابع

مسودہ میں جن کتب سے بطور خاص استفادہ کیا ہے وہ درج ذیل ہیں۔

قرآن مجید منزل من اللہ،تفسیر القرآن الکریم،تفسیر فتح القدیر،اعراب القرآن، انوار البیان، تفسیر کشاف صحیح البخاری، السنن الترمذی، سنن ابی داوٗد، التحریر والتنویر وغیرہ۔

اعراب القرآن وتفسیرہ سورۃ الحاقۃ، سورۃ المعارج اور سورۃ نوح

مسودہ برائے شہادت العالمیہ ،جامعہ سلفیہ فیصل آباد ۲۰۱۴ء

مسودہ نگار:	**حافظ محمد عمر انور**	**تحت الاشرف:**	**نجیب اللہ طارق فاضل مدینہ یونیورسٹی**
رقم الجلوس:	**۱۲۱۳**		مدرس جامعہ سلفیہ فیصل آباد،پاکستان
صفحات:	**۱۰۱**	**ایکسیشن نمبر:**	**ت۔ق/۲۲**

اجمالی خاکہ

مسودہ ابواب اورفصول کی بجائے مختلف مباحث ہیں۔تفصیل دوسرے عناوین سے کے ذیل میں دی گئی ہے(۱۱)۔

تحقیق وتجزیہ

اسلوب نگارش

مسودہ ابواب اور فصول کی بجائے مختلف مباحث پر مشتمل ہے۔زیر بحث تحقیقی مسودہ اچھے لکیر دار کاغذپر خوب صورت انداز میں ہاتھ سے لکھا ہوا ہے۔جلدنیلے رنگ والی ہے۔کالے مارکر سے سرورق پر ت ق/۲۲لکھا ہواہے ۔پہلے صفحہ پر نیلے قلم سے عربی رسم الخط میں ڈیزائن کے ساتھ عنوان البحث"اعرا ب القرآن وتفسیرہ"لکھا ہوا ہے۔اس کے نیچے مربع شکل ڈبوں میں تینوں سورتوں سورۃ الحاقۃ، سورۃ المعارج اور سورۃ نوح کا نام لکھا ہوا ہے۔ دوسرے صفحہ پر مسودہ نگار کا اسم گرامی،رولنمبراورکلاس درج ہے۔تیسرے ورق پر تحت الاشراف کا نام اور ان کی تعلیمی ڈگری عربی رسم الخط(خوبصورت ڈیزائن)میں لکھی ہوئی ہے۔چوتھے صفحہ پر پانچ سطورپر مشرف کے تاثرات،

toobaa-elibrary.blogspot.com

دستخط ،تاریخ اور دن کا نام درج ہے۔پانچویں صفحہ پرایک صفحہ کی فہرست دی ہوئی ہے۔جس میں نمبر شمار، نام مضمون اور صفحہ نمبر دیا ہوا ہے۔چھٹے صفحہ پر دو صفحات پر مشتمل مقدمہ لکھا ہوا ہے۔مقدمہ کی ابتداء مختصر خطبہ مسنونہ سے کی گئی ہے۔اس کے نیچے حفاظت قرآن کے بارے آیت مبارکہ لکھی ہوئی ہے۔آیات قرآنی پر اعراب کا لتزام نہیں اور نہ ہی ترجمہ دیاگیاہے۔مقدمہ کے بعد"سورۃ الحاقۃ"کا عنوان دے کر نیچے اس کی تشریح اعراب القرآن کے حوالہ سے دی گئی ہے۔"سورۃ الحاقۃ "کے ذیل میں تحریر ہے:۔

وجہ تسمیہ کیا ہے؟"سورۃ الحاقۃ"کے شان نزول کے سلسلہ میں رقم ہے کہ مکہ معظمہ کے ابتدائی دور کی نازل شدہ سورتوں میں سے ہے۔یہ اس زمانے میں نازل ہوئی جس زمانے میں آپ ﷺ کی مخالفت تو جاری تھی مگر اس نے ابھی زیادہ شدت اختیار نہیں کہ تھی(تفہیم القرآن)۔ترتب نزول کے اعتبار سے یہ سورۃ (۷۷) نمبر پر شمار کی گئی ہے اور یہ سورۃ الملک کے بعداور سورۃ المعارج سے پہلے نازل ہوئی (التحریر) "حاقہ" قیامت کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔سبب تسمیہ اس دن اللہ تعالیٰ کے وعدے کااور وعیدیں پوری ہوں گی، اسی دن کی عظمت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:﴿وَمَآ اَدْرٰىکَ مَا الْحَآقَّةُ﴾ تفسیر ابن کثیر۔اس سورہ کی ماقبل سورۃ سے کیا مناسبت ہے؟ سابق سورۃ القلم سے بھی اس کو بڑی گہری مناسبت ہے۔

سورہ القلم میں اجمالی طور پر قیامت کا تذکرہ ہے﴿یَوْمَ یُکْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّیُدْعَوْنَ اِلَی السُّجُوْدِ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ﴾اور اس"سورۃ الحاقہ"میں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کے برا ہونے کی خبر دی ہے۔اللہ تعالیٰ نے سابقہ "سورۃ القلم"میں ہر اس شخص کو ڈرایا اور دھمکی دی ہے جو قرآن کو جھٹلائے﴿فَذَرْنِیْ وَمَنْ یُّکَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُوْنَ﴾اور اس سورۃ میں جن قوموں نے رسولوں کو جھٹلایا ان کے احوال وانجام سے عبرت حاصل ہوتی ہے کہ ان کو ڈانٹ ڈپٹ کی گئی ہے(المنیر)۔یہ مبتداء ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے(انوار البیان)۔یکے بعد دیگرے سوال کیوں کیے گئے ہیں؟یکے بعد دیگرے یہ دوسوال﴿مَا الْحَآقَّةُ﴾﴿وَمَآ اَدْرٰىکَ مَا الْحَآقَّةُ﴾سامعین کو چونکا نے کے لیے کیے گئے ہیں تاکہ وہ بات کی اہمیت کو سمجھیں اور پوری توجہ کے ساتھ آگے کی بات سنیں(تفہیم القرآن)۔

﴿مَا الْحَآقَّةُ﴾مرفوع کیوں ہے ، اصل میں کیا اور دوبارہ کیوں لایا گیاہے؟"ما" استفہامیہ ہے اور خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔لیکن قیامت کی ہولناکی اور عظمت شان کو ظاہر کرنے کیے لیے "ھی" ضمیر کی جگہ اسم ظاہر کو لایا گیا ہے۔

اسلوب تحقیق

مسودہ کا اسلوب تاریخی اوربیانیہ طرز کا ہے۔آیات قرآنی کو سادہ اردو طرز میں لکھا گیاہے۔آیات قرآنیہ پراعراب کا اہتمام نہیں کیاگیاہے۔بعض مقامات پرآیات قرآنیہ کا ترجمہ بھی نہیں دیا گیاہے۔مذکورہ سورتوں کی اعراب القرآن کے حوالے سے سوالات وجوابات میں مسودہ لکھنے کی جسارت ہے۔سوالات وجوابات میں جن باتوں پر بطور خاص بحث کی گئی ہے وہ درج ذیل ہیں:۔

لغت، نحو،صرف، تغیر، توجیہ، سبب نزول، نظم بین الامور، شبہات کا ازالہ، سورت کا مضمون وموضع، مختلف فیہ مسائل میں تطبیق، اعراب، وجہ اعراب اور محل اعراب وغیرہ۔اگلے صفحہ پرحاشیہ،نیلی اور سبز روشنائی سے سورۃ

toobaa-elibrary.blogspot.com

الحاقہ کا خلاصہ، فضیلت، اس کے مختلف نام اور عربی قواعد کے حوالہ سے الفاظ کی تشریح شامل بحث ہے۔قرآنی آیات پر اعراب کا التزام نہیں ہے اور نہ ہی اس کے ترجمہ ضروری خیال کیا گیاہے۔سورۃ الحاقہ کے حدیث میں وارد دوسرے نام وغیرہ ذکر کیے گئے ہیں۔

اپنے عنوان کے حوالہ سے اعراب القرآن کو سامنے رکھتے ہوئے مسودہ نگار لکھتے ہیں:۔

﴿القارعہ﴾صیغہ کیا ہے؟ اس کا معنی بھی لکھیں؟﴿القارعہ﴾ قرع یقرع قرع (باب فتح) سے اس میں تا، واحد مؤنث ہے۔اسی طرح لفظ " طاغیہ"کے بارے میں کافی تفصیل سے لکھا ہے کہ یہ طغیان کا ہم معنی ہے یعنی ثمود اپنے طغیان (گناہوں میں حد سے بڑھ جانے) کی وجہ سے ہلاک ہو گئے۔اس صورت میں 'ب' سببیہ ہو گی۔یعنی پیغمبر کی تکذیب اور اونٹنی کو قتل کرنے کی وجہ سے وغیرہ۔ ۔۔۔۔۔طاغیہ کو مصدر کہنا یا جماعت مرادلینا یا صرف" قذار بن سالف"مراد لینا اور تا ء کو مبالغہ کی قرار دینا آئندہ آیت کے مناسب نہیں ہے کیونکہ آئندہ آیت میں فرمایا ہے﴿ فَأُهْلِكُوا بِرِيحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ﴾یعنی قوم عاد کو ہوا کے طوفان سے ہلاک کیا گیا تھا۔ذریعہء ھلاکت بیان فرمایا باعث ھلاکت نہیں بیان فرمایا۔پس"طاغیہ" سے مراد بھی ذریعہ ھلاکت ہولناک چیخ ہونی چاہیے(انوارالبیان،تفسیر مظہری)۔

ماخذ ومنابع

مسودہ میں قرآن مجید کے علا وہ جن کتب سے بطور خاص استفادہ کیا ہے وہ درج ذیل ہیں۔

تفسیر فتح القدیر،اعراب القرآن، انوار البیان، المنیر،تفسیر کشاف، تفہیم القرآن،الجدول فی الاعراب،تعجیل الندی، بشرح قطرالندی، صحیح البخاری، السنن الترمذی، سنن ابی داؤد،جمہرۃ اللغۃ لابن درید، التحریر والتنویر ، القاموس،تاج العروس اورالمنجدوغیرہ۔

آیۃ الوصیۃ اور اس کے احکام و مسائل،مسودہ برائے شہادت العالمیہ،جامعہ سلفیہ فیصل آباد۲۰۰۸ء

مسودہ نگار: **حافظ عبداللہ ساجد** **المشرف: مفتی عبدالحنان زاہد** فاضل مدینہ یونیورسٹی

رقم الجلوس: **۰۲۰۵** مدرس جامعہ سلفیہ فیصل آباد ،پاکستان

صفحات: **۱۴۷** **ایکسیشن نمبر:** **ن د**

اجمالی خاکہ

مسودہ کے چار باب ہیں۔مسودہ ھذا وصیت کی لغوی اور اصطلاحی تعریف ،لفظ وصیت کے بارے مختلف اقوال ،فسلفہ وصیت، اسلام میں وصیت کی اہمیت ، تاریخ الوصیۃ، حضرت آدم علیہ السلام کی وصیت، حضرت نوحؑ کی وصیت، حضرت یعقوبؑ کی وصیت، حضرت اسحاقؑ کی وصیت، حضرت موسیٰؑ کی بنی اسرائیل کو آخری وصیت، اھل عرب کی وصیتیں،زہیر بن خباب کی وصیت، بدوی عورت کی وصیت اوردیہاتی عورت کاانداراج ہے(۱۲)۔آیت الوصیہ اور تفسیر ، الاعراب الایہ، المفردات اللغویہ، لفظ خیر سے مراد، آیۃ الوصیہ کے منسوک ہونے یا نہ ہونے کے دلائل، نسخ کی وضاحت، نسخ نہ ہونے کے بارے دلائل ، نسخ کے بارے دلائل، جمہور کے دلائل نسخ کے بارے میں وصیت کا شرعی

toobaa-elibrary.blogspot.com

حکم، جمہور کے نزدیک، شافعی، اسحق، ابن حجر اہل ظاہر کے نزدیک وصیت کا حکم، حدیث متواتر کی وضاحت اور دیگر آیات الوصیہ وغیرہ کا بیان ہے(۱۳)تیسرے باب میں وصیت کے احکام، وارث کے لیے وصیت، وصیت سے پہلے قرض کی ادائیگی،زندگی میں وراثت کی تقسیم، سفر میں وصیت، وصیت بحق حمل، وصیت کے بارے مالکی، شافعی، حنابلہ، شیعہ امامیہ کا نقطہ نظر، حرام اور باطل وصیت، زوجین کی وصیت، جس پر دین نہ ہو اور وارث بھی نہ ہو، مفقود کے حق میں وصیت، منافع کے لیے وصیت، اھل ظاہر کے نزدیک، اقسام وصیت، حنفیہ کے نزدیک، وصیت کا تحریری نمونہ، وصیت میں تغیر وتبدل، وصیت کس حد تک کی جائے ، جمہور ، احناف، امور خیر کے لیے وصیت، مصری قانون، تیونس وشام کا قانون، خلافت کی بیعت، کافر کی وصیت کو پورا کرنا،انسانی اعضاء کی وصیت، قرآن وسنت کی روشنی میں ،پوسٹ مارٹم، مثلہ کی وصیت، خلاصہ بحث، متفق علیہ مسائل، مختلف فیہ مسائل کا بیان ہے(۱۴)۔چوتھے باب میں شرائط صحتِ وصیت، ایک سے زائد وصی کی صورت میں، عدالت کا اختیار تقرر،ایک سے زائد وصیتوں کے تقرر میں، وصیت کے ارکان، موصی، موصی لہ، موصی بہ، موصی،موصی لہ، موصی بہ کی شرائط،شرائط وصی اور دو افراد کے وصی ہونے کی صورت میں،شامل بحث ہیں(۱۵)۔پانچویں باب میں وصیت ،چار دن پہلے، حیات مبارکہ کا آخری دن، حضرت ابو بکر صدیقؓ کی وصیت،حضرت عمرؓفاروق کی وصیت، حضرت عمرؓ کی تجہیز وتکفین کے متعلق، حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کی وصیت شامل بحث ہیں(۱۶)۔

تحقیق وتجزیہ

انتخاب موضوع

معاشرے کو متوازن رکھنے کے لیے اسلام نے جہاں وراثت، زکواۃ ، انفال ودیگر بہت سارے قوانین مقرر کیے ہیں وہاں ایک کامیاب طریقہ وصیت بھی مقرر کیا ہے اور اسے ﴿كُتِبَ عَلَيْكُم﴾ سے تعبیر کر کے اس کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے اوراتنی اہمیت دی کہ ارشاد فرمایا(ما حق امری مسلم لہ شی ء یوحی فیہ یبیت لیلتین الا وصیۃ مکتوبۃ عندہ)۔ ۔۔اورمزید فرمایا (من مات علی وصیۃ مات علی سبیل وسنۃ ومات علی تقی وشھادۃ ومات مغفورا)۔

قانون وصیت ان قوانین اسلام میں سے ہے کہ جن کو اختیار کر نے سے معاشرہ امن و سلامتی کا گہوارہ بن جاتاہے اور ان سے لا علمی اور دوری سے معاشرے میں جھگڑے ،فتنے و فساد برپا ہوتے ہیں۔اس ضمن میں جامعہ سلفیہ جو عظیم دینی درسگارہ ہے نے ایک سنہری موقع جانتے ہوئے اہتمام کیا ہے کہ رابعہ عالی کے طالب علموں کو اس میدان میں قلم وقرطاس میں قدم اٹھانے کے لیے تیار کیا جائے۔چنانچہ مسودہ ھٰذا اسی ضمن میں لکھا گیاہے۔

اسلوب نگارش

مسودہ پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔ابواب کی مزید ذیلی فصول نہیں بنائی گئیں۔۔زیر بحث تحقیقی مسودہ اچھے لکیر دارکاغذپر ہاتھ سے لکھا ہوا ہے۔جلد سفید سرمئی رنگ میں ہے۔سیاہ روشنائی سے سرورق پر مسودہ نگار کا نام، ولدیت جب کہ رول نمبر نیلے قلم سے تیار کیا گیاہے۔دوسرے صفحے پر مشرف کا نام خوش خط انداز سے کالے اورنیلے قلم سے لکھا گیا ہے۔مشرف کے نام کے نیچے مشرف کے دستخط اور تاریخ درج ہے جب کہ مشرف کی طرف سے عربی میں عبارت" ھذہ المقالہ صالحۃ للتقدیم"درج ہے۔تیسرے صفحے پر عنوان درج ہے۔چوتھے صفحہ پر چار صفحات کی فہرست

toobaa-elibrary.blogspot.com

عنوانات لکھی ہے جس میں ابواب کو سیاہ قلم کے ساتھ جب کہ باقی ماندہ تحریر نیلے قلم سے لکھی گئی ہے۔خوبصورت شکل میں ایک سرخی "اسلامی معاشرہ کی اصلاح کیسے ممکن ہے"؟درج ہے۔حواشی وحوالہ جات تحت الصفحہ دیے۔مراجع ومصادر ترتیب حروف تہجی کے بغیر دئے گئے ہیں۔مقدمہ کو تحت البحث کے تحت لکھا گیاہے جس میں سے پہلے مختصر حمد و ثناء کے بعد اسلام کی عالم گیریت اور معاشرہ کے ہر فرد کی رہنمائی کا تصور واضح کیا گیا ہے۔

اسلوب تحقیق

مسودہ کا اسلوب تاریخی اوربیانیہ طرز کا ہے۔مقدمہ میں مختصر خطبہ درج ہے۔آیات قرآنی کو سادہ اردو طرز میں لکھا گیا ہے۔آیات قرآنیہ پراعراب کا اہتمام نہیں کیاگیا۔ آیات قرآنیہ کا ترجمہ بھی نہیں دیا گیاہے۔مسودہ بڑی محبت اور محنت سے تیار کیا گیاہے۔مسودہ میں وصیت کا پس منظر، لغوی واصطلاحی مفہوم، علماء مجتہدین کاآیت الوصیۃ کے محکم ومنسوخ کے حوالہ سے اقوال و آراء سے مزین کیاگی ہے (۱۷)۔

وصیت کی اصطلاحی تعریف

اس لفظ کے معنی فقہاء کی اصطلاح میں از روئے مسالک مختلفہ تفصیل طلب ہیں۔ مثلاً حنفیہ کہتے ہیں اسم "تملیک" کا کہ تبرع کے طریقے پر دوسرے کو اپنے مرنے کے بعد زمانہ کی طرف نسبت کر کے اپنے مال کا مالک بنانا(۱۸)۔شافعیہ خواہ اس نسبت کو الفاظ میں بیان کر دیا جائے یا نہ کیا جائے(۱۹)۔

مالکی فقہاء کے نزدیک وصیت ایک عقد معاملہ ہے ۔اس کی رو سے (مال میں)اس شخص کو متوفی کی نیابت حاصل ہوتی ہے (۲۰)۔ حنابلہ کے نزدیک وصیت اپنی موت کے بعد کسی شیئے پر اختیارکرنے کا حکم ہے(۲۱)۔ شیعی فقہاء کے مطابق کسی شخص کا اپنی وفات کے بعد کے لیے کسی شئے کی ذات یا منفعت کا کسی کو مالک بنانا وصیت کہلاتا ہے(۲۲)۔

بقول علامہ علاؤالدین الکاسانی وصیت یہ ہے کہ وصیت کرنے والا اپنی موت کے بعد زمانہ کے لیے اپنے مال میں کسی کو تصرف کو واجب قرار دے(۲۳)۔مسودہ کے مندرجات میں ارکان و شرائط کو عرق ریزی سے جمع کیا گیا ہے۔بحث کے اختتام پر جلیل القدر اصحاب علم وفضل کی وصیتوں کا گلدستہ شامل کرنے سے مسودہ کو مزید چار چاند لگ گئے ہیں۔آیت قرآنیہ کو لکھنے کا انداز اس طرح ہے کہ پہلے سورت کا نمبر اور پھر آیت نمبر مثلاً﴿يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ﴾(۲۴)۔آخری صفحہ پر وصیت کی مشہور حدیث کا ترجمہ دیا گیاہے۔

ماخذ ومنابع

مسودہ میں جن کتب سے بطور خاص استفادہ کیا ہے وہ درج ذیل ہیں۔

البحر الرائق،کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ،الاقناع، شرائع الاسلام،بدائع الصناع فی ترتیب الشرائع،جمہرۃ اللغۃ لابن درید، صحیح البخاری، السنن الترمذی، سنن ابی داؤد، التحریر والتنویر، مجموعہ قوانینِ اسلام،المفردات، الافصاح عن معانی الصماح،القاموس،تاج العروس اورالمنجدوغیرہ۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

برصغیر پاک وہند کا تفسیری سرمایہ (عربی،اردو)مسودہ برائے شھادت العالمیہ،فیصل آباد ۱۹۸۴ء

مسودہ نگار: حافظ محمد رفیع الدین المشرف: مولانا قدرت اللہ فوق مدرس جامعہ سلفیہ فیصل آباد

رقم الجلوس: ن د صفحات: ۱۱۵ ایکسیشن نمبر: ۲/ع۔ق

اجمالی خاکہ

مسودہ ھذا کے ابواب کی تعداد تین ہے۔موضوع، تعریف ، غرض، معنی، اصول تفسیر، ضرورت تفسیر اور تاریخ تفسیرپر مشتمل ہے(۲۵)۔دوسرے باب کی پہلی فصل میں (عربی تفاسیر مکمل)کاشف الحقائق و قاموس الدقائق از محمد بن احمد شریحی، تفسیر ملتقط از محمد حسن گیسو دراز، تبصیر الرحمن وتیسیرالمنان بعض ما یشیر الی اعجاز القرآن از علاؤ الدین المہامی، تفسیر القرآن از عبدالواھاب بخاری، ینابیع الانوار فی تفسیر کلام اللہ الجبار از سید محمد تقی، مرآۃ القرآن از قطب الدین چشتی، تفسیر سورۃ یوسف از علی عباس خان،تتمہ ینابع الانوار از سید محمد ابراھیم، آیات السائلین از عنایت اللہ اثری، نظام القرآن وتاویل الفرقان از حمیدالدین الفراہی، تفسیر غرائب القرآن، خلاصۃ التفاسیر از محمد حسین بن محمد، تفسیر احسن القصص از سید علی محمد، الرسالہ فی التفسیر از محمد الکریمی اور نقد الدر از مظہر حسین شامل بحث ہیں(۲۶)۔ تیسرے باب کی فصل اول میں فاتحہ کے چند اردو تراجم، سورۃ الفاتحہ کے چند منظوم تراجم، چند مشہور تفاسیر کا تعارف جیسے تفسیر مواھب الرحمن از سید امیر علی، تفسیر ثنائی از مولانا ثناء اللہ ، احسن التفاسیر از سید احمد حسن، تفسیر القرآن از قاضی شمس الدین، تفسیر ستاری از عبدالستار دہلوی، تفسیرماجدی از عبدالماجد، تفسیر حقانی از عبدالحق حقانی، بیان القرآن از اشرف علی تھانوی، ترجمان القرآن از ابوالکلام آزاد،تفہیم القرآن از مولانا مودودی، معارف القرآن از ادریس کاندھلوی، تبویب القرآن از وحید الزمان، تدبر القرآن ازامین احسن اصلاحی، جواہراز غلام اللہ خان، تفسیر وھابی از عبدالصمد، تفسیرمرتضوی از شاہ غلام، الجمال والکمال از سید سلیمان اور تفسیر بیان القرآن از مولانا محمد علی شامل بحث ہیں۔فصل دوم(الف)دنیا کی السنہ مختلفہ میں تراجم اور اردور میں قرآن مجید کے تراجم جب کہ فصل دوم(ب) میں قرآن مجید کی اردو تفاسیر شامل بحث ہیں(۲۷)۔

تحقیق وتجزیہ

انتخاب موضوع

جامعہ سلفیہ جو عظیم دینی درسگارہ ہے نے ایک سنہری موقع جانتے ہوئے اہتمام کیا ہے کہ رابعہ عالی کے طالب علموں کو اس میدان میں قلم وقرطاس میں قدم اٹھانے کے لیے تیار کیا جائے۔چنانچہ مسودہ ھذا اسی ضمن میں لکھا گیا ہے۔

اسلوب نگارش

مسودہ ھذا تین ابواب پر مشتمل ہے۔ابواب کی مزید ذیلی فصول نہیں بنائی گئیں۔مسودہ سرورق، تسمیہ،عنوان انتساب، کتاب زندہ ،ایک نظر، خدمت اسلاف کی ایک جھلک، قرآن مجید کے اسماء اور فہرست عنوانات سے شروع ہوتا ہے۔زیر بحث تحقیقی مسودہ اچھے لکیر دارکاغذپر ہاتھ سے لکھا ہوا ہے۔جلد سیاہ رنگ میں ہے۔سیاہ ،سرخ اور نیلی

toobaa-elibrary.blogspot.com

روشنائی سے خوبصورت ڈیزائن میں سرورق پر مسودہ کا عنوان،مسودہ نگار کا دو مرتبہ نام ،پتہ اور مشرف کا نام لکھا گیا ہے۔سر ورق پر حاشیہ سے اوپر قرآنی آیت﴿جِئۡنٰكَ بِالۡحَقِّ وَاَحۡسَنَ تَفۡسِيۡرًا﴾ لکھا ہوا ہے۔دوسرے صفحے کے درمیان تین مثلث نما شکل کے اندر اول دوم اور سوم لکھا ہوا ہے۔جو قرآن کریم کو سمجھنے سے قاصر رہتے ہیں۔اول وہ لوگ جو علم تفسیر سے واقف نہیں یاعربی نہیں جانتے دوسرے وہ لوگ جو بدعت کے عادی ہوں اور گناہ کبیرہ پر اصرار کرتے ہوں ایسے لوگوں کے دل تاریک ہوجاتے ہیں جب کہ تیسرے وہ لوگ جو علم کلام پڑھ کر صرف بحث کرنا جان گئے ہوں اور دل کی گہرائیوں سے جو آوازیں اٹھتی ہیں ان کو سمجھنے کی کوشش نہ کریں(کیمیائے سعادت از امام غزالی ؒ)اس کے نیچے مستطیلی چوکور میں ایک تحریر ہے جس میں لکھا ہے۔"قرآن دنیا کی بہترین کتاب ہے۔قرآن میں آپ دیکھیں گے کہ رلا دینے والی۔۔۔۔عبارتوں کی رنگا رنگ کیاریاں جابجا پھیلی ہوئی ہیں(قرآن نمبر)"۔چوتھے صفحہ پر تین صفحات پر مشتمل فہرست عنوانات رنگ برنگے ڈیزائین سے درج کی گئی ہے۔باقی صفحات پر تبویب، فصول اور مندرجات مسودہ تحریر کیے گئے ہیں۔ایک صفحہ پر خدمت اسلاف کی ایک جھلک کے عنوان سے سرخی دی گئی ہے۔اس میں پہلی وحی، آخری وحی، کل تعداد کلمات، کل تعداد حروف، جملہ کاتبان وحی وغیرہ درج کیے گئے ہیں(المعجم المفہرس)۔اگلے صفحے پر تفصیل حروف قرآن،کل حرکات(اعراب)، سجدہ ہائے تلاوت،اس کے بعد خوب صورت ڈیزائن میں تیس کی تعداد میں قرآن کریم کے اسماء وصفیہ مع آیات، سورت اور آیت نمبر درج کیا گیاہے۔اس کے نیچے شیخ صالح بن ابراھیم البلیہی کی تحقیق کے مطابق قرآن کریم کے چھیالیس اسماء اور ان کی تشریح وتفصیل کا تذکرہ کیا ہے(بحوالہ الھدی والبیان فی اسماء القرآن)۔قرآن مجید میں مختلف چیزوں کا ذکر کتنی بار آیا ہے۔حواشی وحوالہ جات بین السطور دیے گئے ہیں۔مسودہ کا اختتام خاتمہ اور مصادر ومراجع پر ہوتا ہے۔

اسلوب تحقیق

مسودہ کا اسلوب تاریخی اوربیانیہ طرز کا ہے۔مسودے کے تین ابواب ہیں۔پہلے باب میں ضرورت تفسیر اور تاریخ تفسیر کا بیان ہے۔عربی تفاسیر مکمل اور دوسری فصل جزوی تفاسیر کا تذکرہ کیا گیاہے۔پہلے مفسر کے حالات پھر تفسیرکا انداز واسلوب اور پھر تفسیر کی ابتداء وانتہیٰ کا تذکرہ کیاگیاہے۔تیسرے باب کی دو فصول بنائی گئی ہیں۔پہلی فصل میں چند مشہور اردو تفاسیر اور دوسری فصل میں قرآن مجید کے تراجم وتفاسری پر گفتگو کی گئی ہے۔مسودہ نگار کے بقول کہ "میں نے اس مسودے کے لیے تمام تر مساعی خرچ کر دی ہیں۔اکثر تراجم وتفاسیر کو خود دیکھ کر ہی درج کیا ہے۔تراجم وتفاسیر اکثر لائبریریوں سے حاصل کیے گئے ہیں۔کیونکہ اس موضوع پر جتنا کام ھونا چاہیے تھا نہیں ہوا۔علماء کرام نے اس طرف توجہ مبذول نہیں فرمائی۔یہ سعادت خدا نے مجھے عنایت فرمائی ہے۔این سعادت بزور بازو نیست۔۔۔۔ اور خداوند کریم کے لطف وکرم سے جو کچھ ھوا وہ معیار اور قدرو قیمت کے لحاظ سے معمولی نہیں۔۔۔"اصول تفسیر کے حوالہ سے قرآن کریم کی مختلف صورتیں بیان کی گئی ہیں۔

تسامحات

مسودہ نگار نے یقینا مقدور بھرمحنت کی۔ مگر کمزوری بشری تقاضا ہے۔مسودہ کے بعض مقامات پر اغلاط اور تفاخر نظر آتاہے مثلاً لکھتے ہیں:۔"میں نے اس مسودے کے لیے تمام تر مساعی خرچ کر دیں"[دی] ھیں۔اکثر تراجم

toobaa-elibrary.blogspot.com

وتفاسیر کو خود دیکھ کر ہی درج کیا ہے۔تراجم وتفاسیر اکثر لائبریریوں سے حاصل کیے گئے ہیں۔کیونکہ اس مضمون [موضوع] پر جتنا کام ھونا چاہیے تھا نہیں ہوا۔علماء کرام نے اس طرف توجہ مبذول نہیں فرمائی۔یہ سعادت خدا نے مجھے عنائت[عنایت] فرمائی ہے۔این سعادتِ بازو بزور نیست[این سعادت بزور بازو نیست] وغیرہ۔اسی طرح حوالہ ناکافی حالت میں تحریر کے درمیان درج کیے گئے ہیں جو اصول تحقیق سے مطابقت نہیں رکھتے۔

ماخذ ومنابع

مسودہ میں جن کتب سے بطور خاص استفادہ کیا ہے وہ درج ذیل ہیں۔

ابجدالعلوم از نواب صدیق حسن خان،البحر الرائق، صحیح البخاری، السنن الترمذی، سنن ابی داوٗد، المفردات، الافصاح عن معانی الصماح،لسان العرب،القاموس ،تاج العروس اورالمنجد، تفسیر ملتقط از محمد حسن گیسو دراز، تبصیر الرحمن وتیسیرالمنان بعض مایشیر الی اعجاز القرآن از علاوٗ الدین المھامی ، تفسیر القرآن از عبدالواھاب بخاری، ینابیع الانوار فی تفسیر کلام اللہ الجبار از سید محمد تقی، مراۃ القرآن از قطب الدین چشتی، تفسیر سورۃ یوسف از علی عباس خان،تتمہ ینابع الانوار از سید محمد ابراھیم، آیات السائلین از عنایت اللہ اثری، نظام القرآن وتاویل الفرقان از حمیدالدین الفراہی، تفسیر غرائب القرآن، خلاصۃ التفاسیر از محمد حسین بن محمد، تفسیر احسن القصص از سید علی محمد، الرسالہ فی التفسیر از محمد الکریمی اور نقد الدر از مظہر حسین، تفسیر مواھب الرحمن از سید امیر علی، تفسیر ثنائی از مولانا ثناء اللہ، احسن التفاسیر از سید احمد حسن،تفسیر القرآن از قاضی شمس الدین، تفسیر ستاری از عبدالستار دہلوی، تفسیرماجدی از عبدالماجد، تفسیر حقانی از عبدالحق حقانی، بیان القرآن از اشرف علی تھانوی، ترجمان القرآن از ابوالکلام آزاد،تفہیم القرآن از مولانا مودودی، معارف القرآن از ادریس کاندھلوی، تبویب القرآن از وحید الزمان، تدبر القرآن ازامین احسن اصلاحی، جواہر از غلام اللہ خان، تفسیر وھابی از عبدالصمد، تفسیرمرتضوی از شاہ غلام، الجمال والکمال از سید سلیمان اور تفسیر بیان القرآن از مولانا محمد علی و غیرہ۔

زنا بالرضا اور زنا بالجبر قرآن و سنت کی نظر میں،مسودہ برائے شہادت العالمیہ،فیصل آباد،۲۰۰۷ء

مسودہ نگار: **مفتی عبدالحنان زاہد** مدرس جامعہ سلفیہ **المشرف:** **حافظ عبدالسلام ربانی**

رقم الجلوس: **۰۲۶۴** **صفحات:** **۱۹۴** **ایکسیشن نمبر:** **ن د**

اجمالی خاکہ

مسودہ ھٰذا کے چھ ابواب ہیں۔مسودہ ھٰذا میں زنا کی تعریف اور تسکین شہوت کیلئے اقوام عالم کا طریقہ کار شامل بحث ہیں۔زنا کی لغوی، اصطلاحی اور قانونی تعریف،زنا کے متعلق قرآن کریم میں استعمال ہونے والے الفاظ، تسکین شہوت کے لیے اقوام عالم کا طریق کار کا تاریخ کے آئینے میں(یونان، روم، عرب، ہندوستان، فرانس،انگلستان اورممالک متحدہ امریکہ) پر مشتمل ہے(۲۸)۔دوسرے باب اصلاحی اور انسدادی تدابیر پر مشتمل ہے۔اس میں تعلیم اور اصلاح باطن، حیا، فتنہ نظراور غض بصر، نمائش حسن اور احکام ستر، فتنہ خوشبو،زبان اور تھدید، فتنہ عریانی، پردہ،

toobaa-elibrary.blogspot.com

استیذان، تخلیہ اور لمس کی ممانعت اظہار زینت کی ممانعت اور اس کی حدود، نکاح اور روزہ، شہوت نفسانی پر قابو پانے کا طریقہ، مخنث عورتوں میں نہ جائے، مراہق (قریب البلوغت) کے لیے ہدایات شامل بحث ہیں(۲۹)۔تیسرا باب اسلام میں عورت کی عفت،عصمت کا تحفظ جیسے انسانیت سوز روایات کا خاتمہ، زنا اور اس کے مفاسد، ایک نوجوان کو نصیحت، عفت پر بیعت، زنا جرم عظیم، بوقت زنا ایمان کی حالت، زنا کی مذمت کے سلسلے میں ارشادات نبوی، ہلاکتیں،زنا اور فطرت انسانی، زنا اسلام کی نظر میں، حد کی لغوی ، شرعی تعریف اور تعزیر شامل بحث ہیں(۳۰)۔چوتھے باب میں حدود، قوانین اور حکومتی ترامیم (قانون اور شرع کی نظر میں) کا بیان ہے۔اس میں زنا بالجبر حکومتی ترامیم اور قانون و شرع کی نظر میں، حدود، قوانین کے خلاف حکومت وقت کا موقف، پہلی مجوزہ ترمیم[بہ] بسلسلہ سزا، کیا زنا بالجبر کی سزا "حرابہ" کی ہے، موجب حد جسمانی سزاہے مالی جرمانہ نہیں، زنا بالرضا کی سزا میں ترمیم، تعزیرات پاکستان میں زنا کی تعریف،دوسری مجوزہ ترمیم [بہ] بسلسلہ شہادت، اسلامی شریعت میں شرعی حد زنا میں عورت کی گواہی، زنا بالجبر میں عورت کی گواہی، زنا بالجبر کی صورت میں زنا اور حرابہ میں اشتراک یا ادغام، تیسری مجوزہ ترمیم [بہ] بسلسلہ عمر،چوتھی ترمیم [بہ] بسلسلہ اندراج مقدمہ شامل بحث ہیں(۳۱)۔پانچویں باب میں حدود آرڈیننس اور حکومتی ترامیم پر مشتمل ہے ۔اس میں حدود آرڈیننس مکمل متن، تحفظ خواتین بل ۲۰۰۶ء میں خلاف اسلام ترامیم، حدود قوانین ترامیم کا بل ۲۰۰۶ء کا ایک جائزہ، خلاصہ تحفظ نسواں بل میں خلاف اسلام ترامیم کی فہرست معہ حوالہ جات، قانون کے اجراء کا ناقابل عمل طریقہ کار اور اس میں رکاوٹیں،تحفظ نسواں بل سے علماء کی سفارشات، حد قرآن کی نظر میں،احادیث مبارکہ اور فقہ میں حدود کی اصطلاح،حدود اللہ کی حفاظت (دراصل انسانیت)کی حفاظت ہے (۳۲)۔کیااسلامی سزائیں وحشیانہ ہیں؟ یا امن پسند۔ اس میں اقوام عالم کی سزائیں، اسلام میں کوڑے اور رجم کی سزا، شادی شدہ(مرد،عورت)غلام اور لونڈی کی سزا، اسلام کا قانون رجم، حدود اللہ کا نفاذ امن وسلامتی کی ضمانت ہے شامل بحث ہیں(۳۳)۔

تحقیق وتجزیہ

انتخاب موضوع

جامعہ سلفیہ جو علم ودانش کا مرکز ہے اس مرکز کی انتظامیہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اپنے طالب علموں کو علم و تحقیق کی نئی جہتوں سے متعارف کیسے کرایا جائے تو اس سلسلہ میں انہوں یہ قرار داد پاس کی کہ رابعہ عالیہ کے تمام طالب علموں کو امتحان کے آخر میں ایک تحقیقی مقالہ تحریر کرنا ہوگا جس کا معیار کم از کم بین الاقوامی نہیں تو ملکی سطح پر ضرور ہو۔موجودہ دو ر میں حکومت اور علماء کے درمیان حدود آرڈیننس (تحفظ حقوق نسواں بل)کا مسئلہ زیر بحث ہے ۔حکومت وقت نے اس فوجداری بل کو”حقوق نسواں بل “کا نام دے کر نافذ کر دیا ہے، موجودہ دور کے اس فتنے کو مد نظر رکھ کر الجامعہ السلفیہ نے مجھے اس موضوع " زنا بالجبر اور زنا بالرضا قرآن وسنت کی نظر میں"پر مقالہ لکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔چنانچہ اس اہم اور ملی تقاضوں کے پیش نظر مقالہ ھذا کو تحریر کیا گیاہے۔

اسلوب نگارش

toobaa-elibrary.blogspot.com

مسودہ ھٰذاچھ ابواب پر مشتمل ہے۔ابواب کی مزید ذیلی فصول نہیں بنائی گئیں۔مسودہ سرخ رنگ کی اچھی جلد میں تیار کیا گیاہے۔مسودہ سرورق، تسمیہ،عنوان انتساب، حرف آغاز، دیباچہ اور چھ صفحات پر مشتمل فہرست عنوانات سے شروع ہوتا ہے۔تین تین صفحہ پر مشتمل حرف آغاز اور دیباچہ دیا ہو اہے۔حواشی و حوالہ جات تحت الصفحہ لکھے ہوئے ہیں۔زیر بحث تحقیقی مسودہ اچھے لکیر دارکاغذپر ہاتھ سے لکھا ہوا ہے ۔ سرخ ،سبز اور نیلی روشنائی سے خوبصورت رسم الخط میں سرورق پر سب سے پہلے پہلے تسمیہ،مسودہ کا عنوان،مسودہ نگار کا نام، مشرف کا نام اور سن تحریر کمپیوٹر سے کمپوز کیا گیا ہے۔دوسرے صفحہ پر حاشیہ کے اندر نیلی روشنائی کے ساتھ عنوان البحث،تیسرے صفحہ پر مشرف کا نام،تعلیم، اور جامعہ میں ادارت کی ذمہ داری درج کی گئی ہے اور ساتھ گلاب کا پھول بنایا گیاہے۔چوتھے صفحہ موٹے قلم سے سیاہ اور نیلی روشنائی سے اعداد یعنی مسودہ نگار کا نام، ولدیت، رولنمبر ، کلاس اور ادارہ کا نام لکھا ہوا ہے۔پانچویں صفحہ پر فہرست عنوانات اس انداز سے لکھا ہواہے کہ حاشیہ کے اندرپہلے نمبر شمار درمیان میں اور آخر میں صفحہ نمبر دیا گیا ہے۔درمیان میں مسودہ کے مندرجات و محتویات درج ہیں۔مسودہ کا اختتام خاتمہ اور مصادر ومراجع پہ ہوتا ہے۔

اسلوب تحقیق

مسودہ کا اسلوب تجزیاتی ،تاریخی ،بیانیہ اور تقابلی ہے۔مسودہ کے اندر چھ باب ہیں۔وہ تمام تعریفات زناجو فقہاء نے بیان کیں جمع کردی گئی ہیں۔اس فعل قبیح کی تاریخ پر روشنی ڈالتے ہوئے اس لعنت میں مبتلا اقوام کے حالات کا مختصر جائزہ لیا گیاہے۔اپنی ملت کے بے راہ رو افراد کے لیے قرآن وحدیث کے ان مقامات کی نشان دہی کی۔تاکہ فعل ھٰذا کے تدارک اورانسدادی تدابیر کی وضاحت ہو سکے۔تیسرے باب میں اسلام میں عورت کی عفت و عصمت کے تحفظ پر مبنی موضوعات زیر نظرہیں۔حدود قوانین اور حکومتی ترامیم قانونِ شرع کی نظر میں ان باتوں پر ناقدانہ نگاہ ڈالی گئی ہے۔حدود آرڈیننس اور حکومتی ترامیم کا جائزہ لیا گیاہے۔ چھٹے باب میں مستند دلائل سے ثابت کرتے ہیں کہ اسلامی سزائیں وحشیانہ نہیں بلکہ انصاف پر مبنی ، امن پسند اور انسانیت کی تکریم کے لیے حیات نو کا پیغام رکھتی ہیں۔

آیات قرآنیہ کو اردو فونٹ میں مع اعراب لکھا گیاہے۔عام عربی عبارات پر اعراب نہیں لگائے گئے۔بعض جگہ ترجمہ بھی نہیں دیاگیا۔قرآنی آیات درج کرنے کے لیے پہلے سورت کانام پھر آیت نمبر درج کیاگیا ہے۔مسودہ نگار نے حکومتی ترامیم کامستندشرعی دلائل سے بڑے احسن انداز میں محاکمہ کیا۔حدود اللہ کے تعین میں کسی منتخب حکومت تو دور کی بات ہے خود رسول للہ ﷺ کو بھی حدود اللہ میں تخفیف یا معافی کا اختیار نہیں۔حکومت وقت کو ان ترامیم سے بچنے ،رب کی بغاوت اور ناراضگی کو دعوت دینے سے پہلو تہی کرنے کی تنبیہ کی گئی ہے۔مغرب کی تقلید کرنے کی بجائے واپس اسلام کی دولت کی طرف لوٹنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

تسامحات

مسودہ نگار نے اپنے موضوع کا حق ادا کرنے کی یقینا مقدور بھر کوشش کی ہے مگر کمزوری بشری تقاضا ہے ۔مسودہ کے بعض مقامات پراملا کی اغلاط نظر آتی ہیں مثلاً زنا کی اصطلاحی تعریف کے ضمن میں لکھتے ہیں:۔"ھو ایلاج فرج فی فرج [مشتّہی] طبعاً محرماً شرعا"(۳۴)۔یہاں بڑی بریکٹ کا لفظ سمجھنا مشکل ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

ماخذ ومنابع

مسودہ میں جن کتب سے بطور خاص استفادہ کیا ہے وہ درج ذیل ہیں۔

تفسیر فتح القدیر، تفہیم القرآن، المفردات القرآن، مغنی المحتاج، صحیحین،سنن اربعہ، لسان العرب، القاموس، تاج العروس اورالمنجد، تبویب القرآن از وحید الزمان، تدبر القرآن ازامین احسن اصلاحی اور جواہر از غلام اللہ خان وغیرہ۔

دعوت دین قرآن کی روشنی میں،مسودہ برائے شہادت العالیہ ،جامعہ سلفیہ فیصل آباد س ن

مسودہ نگار: **اعجاز الحق یزدانی** **المشرف:** **الدکتور پروفیسر منیر اظہر** مدرس جامعہ سلفیہ

رقم الجلوس: **۱۱۴۱** **صفحات:** **۱۵۵** **ایکسیشن نمبر:** **۱۳/د۔ر**

اجمالی خاکہ

مسودہ ھذا تین باب رکھتاہے۔دعوت کا لغوی واصطلاحی مفہوم، فصل دوم میں دعوت کی اہمیت وفضیلت جب کہ فصل سوم میں دعوت کے مقاصد و اہداف کا بیان ہے(۳۵)۔ دوسرے باب کی فصل اول میں قرآن مجید کا تعارف، فصل دوم میں تاریخ دعوت اور قرآن جب کہ فصل الثالث میں قرآنی دعوت کے مخاطبین کا بیان ہے(۳۶)۔تیسرے باب کی فصل اول میں دعوت قرآنی کے موضوعات،فصل الثانی میں داعی کے اوصاف جب کہ فصل الثالث میں دعوت کے اصول و آداب قرآن میں شامل بحث ہیں(۳۷)۔

تحقیق وتجزیہ

انتخاب موضوع

بقول مسودہ نگار مجھے اس موضوع پر کام کرنے کے لیے دو باتوں نے مجبور کیا ہے کہ میں دعوت دین کے موضوع پر کچھ قواعد و ضوابط ذکر کروں۔

۱۔ جمہور مسلمانوں میں جہالت کادور دورہ ہے اور ان میں بہت اچھے لوگ دعوت الی اللہ کے میدان میں حضرات ابنیاء کرام کے طریق کار سے ہٹ کر ایسے لوگوں کے اقوال کو اختیار کر لیا ہے جن کی بات غلط بھی ہو سکتی ہے اور درست بھی۔لیکن یہ لوگ انہی پر اکتفا کرتے ہیں۔چھوٹے بڑے مسائل میں اپنے شیوخ اور اساتذہ کی تقلید کرتے ہیں اور اس قدر شدید تعصب کے ساتھ ان کے افکار و آراء سے وابستہ ہوجاتے ہیں کہ یہ تعصب حد درجہ قابل مذمت بھی ہے اور دین اسلام کے مزاج اور روح کے منافی بھی۔

۲۔ دوسرا سبب موجودہ دور میں جب سے عالم کفر خاص طور پر ہندو ، یہود اور صلیبیوں کی ریشہ دوانیاں او ر سازشیں اسلام کے خلاف مختلف نت نئے رنگوں میں سامنے آرہی ہیں۔ٹی وی ، وی سی آر اورڈش کے بعد اب کیبل سسٹم اور سی ڈیز کا طوفان ہر مسلمان گھرانے میں گھُس چکا ہے۔ہر مسلم گھرانہ کافروں کا نشانہ بنا ہوا ہے تا کہ اس کو کسی نہ کسی طرح اخلاق و مذہبی اعتبار سے برباد کر دیا جائے۔تو ایسے حالات میں داعیان اسلام کی اشدضرورت ہے

toobaa-elibrary.blogspot.com

کیونکہ امت مسلمہ کو اگر اس سیلاب و طوفان سے نہ بچایا گیا تو وہ حقیقت میں تباہ و برباد ہو کر خاسر الدنیا والآخرہ کا مصداق بن جائے گی۔یہ دو باتیں ہیں جن کے سبب موضوع کا انتخاب کیا اور قلم چلانا ضروری سمجھا۔

اسلوب نگارش

مسودہ سرمئی رنگ کی جلد میں اچھے لکیر دار کاغذ میں تیار کیا گیاہے۔مسودہ سرورق، تسمیہ،عنوان انتساب، مقدمہ اوردو صفحات پر مشتمل فہرست عنوانات سے شروع ہوتا ہے۔تین صفحہ پر مشتمل مقدمہ دیا ہو اہے۔حواشی و حوالہ جات تحت الصفحہ لکھے ہوئے ہیں۔سرخ اورپیلی روشنائی سے سرورق پرمسودہ کا عنوان تحریر کیا گیاہے۔دوسرے صفحہ پر حاشیہ کے اندر تختی نما ڈیزائن میں مشرف کا نام اور جامعہ میں تدریس کی ذمہ داری درج کی گئی ہے۔تیسرے صفحہ پر ایک چوکور میں مقالہ نگار کانام لکھا ہوا ہے۔چوتھے صفحہ پر فہرست عنوانات اس انداز سے لکھا ہواہے کہ حاشیہ کے اندر مضمون دائیں کونے پر سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں۔مندرجات و محتویات درج ہیں۔مسودہ کا اختتام مصادر ومراجع پہ ہوتا ہے۔

اسلوب تحقیق

مسودہ کا اسلو ب تجزیاتی ،تاریخی اور بیانیہ ہے۔مسودے کوتین ابواب اور ہر باب کوتین تین فصول میں تقسیم ہے۔ دعوت الی اللہ کی اہمیت اور اس کا طریق کار نمایاں کیا گیا ہے۔آیات قرآنیہ کو اردو فونٹ میں بغیر اعراب کے لکھا گیاہے۔قرآنی آیات کا ترجمہ نہیں دیا گیاہے۔عام عربی عبارات پر بھی اعراب نہیں لگائے گئے۔بعض جگہ ترجمہ بھی نہیں دیاگیا۔قرآنی آیات درج کرنے کے لیے پہلے سورت کانام پھر آیت نمبر درج کیاگیا ہے۔مسودہ نگار نے دعوت الی کو بڑے درد مندانہ ایک داعی کے انداز سےبنیادی ماخذکی نظر احسن طریقےسے رقم ہے تقلید مغرب کرنے کی بجائے واپس اسلام کی دولت کی طرف لوٹنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

تسامحات

مسودہ کے بعض مقامات پراملا کی اغلاط نظر آتی ہیں مثلاً مسودہ کے مقدمہ میں لکھتے ہیں کہ:۔"ہر مسلم گھرانہ کافروں کا نشانہ کہ اس کو کسی نہ کسی طرح اخلاق و مذہبی اعتبار[سے] برباد کر دیا جائے۔تو ایسے حالات میں داعیان اسلام ک ضروت[ضرورت] ہے کیونکہ امت مسلمہ کو [کہ] اگر اس سیلاب و طوفان [سے]نہ بچایا گیا تو وہ حقیقت میں تباہ و برباد ہو کر خسر الدنیا والآخرہ کے مصداق ہوجائیں گی[گے]۔"یہ دو باتیں [ہیں] جس کی وجہ سے میں نے اس موضوع کا انتخاب کیا اور اس پر قلم چلانا ضروری سمجھا"۔یہاں بڑی بریکٹ کے اندر اصلاحی نہ کرنے سے ا لفاظ کو سمجھنا مشکل ہے۔

ماخذ ومنابع

مسودہ میں جن کتب سے بطور خاص استفادہ کیا ہے وہ درج ذیل ہیں۔

تفسیر فتح القدیر، تفہیم القرآن،نضرۃ النعیم، صحیحین،سنن اربعہ، لسان العرب،القاموس، معارف القرآن، تیسیر القرآن،احسن البیان وغیرہ۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

علم التجوید اور اس کا تاریخی پس منظر، مسودہ برائے شہادت العالمیہ، جامعہ سلفیہ فیصل آباد س ن

مسودہ نگار: عبدالرحیم ملتانی **المشرف:** حافظ ذکاءُاللہ مدرس جامعہ سلفیہ

رقم الجلوس: ۸۱۲ **صفحات:** ۱۶۰ **ایکسیشن نمبر:** ۶/ع۔ق

اجمالی خاکہ

مسودہ ھذا میں سات باب پائے جاتے ہیں۔ مسودہ ھذا میں علم تجوید، احادیث کی روشنی میں، خدا کی پسندیدہ، عربی لب لہجہ، حسن و خوب صورتی میں اضافے کا باعث، تزین صوت کے لیے حکم پیغمبر، خوش آوازی اور قرآن، قابل ستائش قرأت، آقائے دو جہان کی قرأت، دیگر علوم کی طرح، حاصل کلام، عظیم مجودین کے اقوال کی روشنی میں علامہ جزری، علامہ نصیر الدین نعمانی، علامہ سیوطی، ملاّ ں علی قاری، شیخ محمد مکی نصر، قاری اظہار احمد تھانوی حاصل بحث ہے(۳۷)۔علم تجوید کا پس منظر، تاریخ تجوید حدیث رسول ﷺ کی ضیاء پاشی میں، علم تجوید عہد نبوی میں اور علم تجوید کی کتب شامل بحث ہیں(۳۸)۔تیسرے باب میں علم تجوید اور اس کے متعلقات، مراتب تجوید، ضروری وضاحت، لحن کی تعریف اور اقسام(جلی وخفی)، استعاذہ وبسملہ کا اجمالی پس منظر، استعاذہ اور بسملہ کا حکم، سورۃ براۃ پر ترک بسملہ، اوساط براۃ، تعوذ اور تسمیہ پڑھنے کی چار صورتیں اور فوائد شامل بحث ہیں (۳۹)۔الباب الرابع میں مخارج کا بیان، مخرج کی تعریف، آواز کی تعریف، حروف کی تعداد اور ترتیب، مخارج کی تعداد، مخارج کی اقسام، پہلی قسم جوف، حروف مدہ کی تعریف، دوسری قسم حلق، تیسری قسم لسان، دانتوں کا بیان، چوتھی قسم شفتان اور پانچویں قسم خیشوم شامل بحث ہیں(۴۰)۔الباب الخامس میں صفات کا بیان، صفت کی تعریف، صفات کے فوائد، اقسام، صفات لازمہ، متضادہ، ہمس، جہر، شدت اور توسط، رخاوت، استعلاء، فائد، استفال، اطباق، انفتاح، اذلاق، اصمات، صفات غیر متضادہ، صیفر، قلقلہ، لین، انحراف، تکریر، تفشی، استطالت، تتمہ صفات لازمہ، صفات قویہ، صفات ضعیفہ اور صفات عارضہ شامل بحث ہیں(۴۱)۔الباب السادس میں وقف کی تعریف، اقسام و احکام، وقف کی چار اقسام، ھائے سکتہ کا بیان شامل بحث ہیں(۴۲)۔الباب السابع میں تتمہ، فضائل قرآن، فضیلت قرّاء، آداب تلاوت قرآن، ظاہری آداب تلاوت، باطنی آداب تلاوت شامل بحث ہیں(۴۳)۔

تحقیق وتجزیہ

انتخاب موضوع

ایک عرصہ سے دل میں یہ سوز غم نمایاں تھا کہ ہمارے ماحول معاشرہ اور گرد و نواح میں کلام اللہ کی تلاوت مجہول طریقہ پر کی جاتی ہے۔عوام الناس بلکہ بعض فضلاء وعلماء بھی احکام تجوید سے بالکل ناآشنا ہیں۔کس قدر ستم ظریفی ہے کہ جو کتاب اسلام کے دستور قانون کی کتاب، جس کتاب پہ اسلامی معاشرہ کے قیام کا انحصار اور جو کتاب دنیوی اور اخروی نجات کی ضامن ہے۔اس کے ساتھ اس قدر بے اعتنائی اور بے رغبتی کی کہ اس کی تلاوت صحیح طور پر نہیں کی جاتی جب ذہن اس طرف مائل ہوتا تو جی چاہتا کہ علم تجوید پر کچھ خامہ فرسائی کروں لیکن۔۔۔مقالہ چونکہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

آخری سال کے طلبہ کے لیے فرض عین ہوتا ہے۔اس لیے اپنی دیرینہ خواہش کے مطابق میں نے اسی عنوان کا انتخاب کیا کہ چلو اسی بہانے اس سعادت سے بہرہ ور ہو سکوں گا۔

اسلوب نگارش

مسودہ ھٰذا سات ابواب پر مشتمل ہے۔ابواب کو فصول میں تقسیم نہیں کیا گیا ہے۔مسودہ سیاہی مائل گلابی رنگ کی جلد میں اچھے لکیردار کاغذ میں تیار کیا گیا ہے۔مسودہ کے اندرونی آدھے صفحہ پر آیت قرآنی﴿وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا﴾ جب کہ دوسرے آدھے صفحہ پر حدیث مبارکہ(اُنْزِلَ الْقُرْآنَ عَلٰی سَبْعَۃِ اَحْرُفٍ)دوسرے صفحہ پرعنوان اور قرآنی آیت۔تیسرے صفحہ پر مشرف کا نام اور مشرف کی طرف سے مسودہ کے بارے میں تحسینی کلمات کے ساتھ نیچے دستخط لکھے ہوئے ہیں۔چوتھے صفحہ پر مسودہ نگار کا نام ، کلاس، رول نمبر اور ادارے کا نام درج ہے۔پانچویں صفحہ پر تین صفحات پر مشتمل مقدمہ تحریر کیا ہوا ہے۔صفحات ہر صفحہ کے درمیان میں حاشیہ کے باہر دیے ہوئے ہیں۔حواشی و حوالہ جات تحت الصفحہ لکھے ہوئے ہیں۔سرخیاں سرخ اور سبز روشنائی سے دی ہوئی ہیں۔اس ابتداء کے بعد مسودہ کے مندرجات و محتویات درج ہیں۔مسودہ کا اختتام مصادر ومراجع استدعا(مَنْ لَمْ یَشْکُرِالنَّاس لَمْ یَشْکُرِاللّٰہ) اور فہارس پہ ہوتا ہے۔

تسامحات

مسودہ کے بعض مقامات پرعبارات بے ربط نظر آتی ہیں مثلاً:۔

"ایک عرصہ سے دل میں یہ سوز غم نمایاں [ہوا] تھا کہ ہمارے [ماحول معاشرہ]اور گرد و نواح میں کہ کلام اللہ کی تلاوت مجہول طریقہ پر کی جاتی ہے۔عوام الناس بلکہ بعض فضلاء وعلماء بھی احکام تجوید سے بالکل ناآشنا ہیں۔کس قدر ستم ظریفی ہے کہ جو کتاب اسلام کے[دستور قانون] کی کتاب جس کتاب پہ[اسلام معاشرے] کے قیام کا انحصار اور کتاب دنیوی اور اخروی نجات کی ضامن ہے۔اس کے ساتھ اس قدر بے اعتنائی اور بے رغبتی کی کہ اس کی تلاوت صحیح طور پر نہیں کی جاتی جب ذہن اس طرف مائل ہوتا تو جی چاہتا کہ علم تجوید پر کچھ خامہ فرسائی کروں لیکن ۔۔۔مقالہ چونکہ آخری سال کے طلبہ کا[کے لیے] فرض عین ہوتا ہے"۔یہاں بڑی بریکٹ کے اندر اصلاح نہ کرنے سے الفاظ کو سمجھنا مشکل ہے۔

ماخذ ومنابع

مسودہ میں جن کتب سے بطور خاص استفادہ کیا ہے وہ درج ذیل ہیں۔

الاتقان فی علوم القرآن، نہایت القول المفید، المنح الفکریہ، صحیحین،سنن اربعہ، احیاء العلوم،اسلامی خطبات، کتاب فی قرأۃ العشر از محمد سالم ،دو قرآن از ڈاکٹر غلام جیلانی برق،لسان العرب،القاموس اوراحسن البیان و غیرہ۔

علمِ تجوید کی تدوین و ارتقاء اور مشہور قراء کا تعارف،برائے شہادت العالمیہ، فیصل آباد ۲۰۰۶ء

مسودہ نگار: **محمد حسن ربانی** **تحت الاشراف:** **قاری شعیب احمد** مدرس جامعہ سلفیہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

رقم الجلوس: ۰۳۳۷ صفحات: ۱۹۷ ایکسیشن نمبر: ۸/ع-ق

اجمالی خاکہ

اس مسودہ میں تین باب ہیں۔ مسودہ ھٰذا میں قرآن کی تعریف، قرآن پاک کے دوسرے نام حدیث کی روشنی میں:المبحث الثانی میں قرآن کریم کے جمع وتدوین کے مراحل: پہلا دور یعنی دور نبوی،دوسرا دور یعنی دور صدیقی، تیسرا دور حضرت عثمانی غنیؓ،چوتھا دور نقاط واعراب کا دور، المبحث الثالث :جامع القرآن حضرت عثمان کیسے؟ المبحث الرابع نزول قرآن علی سبعۃ احرف سے مراد، المبحث الخامس: لفظ ترتیل کی تشریح ،لغوی واصطلاحی معنی جب کہ فصل ثانی کی مبحث اول: قرأت النبی،المبحث ثانی: کتاب لاریب کو خوش آوازی سے پڑھنے کا حکم، جماعت صحابہؓ میں خوش الحان قراء جیسے عبداللہ بن مسعودؓ ،سالم بن معقول مولیٰ ابی حذیفہؓ، حضرت ابی بن کعبؓ، حضرت معاذ بن جبلؓ اور المبحث الثالث :قرآن کو گویوں کے انداز میں پڑھنے کی ممانعت جب کہ مبحث رابع :قرآن کو عرب کے لب و لہجہ کے مطابق پڑھنے کا حکم ہے(۴۴)۔دوسرے مبحث اول میں علم تجوید کا معنی،تعریف،غرض وغایت، فائدہ، مقام ومرتبہ، ارکان، مراتب، ترتیل، تدوین حدر کا بیان ہے۔المبحث الثانی: علم تجوید کا ثبوت ازروئے قرآن، شاہ عبدالعزیز کی تحقیق، المبحث الثالث میں علم تجوید کا ثبوت ازروئے احادیث،المبحث رابع علم تجوید کا ثبوت ازروئے اجماع وقیاس۔المبحث الخامس میں علم تجوید کے بارہ میں آئمہ کے اقوال کا بیان ہے۔الفصل الثانی کی المبحث اول میں علم تجوید کی تدوین، المبحث الثانی میں علم تجوید کے ارتقاء کا بیان ہے المبحث الثالث علم تجوید میں جدید کتب اور المبحث رابع میں علم تجوید کی سند شامل بحث ہیں(۴۵)۔تیسرے باب کی فصل اول کے مبحث اول میں قراء صحابہؓ کرام کا تعارف جیسے عبداللہ بن مسعودؓ، ابوموسیٰ اشعریؓ، ابی بن کعبؓ، سالم بن معقل مولیٰ ابی حذیفہؓ اورمعاذ بن جبلؓ۔ المبحث الثانی میں قراء عشرہ کا تعارف، نافع بن ابو نعیم سدنیؒ: ان کا نام و نسب، پیدائش،وطن، حلیہ و اخلاق، اساتذہ و شیوخ، سلسلہ قرأت، تلامذہ، فضل و کمال، علم قرأت میں درجہ و مرتبہ اوروفات۔عبداللہ بن نافع مکیؒ: نام و نسب، پیدائش،وطن، حلیہ و اخلاق، اساتذہ و شیوخ، سلسلہ قرأت، تلامذہ، فضل و کمال، علم قرأت میں درجہ و مرتبہ، وفات۔ ابو عمرو زبان العلا ء بصریؒ: پیدائش،وطن، حلیہ و اخلاق، اساتذہ و شیوخ، سلسلہ قرأت، تلامذہ، فضل و کمال، علم قرأت میں درجہ و مرتبہ، وفات۔عبداللہ بن عامر شامیؒ پیدائش،وطن، حلیہ و اخلاق، اساتذہ و شیوخ، سلسلہ قرأت، تلامذہ، فضل و کمال، علم قرأت میں درجہ و مرتبہ اوروفات۔ عاصمؒ بن ابی النجود کوفی: پیدائش،وطن، حلیہ و اخلاق، اساتذہ و شیوخ، سلسلہ قرأت، تلامذہ، فضل و کمال، علم قرأت میں درجہ و مرتبہ، وفات۔حمزہؒ بن حبیب الزیات کوفی: پیدائش،وطن، حلیہ و اخلاق، اساتذہ و شیوخ، سلسلہ قرأت، تلامذہ، فضل و کمال، علم قرأت میں درجہ و مرتبہ اور وفات۔علی بن حمزہؒ کسائی: پیدائش،وطن، حلیہ و اخلاق، اساتذہ و شیوخ، سلسلہ قرأت، تلامذہ، فضل و کمال، علم قرأت میں درجہ و مرتبہ اوروفات۔امام ابو جعفر مدنیؒ: پیدائش،وطن، حلیہ و اخلاق، اساتذہ و شیوخ، سلسلہ قرأت، تلامذہ، فضل و کمال، علم قرأت میں درجہ و مرتبہ اوروفات۔امام یعقوب الحضرمیؒ پیدائش،وطن، حلیہ و اخلاق، اساتذہ و شیوخ، سلسلہ قرأت، تلامذہ، فضل و کمال، علم قرأت میں درجہ و مرتبہ اوروفات کا بیان ہے۔الفصل الثانی کے المبحث الاول میں علامہ ابو عمر

toobaa-elibrary.blogspot.com

و عثمان الدانی ؒ کے بارے المبحث الثانی میں علامہ شاطبیؒ اور علامہ جزریؒ کا تعارف ، پیدائش،وطن، حلیہ و اخلاق، اساتذہ و شیوخ، سلسلہ قرأت، تلامذہ، فضل و کمال، علم قرأت میں درجہ و مرتبہ اوروفات شامل بحث ہیں (۴۶)۔

تحقیق و تجزیہ

انتخاب موضوع

بقول مسودہ نگار"میں نے اپنی حتی الوسع کوشش کے مطابق اس موضوع کا حق ادا کرنے کی کوشش کی ہے اور علم تجوید پر کوئی ایسا مقالہ نہیں لکھا گیا جس سے طلبہ استفادہ کرسکیں اور میرے لیے ذریعہ نجات بن جائے۔اس دور میں جس میں قرآن کو صحیح طور پر نہیں پڑھا جاتااور جس طرح پڑھنے کا حق تھا اس کے مطابق اس کا حق ادا نہیں ہو رہا۔صرف چند قراء حضرات ہیں جو اس کو صحیح طورپر پڑھنے کی صلاحیت سے بہرہ ور ہیں۔عام لوگ تو قاریوں کا مذاق اڑاتے نظر آتے ہیں"۔

اسلوب نگارش

مسودہ ھذاتین ابواب ،چھ فصول اور بیس مباحث میں تقسیم کیاگیاہے۔مسودہ گلابی رنگ کی مضبوط جلد میں اچھے لکیردار کاغذ میں تیار کیا گیاہے۔مسودہ کے اندرونی پہلے صفحہ پرعنوان البحث مع گلاب کا پھول بنایا گیا ہے۔دوسرے صفحہ پرتحت الاشراف کا نام، تعلیم اور ذمہ داری مع گلاب کا پھول درج کی گئی ہے۔تیسرے صفحہ پرباحث کا بیل بوٹے کے ساتھ نام ،کلاس،رول نمبر، کلاس،پتہ اورصفحہ کے اوپر بائیں کونے میں مسودہ کا نمبر درج ہے۔چوتھے صفحہ پر تھدیہ جس میں والدین، اساتذہ کرام اور معاونین،انتظامیہ کو ہدیہ تبریک پیش کیا گیاہے۔پانچویں صفحہ پر تین صفحات پر مشتمل مقدمہ تحریر کیا ہوا ہے۔ مقدمہ کے آغاز میں خطبہ مسنونہ دیا ہوا ہے۔ساتویں صفحہ پر مشرف کے تاثرات درج کیے گئے ہیں۔حواشی و حوالہ جات تحت الصفحہ لکھے ہوئے ہیں۔سرخیاں سرخ، سبزاور جامن روشنائی سے دی ہوئی ہیں۔ابتدائی صفحات کے بعد مسودہ کے مندرجات و محتویات درج ہیں۔مسودہ کا اختتام مصادر ومراجع اور چھ صفحات پر مشتمل فہرست مضامین پہ ہوتا ہے۔

اسلوب تحقیق

مسودہ کا اسلوب تاریخی اور بیانیہ ہے۔مسودے کوتین ابواب،چھ فصول اوربیس مباحث میں تقسیم کیا گیاہے۔ قراء صحابہؓ کے حالات قلمبند کرنے کے علاوہ دیگر مشہور قراء کا تعارف بھی کرایا گیاہے جن کی طرف قراء ات عشرہ منسوب ہیں۔علم قرأت کے سلسلہ میں امام شاطبیؒ اور امام جزریؒ کی خدمات جلیلہ کا بالخصوص تذکرہ کیا گیاہے۔مراجع اصلیہ سے استفادہ کی کافی حدتک کوشش کی گئی ہے۔بعض مقامات پر حوالہ کے سلسلہ میں معلومات ناکافی ہیں البتہ کل ۵۲ مراجع و مصادر سے استفادہ کیا گیاہے۔ علم تجویدپر تصنیف شدہ کتب کا تذکرہ کیا گیا ہے۔مخارج الحروف، صفات لازمہ، عارضہ کی وضاحت،احکام وقف اور اقسام وقف کو بیان کیاگیاہے۔آیات قرآنیہ کو عربی فونٹ میں بغیر اعراب کے لکھا گیا ہے۔ قرآنی آیات کا ترجمہ بھی دیا گیاہے۔عام عربی عبارات پر اعراب لگانے کاکوئی خاص اہتمام نہیں کیاگیاہے۔قرآنی آیات درج کرنے کے لیے پہلے سورت کانام پھر آیت نمبر درج کیاگیا ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

ماخذ ومنابع

مسودہ میں جن کتب سے بطور خاص استفادہ کیا ہے وہ درج ذیل ہیں۔

الوجیز فی اصول الفقہ، الاتقان فی علوم القرآن، صحیحین، سنن اربعہ، تحفۃ الاشراف، سنن الدارمی، البیھقی فی شعب الایمان، کتاب فی قرأۃ العشر از محمد سالم، لسان العرب اورالقاموس و غیرہ۔

منکرین قرأت کے اعتراضات اور ان کی حقیقت دلائل کی روشنی میں

مسودہ برائے شہادت العالمیہ ،جامعہ سلفیہ فیصل آباد ۲۰۱۱ء

مسودہ نگار: **قاری محمد عمران شریف** **تحت الاشراف:** **قاری محمد ریاض عزیزی** مدرس جامعہ سلفیہ

رقم الجلوس: ن د **صفحات:** ۱۶۰ **ایکسیشن نمبر:** ۵/ع۔ق

اجمالی خاکہ

مسودہ کے چار ابواب او رکچھ ذیلی فصول ہیں۔ مبحث اول میں حفاظت قرآن کواجاگر کیاگیا ہے۔ قرآن کی ابتدائی کتابت عہدنبوی میں ،تدوین عہد صدیقی اور عہد عثمانی میں ہوئی۔زیاد بن امیہ کے حکم پر ابوالاسود دوئلی یا اس کے شاگرد نصر بن عاصم نے قرآن کے متن پر اعراب ونقاط لگائے اور پانچ پانچ یا دس دس آیات پر نشانات لگوائے، اسی زمانے میں آیات کے درمیان وقف،وصل اور آیات کی نمبرنگ کی گئی، رسم قرآنی کی تعیین پر جو کہ عہد عثمانیؓ میں منظر عام پر آچکی تھی، اس پر مختلف کتب تصنیف ہوئیں،قرآن کریم دنیا کی واحد آسمانی کتاب ہے جس کے نازل کرنے والے نے خود اس کی حفاظت کی ذمہ لیا۔قراء ات قرآنیہ تمام علوم کا منبع اور سرچشمہ ہیں۔قراء ات متواترہ ہوں یا شاذہ، علم صرف و نحو، بلاغہ، لغت الغرض تمام علوم عالیہ میں قراء ات ایک اہم رکن اور محور کی حیثیت رکھتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ قراء ات ایک دریا ہے اور تمام علوم شرعیہ اور علوم عربیہ اس دریا سے نکلنے والی نہریں ہیں۔قراءات وہ شجر لازوال ہے جس سے تمام علوم اسلامیہ کی کونپلیں پھوٹتی ہیں(۴۷)۔دوسرے باب میں یہ ثابت کیا گیا ہے تمام علوم عربیہ کے ارتقاء میں قراء ات قرآنیہ کا کردار بہت اہم ہے۔جس طرح قراء ات متواترہ سے شرعی احکام میں حجیت اور عدم حجیت اور عربی زبان و ادب میں استنباط جائز ہے اسی طرح قراء ات شاذہ میں بھی شرعی احکام میں حجیت اور عدم حجیت کو علماء کرام نے موضوع بحث بنایا ہے۔خصوصاً علوم عربیہ میں قراء ات شاذہ کی اہمیت قراء ات متواترہ سے کسی طرح کم نہیں ۔ وہ عربی الفاظ جو قراء ات شاذہ کے توسط کا بیان ہے(۴۸)۔تیسرے باب میں قراء ات کی حقیقت کا ثبوت یہ ہے کہ گزشتہ چودہ صدیوں میں اس کی حجیت کے سلسلہ میں کبھی اختلاف نہیں ہوا۔سابقہ تاریخی ادوار میں متعدد اہل علم نے حجیت قراء ات کے اس دعوائے اجماع کو صراحتاً بیان کیا ہے اور یہ مسئلہ چونکہ ضروریات دین میں بالکل بدیہی ہے اس لیے کئی نامور شخصیات نے انکار قراء ات پر فتاویٰ کفر صادر کیا ہے شامل بحث ہے(۴۹)۔عظیم الشان کتاب قرآن مجید"سبعہ احرف "پر نازل ہوئی۔پوری امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ موجودہ قراء ات عشرہ کا تعلق انہی سبعہ احرف سے ہے۔انہیں امت میں تلقی بالقبول حاصل ہے۔ہم تک تواتر کے ساتھ پہنچی ہیں

toobaa-elibrary.blogspot.com

جنہیں بعد والوں نے پہلوں سے حاصل کیا ہے جو اپنی نمازوں میں ان کی تلاوت کرتے رہے۔یہ سب قراء ات قطعی اور یقینی طور پر قرآن ہی ہیں۔رہے مستشرقین اور نام نہاد منکرین قراء ات تو ان کے اعتراضات بہت ہی بودے اور حقیقت سے بہت دور،ان کے عقلی قیاسات کو وحی کے مقابلے میں کچھ حیثیت حاصل نہیں۔آخر میں منکرین قراء ات کے اعتراضات کا ایک ایک کر کے بڑا مسکت اور مدلل جواب دیا گیاہے شامل بحث ہے(۵۰)۔

پس منظر

بقول مسودہ نگار" قیامت تک کسی حرف کو تبدیل کرنا تو دور کی بات ہے ایک نقطہ بدلنے کی بھی کوئی طاقت نہیں رکھتا۔اور اگر یہ قراء ات درست نہ ہوتیں تو نہ اس کو امت قبول کر تی اور نہ محدثین اور سلف اس کی تائید کرتے۔اور ان کو پڑھنے والے کب سے عبرت کا نشانہ بن چکے ہوتے۔اس مقالہ میں مَیں نے مشکوک ذہنوں کوشفاف کیا"۔

اسلوب نگارش

مسودہ ھٰذا ابواب، فصول اور مباحث میں تقسیم کیاگیاہے۔مسودہ سرخ رنگ کی مضبوط جلد میں اچھے لکیر دار کاغذ میں تیار کیا گیاہے۔جلد پر مسودہ کا نمبردرج کیا گیاہے۔مسودہ کے اندرونی پہلے صفحہ پر عنوان البحث موٹے کالے قلم سے لکھا گیا ہے۔دوسرے صفحہ پرتحت الاشراف کا نام، تعلیم اور ذمہ داری درج کی گئی ہے۔تیسرے صفحہ پرمقدمہ جو صرف ایک صفحہ پر مشتمل ہے درج ہے۔چوتھے صفحہ پرمشرف کے تاثرات چند سطور میں درج ہیں اس کے نیچے مشرف کے دستخط اور تاریخ درج ہے۔مقدمہ میں خطبہ مسنونہ و حفاظت قرآن والی آیت درج کی گئی ہے۔حواشی و حوالہ جات تحت الصفحہ لکھے ہوئے ہیں۔ابتدائی صفحات کے بعد مسودہ کے مندرجات و محتویات درج ہیں۔ مسودہ کا اختتام مصادر ومراجع اور فہرست مضامین پہ ہوتا ہے۔ مسودہ کے آخر میں مراجع ومصادربےترتیب ہے۔

اسلوب تحقیق

مسودہ کا اسلو ب تاریخی اور بیانیہ ہے۔مسودے کی تکمیل کے لیے حتی الامکان مراجع اصلیہ سے استفادہ کی کافی حد تک کوشش کی گئی ہے۔بعض مقامات پر حوالہ کے سلسلہ میں معلومات ناکافی ہیں پھر بھی کافی تعداد میں مراجع و مصادر سے استفادہ کیا گیاہے۔جن کی فہرست آخر میں ہے۔آیات قرآنیہ کو عربی فونٹ میں بغیر اعراب کے لکھا گیا ہے۔قرآنی آیات کا ترجمہ بھی دیا گیاہے۔عام عربی عبارات پر اعراب لگائے لگانے میں خاص اہتمام نہیں کیاگیاہے۔ قرآنی آیات درج کرنے کے لیے پہلے سورت کانام پھر آیت نمبر درج کیاگیا ہے۔

ماخذ ومنابع

مسودہ میں جن کتب سے بطور خاص استفادہ کیا ہے وہ درج ذیل ہیں۔

ماہنامہ الرشد، ماہنامہ محدث، قراء ات کی اہمت،دو قرآن،دو اسلام،جمع و تدوین قرآن، معجم القرآن، الاتقان فی علوم القرآن، صحیحین،سنن اربعہ،سنن الدارمی، البیھقی فی شعب الایمان، کتاب فی قرأۃ العشر از محمد سالم ،لسان العرب اورتاج العروس غیرہ۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

قرأت الامام نافع بروایۃ قالون وورشؒ،مسودہ برائے شہادت العالمیہ ،جامعہ سلفیہ فیصل آباد ۲۰۱۳ء

مسودہ نگار: محمد حفیظ الرحمن تحت الاشراف: قاری محمد ریاض احمد عزیزی مدرس جامعہ سلفیہ

رقم الجلوس: ۰۹۹۲ صفحات: ۲۲۴ ایکسیشن نمبر: ۹/ع۔ق

اجمالی خاکہ

مسودہ ھذا کے دو باب بنائے گئے ہیں۔مسودہ ھذا میں اہمیت قرأۃ و تعارف،فقہی احکام کا استنباط علم قرأت کی روشنی میں شامل بحث ہیں جب فصل ثانی میں امام نافعؒ ،امام قالون اور امام ورش کا تعارف، نام و نسب، پیدائش اور وطن، حلیہ و اخلاق، اساتذہ و شیوخ، سلسلہ قرأت، درس وافادہ اور طلباء کا اژدھام، تلامذہ، رواۃ القرأت، فضل و کمال، علم قرأت میں درجہ، فن حدیث، ثقاہت وعدالت، زہد واتقاء، زیارت صحابہ، منہہ سے خوشبو، وصیت اور وفات کا تذکرہ شامل بحث ہیں۔امام قالون :نام و نسب، پیدائش اور وطن، حلیہ و اخلاق، اساتذہ و شیوخ، سلسلہ قرأت، درس وافادہ اور طلباء کا اژدھام، تلامذہ، رواۃ القرأت، فضل و کمال، علم قرأت میں درجہ، فن حدیث، ثقاہت وعدالت، زہد واتقاء، زیارت صحابہ، منہہ سے خوشبو، وصیت اور وفات کا تذکرہ شامل بحث ہیں۔امام ورشؒ نام و نسب، پیدائش اور وطن، حلیہ و اخلاق، اساتذہ و شیوخ، سلسلہ قرأت، درس وافادہ اور طلباء کا اژدھام، تلامذہ، رواۃ القرأت، فضل و کمال، علم قرأت میں درجہ، فن حدیث، ثقاہت وعدالت، زہد واتقاء، زیارت صحابہ، منہ سے خوشبو، وصیت اور وفات کا تذکرہ شامل بحث ہیں(۵۱)۔دوسرے باب کی فصل اول میں اصول وقواعدبیان کیے گئے ہیں جیسے رموز واصطلاحات،رموز کی اقسام، رموز کی مرموزین کی تقسیم، رموز صرفی مفرد،مرکب، رموز کلمی،استعاذہ، بسملہ،میم جمع کا بیان، ہائے کنایہ کا بیان، مدکا معنی اور بیان، حرفِ مدہ ،سبب مدہ،حمزتین فی کلمہ کا بیان، ادخال الف، ہمزتین فی کلمتین، متفق الحرکتین، ہمزتین فی کلمتین، مختلف الحرکتیں، ہمزہ مفرد کا بیان، نقل حرکت کا بیان، تائے تانیث کابیان،اذکی دال کے ادغام کا بیان، مد کی دال کے ادغام کا بیان، قل، بل اور ھل کے ادغام کا بیان، فتحہ اور امالہ کا بیان، راء ات کا بیان، لام کی تفخیم کا بیان، یاء ات اضافت کا بیان، یاء ات زوائد کا بیان، یاء ات زوائد اور یاء ات اضافت میں فرق کا بیان ہے۔الفصل الثانی فروش قراءۃ الامام النافعؒ بروایۃ قالونؒ وورشؒ کے حوالہ سے سورۃ الفاتحہ سے لے کر سورۃ والناس تک کا بیان شامل بحث ہیں (۵۲)۔فصل الثالث میں مشکل وجوہ کی ترتیب کا بیان ہے اس میں امام قالونؒ کے نزدیک ترتیب،امام ورشؒ کے نزدیک مشکل وجوہ کی ترتیب، مشکل وجوہ کا اجراء شامل بحث ہیں(۵۳)۔

تحقیق وتجزیہ

انتخاب موضوع

بقول مسودہ نگار"میں نے اپنی حتی الوسع کوشش کے مطابق اس موضوع کا حق ادا کیا ہے۔ میں نے اس موضوع کا انتخاب اس لیے کیا ہے کہ علم قرأت پراس انداز سے کوئی کتاب میسر نہیں ہے کہ جس سے طلباء استفادہ کر سکیں اور یہ میرا دلی شوق بھی تھا کہ میں قرآن کریم کے متعلق کوئی بحث تحریر کروں اور ایسے موضوع کا انتخاب

toobaa-elibrary.blogspot.com

میرے ادارہ کے چمن کے پاسبانوں کا بھی تھا۔علاوہ ازیں ایک وجہ یہ بھی تھی کہ قرآن کریم کی حفاظت کی جائے جو میرے لیے ذریعہ نجات بن جائے"۔

اسلوب نگارش

مسودہ ھذا دو ابواب اورپانچ فصول میں تقسیم کیا گیا ہے۔مسودہ سرمئی رنگ کی مضبوط جلد میں اچھے لکیردار کاغذ میں تیار کیا گیاہے۔مسودہ کے سرورق پر عنوا ن البحث عربی فونٹ میں مع ایکسیشن نمبرسیاہ قلم سے درج ہے۔ اندرونی صفحہ پرعنوان البحث حاشیہ کے اندر گلابی ،سیاہ اور پیلے رنگ سے لکھا گیا ہے۔دوسرے صفحہ پرتحت الاشراف کا نام اور ذمہ داری مع رنگین سٹار درج کی گئی ہے۔تیسرے صفحہ پرباحث کا نام ،کلاس، رول نمبر ،کلاس اورصفحہ کے اوپر بائیں کونے میں مسودہ کا صفحہ نمبر درج ہے۔چوتھے صفحہ پر مشرف کے تاثرات ،دستخط اور تاریخ درج ہے۔پانچویں صفحہ پر سات صفحات پر مشتمل فہرست عنوانات درج ہے۔فہرست عنوانات میں نمبر شمار کی بجائے صرف عنوان اور دو صفحات کا مقدمہ دیا ہوا ہے۔مقدمہ کے آغاز میں مختصرخطبہ مسنونہ دیاہوا ہے۔ساتویں صفحہ پر مشرف کے تاثرات درج کیے گئے ہیں۔حواشی و حوالہ جات تحت الصفحہ لکھے ہوئے ہیں۔ سرخیاں مختلف روشنائی سے دی ہوئی ہیں۔ابتدائی صفحات کے بعد مسودہ کے مندرجات و محتویات درج ہیں۔مسودہ کا اختتام خاتمہ اور مصادر ومراجع کی فہرست پہ ہوتا ہے

اسلوب تحقیق

مسودہ کا اسلو ب تاریخی اور بیانیہ ہے۔مسودے کودو ابواب اورپانچ فصول میں تقسیم کیا گیاہے۔ان میں قرأۃ از امام النافعؒ بروایۃ قالونؒ وورشؒ کا تذکرہ کیا گیاہے۔اس میں قراء ات کی لغوی واصطلاحی تعریف کو واضح کیا گیا ہے جیسے القراء ات قراء ۃ کی جمع ہے اور یہ (ق،ر،أ)سے مشتق ہے اور یہ قرأ فعل کا مصدرہے۔قرأ یقرأ قرآنا وقراء ۃ(۵۴)۔اوریہ فعالہ کے وزن پر ہے اور یہ دومعانی کے لیے استعمال ہواہے (۱) الجمع والضم (۲)التلاوۃ(معجم لالفاظ القرآن الکریم مادہ (ق،ر،أ))۔اسی طرح آئمہ قراء ات و ماہرین علوم القرآن جیسے امام زرکشیؒ، امام جزریؒ، امام عسقلانیؒ وغیرہ کی تحقیقات کو شامل بحث کیاگیاہے۔قرآن مجیدکی تمام سور کے باقاعدہ نام لکھ کر ہر سورت کو امام نافعؒ بروایۃ امام قالونؒ اور امام ورشؒ سے تسلسل کے ساتھ بیان کیا گیاہے۔بنیادی مراجع سے استفادہ کی کافی حد تک کوشش کی گئی ہے۔بعض مقامات پر جہاں بنیادی ماخذمیسر نہیں آسکے وہاں ثانوی مصادر سے استفادہ کیاگیاہے۔جن کی فہرست آخر میں ہے۔علم قراء ات پر تصنیف شدہ بنیادی کتب مذکورہیں ۔قرأۃ متواترہ و قرأۃ شاذہ کی اہمیت ،حجیت اور ان سے مستنبط احکام کو بالتفصیل بیان کیا گیاہے۔دونوں قرأتوں کو مستند اور مدلل حوالہ جات سے حجت قرار دیاگیاہے۔آیات قرآنیہ کو اردو فونٹ میں بغیر اعراب کے لکھا گیاہے۔قرآنی آیات کا ترجمہ بھی دیا گیاہے۔عام عربی عبارات پر اعراب لگائے جانے کاکوئی خاص اہتمام نہیں کیاگیاہے۔قرآنی آیات درج کرنے کے لیے پہلے سورت کانام پھر آیت نمبر درج کیا گیا ہے۔

ماخذ ومنابع

مسودہ میں جن کتب سے بطور خاص استفادہ کیا ہے وہ درج ذیل ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

البرھان فی اعلوم القرآن، الاتقان فی علوم القرآن، صحیحین، سنن اربعہ، سنن الدارمی، البیہقی فی شعب الایمان، کتاب فی قرأۃ العشر از محمد سالم، معجم الالفاظ القرآن الکریم، لسان العرب، تاج العروس اورالمفردات و غیرہ۔

قرآن حکیم کے اردو تراجم اور ان کا علمی جائزہ، مسودہ شہادت العالمیہ، جامعہ سلفیہ فیصل آباد س ن

مسودہ نگار: ندیم عبدالمجیدلاہوری **تحت الاشراف:** حافظ عبدالستار الحماد مدرس جامعہ سلفیہ

رقم الجلوس: ن۔د **صفحات:** ۱۴۹ **ایکسیشن نمبر:** ۴/ع۔ق

اجمالی خاکہ

مسودہ ھٰذاکے ابواب کی تعدادپانچ ہے۔مقدمہ کے بعد کلام مجید کی لغوی اور اصطلاحی تعریف، قرآن کا پیغام، قرآن کریم کی ضرورت شامل بحث ہیں(۵۵)۔دوسرے باب میں قرآن مجید کے ترجمے کے اسباب ؟ ترجمہ اور ترجمانی میں فرق، قرآن مجید کے تراجم کے افادی اور ضرر رساں پہلو کا بیان شامل بحث ہیں (۵۶)۔باب سوم میں اٹھارھویں صدی عیسوی کے چند ایک تراجم اور ان کا سرسری جائزہ، اٹھارھویں صدی عیسوی کے چند ایک تراجم کا تفصیلی جائزہ، شاہ صاحب کے ترجمہ پر علمی تبصرہ، موضح القرآن از شاہ عبدالقادر محدث دہلوی ، قرآن مجید کے ترجمہ کا علمی جائزہ اور ترجمہ وتفسیر مرادیہ از مولانا مراداللہ انصاری شامل بحث ہیں(۵۷)۔باب چہارم میں قرآن مجید کے انیسویں صدی کے اردو تراجم کا سرسری جائزہ، انیسویں صدی کے اردو تراجم پر تفصیلی تبصرہ، تفسیر ثنائی اور مولانا ثناء اللہ امرتسری، تفسیر ثنائی لکھنے کے اسباب اور اس پر تبصرہ، غرائب القرآن از ڈپٹی نذیر احمد صاحب، ترجمہ وتفسیر مواہب الرحمن از مولانا امیر علی ملیح آبادی ،مذکورہ ترجمہ وتفسیر پر تبصرہ، ترجمہ قرآن از مولانا عاشق الٰہی میرٹھی، جامع التفاسیر از نواب قطب الدین محدث دہلوی، تفسیر القرآن بالقرآن از مولانا ڈاکٹر عبدالحکیم اور تفسیرالقرآن از سر سید احمد خان شامل بحث ہیں (۵۸)۔پانچواں باب بیسویں صدی کے اردو تراجم کا سرسری جائزہ ، بیسویں صدی کے اردو تراجم میں سے چندپر تفصیلی تبصرہ، موضحۃالفرقان وتفسیر وحیدالزمان، موضح فرقان حمید از مولانا محمود الحسن، ترجمہ وتفسیر محمد از مولانا محمد ابن ابراھیم جوناگڑھی، ترجمان القرآن از مولانا ابولکلام آزاد، ترجمان القرآن پر تبصرہ اور تفہیم القرآن از مولانا مودودی شامل بحث ہیں(۵۹)۔

تحقیق وتجزیہ

انتخاب موضوع

بقول مسودہ نگار"میں نے اپنے مقالہ کا موضوع" قرآن حکیم کے اردو زبان میں تراجم کا علمی جائزہ"چند ایک وجوہات پر اختیار کیا ان میں سب سے پہلی بات تویہ کہ قرآن مجید ہماری ایک مقدس کتاب ہے اور اردو ہماری قومی زبان ہے۔مجھے احساس ہوا میں فرقان حمید کے جس قدر بھی اردو زبان میں تراجم ہوئے ہیں ان کا مطالعہ کروں اور کئی ایک دوست احباب نے اور اساتذہ کرام نے بھی اس طرف توجہ مبذول کی کہ اس موضوع کو اختیار کیاجائے۔اور اس

toobaa-elibrary.blogspot.com

موضوع کا انتخاب میرے ادارہ کے چمن کے پاسبانوں کا بھی تھا۔چنانچہ اس خواہش کی تکمیل کے لیے موضوع ھذا کو منتخب کیا گیا۔

اسلوب نگارش

مسودہ سبز ی مائل سیاہ رنگ کی مضبوط جلد میں اچھے لکیردار کاغذ میں تیار کیا گیاہے۔مسودہ کے سرورق پرایکسیشن نمبردرج ہے۔اندرونی پہلے صفحہ پردرمیان میں عنوا ن البحث اس کے نیچے دائیں طرف مشرف کا نام ،تدریسی ذمہ داری جب کہ اس کے سامنے بائیں جانب مسودہ نگار کانام اور کلاس سیاہ قلم سے درج ہے۔گلابی موٹے قلم سے حاشیہ بنایا گیا ہے۔ دوسرے صفحہ پرتقریب لکھی ہوئی ہے۔تیسرے صفحہ پرچار صفحات پر مشتمل مقدمہ دیا ہوا ہے۔مقدمہ میں شروع میں مختصر خطبہ مسنونہ دیا گیاہے۔چوتھے صفحہ پر پانچ صفحات پر مشتمل فہرست عنوانات دی ہوئی ہےاس کا انداز اس طرح ہے کہ حاشیہ کے اندر نمبر شمار، درمیان میں عنوانات اور اس کے سامنے صفحات نمبر دیے گئے ہیں۔حواشی و حوالہ جات تحت الصفحہ لکھے ہوئے ہیں۔سرخیاں مختلف روشنائی سے دی ہوئی ہیں۔ابتدائی صفحات کے بعد مسودہ کے مندرجات و محتویات درج ہیں۔مسودہ کا اختتام خاتمہ اور مصادر ومراجع کی فہرست پہ ہوتا ہے۔

اسلوب تحقیق

مسودہ کا اسلو ب تاریخی اور بیانیہ ہے۔مسودے کو پانچ ابواب جب کہ ابواب کو ذیلی فصول میں تقسیم نہیں کیا گیاہے۔اٹھارھویں صدی کے چند معروف قرآن حکیم کے اردو تراجم اور ان کا علمی جائزہ پیش کیا گیاہے۔جن میں سے بعض کاتذکرہ تفصیلی ہے۔اسی طرح انیسویں صدی کے ساٹھ(۶۰)تراجم کا سرسری تذکرہ ہے اور چند ایک کا تفصیلی تذکرہ کیا گیاہے۔اس کے بعد بیسویں صدی کے تراسی(۸۳) تراجم کاسرسری تذکرہ ہے۔انیسوی صدی کے تراجم میں نادر اور کمیاب یا پھر قلیل المعروف تراجم ہیں ان میں مطبوعات اور مخطوطات بھی شامل ہیں۔بیسویں صدی کے تراجم میں اکثر تراجم کم یاب نادر یا پھر وہ تراجم ہیں جو زیادہ مشہور نہیں ہیں۔تراجم قرآن کی فہرست بہت طویل ہے جن تک رسائی حاصل کرنا بہت دقت طلب کام ہے۔

بنیادی مراجع سے استفادہ کی کافی حد تک کوشش کی گئی ہے۔بعض مقامات پر جہاں بنیادی ماخذ میسر نہیں آسکے وہاں ثانوی مصادر سے استفادہ کیا گیاہے۔جن کی فہرست آخر میں ہے۔آیات قرآنیہ کو اردو فونٹ میں بغیر اعراب کے لکھا گیاہے۔قرآنی آیات کا ترجمہ بھی دیا گیاہے۔عام عربی عبارات پر اعراب لگائے جانے کاکوئی خاص اہتمام نہیں کیاگیاہے۔قرآنی آیات درج کرنے کے لیے پہلے سورت کانام پھر آیت نمبر درج کیاگیا ہے۔

تسامحات

مسودہ نگار کی کوشش کے باوجود بعض مقامات پر عبارات میں ابہام نظر آتاہے۔مثلاً تقریب کے عنوان سے صفحہ نمبر۲ پر چھ سطورپر لفظ "تذکرہ"کو" تزکیرہ" لکھاگیاہے۔اسی طرح تقریب کے ذیل میں بعض غیر معروف الفاظ کا استعمال کیا ہے مثلا:۔"انیسوی صدی کے تراجم میں نادر اور کمیاب یا پھر[قلیل المعروف] تراجم ہیں "۔اسی طرح مقدمہ میں حمد وثناء کے بعد تین احادیث بیان کی گئی ہیں جن کا حوالہ درج نہیں کیا بلکہ تیسری حدیث میں آخری الفاظ کو بھی

toobaa-elibrary.blogspot.com

عبارت میں شامل نہیں کیا یعنی "كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ "یعنی حدیث مبارکہ کا آخری لفظ "يُمَجِّسَانِهِ "کو نہیں لکھا۔

ماخذ ومنابع

مسودہ میں جن کتب سے بطور خاص استفادہ کیا ہے وہ درج ذیل ہیں۔

برصغیرپاک و ہند میں علم فقہ از مولانا اسحق بھٹی،ترجمہ تفسیر از مولانا عبدالماجد، تذکرۃ الخلیا از محمد عاشق الٰہی میرٹھی، مقدمہ ترجمہ قرآن مجید از مولانا محمود الحسن،حدائق الحنفیہ از فقیر محمد جہلمی، علوم القرآن از مناع القطان، الاتقان فی علوم القرآن، صحیحین، سنن اربعہ،انسائیکلوپیڈیا، ترجمہ القرآن مولانا فتح محمدجالندھری، تصحیح و تنقیح از ڈاکٹر عبدالرشید اظہر، معجم ا الالفاظ القرآن الکریم، لسان العرب ،تاج العروس اورالمفردات القرآن و غیرہ۔

قرآن حکیم کی جمع وترتیب و حفاظتِ رِوات،مسودہ برائے،شہادت العالیہ،جامعہ سلفیہ فیصل آباد

مسودہ نگار: **محمد یار ثاقب** **مشرف:** **محمد داؤد راز** مدرس جامعہ سلفیہ

رقم الجلوس: ن۔د **صفحات:** ۶۸ **ایکسیشن نمبر:** ۳/ع۔ق

اجمالی خاکہ

قرآن کا اشتقاق، وجہ تسمیہ،ایک شبہ کا ازالہ، لفظ قرآن کا ذکر قرآن میں، پچپن اسماء القرآن، کل حرکات قرآن، قرآنی کلمات و آیات، تقسیم قرآن،غیر منقوطہ سورتوں کے نام، قرآن کی چھوٹی اوربڑی سورت اور تفصل حروف قرآن شامل بحث ہیں(۶۰)۔ دوسرے باب کی تین فصول ہیں۔پہلی فصل میں جمع قرآن، نزول قرآن، تعداد مکی ومدنی سورتیں،پہلی اور آخری وحی کا بیان ہے۔فصل دوم میں جمع قرآن ،عہد نبوی میں قرأت قرآن، قارئین صحابہؓ کی تعداد، مدرسین صحابہؓ، کاتبین، حافظین قرآن اور حافظات قرآن کا بیان ہے جب کہ فصل سوم عہد نبوی میں کتابت قرآن، ترتیب آیات توقیفی، ترتیب سور، ایک شبہ کا ازالہ شامل بحث ہیں(۶۱)۔باب سوم تالیف قرآن عہد صدیقی میں، قراء صحابہؓ کی مجلس مشاورت،عہد عثمانی میں تالیف قرآن، مبحث کا نچوڑ، ایک اسلوب تحریر کی ضرورت، یہ موقع کیونکر فراہم ہوا، حضرت حفصہؓ کے مصحف کو ترجیح،مصحف عثمانیؓ اور حضرت علیؓ کا اعتراف،حفظ صیانت قرآن اور اثری شواہد، حفظ و صیانت قرآن کے بارے میں تدبیر الٰہی کی ارزانیاں، حضرت عثمانیؓ نے غیر مستند نسخوں کو نظر آتش کیوں کیا؟ نقاط و حرکات، رموز و اوقاف، منازل اور پارے شامل بحث ہیں(۶۲)۔باب چہارم کی صرف ایک فصل ہے جس میں قرآن مجید معجزہ ، وجوہِ اعجاز، اختصار الفاظ کے لحاظ سے، اسلوب، شریعت،واقعات، پیش گوئیاں، اثر افرینی، علمی لحاظ، فصاحت و بلاغت اور وجوہِ اعجاز میں اختلاف شامل بحث ہیں(۶۳)۔

تحقیق وتجزیہ

انتخاب موضوع

toobaa-elibrary.blogspot.com

بقول مسودہ نگار" زیر نظر مقالہ "قرآن کریم کی جمع وترتیب و حفاظت روایات "جس کو میں نے تدبر وتفقہ فی الکتب بحسب طاقت رقم کیا۔ کیونکہ میں نے انتخاب صرف ان ہی(روایات) کا کیا تھا۔لیکن بعض معلوماتی مسائل اس کے ضمن میں آ جاتے ہیں۔لیکن مقالہ کے علمی مقام کا کچھ اندازہ ابواب مقالہ سے اور عنوانات پر نظر ڈالنے سے ہو سکتا ہے۔

اسلوب نگارش

مسودہ ھذاکوچار ابواب میں تقسیم کیاگیاہے۔ان ابواب میں سے صرف دوسرے باب کو تین ذیلی فصول میں تقسیم کیا گیاہے۔مسودہ مختلف اور بیل بوٹوں سے منقش مضبوط جلد میں اچھے لکیردار کاغذ میں تیار کیا گیاہے۔مسودہ کے سرورق پر درمیان میں عنوان البحث اس کے نیچے دائیں طرف مشرف کا نام ،تدریسی ذمہ داری جب کہ اس کے سامنے بائیں جانب مسودہ نگار کانام اور کلاس سیاہ قلم سے درج ہے۔گلابی موٹے قلم سے حاشیہ بنایا گیاہے۔دوسرے صفحہ (ب) پرفہرست عنوانات درج کی گئی ہے جس کا انداز کچھ یوں ہے کہ سرخیاں سرخ روشنائی سے ہیں۔لمبائی میں پہلے نصف صفحہ پر نمبر شمار، اس سے آگے عنوانات پھر صفحہ نمبر۔اسی طرح بقیہ نصف پر سابقہ طریق کو دہرایا گیاہے۔مسودہ کا آغاز سرورق، فہرست عنوانات،دو صفحات کاعرض موٗلف،تین صفحات کا آغاز سخن اور ایک صفحہ پر مشتمل قرآن کیا ہے؟سے ہوتاہے۔عرض موٗلف سبز روشنائی میں جب کہ حاشیہ سرخ اور نیلی روشنائی میں دیا گیاہے۔عرض موٗلف کے نیچے نصف دائرے میں مختصر حمد ودرود اور اس کے نیچے سورۃ البقرہ کی پہلی آیت لکھی ہوئی ہے۔آغاز سخن کے بعد قرآن کیا ہے۔اس میں قرآن کی عظمت، حفاظت اور اس کے مقابلہ میں دوسری الہامی کتب کی تحریف کا تذکرہ کیا ہے۔حواشی و حوالہ جات تحت الصفحہ اور بعض جگہ دائیں بائیں حاشیہ کے باہر لکھے ہوئے ہیں۔سرخیاں مختلف روشنائی سے دی ہوئی ہیں۔ابتدائی صفحات کے بعد مسودہ کے مندرجات و محتویات درج ہیں۔مسودہ کا اختتام مصادر ومراجع کی فہرست پہ ہوتا ہے۔

اسلوب تحقیق

مسودہ کا اسلو ب تاریخی اور بیانیہ ہے۔مسودے کوچار ابواب جب کہ بعض ابواب کو ذیلی فصول میں تقسیم کیا گیاہے۔مسودہ نگار کو اپنی تحقیق پر یہ امید ہےاس سے شکوک و شبہات دور ہو جائیں گے۔ان کے ایمان میں تازگی اور عمل صالح کی طرف رغبت بڑھے گی۔محدث دہلوی کے حوالے سے رقم طرز ہیں"نزول قرآن کا اصل مقصد نفس انسانی کی تہذیب اور باطل عقیدہ اور فاسد اعمال کی تردید ہے"(الفوز الکبیر) ۔مسودہ نگار نے تبویب بندی میں بہت سارے پہلوؤں کی وضاحت کر دی ہے۔مثلاً قرآن کیا ہے؟قرآن پاک کا تعارف، قرآن کریم کی جمع وترتیب عہد نبوی میں،عہد صدیقی میں اور حضرت عثمانؓ کے دور میں جو بھی کوششیں ہوئیں ۔علاوہ ازیں اعجاز القرآن ، قرآنی سور کی ترتیب توقیفی اور قرآن حکیم کے رسم الخط کے بارے میں نقطہ اختلاف وغیرہ کو شامل بحث کیا گیاہے۔تبویب بندی میں موٗلف نے علماء سلف کی کتب اوردور حاضر کے محققین اہل علم حضرات کی کاوشوں سے بھر پور استفادہ کیا ہے۔قرآن کی جمع وترتیب و حفاظت روات کو بڑے احسن اور مدلل انداز سے ثابت کیا گیاہے۔مسودہ کو عام فہم اور مفید بنانے کے لیے سلیس انداز اور دل چسپ طرق کو زیر بحث لایا گیاہے۔ہر عبارت اور واقع دلیل کو مستند حوالوں اور مشہور

toobaa-elibrary.blogspot.com

ومعروف ومقبول کتب کی عبارتوں سے استدلال کیاگیاہے گویا حتی الوسع بنیادی کتب کو سامنے رکھا گیاہے لیکن جہاں بنیادی کتب میسر نہ آسکیں وہاں ثانوی ماخذ سے بھی استفادہ کیا گیاہے۔

آیات قرآنیہ کو اردو فونٹ میں بغیر اعراب کے لکھا گیاہے۔قرآنی آیات کا ترجمہ بھی دیا گیاہے۔عام عربی عبارات پر اعراب لگائے جانے کاکوئی خاص اہتمام نہیں کیاگیاہے۔قرآنی آیات درج کرنے کے لیے پہلے سورت کانام پھر آیت نمبر درج کیا گیا ہے۔

تسامحات

مسودہ نگار کی کوشش کے باوجود بعض مقامات پر عبارات میں ابہام نظر آتاہے۔مثلاً تبویب بندی کے حوالہ سے مسودہ نگار نے چوتھے باب لکھنے کی بجائے پانچواں باب لکھ دیا۔حالانکہ مسودہ کے کل باب بھی چار ہیں۔اسی طرح بعض جگہ عبارت کے اندار اغلاط بھی نظر آتی ہیں۔

ماخذ ومنابع

مسودہ میں ان کتب سے بطور خاص استفادہ کیا۔

امام بیضاوی،الفوز الکبیر،التفسیر والمفسرون، علوم القرآن از مناع القطان، الاتقان فی علوم القرآن، صحیحین،سنن اربعہ،انسائیکلوپیڈیا،المفہرس للالفاظ القرآن الکریم از محمدفواد عبدالباقی،معجم الالفاظ القرآن الکریم، القاموس الوحید،تاج العروس المفردات القرآن، ماہنامہ المحدث،تفسیر القرآن از مولانا محمد عبدہ و غیرہ۔

آٹھ قرآنی محرّمات اور ان کی حکمتِ تحریم،مسودہ شہادت العالمیہ،جامعہ سلفیہ فیصل آباد س ن

مسودہ نگار: حافظ تنویر الاسلام **مشرف:** حافظ مسعود عالم شیخ الحدیث والتفسیر جامعہ سلفیہ

رقم الجلوس: ن۔د **صفحات:** ۱۴۶ **ایکیشن نمبر:** ن۔د

اجمالی خاکہ

مسودہ ھٰذاکی ابواب بندی نہیں کی گئی ہے۔مسودہ میں آٹھ قرآنی محرمات کو بالترتیب جمع کیا گیا ہے (۶۴)۔ محرمات میں پہلے نمبر پر عنوان"الخمر و علۃ و التحریم" کو بیان کیا گیاہے۔اس میں شراب کی لغوی اور اصطلاحی تعریف کا بیان ہے۔اصطلاحی تعریف میں مختلف مسالک اور فقہاء کی آراء کو شامل بحث کیا گیاہے جیسے اہل مدینہ، سائر الحجاز، اہل حدیث اور بعض شوافع اس طرف گئے ہیں کہ:۔

"ان الخمر تطلق علی مایسکر قلیلہ أو کثیرہ ،سواء ، اتخذ من العنب أو التمر أو الحنطۃ أ و الشعیرا وغیرہ ذالک"۔

ترجمہ:۔"شراب کا اطلاق ہر تھوڑی یا زیادہ نشہ آور چیز پر ہوتا ہے خواہ اسے انگور، کھجور، گندم ، جو یا کسی اور چیز سے بنایا جائے"۔ان حضرات کی حجت صحیح مسلم کی روایت ہے:"کُلّ مُسْکِرٍ خَمرٌ وَکُلّ خَمرٌ حَرَام" (۶۵) ۔

قول ثالث عند ابی حنیفہ ؒ

toobaa-elibrary.blogspot.com

انگور کا رس جب شدت پکڑ جائے اور اس کے اوپر جھاگ بھی آجائے(٦٦)۔یہ قید محض امام ابو حنیفہؒ نے لگائی ہے۔ جاہلی رسومات کو تدریجاً ختم کرنے کی حکمت: جاہلی زندگی میں رائج عادات وتقالید کو اسلام نے ابتداً نہیں چھیڑا کیونکہ ان کی بنا فاسد عقائد ونظریات پر تھی۔ اسلام نے اوپر کی سطح کی بجائے جاہلی عقیدے کی جڑ کو اکھاڑ پھینکنے کا کام شروع کیا۔ بالتدریج علاج سے صحیح عقیدہ اس کی جگہ لینے لگا۔ خدا واحد کی معرفت حاصل ہونے لگی۔ لوگ احکام الٰہی پر کان دھرنے لگے۔ اس کے ساتھ ساتھ جاہلیت کے رائج طور طریقوں پر تنقید ہوئی۔ لوگ اپنی مرضی کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے امر و نہی کا انتظار کرنے لگے۔ تب اللہ تعالیٰ نے تدریجاً معاشرتی فساد کی چیزوں کی حرمت کا حکم دیا۔ جب مسلمان اللہ تعالیٰ کے حکم پر استقامت اختیار کرنے لگے یہاں تک کہ ظلم وجبر کے سامنے صحابہ کرامؓ سینہ سپر ہو گئے۔ ہجرت حبشہ بھی ہوئی۔ ماریں بھی کھائیں اور تکلیف کے وقت صبر بھی کیا لیکن توحید پر استقامت دکھائی۔ کیونکہ ان کے سامنے شرک کے مضرات واضح ہو چکے تھے(٦٧)۔ مشرک محروم ہو گیا: غیر اللہ کو پکارنے والا شفاعت، دیدار الٰہی اور اجتماعی مسلمانوں کی استغفار سے محروم ہوجاتا اور روز قیامت عذاب الیم سے ہمیشہ دوچار ہو گا۔ غیر اللہ سے امیدیں باندھنے والا گویا سراب حقیقت کو حقیقت جاننے والا، حقیقت سے کس قدر دور ہو جاتا ہے۔ مگر اس کو یہ شعور تک نہیں۔ کاغذ کے پھولوں سے کب خوشبو آتی ہے؟ حقیقت چھپانے سے کیسے چھپ سکتی ہے؟(٦٨)۔

تحقیق وتجزیہ

انتخاب موضوع

بقول مسودہ نگار "علماء سلف نے اسلامی احکام کو ان کی علل و حکم اور شریعت کے مقاصد و مطالب کو زبان وقلم سے بیان فرمایا۔ اس وقت یہ علم کتابت کی شکل میں دنیا کے سامنے پہلی مرتبہ آیا۔ بڑے بڑے مسلم مفکر اسی میدان کے شہسوار بنے۔ بعد ازاں لوگوں کے لیے دروازہ کھل گیا۔ علماء کی بڑی جماعت اس طرف متوجہ ہوئی اور اس میں خوب غوطہ زن ہوئی بقدر طاقت اپنا حصہ ڈالا۔ اب یہ موضوع مجہول نہیں رہا بلکہ قبولیت کی وجہ سے مطلوب و محبوب موضوع کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ اسی شوق اور ولہ انگیزی سے دل میں کروٹ لی او راس موضوع پر کچھ لکھنے کی تمنا ابھری کہ نکتہ ہائے شریعت کی روح سمجھوں اور اپنے سابقین کے علوم سے بقدر استطاعت اور وسائل کچھ حاصل کروں۔ اس لئے اپنے (مذکورہ) موضوع کا انتخاب کیا۔ اپنی استطاعت کے بقدر ہر ممکن طریق اختیار کیا۔ اپنے موضوع کی محرمات مذکورہ میں تحدید کر دی تا آنکہ تمام کا احاطہ کرنا وقت قلیل میں مشکل تر ہے"۔

اسلوب نگارش

مسودہ کی تبویب نہیں کی گئی ہے۔ مسودہ کے مندرجات کو مباحث میں تقسیم کیا گیا ہے۔ مسودہ مختلف بیل بوٹوں سے منقش مضبوط جلد میں اچھے لکیر دار کاغذ میں تیار کیا گیا ہے۔ مسودہ کے سرورق پر درمیان میں عنوان البحث اس کے نیچے دائیں طرف مشرف کا نام، تدریسی ذمہ داری جب کہ اس کے سامنے بائیں جانب مسودہ نگار کا نام اور کلاس سیاہ قلم سے درج ہے۔ گلابی موٹے قلم سے حاشیہ بنایا گیا ہے۔ دوسرے صفحہ(ب) پر فہرست عنوانات درج کی گئی ہے جس کا انداز کچھ یوں ہے کہ سرخیاں سرخ روشنائی سے ہیں۔ لمبائی میں پہلے نصف صفحہ پر نمبر شمار، اس سے آگے عنوانات پھر صفحہ نمبر۔ اسی طرح بقیہ نصف پر سابقہ طریق کو دہرایا گیا ہے۔ مسودہ کا آغاز سرورق، فہرست عنوانات، دو

toobaa-elibrary.blogspot.com

صفحات کاعرض مؤلف، تین صفحات کا آغاز سخن اور ایک صفحہ پر مشتمل قرآن کیا ہے؟سے ہوتاہے۔عرض مؤلف سبز روشنائی میں جب کہ حاشیہ سرخ اور نیلی روشنائی میں دیا گیاہے۔عرض مؤلف کے نیچے نصف دائرے میں مختصر حمد ودرود اور اس کے نیچے سورۃ البقرہ کی پہلی آیت لکھی ہوئی ہے۔آغاز سخن کے بعد قرآن کیا ہے۔اس میں قرآن کی عظمت، حفاظت اور اس کے مقابلہ میں دوسری الہامی کتب کی تحریف کا تذکرہ کیاہے۔حواشی و حوالہ جات تحت الصفحہ اور بعض جگہ دائیں بائیں حاشیہ کے باہر لکھے ہوئے ہیں۔سرخیاں مختلف روشنائی سے دی ہوئی ہیں۔ابتدائی صفحات کے بعد مسودہ کے مندرجات و محتویات درج ہیں۔مسودہ کا اختتام مصادر ومراجع کی فہرست پہ ہوتا ہے۔

اسلوب تحقیق

مسودہ کا اسلو ب تاریخی اور بیانیہ ہے۔حکمت کسی حکم میں حلب منفعت اور دفع مضرت کے پہلو کو کہتے ہیں۔تحریم اور تحلیل میں یہی اصول کار فرما ہوتا ہے کہ راجح مضرت کی بنا پر تحریم اور راجح منفعت کی بنا پر تحلیل کا حکم لگایا جاتاہے۔انسان فطری طور پر غلام نہیں آزاد، محکوم نہیں حاکم ہے۔حالات اور حوادث غلامی کے منہہ میں دھکیل دیں تو الگ بات ہے مگر موقع ملتے ہی آزادی حاصل کر ے گا۔بشر کام سے پہلے مقصود دیکھتا ہے۔شریعت لوگوں کے ہاتھوں کھلونا نہیں بنا چاہتی بلکہ قیامت تک اپنی بقا اور عمل کے لیے نازل ہوئی ہے۔اس لیے شریعت کی بقا حکمت و مقصد کے بیان میں مخفی ہے۔اگر شریعت میں حکمت کا بیان نہ ہوتا تو کوئی مغلوب ہو کر مان لیتا مگر موقع ملتے ہی راہ فرار تلاش کرتا۔اس لیے شارع حکیم نے احکام کے ساتھ حکمتوں کا بیان فرما کر لوگوں کے دلوں کے خلجاں" کیوں" کو ختم کر دیا ہے۔یوں شرع اسلامی بیان حکمت کی بنا پر اپنے احکام سے آج بھی روشن آفتاب کی مانند ہے۔ مرور وقت اور شر انگیزی کے حوادث سے مزیدروشن تر ہوئی کہ علماء کو کام کرنے کا موقع مل گیا مگر حوادث سے متاثر نہیں ہوئی۔قرآن کی جمع وترتیب و حفاظت روات کو بڑے احسن اور مدلل انداز سے ثابت کیا گیاہے۔مسودہ کو عام فہم اور مفید بنانے کے لیے سلیس انداز اور دل چسپ طرق کو زیر بحث لایا گیاہے۔ہر عبارت اور واقع دلیل کو مستند حوالوں اور مشہور ومعروف ومقبول کتب کی عبارتوں سے استدلال کیاگیاہے گویا حتی الوسع بنیادی کتب کو سامنے رکھا گیا ہے لیکن جہاں بنیادی کتب میسر نہ آسکیں وہاں ثانوی ماخذ سے بھی استفادہ کیا گیاہے۔

آیات قرآنیہ کو اردو فونٹ میں بغیر اعراب کے لکھا گیاہے۔قرآنی آیات کا ترجمہ بھی دیا گیاہے۔عام عربی عبارات پر اعراب لگائے جانے کاکوئی خاص اہتمام نہیں کیاگیاہے۔قرآنی آیات درج کرنے کے لیے پہلے سورت کانام پھر آیت نمبر درج کیاگیا ہے۔

تسامحات

مسودہ نگار کی کوشش کے باوجود بعض مقامات پر عبارات میں ابہام نظر آتاہے۔مثلاً تبویب بندی کے حوالہ سے مسودہ نگار نے مضامین اور مباحث میں تقسیم کیاہے جس سے چنداں مسئلہ کو الگ الگ کرکے سمجھنا دشواری کا کام ہے۔

ماخذ ومنابع

مسودہ میں جن کتب سے بطور خاص استفادہ کیا ہے وہ درج ذیل ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

دائرہ المعارف الاسلامیہ اردو،حجۃاللہ البالغہ،تفسیر ضیاء القرآن،تفسیر فی ظلال القرآن،تدبر القرآن،مجموعہ التوحید،ابن جریر طبری، امام بیضاوی،الفوز الکبیر،التفسیر والمفسرون، علوم القرآن از مناع القطان،الاتقان فی علوم القرآن، صحیحین،سنن اربعہ،انسائیکلوپیڈیا،المفہرس للالفاظ القرآن الکریم از محمدفواد عبدالباقی، معجم ا لالفاظ القرآن الکریم،القاموس الوحید،تاج العروس المفردات القرآن، ماہنامہ المحدث اور تفسیر القرآن از مولانا محمد عبدہ و غیرہ۔

سورۃ الزخرف کے مضامین کا مطالعہ اہم تفاسیر،مسودہ شہادت العالمیہ،جامعہ فیصل آباد ۲۰۱۰ء

مسودہ نگار: شہزاد حسین **المشرف:** ن د

رقم الجلوس: ۱۰۵۵ **صفحات:** ن د **ایکسیشن نمبر:** ۴؍ت۔ق

اجمالی خاکہ

مسودہ پانچ ابواب اوراٹھائیس فصول پر مشتمل ہے۔مسودہ کی نمبرنگ یعنی صفحہ بندی نہیں کی گئی ہے۔مسودہ ھٰذا کے پہلے باب کی چھ فصول ہیں جن میں تفسیر کے لغوی و اصطلاحی معنی،تاویل کے لغوی واصطلاحی معنی ،الفرق بین التفسیر والتاویل، نشأۃ، اقسام اور اہمیت کومتعارف کرایا گیاہے(۶۹)۔دوسرے باب کی پانچ فصول ہیں جن میں سورۃ مکی ہے یا مدنی اور ماقبل سورہ سے ربط، ترتیب نزول اور قرآن کے اعتبار سے،وجوہ تسمیہ،کلمات، حروف اور رکوعات کی تعداد اور موضوع کی وضاحت شامل بحث ہیں(۷۰)۔تیسرے باب کی پانچ فصول ہیں جن میں﴿اَفَنَضۡرِبُ عَنۡکُمُ الذِّکۡرَ﴾کی تفسیر،﴿اِنَّا جَعَلۡنٰہُ قُرۡاٰنًا عَرَبِیًّا﴾کی تفسیر،مشرکین کا اعتراف تخلیق کائنات کے بارے میں﴿اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا یَخۡلُقُ بَنٰتٍ﴾کی تفسیر اور مشرکین کے ملائکہ کے بارے میں عقائد اور مشرکین کا بلا دلیل غیراللہ کی عبادت کرناشامل بحث ہیں(۷۱)۔چوتھے باب کی چار فصول ہیں جن میں اندھی تقلید اور﴿اِنَّا وَجَدۡنَاۤ اٰبَآءَنَا﴾کی تفسیر،﴿وَاِذۡ قَالَ اِبۡرٰہِیۡمُ﴾کی تفسیر اور ابراھیم ؑکا مشرکین سے اعلان برأت،کیا مالدار ہونا اللہ تعالیٰ کی رضاکی دلیل ہے اور﴿وَمَنۡ یَّعۡشُ﴾کی تفسیراور شیطان کس کا ساتھی ہے؟(۷۲)۔پانچویں باب کی آٹھ فصول ہیں۔ان میں موسیٰ ؑاور فرعون کا واقعہ اور فرعون کا مواخذہ، حضرت مریمؑ کا اللہ تعالیٰ کے ہاں درجہ،تذکرہ قیامت واحوال، قیامت کے دن متقین کے لیے جنت کی بشارت،اشقیاء یوم القیامۃ کے احوال اور تذکرہ،﴿اِنۡ کَانَ لِلرَّحۡمٰنِ وَلَدٌ﴾کی تفسیر،اوثان کی شفاعت اور شفاعت کی اقسام اور﴿وَقِیۡلِہٖ یٰرَبِّ﴾کی تفسیرشامل بحث ہیں(۷۳)۔

تحقیق وتجزیہ

اسلوب نگارش

مسودہ پانچ ابواب اوراٹھائیس فصول پر مشتمل ہے۔زیر بحث تحقیقی مسودہ اچھے کاغذپر خوب صورت انداز میں ہاتھ سے لکھا ہوا سیاہ جلد میں ملفوف ہے۔سبز بیک گراؤنڈ میں پیلی روشنائی سے سرورق تیار کیا گیاہے۔جس کے اندر موضوع کا نام لمبائی کی صورت میں لکھا ہواہے۔دوسرے صفحہ پر نیلے اور گلابی رنگ سے مسودہ نگار کا نام ، کلاس اور رولنمبر لکھا ہوا ہے۔تیسرے صفحہ پر مد کے انداز کے حاشیہ کے اندر تحت الاشراف،اس کے نیچے مشرف کا نام، ادارہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

میں تدریس کی ذمہ داری اور دائیں جانب نیچے کونے میں مشرف کے دستخط اور تاریخ درج ہے۔چوتھے صفحہ پر تقریباً اڑھائی صفحات کی فہرست عنوانات درج ہے۔جس میں کالے اور نیلے قلم کا استعمال کیا گیاہے۔تین صفحات پر مشتمل تقدیم دی گئی ہے۔حواشی وحوالہ جات تحت الصفحہ درج ہیں۔اندر کے بقیہ صفحات پر مندرجات مسودہ اور اس کی تفصیل موجود ہے۔آخری صفحہ پر ماخذ و مراجع اس انداز سے درج ہیں کہ صفحہ کے درمیان میں لکیر ڈالی گئی ہے جب کہ پہلے حصہ میں نام کتب اور اس کے بالمقابل کتب کے مؤلفین کا نام درج کیا گیاہے۔

اسلوب تحقیق

مسودہ کا اسلوب تاریخی اوربیانیہ طرز کا ہے۔مقدمہ میں خطبہ مسنونہ درج ہے۔قرآن پاک کی تفسیر کرنے میں عربی محاورات اور ذوق اسالیب کو خاصا دخل حاصل ہے جیسا کہ عام مفسرین بطور استشہاد عربی محاورات اور عربی شعراء کا کلام بھی پیش کرتے ہیں لیکن اس معنی کا اعتبار تب ہو گا جب کہ نص جلی یا خفی کے منافی نہ ہو۔اس لیے تفسیر بالرائے حرام ہے۔فرمان رسالت ہے کہ"مَنْ قَالَ فِيْ الْقُرْآنِ بِرَأْيِهٖ فَقَدْ اَخْطَأَ" قرآن پاک کی تفسیر بالرائے کرنے والا غلطی پر ہے۔فن تفسیر میں تصوف، منطق اور فلاسفہ کی موش گافیوں کو بنظر تحسین نہیں دیکھا گیا جیسا کہ امام رازی ؒنے کہا ہے۔مسودہ نگار نے تفسیر اور تاویل کا فرق بڑا اچھی طرح واضح کیاہے۔تمام مباحث کو بادلیل ثابت کیا گیاہے۔سورت الزخرف سے متعلق مختلف ابحاث کو مدلل انداز سے واضح کیا گیاہے۔سورت الزخر ف کے مکی یا مدنی ہونے کی وضاحت بطریق احسن کی ہے۔ترتیب نزول،وجہ تسمیہ،کلمات، حروف اور رکوعات کی تعداد اور موضوع و مباحث بڑی عمدگی سے واضح کیے گئے ہیں۔مختلف آیات کی تفسیر مختلف کتب تفاسیر کے حوالے سے وضاحت کی گئی ہے۔آیات قرآنیہ کو اردو فونٹ میں لکھا گیاہے۔آیات قرآنیہ پراعراب کا اہتمام نہیں کیاگیاہے۔آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ کے لیے کوئی خاص علامت اختیار نہیں کی گئی۔

تسامحات

اگرچہ مسودہ کافی محنت سے تیار کیا گیاہے لیکن کہیں کہیں تحریر پڑھنے میں دشواری پیش آتی ہے۔مثلاً تقدیم جو کہ تین صفحات پر مشتمل ہے اس کی عبارت ملاحظہ کی جا سکتی ہے(۷۴) پر مقالہ نگار کو مکالہ نکار لکھا ہے۔علاوہ ازیں بالعموم تحریر میں دلکشی کم نظر آتی ہے۔

ماخذ ومنابع

مسودہ میں جن کتب سے بطور خاص استفادہ کیا ہے وہ درج ذیل ہیں۔

مجمع البیان، بحرالمحیط،معالم التنزیل،مظہری، تدبر قرآن،تفسیر عثمانی، معارف القرآن،احسن التفاسیر،تذکرۃ المفسرین، اساس البلاغہ، الاکلیل فی المتشابہ والتاویل، المفردات، کشف الظنون،"احناف کا رسول اللہ ﷺ سے اختلاف" دفاع بخاری،حجۃ اللہ البالغہ،تفسیر ستاریہ،اشرف الحواشی اور تفہیم القرآن وغیرہ۔

تفہیم سورۃ الفرقان۲۵ آیت ۶۱ تا ۷۷،مسودہ برائے شہادت العالمیہ ،جامعہ سلفیہ فیصل آباد س ن

toobaa-elibrary.blogspot.com

مسودہ نگار: **محمد قذافی احمد** **مشرف:** **حافظ مسعود عالم** مدرس جامعہ سلفیہ فیصل آباد

رقم الجلوس: ۰۰۷۹ **صفحات:** ۱۸۳ **ایکسیشن نمبر:** ۱۳/ت۔ق

اجمالی خاکہ

مسودہ کی تقسیم پانچ ابواب میں ہے۔اللہ تعالیٰ کی برکت، آسمانوں میں برج کا بنانا،سورج اور چاند کا بنانا، دن اور رات کا بدل کر آنا، نصیحت حاصل کرنے والے کون، شکر گزاری کا ارادہ رکھنے والے کون؟عبادالرحمن کی نشانیاں، زمین پر عاجزی سے چلنے والے، جاہل لوگوں سے تخاطب کس انداز سے کرتے ہیں، ان سے الجھتے نہیں بلکہ باعزت طریقے سے انہیں سلام کہہ کر اپنے مقصد حیات میں لگ جاتے ہیں، عبادالرحمن اپنے رب کے سامنے سجدے اور قیام کرتے راتیں گذار دیتے ہیں، راتیں گزارنے کے انداز ،ان کے پہلو بستروں سے جد ارہتے ہیں،عبادالرحمن کی دعا﴿ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا [25:65]﴾شامل بحث ہیں(۷۵)۔دوسرے باب میں اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں کی خصوصیات میں ان کی معاشی اور اقتصادی پالیسیاں قابل ذکر ہیں۔ یہ لوگ اسراف سے کام لیتے ہیں نہ بخل اختیار کرتے ہیں بلکہ ان دونوں ما بین معتدل راستہ اختیار کرتے ہیں، نفقات واجبہ اور مباحات میں حد اعتدال سے تجاوز بھی اسراف میں آسکتا ہے، اللہ تعالیٰ کے خاص بندے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے بلکہ اللہ کی واحدانیت پر کامل ایمان رکھتے ہیں، قتل ناحق سے پرہیز کرتے ہیں، حق کے ساتھ قتل کرنے کی تین صورتیں ہیں، اسلام کے بعد کوئی دوبارہ کفر اختیار کرے، جسے ارتداد کہتے ہیں، یا شادی شدہ ہو کر بدکاری کا ارتکاب کرے یا کسی کو قتل کر دے، ان صورتوں میں قتل کیا جائے گا شامل بحث ہیں(۷۶)۔

باب سوم دعا کا بیان، الہ کا بیان، شرک کا انجام، آٹھویں تا پندرھویں فصل البعد عن القتل، القتل من اکبر الکبائر، سات ہلاکت میں ڈالنے والے کاموں میں ایک "قتل" ناحق ہے۔البعد عن الزنا، زنا ایک کبیرہ گناہ، زنا کی تعریف، زنا کی حرمت کی حکمت، عفت و عصمت کی فضیلت، الاثام، دگنا عذاب کیوں؟ رسوائی اور ذلت کے ساتھ جہنم میں داخل، التوبہ، توبہ کی تین شرائط، گناہوں سے توبہ کرنا فرض ہے، احکام توبہ، رب کریم ، بندہ مومن اور توبہ ،ایمان کا بیان، ایمان کے بارے اہل السنۃ و الجماعۃ کا مؤقف، ایمان کے بارے فرق باطلہ کے نظریات،﴿ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ﴾کا مفہوم، الغفور الرحیم صفات باری تعالیٰ،شہادۃ الزور سے اجتناب، شہادۃ الزور من اکبر الکبائر، مواعظ قرآنی ، سمعنا و اطعنا، البصیرہ، اللہ سے دنیا و آخرت کی طلب کہ بھلائی دے﴿قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا﴾اللہ کے ہاں عزت کا معیار تقویٰ شامل بحث ہیں(۷۷)۔باب چہارم کی دو فصول ہیں۔بدلہ صبر ، صبر کی انواع،التحیۃ والسلام، ہمیشہ کا داخلہ اور بہترین ٹھکانہ جب کہ دوسری فصل میں اللہ تبارک وتعالیٰ غنّی ہے، عہد جاہلیت کا شرک اور مشکل کشا کون؟ شامل بحث ہیں(۷۸)۔پانچویں باب کی تین فصول ہیں۔پہلی فصل فوائد و ثمرات، عبرتیں اور﴿ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا يَعْبُدُوْنِ﴾ ،﴿ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰهُمْ اَنْفُسَهُمْ﴾(۷۹)۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

تحقیق و تجزیہ

انتخاب موضوع

بقول مسودہ نگار"اس موضوع کو لکھ کر میں کسی تفسیر کے لکھنے کا دعوے دار نہیں اور نہ ہی خود کو نظر انداز کر کے دوسرون کو نصیحت کرنے کاخواہش مند ہوں۔بلکہ اس کو لکھ کر میں نے خود اپنے آپ سے گفتگو کی ہے۔اپنے آپ کو اپنی ذات کو اپنے نفس کو نصیحت کی کوششیں کی ہے کہ تیری بہترین زندگی اطاعت و اتباع کی زندگی ہے اور تیرا بہترین اور اعلیٰ وارفع مقام مخلوق ہیں یہ کہ تو اللہ کی غلامی میں خود کو لگالے۔خود کو کھپا دے کیونکہ انسان جتنا اللہ کے لیے پست ہوتا ہے جھکتا ہے خود کو مٹاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو بلند کر دیتا ہے"۔

اسلوب نگارش

مسودہ ھٰذاکوچار ابواب میں تقسیم کیاگیاہے۔ان ابواب کو مختلف ذیلی فصول میں تقسیم کیا گیاہے۔مسودہ دھاری دار گتے کی مضبوط جلد میں اچھے لکیردار کاغذ میں تیار کیا گیاہے۔مسودہ کے سرورق پر درمیان میں عنوان البحث ساتھ سورۃ کا نمبر اس کے نیچے مطلوبہ زیر بحث آیات خوش خط مار کر سے عربی رسم الخط میں درج کیاگیاہے۔دوسرے صفحے پر مشرف کا نام،مقالہ نگار کانام، رول نمبر، کلاس اور ادارے کا نام عربی رسم الخط میں کالے قلم سے درج کیا گیا ہے۔اسی صفحہ کے درمیان میں بائیں طرف سیاہ پن سے مشرف کے دستخط اور تاریخ درج ہے۔تیسرے صفحے پر سورۃ الفرقان کی آیات ۶۱ تا ۷۷ عربی فونٹ میں نیلے قلم سے لکھی گئی ہیں۔چوتھے صفحہ پرچار صفحات پر مشتمل مقدمہ تحریر کیاگیاہے۔مقدمہ کے بعد ترتیب وار یعنی پہلے باب اور فصول کے بعد اگلے ابواب کی تصیل درج کی گئی ہے۔حواشی و حوالہ جات حاشیہ کے باہر بائیں جانب لکھے ہوئے ہیں۔مسودہ کا اختتام فہرست مراجع اور ۱۱۹فہرست موضوعات پہ ہوتا ہے۔

اسلوب تحقیق

مسودہ کا اسلوب تاریخی اور بیانیہ ہے۔مسودے کوپانچ ابواب اور ابوب کو بہت سی ذیلی فصول میں تقسیم کیا گیا ہے۔سورۃ الفرقان کا یہ آخری رکوع آیت نمبر ۶۱ تا ۷۷ کوئی قلیل حصہ نہیں بلکہ سترہ(۱۷) آیات میں پنہاں راز عام انسانوں کو"عبد حقیقی" بناتے ہیں،بلکہ اسے"الرّحمن" کا بندہ بناتے ہیں۔ہاں وہ الرّحمن جس کی رحمت سے کسی کو ناامید نہیں ہونا چاہیے، کیونکہ وہ محتاج نہیں۔اسباب کا ضرورت مند نہیں بلکہ وہ قدیر ہے ، مالک الملک ہے۔کائنات کا خالق ہے، ساری کائنات اس کے در کی فقیرہے، اور وہ ہر ایک بے نیاز ہے، اسی کے ہاتھ میں قسمتوں کے فیصلے ہیں،وہ مسبب الاسباب ہے۔انسانوں کا فقط نہیں بلکہ پتھر میں رہنے والے کیڑے کا بھی حاجت روا ہے۔سورت الفرقان کی ان آیات میں بیان کردہ مسائل و احکام کو بڑے مدلل انداز سے بیان کیاگیاہے۔ان میں مذکورآیات کو مختلف کتب تفاسیر سے واضح کیاگیاہے۔لفظ قرآن کی لغوی واصطلاحی تعریف کے ساتھ ساتھ قرآن اللہ کا کلام اور اللہ کا پیغام بھی ہے اس حقیقت کو بڑے احسن اور مدلل انداز سے ثابت کیا گیاہے۔ حتی الوسع بنیادی کتب کو سامنے رکھا گیاہے لیکن جہاں بنیادی کتب میسر نہ آسکیں وہاں ثانوی ماخذ سے بھی استفادہ کیا گیاہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

ماخذ ومنابع

مسودہ میں ان کتب سے بطور خاص استفادہ کیا ہے وہ درج ذیل ہیں۔

فتح القدیر،امام بیضاوی،الفوز الکبیر،تفسیر احسن البیان،تفسیر ثنائی، تفہیم القرآن، صحیحین، سنن اربعہ، معجم الوسیط، معجم ا لالفاظ القرآن الکریم،القاموس الوحید،تاج العروس اور المفردات القرآن و غیرہ۔

سورۃ لقمان فی ضوء أهم التفاسیر،مسودہ برائے شہادت العالیہ،جامعہ سلفیہ فیصل آباد ۲۰۱۴ء

مسودہ نگار: **اسد عبدالغفور** **المشرف:** **مولانا اکرم مدنی** مدرس جامعہ سلفیہ، فیصل آباد

رقم الجلوس: ۰۹۸۰ **ایکسیشن نمبر:** ۳/ت۔ق **صفحات:** ۱۰۴

اعتذار

مسودہ عربی زبان میں لکھا گیاہے جس میں سورۃ لقمان کی تشریح ، مختلف اہم تفاسیر کو واضح کیاگیا (۸۰) ۔ہمارے موضوع میں چونکہ صرف اردو زبان کو ہی اختیار کیا گیاہے۔اس لیے مسودہ ھٰذا کو صرف عنوان، نام مؤلف،رقم الجلوس اور مشرف کا نام وغیر ہ درج کر کے بقیہ کام چھوڑ دیاگیاہے۔

سورۃالنساء کا تفسیری جائزہ(اول تا آیت نمبر ۲۳ تک)مسودہ،شہادت العالیہ،فیصل آباد ۲۰۱۲ء

مسودہ نگار: **عبدالستار بن محمد اسحٰق** **مشرف:** **مولانا اکرم رحمانی** فاضل مدینہ یونیورسٹی

رقم الجلوس: ۹۵۵ **ایکسیشن نمبر:** ۲/ت۔ق **صفحات:** ۱۴۵

اجمالی خاکہ

مسودہ ھٰذاکے ابواب کی تقسیم چھ ہے۔سورہ نساء زمانہ اورشان نزول، ماقبل سورۃ سے ربط اور عمود کو بیان کیا گیا ہے۔ان میں تقویٰ ،اولو الارحام سے مراد رحموں کو توڑنے سے بچو،صلہ رحمی کیاہے؟وراثت کی تقسیم،یتیموں کے حقوق کے متعلق ہدایات،یتیم لڑکیوں سے نکاح،حکمت ازواج، چار عورتوں سے شادی کا مسئلہ اور دور حاضر میں اس کا اطلاق،حق مہر، حق مہر کی مالیت،نابالغ اور ذہنی طور پر پس ماندہ،یتیم کی بلوغت تک ان کے مال کی حفاظت، یتیموں کی بلوغت کے بعد جب ان کا ورثہ ان کے حوالے کرو تو گواہ بنا لو، جنگ احد کے بعد نزول سورت،جس سے مسلمانوں کے ستر افراد کی شہادت کا تذکرہ ہے،کیونکر شہداء کی میراث تقسیم ہو گی اور یتیم بچے جو، ان شہداء کے پیچھے رہ گئے ان کے مفاد کا تحفظ کیسے ہوگا؟ صلوٰۃ الخوف ، مدینہ سے بنی نضیر کا اخراج، یہودیوں کو تنبیہ : کہ ایمان لاؤ ، تیمم کا بیان ، ہجرت ، ان ذمہ داریوں کا حل اس سورت میں بدرجہ اتم موجود ہے،خبیث اور طیب سے مراد ،ملکیت کی لونڈی شامل بحث ہیں(۸۱)۔دوسرے باب میں مردوں اور عورتوں کا وراثت میں حصہ مقرر ،مال کم ہو یا زیادہ، تقسیم وراثت کے وقت اگر قرابت دار، یتیم اور مسکین آجائیں تو انہیں دو، تقسیم وراثت میں ناتوانوں کا خیال، یتیم کا مال نا حق کھانا گویا کہ آگ کے انگارے،لڑکوں کا حصہ لڑکیوں کا دگنا ہے۔صر ف مادینہ کی تعداد تثنیہ یاجمع میں ہو توانہیں مال متروکہ کا

toobaa-elibrary.blogspot.com

3/2 لیں گے۔ایک مادینہ کے لیے آدھا ہے۔صاحب اولاد میت کے والدین کو 1/6 لیں گے۔لاولد ہونے کی صورت میں والدہ 1/3 لے گی۔صاحب برادران متوفی کی والدی چھٹے حصہ کی حق دار ہو گی۔یہ تمام قواعد اطلاقِ وصیت کے بعد لاگو ہوں گے،شامل بحث ہیں(۸۲)۔باب سوم میں کلالہ کا مسئلہ،اللہ تعالیٰ کی حدود،حدود کا احترام کرنے والا جنت میں،حدوداللہ کو توڑنے والا ہمیشہ کی جہنم میں ہو گا۔بے حیا عورتوں پر چار مرد گواہی دیں ،بے حیائی ثابت ہونے پر اسیر رکھو موت تک، اس ایذا سے کون سی سزا کا تعین ہوتا ہے،التوبہ ، توبہ کی تین شرائط، گناہوں سے توبہ کرنا فرض ہے، احکام توبہ، رب کریم، بندہ مومن اور توبہ ،ایمان کا بیان، ایمان کے بارے اہل السنۃ و الجماعۃ کا موٴقف، ایمان کے بارے فرق باطلہ کے نظریات، یبدل اللہ سیّاٰت حسنٰت کا مفہوم، الغفو ر الرحیم ،صفات باری تعالیٰ،شہادۃ الزور سے اجتناب، شھادۃ الزور من اکبر الکبائر، مواعظ قرآنی، سمعنا و اطعنا، البصیرہ، اللہ سے دنیا و آخرت کی طلب کہ بھلائی دے﴿قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا﴾اللہ کے ہاں عزت کا معیار تقویٰ شامل بحث ہیں(۸۳)۔باب چہارم کی دو فصول ہیں۔صبر کا بدلہ، صبر کی انواع،التحیۃ والسلام، ہمیشہ کا داخلہ اور بہترین ٹھکانہ جب کہ دوسری فصل میں اللہ تبارک وتعالیٰ غنّی ہے، عہد جاہلیت کا شرک اور مشکل کشا کون؟ شامل بحث ہیں(۸۴)۔پانچویں باب کی تین فصول ہیں۔پہلی فصل فوائد و ثمرات، عبرتیں اور﴿ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ﴾ ، ﴿ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰهُمْ اَنْفُسَهُمْ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ﴾(۸۵)۔

تحقیق وتجزیہ

انتخاب موضوع

بقول مسودہ نگار"میں نے اس موضوع کواس لئے پسند کیا ہے کیونکہ اس میں عصر حاضر میں پائی جانے والی اکثر خرابیوں کا حل بتایا گیاہے اور معاشرے میں امن قائم کرنے کی طرف دعوت دی گئی ہے۔میری مراد ظلم، ناانصافی، یتیموں کا مال کھانا، یتیم بچیوں کے ساتھ ہونے والے ظلم، نکاح و طلاق میں پائے جانے والے تصرفات، وراثت سے محروم کر دیا جانا،بے حیائی کا ارتکاب اس قدر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی پناہ۔ایسی ہی بے شمار برائیوں نے پھر سے سر اٹھایا ہوا ہے۔اس لیے خیال پیدا ہوا کہ کچھ اس بارے لکھ کرخدمت قرآن میں اپنا حصہ ڈالوں"۔

اسلوب نگارش

مسودہ ھٰذاکوچار ابواب میں تقسیم کیاگیاہے۔ان ابواب کو مختلف ذیلی فصول میں تقسیم کیا گیاہے۔مسودہ پھول دار گتے کی مضبوط جلد میں اچھے لکیردار کاغذ میں تیار کیا گیاہے۔گتہ کی جلد میں زنجیر نماڈوری ڈالی ہوئی ہے۔مسودہ کے سرورق پر درمیان میں عنوان البحث جس میں سورۃ کا آیت نمبر ۱ تا ۲۳ درج ہے۔دوسرے ورق پر مقالہ نگار کانام، رول نمبرنیلے قلم سے درج کیا گیا ہے۔تیسرے صفحہ کے درمیان میں نیلے قلم سے مشرف کا نام، دستخط اور تاریخ درج ہے۔چوتھے صفحہ پر دو صفحات پر مشتمل مقدمہ تحریر کیا گیاہے۔مقدمہ کے بعد ترتیب وار یعنی پہلے باب اور فصول کے بعد اگلے ابواب کی تفصیل درج کی گئی ہے۔قرآنی آیات پر اعراب لگانے کا اہتمام کیا گیاہے۔حواشی و حوالہ جات تحت الصفحہ لکھے ہوئے ہیں۔مسودہ کا اختتام مصادر و مراجع اورفہرست عنوانات پہ ہوتا ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

اسلوب تحقیق

مسودہ کا اسلوب تاریخی اور بیانیہ ہے۔مسودے کو پانچ ابواب اور ابواب کی بہت سی ذیلی فصول ہیں۔مقدمہ میں مختصر خطبہ، تعوذ وتقویٰ پر مشتمل آیت درج ہے۔سورہ نور میں اکثر فقہی مسائل ہیں۔مسودہ ھٰذا میں مسائل کو مختلف فقہاء کی آراء کے زیراثر درج کیا گیا۔ بالخصوص ان کو زیادہ فوقیت دی گئی ہے جو ہماری شعبہ ہائے زندگی کے زیادہ قریب ہیں۔سورت النور کی ان آیات میں بیان کردہ مسائل و احکام کو بڑے مدلل انداز سے بیان کیا گیاہے۔ان میں مذکورآیات کو مختلف کتب تفاسیر سے واضح کیاگیاہے۔حتی الوسع بنیادی کتب کو سامنے رکھا گیاہے لیکن جہاں بنیادی کتب میسر نہ آسکیں وہاں ثانوی ماخذ سے بھی استفادہ کیا ۔ قرآن وسنت کے لیے الگ کوئی علامت استعمال نہیں کی گئی۔بعض مقامات پر قرآنی آیات کو عربی رسم الخط میں لکھا گیاہے۔بعض جگہ ترجمہ بھی کیا گیا ہے۔

تسامحات

مسودہ لکھنے میں کافی حد تک عبارت کی صحت کو ملحوظ رکھا گیاہے لیکن پھر بھی بعض مقامات پر عبارت میں ابہام اور اغلاط نظر آتی ہیں مثلاً:ان ذمہ داریوں کا حل اس صورت [سورت] میں بدجہ[بدرجہ] اتم موجود ہے۔

ماخذ ومنابع

مسودہ میں ان کتب سے بطور خاص استفادہ ہے۔

فتح القدیر،تدبر القرآن،الفوز الکبیر،تفسیر احسن البیان،تفسیر ثنائی،تفہیم القرآن،صحیحین،سنن اربعہ،معجم الوسیط،معجم ا لالفاظ القرآن الکریم،القاموس الوحید،تاج العروس اور المفردات القرآن و غیرہ۔

سورۃ نور میں معاشرتی مسائل،مسودہ برائے شہادت العالیہ ،جامعہ سلفیہ فیصل آباد س ن

مسودہ نگار: **ارشد لطیف** **المشرف:** **حافظ مسعود احمد** فاضل مدینہ یونیورسٹی

رقم الجلوس: ۳۶۲ **ایکسیشن نمبر:** ن د **صفحات:** ۱۶۱

اجمالی خاکہ

مسودہ کے چار ابواب اور ہر باب کی مزید ذیلی فصول ہیں۔مسودہ ھٰذا میں سورہ نور، نور کی لغوی واصطلاحی تعریف،اسباب نزول،زمانہ نزول،ماقبل سورت سے ربط،مکی،مدنی کی بحث کومتعارف کرایا گیا ہے(۸۶)۔ دوسرے باب پردہ کے احکام و مسائل اور حجاب کے بارے مختلف علماء و مفسرین کی آراء شامل ہیں (۸۷)۔استیذان، حکم، استیذان کی حکمتیں،استیذان کا مسنون طریقہ اور استیذان کے چند نئے مسائل ہیں(۸۸)۔چھ فصول میں نکاح کی لغوی واصطلاحی تعریف، نکاح کا حکم، نکاح کی اہمیت قرآن و حدیث کی روشنی،کن عورتوں سے نکاح افضل اور کن سے حرام، نکاح کی حکمتیں اور نکاح سے اجتناب کے نقصانات کا ذکر کیا گیا ہے(۸۹)۔

تحقیق وتجزیہ

انتخاب موضوع

toobaa-elibrary.blogspot.com

دنیا مکافات عمل کا نام ہے جس میں بسنے والوں کو زندگی گزارنے کے طور طریقے اور وہ آداب تحسین بتائے گئے ہیں جن پر چل کر ہر کوئی امن وسکون اور راحت کی زندگی بسر کر سکتاہے۔لیکن اگر حدود کو پس پشت ڈال دیا جائے تو ہر طرف ظلم و بربریت اور آہ و فغاں دکھائی دیتا ہے۔اور ہر کمزور آدمی ظلم کی چکی میں پستا ہوا نظر آتاہے۔ جس کا فریاد رس اور پرسان حال کوئی نہیں ہوتا۔اسے کیسے آرام دہ بنا سکتاہے اور کن اصولوں پر کار بند ہونا ہے؟بوجہ ایں میں نے سورہ نور جس میں معاشرتی مسائل جیسے احکام و مسائل بیان ہوئے ہیں کہ ان پر چل کر آدمی دنیا و آخرت کی بہترین زندگی گزار سکتاہے اور ان گناہوں سے بچ سکتا ہے جو شر وفساد کی جڑ ہیں۔اسی طرح آدمی اپنی زندگی کومکمل طورپر اگر اسلام کے سانچے میں ڈال لے تو اس کی دونوں جہانوں کی زندگیاں کامیاب و کامران ہو جائیں گی۔جب بھی کوئی چیز بگڑتی اور خراب ہوتی ہے تو اس کے کچھ اسباب ہوتے ہیں۔اسی طرح اگر کسی معاشرہ میں فساد، قتل وغارت،بدامنی اور برائی جیسی چیز پیدا ہوتی ہیں یا معاشرہ بگڑتا ہے تو اس کے بھی کچھ اسباب ہوتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ میں ایسے قوانین اور حکامات بیان کیے ہیں جو معاشرہ کو ایک مثالی اور امن کا گہوارہ بنانے کے ساتھ ان چیزوں کو علیحدہ علیحدہ بالتفصیل ذکر کردیا جو معاشرہ میں بگاڑ اور فساد پھیلانے کا سبب بنتی ہیں۔

اسلوب نگارش

مسودہ چار ابواب اورذیلی فصول پر مشتمل ہے۔زیر بحث تحقیقی مسودہ اچھے کاغذپر خوب صورت انداز میں ہاتھ سے لکھا ہوا۔سبز جلد میں ملفوف ہے۔سرخ روشنائی سے عنوان البحث جب کہ عنوان کا نام عربی فونٹ میں کالے قلم کا استعمال کیاگیاہے۔دوسرے ورق پر اسم الباحث،رقم الجلوس اور سکونتی ضلع کا نام گلابی سرخ روشنائی سے موٹے قلم سے دیا گیاہے۔تیسرے ورق پر تحت الاشراف کا نام اور ان کی دینی تعلیم کا ذکر کیا گیاہے۔چوتھے ورق پر سرخ موٹے قلم سے لفظ انتساب جو کہ والدین کے نام درج ہے۔پانچویں ورق پر تین صفحات پر مشتمل مقدمۃ البحث درج ہے۔مسودہ کی ابتدائی معلومات کے بعد مندرجات اور محتویات کو بڑے سلیقے سے درج کیا گیا ہے۔مسودہ کے ٹائٹل پیج پر تکمیل کا سن درج نہیں کیا گیا۔حواشی وحوالہ جات تحت الصفحہ درج ہیں۔فہرست عنوانات مقالہ کے آغازکی بجائے آخر میں دی گئی ہیں۔ابواب کو سرخ روشنائی، فصول کو جامنی اور مندرجات کو نیلی روشنائی سے درج کیا گیاہے۔

اسلوب تحقیق

مسودہ کا اسلوب تاریخی ،تقابلی اوربیانیہ طرز کا ہے۔مقدمہ میں مختصرخطبہ مسنونہ اور سورہ نور کی پہلی آیت درج ہے۔سورۃ نور کا موضوع مسلمانوں کو ان آداب کی تعلیم دینا ہے جو اہل علم ،اہل ایمان کے شایان شان ہیں۔ان بڑے بڑے مسائل میں سے زناء جیسا قبیح جرم بھی ہے۔پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانے والے کی سزا ور لعان جیسے مسائل کا تذکرہ کیا گیا۔اس سے بڑھ کر سب سے بڑا مسئلہ بے حجابی کا ہے جس کے نقصانات گنیں بھی تو شمار نہیں کیے جا سکتے۔اسی طرح گھروں میں داخل ہونے کے آداب،استیذان کا طریقہ اور ان کے بارے میں احکام بیان ہوئے ہیں۔معاشرے کو برائیوں سے پاک کرنے کے لیے نکاح کے احکام کا ذکر خصوصی طورپر کیاگیاہے۔سورہ نور میں بیان شدہ تمام مسائل ایک اکائی کی حیثیت رکھتے ہیں۔اس سورت میں عورتوں کے زیادہ مسائل بیان کیے گئے ہیں۔اس لیے اس سورت کو عورتوں کو سکھانے کا خصوصی طور پر حکم دیا گیاہے۔اس سورہ مبارکہ میں جو مسائل بیان ہوئے ہیں اگر

toobaa-elibrary.blogspot.com

ان ہر فرد عمل کرے تو نتیجہ یقینا نہایت شاندار ہو گا۔آیات قرآنی کو سادہ اردو طرز میں لکھا گیاہے۔آیات قرآنیہ پراعراب کا اہتمام نہیں کیاگیاہے۔آیات قرآنیہ کا ترجمہ بھی نہیں دیا گیاہے۔

تسامحات

اگرچہ مسودہ کافی محنت سے تیار کیا گیاہے لیکن بعض مقامات پر املاء میں اغلاط ہیں۔کہیں کہیں تحریر پڑھنے میں دشواری پیش آتی ہے۔مثلاً مقدمۃ البحث میں لکھا ہے:۔"تو ہر طرف ظلم و بربریت اور آہو [آہ] فغاں دکھائی دیتا ہے۔۔۔۔ان کا انتخاب کیا ہے جس کے اندر ایسے احکام و مسائل بیان ہوئے ہیں کہ ان پر چل کر آدمی نارمل [بلکہ دنیا و آخرت کی بہترین]زندگی گزار سکتاہے"۔ان میں بڑی بریکٹ والے الفاظ سے ابہام کی تشریح ہوتی ہے ورنہ عبارت سمجھنے میں دشواری پیش آتی ہے۔

ماخذ ومنابع

مسودہ میں جن کتب سے بطور خاص استفادہ کیا ہے وہ درج ذیل ہیں۔

تفسیر مظہری، معارف القرآن، تفسیر ستاریہ،اشرف الحواشی،تفہیم القرآن، معجم الوسیط،طبقات الکبریٰ، سیرت ابن ھشام،تاریخ طبری، منتخب الحواشی،اصلاح معاشرہ کے علاوہ مختلف دینی تحقیقی رسائل وجرائد، لغات الحدیث، قاموس الوحید، فیروز اللغات، لسان العرب کو بھی مد نظر رکھا گیا ہے۔

مسودہ :الارشاد الیٰ معارف آیات الجہاد،مؤلف:مولانا یوسف ربانی

سرگودھا ضلع کے مشہور شہر سلانوالی کا چک ۲۶ بڑا مردم خیز علاقہ ہے۔یہاں پر جنم لینے والی علمی، ادبی اور تحقیقی شخصیات میں سے حضرت مولانا محمد یوسف ربانی ہیں جو کہ ایک علمی اور عملی گھرانے کے چشم وچراغ ہیں۔مولانا یوسف ربانی ایک غیر سیاسی مگر خلافت علیٰ منہاج النبوہ کی داعی جماعت جماعۃ الدعوہ کے مرکزی مبلغ کے طورپر ملک کے طول وعرض میں دعوت وارشاد کے سلسلہ میں مصروف عمل ہیں۔آپ نے بہت سے اہم موضوعات پر قلم اٹھایا ہے جس میں حرمت مسلم اورمسئلہ تکفیر ، عید میلادالنبی کی شرعی حیثیت وغیرہ۔اس کے علاوہ تفسیر قرآن میں سے ایک اہم مسئلہ جہاد فی سبیل اللہ پر آپ نے قلم اٹھایا ہے جو کہ ابھی غیر مطبوعہ ہے۔اس کا عنوان "الارشاد الیٰ معارف آیات الجہاد"تجویز کیا ہے جب کہ پہلے وہ اس کا عنوان" تفسیر آیات الجہاد" رکھنا چاہتے تھے مگر پھر وہ لکھتے ہیں کہ آیات الجہاد کی تفسیر لکھنا علماء اور مشائخ کا کام ہے میرے جیسے کم علم انسان کے بس میں نہیں ہے۔مذکورہ مختصر تفسیر کو مولانا یوسف ربانی نے تقریباً سات ماہ میں مکمل کیا۔کتاب کے آخر میں"الجہاد الاسلامی"سے آیات الجہاد کا اجمالی خاکہ بھی شائقین علم کی خدمت میں پیش کیا گیا ہے۔

اسلوب تحریر

مرکزی خیال

toobaa-elibrary.blogspot.com

جہاد فی سبیل اللہ کی فرضیت،اہمیت،عصر حاضر میں اس کی ضرورت اور بالخصوص رفع الاشکال اس کتاب کابنیادی مقصد ہے۔موصوف کتاب کے مقدمہ ص٦ پر اس کی وضاحت ان الفاظ سے کرتے ہیں۔"جہاد فی سبیل اللہ کی بابت بہت سے اشکالات وشبہات جو گردوپیش میں گردش کر رہے ہیں۔ایسے مبہم مقامات کی وضاحت ہے کہ عام مسلمان کا ذہن اللہ تعالیٰ کے اس قطعی اور محکم فریضہ کے بارے میں بالکل واضح اور صاف شفاف ہو جائے اور جہاد فی سبیل اللہ کے متعلق کسی قسم کا رخنہ اور شبہہ باقی نہ رہے"۔

اسلوب تحقیق

مسودہ کا اسلوب بیانیہ اور تاریخی ہے۔علاوہ ازیں درج ذیل نکات سے اس کااسلوب و منہج مترشح ہوتا ہے۔

١۔ اس کتاب میں جن تفاسیر سے استفادہ کیاگیاہے حوالہ جات کے ضمن میں ان کے صرف نام پر ہی اکتفا کیا گیا ہے۔

٢۔ صفحات کی نمبرنگ کا التزام اس لیے نہیں کیاگیاکہ آپ جو بھی حوالہ دیکھنا چاہتے ہیں اصل تفسیر میں اسی آیت کے تحت آپ کو بآسانی مل سکے گا۔

٣۔ جملہ عربی عبارات کا ترجمہ کہیں لفظی اور کہیں بامحاورہ کیاگیا ہے۔

٤۔ ترجمہ میں انداز نہایت سلیس اور الفاظ بہت ہی آسان ہیں۔

٥۔ جہادی ربط آیات تفسیری اقوال سے کیاگیا ہے۔

٦۔ جملہ "آیات الجہاد" کے فوائد و معارف بالخصوص الگ عنوان سے درج کیے گئے ہیں۔جن میں بہت نصائح اور اسباق پنہاں ہیں۔

پس منظر

مولانا یوسف ربانی حفظہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:۔

ممکن ہے کسی ذہن میں یہ اشکال یا سوال ابھرے کہ قرآن مجید ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اول تا آخر پوری کتاب پر ایمان لانا فرض ہے لہٰذا قرآن مجید کی تقسیم کرنااس کی بعض آیات یا مختلف حصوں کی الگ الگ تفسیر لکھنا ایک نئی طرز ہے جو کہ درست نہیں تو اس سلسلہ میں عرض ہے کہ یہ کوئی نیا اسلوب یا انداز نہیں بلکہ ماضی میں اسلاف نے قرآن مجید کی ایک عنوان پر آیات جمع کرکے ان کی الگ الگ تفاسیر لکھی ہیں مثلاً۔" نیل المرام من تفسیر آیات الاحکام" نواب محمدصدیق کی تالیف ہے۔اسی طرح"تفسیر غریب القرآن"ابن قتیبہ کی کتاب ہے۔اسی طرح"تفسیرات احمدیہ فی بیان الآیات الشرعیہ" ملاں احمد جیون امیٹھوی کی ہے۔اسی طرح قرآن مجید کے مختلف موضوعات پر مشتمل الگ الگ کتب مدون ہوچکی ہیں لہٰذا " جہادی آیات"کو الگ جمع کر کے ان کی تفسیر یا فوائدو معارف تالیف کرنا کوئی نئی چیز نہیں۔

ماخذ ومنابع

الجہاد الاسلامی از مفتی عبدالرحمن رحمانیؒ خانیوال،قرآنی سورتوں کا نظم جلی ،تفسیر القرآن الکریم از عبدالسلام بن محمد،تفسیر احسن البیان، اشرف الحواشی،موضح القرآن، تفسیر دعوۃ القرآن، ترجمان القرآن، تفسیر ماجدی، تفسیر سورت

toobaa-elibrary.blogspot.com

التوبہ از حافظ محمد سعید اور عربی تفاسیر میں سے تفسیر ابن کثیر، تفسیر کبیر،القرطبی، المدارک، تفسیرالبیضاوی،فتح القدیر للشوکانی، تفسیر جلالین اور تفسیر روح المعانی وغیرہ۔آیات الجہاد کے شان نزول کے سلسلہ میں الصحیح المسند من اسباب النزول، جامع اسباب النزول، اسباب النزول للسیوطی، اسباب النزول لواحدی، اسباب النزول لنیسابوری وغیرہ سرفہرست ہیں۔

مسودہ: فضائل قرآن، مؤلف: مولانا مفتی عبدالرشید حنیف ؒ، محلہ سمن آباد جھنگ صدر

یہ مفتی جھنگ علامہ عبدالرشید حنیف ؒ کی تصنیف ہے۔مولانا موصوف علمی میدان میں کافی معروف ہیں۔ان کی تفاسیری خدمات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہیں،سورۃ یٰسین کی علمی تفسیر ہو یا سورۃ الکوثر کی مطبوع جامع تفسیر اہل علم میں ایک خاص مقام کی حامل ہیں۔مولانا موصوف نے تقریباً 1967ء سے 2011ء تک دین اسلام کی علمی خدمات سرانجام دی ہیں۔چھ درجن کے قریب کتب تحریر فرمائی ہیں۔ملک کے طول و عرض میں ان کی علمیت کا شہرہ ہے ۔مولاناعبدالرشید حنیف نے جہاں مختلف عنوانات پہ قلم اٹھایا وہیں قرآن مجید کی تفسیری خدمات کو خاص طور پر ملحوظ رکھا۔نثر نگاری میں مولانا عبدالرشید حنیف ؒ کی دلچسپی سے قاری ضرور متاثر ہوتا ہے۔الفاظ کا چناو ہو یا نفس مضمون ایک ایسے پیرائے میں رقم فرماتے ہیں کہ قاری کے علمی ذوق میں مزید نکھار پیدا ہوتا ہے۔ان کی علمی خدمات بارے معلومات کے حصول کے لیے معروف صحافی مولاناحافظ عبیدالرحمن یزدانی کی تاریخ ساز تصنیف : چناب و جہلم کی دو آبہ دھرتی پہ اہل حدیث کے قدم ایسی تاریخی دستاویز کو زیر مطالعہ لایا جائے۔قرآن کے فضائل پر انہوں نے ایک جاندار مگر مختصر کتاب تصنیف فرمائی۔فضائل قرآن کے عنوان پہ مرتب کردہ یہ کتاب علوم معارف کی مستند کاوش ہے۔علامہ موصوف نے علوم قرآنی اس کے فضائل پر سیر حاصل مواد فراہم کیا ہے۔متاخرین کے لیے ایک مستند دستاویز بھی ہے اور قرآنی فصاحت و بلاغت کا منفرد پرتو بھی ہے۔مولانا موصوف نے خاص علمی انداز میں اسے مرتب کیا ہے ۔علامہ حنیف ؒ نے اس کے علاوہ جو تفاسیر تحریر فرمائی ہیں وہ یقینا اہل علم کے لیے افادیت کا جامع مرقع ہیں۔لیکن افسوس کہ مولانا موصوف اپنی زندگی میں اسے طبع نہ کروا سکے۔اس غیر مطبوع علمی تصنیف کو چھوڑ کر راہیء خلد بریں ہو گئے۔اللہ تعالی مولانا موصوف کی بشری لغزشوں سے درگزر فرمائے آمین۔

مسودہ: تفسیر معوذتین، مؤلف: حافظ عبیدالرحمن یزدانی، حویلی بہادر شاہ ضلع جھنگ

یہ مولف جھنگ حافظ عبید الرحمن یزدانی کی تصنیف ہے۔مولانا موصوف کی علمی شخصیات میں خاصی عرافیت ہے۔جامعہ سلفیہ فیصل آباد سے سند یافتہ ہیں۔مولانا موصوف نے تفسیر پر آیت کریمہ " وانہ لعلم للساعۃ فلا تمترن بھا" پر تفسیری مگر مختصر رسالہ بھی ہے۔حال ہی میں مولانا موصوف نے برصغیر کی تاریخ میں پہلی مرتبہ تاریخ اہل حدیث ضلع جھنگ پر ایک تاریخی دستاویز تحریر فرمائی ہے۔جو اپنے انداز میں متاخرین کے لیے بڑی افادیت کی حامل ہے۔مولانا موصوف نے حویلی بہادر شاہ میں گوشہ قلم بنایا ہے۔نثرنگاری میں جہاں انہوں نے کئی عنوانات پر کتب تصنیف فرمائی

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہیں وہاں انہوں نے ایک علمی تفسیر معوذتین ترتیب دی ۔ مختلف باطل فرقوں نے اس کی استناد ی حیثیت سے غلط استدلات پیش کر کے امت میں تفرقہ ڈالنے کی ناکام کوشش کی ہے۔معتزلہ ،منکرین حدیث کیساتھ چکڑالیوں نے تفسیر بالماثور کو عمداً چھوڑ کر کبھی فلسفیانہ انداز فکر اور کبھی بے سند زاویہ نگاہ سے مختلف تفاسیر رقم کی ہیں۔جن میں انکار حدیث جیسے موضوع کو زیادہ واضح کیا گیا ہے۔مولانا موصوف نے جہاں باطل نظریات کا رد کیا ہے وہاں امت کو اسلامی فکر بھی دی ہے۔سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کی مشترکہ تفسیر لکھ کر مولانا موصوف نے دین اسلام کی خدمت کی ہے۔ تقریباً دو سو صفحات پر مشتمل یہ علمی ذخیرہ اہل علم کے لیے ایک سند کا درجہ رکھتا ہے۔مولاناموصوف کی یہ کاوش ابھی تک غیر مطبوعہ ہے۔

مسودہ :اصول ہدایت ا لبیان،مؤلف:ڈاکٹر ظفر احمد خان حویلی بہادر شاہ ضلع جھنگ

اس کتاب میں مؤلف نے علوم پنجگانہ کی بجائے تین علوم بیان کیے ہیں ۔ علم توحید،علم رسالت اور علم آخرت۔

سورۃ فاتحہ ام القرآن ہے۔ اس سورت میں دین کے تین اہم مضامین ہیں ۔ توحید، رسالت اور آخرت ہیں﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾میں علم التوحید﴿ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾میں علم آخرت اور﴿ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ﴾میں رسالت کو بیان کیاگیاہے۔ باقی قرآن ان مضامین کے استدلالات پر مبنی ہے۔

علم التوحید میں علم المخاصمہ

گمراہ لوگوں کے عقائد اور ان کا رد اور راہ حق کا بیان۔ علم التذکیر بآلاء اللہ۔اللہ کی تعالیٰ کی ان گنت نعمتوں کا اجمالی یا تفصیلی بیان پیش کیاگیاہے۔

علم رسالت

علم الاحکام،احکام الٰہی یعنی اوامر و نواہی اور اخلاقیات کابیان۔ علم التذکیر بایام اللہ۔ حوادث اور واقعات عالم کا بیان زیر بحث لایاگیاہے۔

علم آخرت

التذکیر بالمعاد۔ امور آخرت یعنی موت وقبر، حساب و کتاب اور جزا وسزا کا بیان۔گویا یہ کتاب علوم توحید، رسالت اور آخرت پر پوری طرح حاوی ہے۔قرآن کے فلسفہ الٰہیات کی تفہیم کے لیے علوم القرآن پر مبنی یہ کتاب عصر حاضر کے ہر ریسرچ سکالر ، جامعات اور مدارس دینیہ کے لیے بے حد مفید ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

حواشی و حوالہ جات مخطوطات ومسودات

۱۔ عبدالرشید بدر،سورۃ الحجرات اور اس میں موجود معاشرتی مسائل، سودہ برائے شہادت العالمیہ،جامعہ سلفیہ فیصل آباد ۲۰۰۲ء، تحت اشراف مولانا اکرم رحمانی ،ص۱۔۲۹

۲۔ عبدالرشید بدر،سورۃ الحجرات اور اس میں موجود معاشرتی مسائل،ص۳۰۔۶۸

۳۔ عبدالرشید بدر،ص۶۹۔۱۰۶

۴۔ عبدالرشید بدر،ص۱۰۷۔۱۴۸

۵۔ عبدالرشید بدر،ص۱۳۔۱۲

۶۔ اسماعیل عابد،محمد، احکام المیراث فی القرآن الحکیم،مسودہ ،شہادت العالمیہ ،۲۰۰۱ء، تحت اشراف مولانا محمد یونس بٹ،ص۱۔۲۴

۷۔ اسماعیل عابد،محمد ، احکام المیراث فی القرآن الحکیم ،ص۲۵۔۷۲

۸۔ اسماعیل عابد،محمد ،ص۷۳۔۱۲۵

۹۔ اسماعیل عابد،محمد ،ص۱۲۶۔۱۷۱

۱۰۔ اسد الرحمن، اعراب القرآن وتفسیرہ سورۃ الملک والقلم،جامعہ سلفیہ فیصل آباد، ۲۰۱۴ء،تحت اشراف عبید اللہ طارق،ص۱۔۴۵

۱۱۔ عمر انور،محمد،حافظ، اعراب القرآن وتفسیرہ سورۃ الحاقۃ، سورۃ المعارج اور سورۃ نوح ،مسودہ برائے شہادت العالمیہ، جامعہ سلفیہ فیصل آباد ۲۰۱۴ء، تحت الاشرف نجیب اللہ طارق،ص۴۶۔۸۷

۱۲۔ عبداللہ ساجد،حافظ، آیۃ الوصیۃ اور اس کے احکام و مسائل،جامعہ سلفیہ ۲۰۰۸ء،تحت الاشراف مفتی عبدالحنان زاہد،ص۱۔۲۹

۱۳۔ عبداللہ ساجد،حافظ ،ص۳۰۔۶۵

۱۴۔ عبداللہ ساجد،حافظ ،ص۶۶۔۱۱۶

۱۵۔ عبداللہ ساجد،حافظ ،ص۱۱۷۔۱۳۱

۱۶۔ عبداللہ ساجد،حافظ ،ص۱۳۲۔۱۴۷

۱۷۔ عبداللہ ساجد،حافظ ، ص ۷۱

۱۸۔ عبداللہ ساجد،حافظ ،ص ۴۰۳

۱۹۔ عبداللہ ساجد،حافظ ، ص ۲۵۸

۲۰۔ عبداللہ ساجد،حافظ ، ص ۳۱۵

۲۱۔ عبداللہ ساجد،حافظ ، ص ۴۷

۲۲۔ عبداللہ ساجد،حافظ ، ص ۲۵۸

۲۳۔ عبداللہ ساجد،حافظ ،ص ۳۳۳

۲۴۔ النساء:۱۱/۴

۲۵۔ رفیع الدین،محمد ،حافظ ،برصغیر پاک وہند کا تفسیری سرمایہ(عربی ، اردو)، ۱۹۸۴ء،تحت الاشراف مولانا قدرت اللہ فوق ،ص۱۔۲۴

۲۶۔ رفیع الدین،محمد،حافظ ،برصغیر پاک وہند کا تفسیری سرمایہ(عربی ، اردو)،ص۲۵۔۵۵

۲۷۔ رفیع الدین،محمد،حافظ ،ص۵۶۔۸۷

۲۸۔ عبدالسلام ربانی،حافظ،زنا بالرضا اور زنا بالجبر قرآن و سنت کی نظر میں۲۰۰۷ء، تحت اشراف مفتی عبدالحنان زاہد ،ص۱۔۲۱

۲۹۔ عبدالسلام ربانی،حافظ ،ص۲۲۔۴۶

toobaa-elibrary.blogspot.com

۳۰۔ عبدالسلام ربانی،حافظ ،ص۴۷۔۶۷
۳۱۔ عبدالسلام ربانی،حافظ ،ص۶۸۔۱۲۲
۳۲۔ عبدالسلام ربانی،حافظ ،ص۱۲۳۔۱۶۰
۳۳۔ عبدالسلام ربانی،حافظ ،ص۱۶۱۔۱۹۴
۳۴۔ تفسیر فتح القدیر، امام شوکانی، ج ۴، ص ۳
۳۵۔ اعجاز الحق یزدانی،دعوت دین قرآن۔۔ ،جامعہ سلفیہ فیصل آباد س ن، تحت الاشراف الدکتور پروفیسر منیر اظہر، ص۱۔۵۳
۳۶۔ اعجاز الحق یزدانی،دعوت دین قرآن کی روشنی میں،ص۵۴۔۱۰۵
۳۷۔ اعجاز الحق یزدانی،ص۱۰۶۔۱۴۶
۳۷۔ عبدالرحیم ملتانی،علم التجویداور اس کا تاریخی پس منظر، جامعہ سلفیہ فیصل آباد س ن، تحت اشراف حافظ ذکا ءُاللہ،ص۱۔۴۳
۳۸۔ عبدالرحیم ملتانی،علم التجویداور اس کا تاریخی پس منظر ،۴۴۔۶۴
۳۹۔ عبدالرحیم ملتانی،ص۶۵۔۸۶
۴۰۔ عبدالرحیم ملتانی،ص۸۷۔۱۰۴
۴۱۔ عبدالرحیم ملتانی،ص۱۰۵۔۱۲۵
۴۲۔ عبدالرحیم ملتانی،ص۱۲۶۔۱۳۶
۴۳۔ عبدالرحیم ملتانی،ص۱۳۷۔۱۵۳
۴۴۔ حسن ربانی، محمد،علمِ تجوید کی تدوین و ارتقاء اور مشہور قراء کا تعارف، ۲۰۰۶ء، تحت الاشراف قاری شعیب احمد ،ص۱۔۹۳
۴۵۔ حسن ربانی، محمد ،ص۹۴۔۱۳۲
۴۶۔ حسن ربانی، محمد ،ص۱۳۳۔۱۸۷
۴۷۔ عمران شریف، محمد، قاری،منکرین قرأت کے اعتراضات اور ان کی حقیقت دلائل،۲۰۱۱ء، قاری محمد ریاض عزیزی،ص۱۔۳۲
۴۸۔ عمران شریف، محمد، قاری ،منکرین قرأت کے اعتراضات اور ان کی حقیقت دلائل۔۔۔،ص۳۳۔۷۸
۴۹۔ عمران شریف، محمد، قاری ،ص۷۹۔۱۲۱
۵۰۔ عمران شریف، محمد، قاری ،ص۱۲۲۔۱۶۰
۵۱۔ حفیظ الرحمن، محمد، قرأت الامام نافع بروایۃ قالون وورشؒ، ۲۰۱۳ء، تحت الاشراف قاری محمد ریاض احمد عزیزی،ص۱۔۸۸
۵۲۔ محمد حفیظ الرحمن، قرأت الامام نافع بروایۃ قالون وورش رحمھم اللہ تعالیٰ ،۸۹۔۲۱۰
۵۳۔ حفیظ الرحمن، محمد ،ص۲۱۱۔۲۱۹
۵۴۔ حفیظ الرحمن، محمد ، ص ۲۷۷
۵۵۔ ندیم عبدالمجیدلاہوری ،"قرآن حکیم کے اردو تراجم اور ان کا علمی جائزہ" ، س ن، تحت الاشراف حافظ عبدالستار الحماد،ص۱۔۲۱
۵۶۔ ندیم عبدالمجیدلاہوری ،ص۲۲۔۲۹
۵۷۔ ندیم عبدالمجیدلاہوری،ص۳۰۔۴۲
۵۸۔ ندیم عبدالمجیدلاہوری،ص۴۳۔۸۶
۵۹۔ ندیم عبدالمجیدلاہوری،ص۸۷۔۱۳۳
۶۰۔ یار ثاقب، محمد ، قرآن حکیم کی جمع وترتیب و حفاظتِ روات،جامعہ سلفیہ فیصل آباد س ن ، تحت اشراف محمد داؤد ،ص۱۔۱۳
۶۱۔ یار ثاقب، محمد ، قرآن حکیم کی جمع وترتیب و حفاظتِ روات،۱۴۔۳۷
۶۲۔ یار ثاقب، محمد ،ص۳۸۔۵۸

toobaa-elibrary.blogspot.com

۶۳۔ یار ثاقب، محمد ،ص۵۹۔۶۸

۶۴۔ تنویر الاسلام،حافظ، آٹھ قرآنی محرّمات اور ان کی حکمتِ تحریم،جامعہ سلفیہ فیصل آباد س ن، تحت اشراف حافظ مسعود عالم

۶۵۔ تنویر الاسلام،حافظ ،ص۳۵۵

۶۶۔ تنویر الاسلام،حافظ، ص ۴۷

۶۷۔ تنویر الاسلام،حافظ ، ص۱۶۵،۱۸۲

۶۸۔ تنویر الاسلام،حافظ ،ص۱۴۵

۶۹۔ شہزاد حسین،سورۃ الزخرف کے مضامین کا مطالعہ اھم تفاسیر۔۔،۲۰۱۰ء، تحت اشراف مولانا اکرم رحمانی،ص۱۔۳۶

۷۰۔ شہزاد حسین،سورۃ الزخرف کے مضامین کا مطالعہ اھم تفاسیر۔۔، ص۳۷۔۸۴

۷۱۔ شہزاد حسین، ص۸۵۔۱۲۶

۷۲۔ شہزاد حسین، ص۱۲۷۔۱۶۲

۷۳۔ شہزاد حسین، ص۱۶۳۔۱۹۸

۷۴۔ شہزاد حسین، ص۲

۷۵۔ قذافی احمد، محمد، تفہیم سورۃ الفرقان۲۵ آیت ۶۱ تا ۷۷، س ن ، تحت اشراف حافظ مسعود عالم ، ص۱۔۴۳

۷۶۔ قذافی احمد، محمد ، تفہیم سورۃ الفرقان۲۵ آیت ۶۱ تا ۷۷ ،۴۴۔۱۰۹

۷۷۔ قذافی احمد، محمد ،ص۱۱۰۔۱۶۰

۷۸۔ قذافی احمد، محمد ،ص۱۶۱۔۱۷۶

۷۹۔ قذافی احمد، محمد ،ص۱۷۷۔۱۸۱

۸۰۔ اسدعبدالغفور ،سورۃ لقمان فی ضوء أھم التفاسیر ، ،جامعہ سلفیہ فیصل آباد ۲۰۱۴ء، تحت اشراف مولانا اکرم مدنی،ص ۱تا آخر

۸۱۔ عبدالستار، سورۃالنساء کا تفسیری جائزہ(اول تا آیت نمبر ۲۳ تک)، ۲۰۱۲ء، تحت اشراف مولانا اکرم رحمانی ،ص۱۔۴۳

۸۲۔ عبدالستار، سورۃالنساء کا تفسیری جائزہ(اول تا آیت نمبر ۲۳ تک)،ص۴۴۔۱۰۹

۸۳۔ عبدالستار،ص۱۱۰۔۱۶۰

۸۴۔ نفس المرجع ،ص۱۶۱۔۱۷۶

۸۵۔ عبدالستار ،ص۱۷۷۔۱۸۱

۸۶۔ ارشد لطیف،سورۃ نور میں معاشرتی مسائل،س ن، تحت اشراف حافظ مسعود احمد،ص۱۔۳۹

۸۷۔ ارشد لطیف،ص۴۰۔۱۰۱

۸۸۔ ارشد لطیف،ص۱۰۲۔۱۳۳

۸۹۔ ارشد لطیف،ص۱۳۴۔۱۵۶

toobaa-elibrary.blogspot.com

خلاصۃ البحث

پہلے باب میں پنجاب کا مختصر جغرافیہ، وجہ تسمیہ،پنجاب کا نام تجویز کرنے والے کا تعارف،تاریخی پس منظر، پنجاب میں مسلمانوں کا ورود، قیام پاکستان کے بعد پنجاب، اردو کا ارتقاء،اردو نام، لچک و وسعت، لسانی ارتقاء،اردو میں تراجم، علوم القرآن پر غیر مطبوعہ اردو مواد، پنجاب میں علوم القرآن و تفسیر القرآن کا پس منظر،علوم القرآن کی تعریف، علم، قرآن اور علوم القرآن کا لغوی واصطلاحی مفہوم،علم کے ذرائع اقسام اور درجات،علوم القرآن کے نام سے باقاعدہ مستقل کتب، آغاز وارتقاء،عصر حاضر میں علوم القرآن، قرآن و تفسیر قرآن کی جمع وتدوین، تفسیر قرآن کی اقسام، علوم القرآن کی مختلف اصطلاحات و انواع اور پاک و ہند میں لکھی جانے والی معروف تفاسیر زیر بحث ہیں۔

باب دوم میں لاہور ڈویژن میں علوم القران و تفسیرالقرآن پر غیر مطبوعہ مواد کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ پیش کیا گیا۔اس میں جامعہ پنجاب لاہور میں PhD کے تحقیقی مقالات زیر بحث آئے۔باب سوم میں ملتان ڈویژن میں علوم القران و تفسیرالقرآن پر غیر مطبوعہ اردو مواد کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ ہے۔باب چہارم کے اندر فیصل آباد ڈویژن میں علوم القرآن وتفسیر القرآن پر مقالات کا تجزیاتی مطالعہ دیا گیا۔دی یونیورسٹی آف فیصل کا ایک PhD کا "مناسبات قرآنِ حکیم اور تفسیر "نظم الدرر فی تناسُب الآیات والسور" (تحقیقی و تنقیدی مطالعہ)"کو موضوعِ تحقیق بنایا گیا۔پانچویں میں بہاولپورڈویژن میں علوم القران و تفسیرالقرآن پر مقالات کا تحقیقی جائزہ لیا گیا ۔ششم میں سر گودھا ڈویژن میں علوم القرآن وتفسیر القرآن پر غیر مطبوعہ اردو مواد کا تجزیہ ہے۔ساتویں میں دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری لاہور، مسعود جھنڈیر ریسرچ لائبریری میلسی (وہاڑی) اور جامعہ سلفیہ فیصل آباد کے مذکورہ مسوّدات زیر بحث آئے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

نتائج تحقیق

اس تحقیق سے درج ذیل نتائج برآمد ہوتے ہیں:۔

پنجاب اسلامی کتب بالخصوص علوم القرآن کی تصنیف و تالیف میں کافی زرخیز علاقہ واقع ہوا ہے۔مقالہ میں مذکور مواد اور یہاں کی آبادی کا تناسب خاصا بہتر ہے۔کچھ قلمی نسخے مقامی روایات کے مطابق بوسیدہ ہو جانے کے باعث دفنا دیئے گئے یا دست برد زمانہ ہو گئے ہیں البتہ تلاش بسیار کے باوجودیقینا کچھ غیر مطبوعہ مواد ایسا بھی ہو سکتا ہے جن تک مقالہ نگار کی رسائی نہیں ہو سکی۔اس خطے کے علمائے دین، مفسرین اور مصنفین نے اس جانب خصوصی توجہ دی ہے ،علوم دینیہ بالخصوص علوم القرآن(تراجم وتفاسیر)میں خاصی دلچسپی نظر آتی ہے۔یوں علمائے کرام نے ایک جانب تبلیغ دین کی ذمہ داریوں کو بطریق احسن انجام دیا تو دوسری جانب تصنیفی خدمات کو قیام پاکستان کے بعد تیز رفتاری سے فروغ بھی دیا ہے۔قرآنی علوم کی تصنیف و تالیف میں صرف مدارس کے علمائے کرام ہی نے حصہ نہیں لیا بلکہ معاشرے کے باقی طبقوں نے بھی اپنی اپنی دلچسپی کے مطابق یہ دینی فریضہ ادا کیاہے ۔اسی لیے اس خطے میں بعض انتہائی اہم، مفیداور تحقیقی مواد سامنے آیا۔مقالہ میں مذکور بڑی تعداد میں غیر مطبوعہ مواد (مخطوطات، مسودات اور مقالات) تصنیف وتالیف، تراجم، شروح اور حواشی کا کام تو خاصاہوا لیکن طباعتی سہولیات کی عدم دستیابی اور بعض دوسرے عوامل کے سبب اہم اسلامی تالیف کاذخیرہ زیورطباعت سے آراستہ نہیں ہو سکا۔

گزشتہ چند دہائیوں میں اشاعتی و طبعاتی سہولیات بتدریج بڑھ رہی ہیں۔ مصنفین کو طباعت کے لیے ناشر دستیاب نہیں ہوتے اور انہیں بحیثیت ناشر طباعت کا مکمل بوجھ خود اٹھانا پڑتا ہے۔دینی کتب کی جو اعلیٰ روایات اس خطے میں فروغ پاچکی ہیں جو اس خطے میں اسلام کی سربلندی کی آئینہ دار ہے۔پنجاب میں تقریباً تمام اسلامی موضوعات پر تصانیف و تالیف کا ذخیرہ موجود ہے اور مزید پیش رفت جاری ہے مگر شعبہ فنون، میراث اور اسلام کے معاشی اور سیاسی نظام پر مزید کام ہونا ابھی باقی ہے جسے قلمی موادسے آگے طباعت کی ضرورت ہے تاکہ ان شعبوں کے باریک اور اہم نکات بھی عوام الناس کو ذہن نشین کرائے جا سکیں۔مجموعی طور پر مقالہ ھٰذا کے ذریعے جہاں دل خوش کن نتائج برآمد ہوتے ہیں وہاں بعض اہم اور ضروری سوالات بھی ابھرتے ہیں جن کی جانب اہل پنجاب کے باذوق اورمقتدر طبقہ کو توجہ کرنے کی خاص ضرورت ہے۔

"پنجاب میں علوم القرآن وتفسیر القرآن پر غیر مطبوعہ اردومواد کا تحقیقی وتجزیاتی مطالعہ" یہ ایک ایسا موضوع ہے جس کی اہمیت کئی اعتبار سے مسلمہ ہے۔اس اعتبار سے بھی کہ پنجاب کا خطہ دنیا میں اپنی تہذیب و تمدن اور جغرافیائی حدود کے حوالہ سے بہت اہم ہے۔دوسرا عرب تجار اور مجاہدین کے قافلے سندھ سے ہوتے ہوئے کام کا دائرہ پنجاب اور دہلی تک وسیع کیا۔بڑی بڑی علمی شخصیات اور مربی قسم کے لوگ پنجاب میں آکر آباد ہوئے۔پنجاب برصغیر کے وسطی علاقہ کی وجہ سے یہاں کے اہل علم کا رابطہ مقدس اسلامی مراکز کے ساتھ قائم ہو گیا۔چنانچہ صدیوں تک یہ خطہ علماء و فضلاء اور اہل اللہ کا مرکز بنا رہا۔علماء اور اہل اللہ کی کثرت اور ان کی دینی و مذہبی خدمات کی وجہ سے اس خطہ کے لوگوں کے مزاج میں محبت، نرمی، خیر خواہی، تکریم انسانیت اور مہمانوازی جیسی صفات رچ بس گئیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

علماء وفضلاء اور مشائخ کی کثرت کی وجہ سے پنجاب میں اسلامی علوم کی تدوین کا کام بڑے پیمانے پر ہوا ہو گا۔

چونکہ قرآنی علوم اسلام کی پہلی بنیاد ہے اس لیے علوم القرآن وتفسیر القرآن کے حوالہ سے پنجابی علماء نے یقینا کام کیا ہو گا۔اس لیے پنجاب کے علماء وفضلا اور محققین کے قرآنی علوم کی خدمات کی تاریخ مرتب کرنا وقت کی ایک اہم ضرورت ہے۔جدید ترقی یافتہ قوموں کے دیکھا دیکھی ہمارے ہاں بھی مادہ پرستانہ تہذیب کے اثرات بڑھتے جارہے ہیں۔جس کے نتیجہ میں مسلم معاشرہ سے بھلائی ، ایمان وایقان، قدسی صفات اور منزہ تہذیب مفقود ہوتی جا رہی ہے۔یہ حقیقت ہے کہ ہم اپنی نسل نو کو مادی تہذیب کے رحم وکرم پر چھوڑ کر انہیں حقیقی مسرت وشادمانی سے بہرہ ور نہیں کر سکتے۔اس کا حل صرف یہ نظر آتا ہے کہ ہمارے اسلاف نے اسلام کے بنیادی ماخذی کتب یعنی قرآن اور صاحبِ قرآن کے فرمان کو بنیاد بنا کر اپنی زندگیوں میں سیرت وکردار کی بلندی،عزیمت اور عفت و پاکیزگی کی جو فضا پیدا کی تھی،اس رنگ اور طرز حیات کو عام کرنے کی کوششوں کو مزید بڑھایا جانا ضروری ہے۔

اس سلسلہ میں پنجاب کے علماء، مفسرین اور محققین کی قرآنی خدمات ہمارے لیے مشعل راہ ثابت ہو سکتی ہیں اور نسل نو کو جدید اور نئے خطوط پر زندگی گزارنے کے لیے رہنما اصول میسر آ سکتے ہیں۔اپنے اسلاف اور بزرگان دین سے ہر شخص کا تعلق خاطر ضروری ہے جو ایک فطری بات ہے۔چنانچہ اسلاف کی علوم دینیہ کی خدمات اور ان کی فکر کا اثر ذہنوں اور دلوں کو اس حیثیت سے بھی متاثر کرتا ہے۔ان کاوشوں سے اگر علمائے پنجاب کی قرآنی خدمات کی تاریخ مرتب ہوجائے اور نسل نو کے لیے اپنے اسلاف کے حوالہ سے اسلامی نقطہ نگاہ کے فکری خطوط متعین ہو جائیں تو یہ بڑی خوش بختی اور سعادت دارین کی بات ہے۔اس مقصد کے حصول کے لیے پنجاب کے دور دراز علاقوں میں جہاں بھی معلوم ہوا کہ پرانے وقت کے علماء ومفسرین کے قلمی نسخے، حواشی،تراجم وغیرہ فلاں شخص کی لائبریری میں موجود ہیں تو وہاں پہنچنے کا قصد کیا۔اس طرح تقریبا تین سال تک پنجاب کے تمام اہم شہروں کے تفصیلی دورے کیے۔

ان تمام کتب خانوں اور افراد کی ذاتی اور نجی لائبریرں کے قلمی نسخوں، مخطوطات اور مقالات کو حاصل کر کے ان سے استفادہ کیا۔ان کے ضروری مقامات کے فوٹو لیے اور مختلف نسخوں کا تقابلی مطالعہ کیا۔اس سفر میں مجھے عربی اور فارسی قلمی نسخے،مخطوطات اور مقالات بھی سامنے آئے مگر یہ کام کافی طویل ہونے کی وجہ سے صرف اردو زبان کے غیر مطبوعہ مواد کو سامنے رکھا کیونکہ اگر دوسری زبانوں کے غیر مطبوعہ مواد کو بھی شامل تحقیق کیا جاتا تو اس کام کے مزید کئی برس درکار تھے اور مقالہ کی ضخامت بھی کئی جلدات میں ہوتی۔اس لیے آنے والے محققین پر فرض ہے کہ اس کام کو الگ الگ زبانوں ،زمانوں اور جغرافیاتی حدود کے حوالہ سے مزید کام کری، جو کچھ کام ہم نے اپنی پوری کوشش سے کیاہے اس میں مزید بہتری کی جوگنجائش نظر آتی ہے اس کام کو مزید آگے بڑھائیں۔ان شاء اللہ اس تحقیق سے ایک طرف تو علمی حلقوں کو پنجاب کے قرآن کریم کے حوالہ سے یکجا بہت سا قیمتی اور علمی سرمایہ و ورثہ حاصل ہوگا تو دوسری طرف اس مواد و تحقیق سے روحانی بالیدگی،دلی طمانیت ،قلبی سرور،لذت و حلاوت ایمان نصیب ہوگی۔اس مقالہ میں ہم نے علوم قرآنی کے غیر مطبوعہ اور نایاب قلمی نسخوں، مخطوطوں اور مقالہ جات کی تفصیلات کے ساتھ ہم نے ان کے فوٹو عکس بھی شامل کیے ہیں تاکہ قارئین اور مستفیدین کو اسلاف کی محنت اور علوم قرآنی سے لگاؤ،شغف، شیفتگی اور وارفتگی کا اندازہ ہوسکے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

سفارشات و تجاویز

اس تحقیقی مقالہ کے نتائج کو عملی جامہ پہنانے کے لیے چند سفارشات حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ پنجاب کے اکثر مقامات پر علوم القرآن وتفسیر القرآن پر اردو زبان کا وقیع ذخیرہ جو ہنوز طباعت سے محروم ہے اس میں بہت اعلیٰ اور معیاری قسم کے علوم پر مقالات و مخطوطات اور مسودات موجود ہیں اس لیے حکومتی سطح پر اس قیمتی علمی ورثہ کی طباعت اور نشرو اشاعت کا اہتمام ہونا چاہیے۔

۲۔ پنجاب کے مختلف اداروں میں اردو کے علاوہ عربی اور فارسی زبان میں کافی تعداد میں قرآنی علوم پر ذخیرہ موجود ہے لہٰذا اس مفید اور معیاری مواد کے مختلف زبانوں میں تراجم کروا کر عوام الناس کو زیادہ سے زیادہ استفادہ کے مواقع فراہم کیے جائیں۔

۳۔ قرآنی علوم ومعارف سے آگاہی اور اس کے مطالعہ سے ہی مسائل سے واقفیت حاصل ہوتی ہے اس لیے علماء و مفسرین سے گزارش ہے کہ علوم قرآن کی روشنی میں قرآن کی تعلیم و تدریس کا انفراد سے لے کر سماج کے تمام طبقات کے لیے خصوصی بندوبست کریں۔

۴۔ علوم قرآنی کے متعدد گوشوں پر تحقیق ضروری ہے کیونکہ متکلم کی مراد سیاق کلام سے ہی مترشح ہوتی ہے اس لیے علوم القرآن اور تفسیر القرآن کے اسرار ورموزسے مکمل آگاہی اور واقفیت ضروری ہے۔

۵۔ علوم قرآنی کے غیر مطبوعہ کام کو ضلع کی سطح پر محققین کے ذریعے جمع کیاجائے پھر اس جمع شدہ پونجی میں سے مفید اور میعاری کام کی چھانٹی کروا کرطباعت اور اشاعت کا بندو بست کیا جائے۔

۶۔ غیر مطبوعہ قرآنی علوم کو جمع کرنے کے بعد ان علوم کا تقابلی مطالعہ بھی ضروری ہے تاکہ مزید بہتری کی طرف بڑھنا ممکن ہو۔

مخطوطات کے لیے تجاویز

فروغ علم میں مخطوطات کا کردار بہت اہم ہے۔اس وقت ہمارے پاس موجود علمی ورثہ ابتدائی طورپر مخطوطات کی شکل میں محفوظ تھا جس کی بعد میں تسوید اور طباعت کے نتیجے میں مختلف علمی میدانوں میں نئے گوشوں اور نئی جہتوں سے کام ہوا۔ یہ ایک مسلسل عمل ہے۔دنیا کے مختلف علاقوں اور خطوں میں سرکاری اور غیر سرکاری سطح پرمخطوطات پر تحقیق و تسوید کا کام جاری ہے۔کئی ممالک میں مخطوطات کے ذریعے اپنے فکری ورثے کو محفوظ کیاگیاہے جیسے لبنان اور شام کے دروز قبائل نے ایسا کیا اسی طرح یہودی بحر مردار کے الواح کی تسوید و توضیح کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ذکری مذہب کے پیروکار جو بلوچستان کے علاقوں میں بکثرت موجود ہیں وہ بھی مخطوطات کے ذریعے اپنے عقائد کی حفاظت اور تبلیغ کر رہے ہیں۔مسلم دنیا میں اس حوالہ سے ماضی میں بڑا کام ہوا۔اس حقیقت کا اعتراف اپنے اور بیگانے سب کرتے ہیں۔یورپ میں چودھویں اور سولھویں صدیوں کے درمیان میں احیائے علوم کی تحریک کا مرکز و محور مسلمان ہی تھے۔لیکن موجودہ دور کی صورت حال زیادہ حو صلہ افزا نہیں۔مسلمان دوسرے علمی میدان میں دوسری اقوام سے بہت پیچھے ہیں۔پاکستان کی حالت بہت ہی مایوس کن ہے۔اس مملکت میں فروغ علم کا مقصد نہ تو سرکاری سطح پر ترجیحات میں شامل ہے اور نہ ہی عوامی سطح پر کوئی قابل اعتناء علمی تحریک ہے۔ہمارے ہاں علم، تعلیم و تعلم، تخلیقی ،

toobaa-elibrary.blogspot.com

تحقیق اور حقیقی درس و تدریس کا کلچر ابھی تشکیل کے ابتدائی مراحل سے بھی نہیں گزر پایا۔یہی وجہ ہے کہ یہاں پر تو عالمی سطح کے معیاری کتب خانوں کا کوئی وجود ہے اور نہ ہی ہمارے تعلمی ادارے صحیح معنوں میں علم و تحقیق کے مراکز قرار دیئے جا سکتے ہیں۔سنجیدہ تحقیقی علمی کاوشیں نہ ہونے کے برابر ہیں۔جو واجبی سی تحقیقی و علمی سرگرمیاں جاری ہیں ان کے معتد بہ حصے کا محرک علمی جستجو یا تحقیقی شغف سے زیادہ ڈاکٹریٹ کی بنیاد پر اضافی مشاہرہ اور اگلے گریڈ میں ترقی کا حصول ہے۔علم و تحقیق کے بارے میں قومی سطح پر لاپرواہی کے اس رویے کی وجہ سے نہ تو ہمارے ہاں مخطوطات کی قدر و قیمت کا کما حقہ ادراک ہے نہ تحفظ ،تسوید و تحقیق و طباعت کا کوئی اطمینان بخش انتظام۔

امید ہے ان سفارشات پر عمل مثبت نتائج کا حامل ہوگا اور قرآنی علوم ومعارف کے اظہار و تبلیغ کا ذریعہ بنے گا(ان شاء اللہ العزیز)۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

مصادر و مراجع

☆۔ القرآن الکریم

☆۔ بائیبل

☆۔ آلوسی، سید محمود، ابوالفضل، علامہ،روح المعانی، داراحیاء التراث العربی، بیروت، س ن

☆۔ الجصاص، ابو بکر، علامہ،احکام القرآن، سہیل اکیڈمی، لاھور، ۱۴۰۰ھ

☆۔ احمد رضا خان، مولانا ،کنز الایمان، تاج کمپنی لمیٹڈ، لاھور، س ن

☆۔ ابن کثیر، اسماعیل بن عمر، امام،حافظ، الدمشقی،تفسیر القرآن العظیم، دارالحدیث، القاھرہ، ۱۹۸۸ء

☆۔ ابن کثیر، اسماعیل بن عمر، امام، حافظ،الدمشقی، البدایۃوالنھایۃ، المکتبۃ القدوسیۃ ، لاھور،الطبعۃ الأولیٰ، ۱۹۸۴ء

☆۔ انبیٹھوی، ملا احمد جیون،التفسیرات الاحمدیۃ، مکتبۃالحرم، اردو بازار، لاھور،س ن

☆۔ الباقلانی، ابو بکر، علامہ،اعجاز القرآن، دارالکتاب العربی، (س ن)

☆۔ بخاری، محمد بن اسماعیل ، ابو عبداللہ، امام، صحیح بخاری، دارابن کثیر، یمامہ، بیروت، ۱۴۰۷ھ /۱۹۸۷ء

☆۔ البغوی، حسین بن ابی مسعودی، علامہ،معالم التنزیل، دارطیبہ للنشروالتوازیع،۱۴۱۷ھ /۱۹۹۷ء

☆۔ البقاعی، ابراھیم بن عمر، امام،نظم الدرر فی تناسب الآیات والسور،دالکتب العلمیۃ، بیروت،۱۴۱۵ھ /۱۹۹۵ء

☆۔ البیضاوی، عبداللہ بن عمر، امام ،التفسیر البیضاوی، انوار التنزیل واسرار التاویل،دارالفکر، بیروت،۱۴۰۶ھ

☆۔ تھانوی، اشرف علی، مولانا،بیان القرآن، تاج کمپنی، لاھور س ن

☆۔ خطابی،احمد بن محمد،البیان فی اعجاز القرآن ، مسلم یونیورسٹی ، علیگڑھ،۱۹۵۳ء

☆۔ تاج العروس، سید مرتضیٰ الزبیدی، دارالفکر للطباعۃ والنشر،س ن

☆۔ تاریخ بغداد، حافظ ابو بکر بن احمد البغدادی، دارالکتاب العربی، بیروت، س ن

☆۔ تاریخ پنجاب، غلام محی الدین قادری المعروف بوٹے شاہ، مخزونہ پنجاب پبلک لائبریری، لاھور

☆۔ تاریخ مخزن پنجاب، مفتی غلام سرور لاھوری، نولکشور، لکھنؤ،۱۸۷۷ء

☆۔ الترمذی، محمد بن عیسیٰ ، ابو عیسیٰ، امام، جامع الترمذی، سعید کمپنی، کراچی، س ن

☆۔ ابن تیمیہ،احمد بن عبدالحلیم، تقی الدین،امام،مقاصد فی اصول التفسیر، دارا بن حزم، بیروت، س ن

☆۔ الجرجانی، عبدالقاھر، دلائل الاعجاز،دارالکتب العلمیۃ، بیروت ، س ن

☆۔ حاجی خلیفہ،کشف الظنون، دارالفکر، بیروت، لبنان، ۱۴۱۰ھ /۱۹۹۰ء

☆۔ الخازن ،علی بن محمد، ابو الحسن، علامہ،لباب التاویل فی معانی التنزیل، دارالکتب العلمیۃ، پشاور، س ن

☆۔ ابن خلکان،وفیات الاعیان، منشورات رضی، قم، ایران، الطبعۃ الثانیۃ۱۳۴۳ھ۔

☆۔ داوٗدی، شمس الدین، طبقات المفسرین ، دارالکتب العلمیۃ، بیروت، ۱۴۰۳ھ /۱۹۸۳ء

☆۔ دھلوی، شاہ ولی اللہ،الفوزالکبیر، سعید کمپنی، ادب منزل، کراچی ،س ن

☆۔ الرازی، امام،التفسیر الکبیر (مفاتیح الغیب)۔۔۔۔۔ مکتبۃ الاعلام الاسلامیۃ، ۱۴۱۱ھ

☆۔ رحمانی ،عبدالصمد،مولانا، قرآن محکم، مجلس معارف القرآن، دیو بند، س ن

☆۔ الزرکشی، محمد بن عبداللہ، امام،البرھان فی علوم القرآن، المکتبۃ العصریۃ، بیروت،س ن

☆۔ الازھری، محمد کرم شاہ، پیر،ضیاء القرآن، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، گنج بخش روڈ، لاھور،۱۴۱۸ھ

☆۔ السجستانی، ابو داوٗد، سلیمان بن اشعث ، امام،سنن ابی داوٗد،دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۱۴ھ

toobaa-elibrary.blogspot.com

☆۔ سید قاسم محمود،انسائیکلو پیڈیا پاکستانیکا، الفیصل ناشران کتب، لاہور،۲۰۰۰ء
☆۔ سیوطی، جلال الدین ،امام،لباب النقول فی اسباب النزول،و زارۃ اوقاف والدوؤن الاسلامیۃ،قطر، 1995 ء
☆۔ سیوطی، جلال الدین، امام،الاتقان فی علوم القرآن، دارالفجر، للتراث، القاھرہ، ۲۰۰۶ء
☆۔ الشوکانی، محمد علی،علامہ،فتح القدیر، مصطفی البابی الجلی واولاد بعصر، ۱۴۱۸ھ
☆۔ طبری، محمد بن جریر، امام،جامع البیان ،دارالفکر، بیروت ،۱۴۱۵ھ
☆۔ ابو الفلاح عبدالحی الحنبلی،شذرات الذھب،دارالسیرۃ، بیروت، ۱۳۹۹ھ
☆۔ فرید کوٹی، عین الحق،پنجاب کی ابتداء ونشوونما، تاریخ ادبیات مسلمانان پاکستاان وہند، ج۱۳،لاہور، ۱۹۷۱ء
☆۔ القرطبی،ابوعبداللہ، امام ،الجامع لأحکام القرآن، مکتبۃ الغزالی، دمشق، س ن
☆۔ کریم الدین، جغرافیہ پنجاب، مطبع سرکاری، لاہور۔۱۸۶۸ء
☆۔ المھائمی، علی بن احمد بن ابراھیم، علامہ ،تبصیرالرحمن وتیسیر المنان ،مکتبہ فاروقیہ، پشاور، س ن
☆۔ مودودی، ابوالاعلیٰ، تفھیم القرآن، مکتبہ تعمیر انسانیت، موچی دروازہ،لاہور،۱۹۸۰ء
☆۔ نسفی،احمد بن نسفی، ابوالبرکات ، تفسیر مدارک التنزیل،دارالکتب العربیۃ پشاور، س ن
☆۔ النسائی، احمدبن شعیب ، ابو عبدالرحمن، امام،سنن النسائی،دارالکتب العلمیۃ، بیروت، ۱۴۱۱ھ
☆۔ نیشاپوری، مسلم بن حجاج، امام، صحیح مسلم، داراحیاء التراث العربی، س ن
☆۔ العسقلانی، ابن حجر،علامہ، لسان المیزان، مؤسسۃ الاعلمی للمطبوعات، بیروت، ۱۳۹۱ھ /۱۹۷۱ء
☆۔ ابن عطیہ،المحررالوجیز، مؤسسۃ دارالعلوم، الطبعۃالاولیٰ، ۱۴۰۷ھ
☆۔ علامہ علی المتقی بن حسام الدین الھندی،کنزالعمال، موسسۃ الرسالۃ، س ن
☆۔ غازی، محمود احمد، ڈاکٹر،محاضرات قرآنی، الفیصل ناشران وتاجران کتب، لاہور،۲۰۰۴ء
☆۔ غلام غوث (غلامی)، مختصر جغرافیہ پنجاب،لاہور، مطبع گنیش پرکاش،۱۸۸۴ء
☆۔ فراھی، حمیدالدین، امام، مجموعہ، تفاسیر فراھی، فاران فاؤنڈیشن، لاہور، ۱۴۱۹ھ /۱۹۹۸ء
☆۔ الفرھاری، محمد بن عبدالعزیز، علامہ،النبراس، مکتبہ حقانیہ، ملتان، س ن
☆۔ قدوائی، سالم ،ڈاکٹر،ھندوستانی مفسرین اور ان کی عربی تفسیریں، ادارہ معارف اسلامی، لاھور،۱۳۹۱ھ
☆۔ کاندھلوی، مالک،مولانا ،منازل العرفان فی علوم القرآن، ناشران قرآن مجید لمیٹڈ، اردو بازار لاھور، س ن
☆۔ کحالہ، عمر رضا ، معجم المؤلفین، داراحیاء التراث العربی، بیروت، س ن
☆۔ مصطفی مسلم ، مباحث فی اعجاز القرآن،دارلقلم، دمشق،۱۴۰۴ھ /۲۰۰۳ء
☆۔ مناع القطان،مباحث فی علوم القرآن ، مکتبۃ المعارف للنشر والتوازیع، ریاض،۱۴۱۷ھ /۱۹۹۶ء
☆۔ الموصلی، احمد بن ابو یعلی،مسند ابی یعلی، دارالمامون، للتراث، دمشق، ۱۴۰۴ھ /۱۹۸۴ء
☆۔ المغنی فی ابواب التوحید والعدل، قاضی عبدالجبار اسد آبادی، وزارہ الثقافۃ والارشاد القومی، ایران، س ن
☆۔ ملا علی قاری،الموضوعات الکبیر، نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ، کراچی، س ن
☆۔ نیشاپوری، محمد بن عبداللہ، ابو عبداللہ،امام،المستدرک علی الصحیحین،دارالمعرفۃ، بیروت، ۱۴۱۸ھ
☆۔ الواحدی، علی بن احمد، أسباب النزول، مؤسسۃ الجیلی، شارع الجواد الحسنی، قاھرہ، ۱۹۶۸ء
☆۔ الھیثمی، علی بن ابی بکر،، امام،مجمع الزوائد، دارالکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان،۱۹۸۸ء

مقالات

toobaa-elibrary.blogspot.com

☆ آمنہ سلیم، ذاتی صلاحیت کا استعمال قرآنی ونبوی حکمت، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ جامعہ پنجاب ۲۰۱۰ء، زیر نگرانی ڈاکٹرغلام علی خان

☆ اجمل، محمد ، حافظ ،قرآن کریم کانظام نقط و اعجام اور اس سے متعلقہ شبہات کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ، تحقیقی مقالہ برائے پی ایچ ڈی جامعہ پنجاب ۲۰۰۸ء، زیرنگرانی پروفیسرڈاکٹرحافظ محمود اختر

☆ اختر حسین،مباحثِ سیرت۔۔تبیان القرآن کی روشنی میں، مقالہ ایم فل علوم اسلامیہ، جی سی یونیورسٹی، فیصل آباد ،۱۴۔۲۰۱۲ء

☆ اختر(ضیاء)، محمد ،قرآنی دعوت تفکر وتدبر(فی ظلال القرآن اور تبیان القرآن کی روشنی میں تقابلی وتحقیقی مطالعہ) تحقیقی مقالہ برائے ایم فل ، دی یونیورسٹی آف فیصل آباد ۲۰۱۰ء، زیر نگرانی ڈاکٹر ظہور احمد اظہر

☆ ارشد،محمد،رانا ، پاکستان میں اردو زبان میں علوم القرآن پر کیے گئے کام کا تحقیقی جائزہ ، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ،دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاول پور۱۵۔۲۰۱۳ء، زیر نگرانی ڈاکٹر حافظ محمد نصراللہ خان

☆ ارشد علی، دلائل ختم نبوت۔۔۔اردو تفسیری ادب کا تحقیقی جائزہ، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ، سیشن((ii۲۰۰۴ء، زیر نگرانی ڈاکٹر محمد سعد صدیقی

☆ ارشاد اختر، الجامع لاحکام القرآن (تفسیرقرطبی)سے سورۃ اٰل عمران آیت نمبر۱۰۴تا۱۵۵کاترجمہ ،تخریج اورتنقیدی حواشی، مقالہ برائے ایم فل ، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد ۱۹۹۸ء، زیر نگرانی ڈاکٹر محمد طفیل ہاشمی

☆ ازکیا ہاشمی، سید ،امام بغویؒ کی خدمات تفسیر وحدیث تحقیقی جائزہ، تحقیقی مقالہ برائے پی ایچ ڈی جامعہ پنجاب ۱۹۹۱ء، زیرِ نگرانی پروفیسر ڈاکٹر جمیلہ شوکت

☆ اسامہ،محمد ،مولانا حسین علی الوانیؒ اور علوم قرآنیہ، شعبہ علوم اسلامیہ جامعہ سرگودھا، سیشن ۱۴۔۲۰۱۲ء، زیر نگرانی ڈاکٹر محمد شہباز منج

☆ اسرائیل فاروقی، محمد، حافظ ،مذاہب باطلہ کے رد میں مؤلفین تفسیر ثنائی و حقانی کی کاوشیں، تحقیقی مقالہ برائے پی ایچ ڈی جامعہ پنجاب ،لاہور ۲۰۰۳ء، زیرِ نگرانی پروفیسر ڈاکٹر جمیلہ شوکت

☆ اسلم، محمد، حافظ،تفسیر المنار کی روشنی میں اسلامی عمرانیات کا تاریخی وتحقیقی جائزہ ، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاول پور پاکستان۱۳۔۲۰۱۱ء، زیرنگرانی ڈاکٹر ضیاء الرحمن

☆ اصغر،محمد،تفسیر ضیاء القرآن کے منہج کا مطالعہ ،تحقیقی مقالہ برائے ایم فل ، دی یونیورسٹی آف فیصل آباد س ن،زیرنگرانی ن د

☆ اکرم، محمد ، تفسیر انوار البیان کا منہج واسلوب،ایک تحقیقی جائزہ، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ ، شیخ زاید اسلامک سنٹرپنجاب یونیورسٹی ، لاہور سیشن ۰۸۔۲۰۰۶ء، زیر نگرانی ڈاکٹر حافظ محمد عبداللہ

☆ امتیاز حسین، محمد، سورۃالبقرۃ، تفسیرابن کثیر، تفسیرالدرالمنثورالسیوطی(تقابلی مطالعہ)،تحقیقی مقالہ برائے ایم فل ، دی یونیورسٹی آف فیصل آباد س ن،زیر نگرانی پروفیسر ڈاکٹر محفوظ احمد

☆ امجدکاشمیری، محمد، الجامع لاحکام القرآن(تفسیر قرطبی)سے سورۃ اٰل عمران آیت نمبر۴۳تا۱۰۳کاترجمہ ،تخریج اورتنقیدی حواشی، مقالہ برائے ایم فل ، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد ۱۹۹۸ء، زیر نگرانی ڈاکٹر محمد طفیل ہاشمی

☆ امین اللہ قاضی، تفسیر ماجدی اور تفسیر ثنائی کی روشنی میں مخاصمہ مع النصاریٰ کاتقابلی جائزہ، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور۱۵۔۲۰۱۳ء، زیرنگرانی ڈاکٹرضیاء الرحمن

☆ انعام الحق ، حکمائے مغرب کے نظریہ خیر و شر کا مطالعہ قرآن کی روشنی میں، مقالہ برائے پی ایچ ڈی ، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد ۲۰۰۰ء، زیر نگرانی پروفیسر ڈاکٹر محمد باقر خان خاکوانی

☆ امیر عمر، (مولانا)احمد حسن دہلوی کے تفسیری نظریات کا تقابلی جائزہ، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ ،بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان۔۰۸۔۲۰۰۶ء، زیر نگرانی ڈاکٹرعبدالقدوس صہیب

toobaa-elibrary.blogspot.com

☆ ایاز خان، محمد، اناجیل اربعہ کے اہم مضامین کا تحقیقی جائزہ قرآنِ حکیم کی روشنی میں ، تحقیقی مقالہ برائے پی ایچ ڈی ،بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان ۲۰۰۰ء، زیر نگرانی ڈاکٹر محمد اکرم رانا

☆ تاج محمد،حافظ، قرآنِ حکیم کی وجوہ قرأت (رسم عثمانی ا
ن کی رعایت اور استنباط احکام پر ان کے اثرات)، تحقیقی مقالہ برائے پی ایچ ڈی ،بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان ۲۰۰۹ء، زیر نگرانی پروفیسر ڈاکٹر سعیدالرحمن

☆ تحسین مسعود الحسن، مفتی،احکام القرآن للجصاص و احکام القرآن لابن العربی کا تقابلی مطالعہ (سورۃ البقرۃ آیۃ ۲۱۹۔۲۸۰)، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ ،بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان۲۰۰۱۔۱۹۹۹ء، زیر نگرانی ڈاکٹرمفتی سعیدالرحمن اعوان

☆ تہمینہ فاضل، قرآن اور تورات کے قصص النبیین کاتقابلی جائزہ، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپورپاکستان۲۰۱۵۔۲۰۱۳ء، زیرنگرانی ڈاکٹرضیاء الرحمن

☆ ثناء ارشد مغل، اسلوب قرآن۔۔۔مستشرقین کا نقطہ ء نگاہ، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ جامعہ پنجاب۲۰۰۶ء، زیر نگرانی ڈاکٹرحافظ محمود اختر

☆ جان، غلام ، الجامع لاحکام القرآن للقرطبی سورۃ البقرہ آیات۲۲۲۔۲۳۰ترجمہ ،تخریج وتنقیدی حوالہ، مقالہ برائے ایم فل ، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد۲۰۰۳ء، زیر نگرانی ڈاکٹرمعراج الاسلام ضیاء

☆ حامد محمود راجہ، تفسیر ی ادب پر استعماری تسلط کے اثرات، مقالہ برائے ایم فل لیڈنگ ٹو پی ایچ ڈی، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد۲۰۱۲ء، زیر نگرانی ڈاکٹر ثناء اللہ حسین

☆ حبیب اللہ، مناسبات قرآنِ حکیم اور تفسیر" نظم الدرر فی تناسُب الآیات والسور" (تحقیقی و تنقیدی مطالعہ)، تحقیقی مقالہ برائے پی ایچ ڈی ، دی یونیورسٹی آف فیصل آباد۲۰۱۱ء، زیرنگرانیپروفیسر ڈاکٹرظہور احمد اظہر

☆ حبیب الرحمن، الجامع لاحکام القرآن [قرطبی]سے سورۃ المائدہ (آیت۴۲۔۸۱)کاترجمہ ،تخریج ،تحقیقی جائزہ، مقالہ برائے ایم فل ، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد، زیر نگرانی ڈاکٹر محمد طفیل ہاشمی

☆ حمود لکھوی، محمد، حافظ محمد بن بارک اللہؒ کا تفسیر ی منہج، تحقیقی مقالہ برائے پی ایچ ڈی جامعہ پنجاب ،لاہور ۲۰۰۴ء،زیرنگرانی ڈاکٹرحمیداللہ عبدالقادر

☆ خالد حمید، الجامع لاحکام القرآن [المعروف بتفسیر القرطبی] سورۃ المائدہ آیت۸۴۔۱۰۸ کا ترجمہ ،تخریج، تعلیقات، مقالہ برائے ایم فل، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد ۲۰۰۰ء، زیر نگرانی ڈاکٹر محمد طفیل ہاشمی

☆ خدیجہ بی بی، پیغمبروں کی مشترک اخلاقی تعلیمات قرآن اور دیگر الہامی کتب کی روشنی میں، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل(علوم اسلامیہ) دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور۲۰۱۳۔۲۰۱۱ء، زیرِ نگرانی سجیلہ کوثر صاحبہ (اسسٹنٹ پروفیسر)

☆ خلیل احمد، علم البشریات کی بنیادیں قرآن کریم میں(ایک مختصر تعارف)، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ ، دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور۲۰۱۰۔۲۰۰۸ء، زیرِ نگرانی پروفیسر ڈاکٹر شمس البصر

☆ ذاکرہ پروین،مضامین سورۃالنساء، تفسیر ضیاء القرآن اورتبیان القرآن کی روشنی میں تقابلی و تجزیاتی مطالعہ ، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل ، دی یونیورسٹی آف فیصل آباد س ن، زیرنگرانی ن د

☆ راحیلہ بٹ، معاندینِ اسلام کا مطالعہء قرآن اور اس کے اثرات، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ جامعہ پنجاب۲۰۰۹ء، زیر نگرانی ڈاکٹرغلام علی خان

☆ رشید احمد تھانوی، حافظ ،تفسیر قرآن حکیم پر اختلاف قرأت کے اثرات کا ایک جائزہ، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل ، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد۲۰۰۴ء، زیر نگرانی ڈاکٹرحمیداللہ عبدالقادر

☆ رضوانہ شفیق، تفسیرصدیقی کا تحقیقی وتجزیاتی مطالعہ، مقالہ ایم فل علوم اسلامیہ، جی سی یونیورسٹی ، فیصل آباد ،۲۰۱۱۔۱۳ء

toobaa-elibrary.blogspot.com

☆ رمضان، محمد، آیات الاحکام میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے اقوال اور فقہ حنفی، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ منہاج یونیورسٹی لاہور۰۹۔۲۰۰۷ء، زیر نگرانی ڈاکٹر ظہور اللہ الازہری

☆ روبینہ شاہین، فہم قرآن میں سائنسی شواہد سے استدلال کا تجزیاتی مطالعہ، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل اسلامیات،جی سی یونیورسٹی ، فیصل آباد ۰۹۔۲۰۰۷ء

☆ ریاض،محمد ، قادیانیت میں فہم قرآن کی روایت،"بیان القرآن از محمد علی لاہوری "کا ناقدانہ مطالعہ ، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ ،یونیورسٹی آف سرگودھا سیشن۱۳۔۲۰۱۱ء، زیر نگرانی ڈاکٹر فرحت نسیم علوی

☆ زاہد ارشد،مضامین سورۃ آل عمران (تفسیر تبیان القرآن و تفسیر ثنائی کی روشنی میں تقابلی وتجزیاتی مطالعہ)، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل ، دی یونیورسٹی آف فیصل آباد ۲۰۱۰ء، زیر نگرانی ڈاکٹر ممتازاحمدسدیدی

☆ زاہد سلیم،محمد، حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے تفسیری اقوال الدرالمنثور نصف الآخر کی روشنی میں تخریج وتعلیق، مقالہ ایم فل علوم اسلامیہ، جی سی یونیورسٹی ، فیصل آباد ۱۲۔۲۰۱۰ء

☆ زاہد محمود، تفسیر"درس قرآن "(حافظ محمد احمدؒ) کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ، دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاول پور۰۹۔۲۰۰۷ء، زیر نگرانی ڈاکٹر حافظ افتخار احمد

☆ زاہد محمود، رانا ، سیرت النبی ﷺ اور برصغیر کا تفسیری ادب۔۔۔تحقیقی وتقابلی مطالعہ، تحقیقی مقالہ برائے پی ایچ ڈی جامعہ پنجاب ۲۰۱۱ء، زیر نگرانی پروفیسرڈاکٹرحافظ محمود اختر

☆ زرینہ افسر،تفسیر ضیاء القرآن کی روشنی میں عقیدۂ نبوت ورسالت اور رسالت محمدی ﷺ کے مباحث کا تحقیقی جائزہ، مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ جامعہ غوثیہ بھیرہ ضلع سرگودھا۱۲۔۲۰۱۰ء،زیر نگرانی ن د

☆ سدرہ خادم، حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے تفسیری اقوال الدرالمنثور نصف الاول کی روشنی میں تخریج وتعلیق، مقالہ ایم فل علوم اسلامیہ، جی سی یونیورسٹی ، فیصل آباد ۱۲۔۲۰۱۰ء

☆ سجاد حسین ، علوم القرآن از مفتی تقی عثمانی اور علوم القرآن از مولانا گوہر الرحمن کا تقابلی جائزہ، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ،دی اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور۱۵۔۲۰۱۳ء، زیر نگرانی ڈاکٹر عبدالغفار

☆ سجاد خان،محمد، پاکستان کے دینی و علمی مجلات اور علوم القرآن مقالات: تلخیص اور اشاریہ ، پراجیکٹ برائے ایم فل لیڈنگ ٹو پی ایچ ڈی، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد۲۰۱۰ء، زیر نگرانی ڈاکٹرعبدالحمیدخان عباسی

☆ سجاد حیدر حیدری، حافظ ، اردو تفسیری ادب میں جدید فقہی مسائل کے استنباط کے مناہج(معارف القرآن،تدبر القرآن اورتبیان القرآن کے تناظر میں)،مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ یونیورسٹی آف سرگودھا، سیشن۱۴۔۲۰۱۲ء، زیر نگرانی ڈاکٹر محمد شہباز منج

☆ سعد صدیقی، محمد،علم تفسیر میں مولانا محمد ادریس کاندھلوی کی خدمات (تنقیدی و تقابلی جائزہ)، تحقیقی مقالہ برائے پی ایچ ڈی جامعہ پنجاب۱۹۹۳ء، زیر نگرانی ڈاکٹر ثمر فاطمہ مسعود

☆ سعدیہ رفیق،مضامین سورۃ توبہ کا تفسیر ضیاء القرآن اور تفسیر تفہیم القرآن کی روشنی میں تجزیاتی وتقابلی مطالعہ ، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل دی یونیورسٹی آف فیصل آباد زیر نگرانی ڈاکٹر ظہور احمد اظہر

☆ سعید مجتبیٰ سعیدی ، احکام القرآن لابن العربی(سورۃ فاتحہ وبقرہ، ترجمہ ، تخریج اورتنقیدی حواشی)، مقالہ برائے ایم فل ، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد۲۰۰۳ء، زیر نگرانی ڈاکٹر محمد اکرم رانا

☆ سمیع اللہ، محمد ، حافظ ،رسم عثمانی اور اس کی شرعی حیثیت، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ شیخ زاید اسلامک سنٹرپنجاب یونیورسٹی لاہور۰۴۔۲۰۰۲ء، زیر نگرانی پروفیسر ڈاکٹرحافظ محمد عبداللہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

☆ سمیرا عارف، دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری میں قرآن، تفسیر و تراجم کے مخطوطات کا جائزہ، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل ، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد ۲۰۰۷ء، زیر نگرانی حافظ محمد سعداللہ

☆ سنیعہ اختر، تصریف آیات کے مقاصدِ حکم، مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان ۱۳-۲۰۱۱ء، زیر نگرانی پروفیسر ڈاکٹر اکرم رانا

☆ شازیہ عبدالقادر، انسان سے ِ قرآنی استفسارات۔استنباط واستدلال، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ جامعہ پنجاب ۲۰۰۹ء، زیر نگرانی ڈاکٹر محمد سعد صدیقی

☆ شازیہ فخر بلوچ، تفسیر معالم العرفان فی دروس القرآن کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ ،بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان۔۰۵-۲۰۰۳ء، زیر نگرانی ڈاکٹر محمد اکرم رانا

☆ شاہد،محمد ، احکام القرآن للجصاص و احکام القرآن لابن العربی کا تقابلی مطالعہ (سورۃ المائدہ آیت ۱-۳۷)، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ ،بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان ۰۷-۲۰۰۵ء، زیر نگرانی پروفیسر ڈاکٹر نورالدین جامی

☆ شاہد،محمد ، قصہ غرانیق ،تفسیری روایات کا تنقیدی جائزہ، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل (علوم اسلامیہ)بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان ۱۲-۲۰۱۰ء، زیر نگرانی ڈاکٹر غلام شمس الرحمن

☆ شاہد نسیم، قرآن اور امن عالم کا قیام، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ جامعہ پنجاب سیشن ۰۴-۲۰۰۲ء، زیر نگرانی ڈاکٹر محمد سرور

☆ شریف،محمد، سرسید کے آراء وافکار کا مولانا عبدالحق کی تفسیر کی روشنی میں تنقیدی و تحقیقی جائزہ ، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل ، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد ۲۰۰۰ء، زیر نگرانی پروفیسر ڈاکٹر محمد اکرم رانا

☆ شکیلہ شہزادی،آداب نبوی ﷺ اور آداب معاشرت سورۃ الحجرات کی روشنی میں،تحقیقی مقالہ برائے ایم فل ، دی یونیورسٹی آف فیصل آباد ۲۰۱۰ء،زیر نگرانی ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی

☆ شگفتہ نسرین،قصص القرآن و ضیاء القرآن ،مقالہ برائے ایم فل سیرت اسٹڈیز ، دی یونیورسٹی آف فیصل آباد ۲۰۰۷ء، زیر نگرانی ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی

☆ شائلہ صدف،مضا مین سورت الاعراف کاتفسیر ضیاء القرآن اور تفہیم القرآن کی روشنی میں تجزیاتی وتقابلی مطالعہ ، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل ، دی یونیورسٹی آف فیصل آباد س ن،زیر نگرانی ن د

☆ شمیم اختر، تفسیرمعالم التنزیل کا ترجمہ وتخریج(سورۂ کہف وسورۂ مریم)، مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ، جی سی یونیورسٹی ، فیصل آباد ۱۴-۲۰۱۲ء

☆ شہباز، محمد،برصغیر کی اہم کلامی تفاسیراور تحریک استشراق ،ایک علمی و تحقیقی جائزہ، تحقیقی مقالہ برائے پی ایچ ڈی جامعہ پنجاب،لاہور۲۰۰۸ء، زیر نگرانی پروفیسر ڈاکٹر حافظ محموداختر

☆ شہباز،محمد، حافظ ، عربی لغت سے استدلال، اردو تفسیری ادب کے رجحانات تقابلی و تجزیاتی مطالعہ، تحقیقی مقالہ برائے پی ایچ ڈی، علوم اسلامیہ ، شعبۂ علومِ اسلامیہ ،جامعہ پنجاب ، لاہور سیشن ۲۰۰۸ء ، زیر نگرانی ڈاکٹر شبیر احمد منصوری

☆ شہزاد احمد، قرآن مجید میں مجاز کا استعمال (عبادات)، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ جامعہ پنجاب سیشن ۱۳-۲۰۱۱ء، زیر نگرانی ڈاکٹرحافظہ شاہدہ پروین

☆ شیر، محمد ، تلاوت قرآن کریم میں لحن و موسیقی کے استعمال کی شرعی حیثیت ، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ، یونیورسٹی آف سرگودھا سیشن ۱۲-۲۰۱۰ء، زیر نگرانی ڈاکٹر محمد فیروز الدین شاہ کھگہ

☆ صائمہ اشرف، حروف مقطعات۔۔۔تفسیری ادب میں برصغیر کا کردار(ایک تحقیقی وتنقیدی جائزہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

☆ صباحت جاوید،عائلی اخلاقیات،(سورۃ نساء اور سورۃ نور کے تناظر میں مطالعہ)،شعبہ علوم اسلامیہ، یونیورسٹی آف سرگودھا سیشن۱۳۔۲۰۱۱ء، زیر نگرانی ڈاکٹر فرحت نسیم علوی

☆ صدیق الحسن، محمد، تفسیر جلالین میں اسرائیلیات کا تحقیقی و تنقیدی مطالعہ ، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل ، دی یونیورسٹی آف فیصل آباد س ن،زیر نگرانی ن د

☆ صدیقہ خانم، تفسیر نبوی (منظوم) منہج واسلوب کا تحقیقی جائزہ ، مقالہ ایم فل علوم اسلامیہ جی سی یونیورسٹی ، فیصل آباد ،۱۴۔۲۰۱۲ء

☆ صمد بتول، تفسیر امدادالکرم کا منہج واسلوب، مقالہ ایم فل علوم اسلامیہ، جی سی یونیورسٹی ، فیصل آباد ،۱۴۔۲۰۱۲ء

☆ ضیاء الاسلام مشوانی ، الجامع لاحکام القرآن (تفسیر قرطبی) سورۃ ا ل عمران (آیت: ۱۵۶۔۲۰۰)کاترجمہ ،تخریج اورتنقیدی حواشی، مقالہ برائے ایم فل ، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد ۱۹۹۸ء، زیر نگرانی ڈاکٹر محمد طفیل ہاشمی

☆ ضیاء الرحمن، محمد، تفہیم القرآن (مولانا مودودیؒ)اور تدبر قرآن (مولانا اصلاحیؒ)کا تقابلی جائزہ(بحوالہ تذکیر بایام اللہ) سورت اعراف، سورہ ھود اور سورہ الشعراء کی روشنی میں، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ ،بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان۰۸۔۲۰۰۶ء، زیر نگرانی ڈاکٹر محمد ادریس لودھی

☆ ضیاء الرحمن،حافظ، تفسیر الکاشف۔ منہج وتفردات، تحقیقی مقالہ برائے پی ایچ ڈی جامعہ پنجاب ۲۰۱۱ء، زیر نگرانی، پروفیسر ڈاکٹر حمید اللہ عبدالقادر

☆ ضیاء الرحمن، تفسیر قرآن میں علم الوجوہ والنظائر کی ضرورت واہمیت، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ شیخ زاید اسلامک سنٹر پنجاب یونیورسٹی، زیر نگرانی پروفیسر ڈاکٹرخورشید الحسن رضوی

☆ ضیغم عباس، تفسیر ضیاء القرآن کے فقہی مباحث،مقالہ ایم فل علوم اسلامیہ جی سی یونیورسٹی، لاہور سیشن ۰۹۔۲۰۰۵ء،زیر نگرانی ڈاکٹر ہمایوں عباس

☆ طارق غوری، محمد، Flt/Lt ، برصغیر میں اہل قرآن کے مطالعہ قرآن کے اسلوب کاتحقیقی اورتنقیدی جائزہ،مقالہ برائے ایم فل ، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد۲۰۰۲ء،۱۴۲۳ھ، زیر نگرانی ڈاکٹرصاحب اسلام

☆ طارق محمود ، پاکستانی معاشرہ کی اخلاقی صورتحال کا تجزیہ سورۃ المائدۃ کی روشنی میں، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ جامعہ پنجاب۱۳۔۲۰۱۱ء، زیر نگرانی پروفیسرڈاکٹرطاہرہ بشارت

☆ طاہر شاہ، محمد، سید، صحابہ کرامؓ کے تفسیری استفسارات اور نبی اکرم ﷺ کے جوابات ، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل ، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد۲۰۰۹ء، زیر نگرانی ڈاکٹر محمد سلیم شاہ

☆ طاہر، محمد، قاری، پروفیسر، ، پاکستان میں علم تجوید و قرأت(ماضی حال اور مستقبل)، تحقیقی مقالہ برائے پی ایچ ڈی جامعہ پنجاب(جلد اول)۱۹۹۷ء، زیر نگرانی پروفیسر ڈاکٹر جمیلہ شوکت

☆ طاہر محمود بخاری،سید،احکام القرآن للجصاص و احکام القرآن لابن العربی کا تقابلی جائزہ(سورۃ التوبہ کا خصوصی مطالعہ)، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ ،بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان۰۸۔۲۰۰۶ء، زیر ، نگرانی ڈاکٹرسعیدالرحمن

☆ طاہرہ کوثر، آیات مخاصمہ، تفسیر حقانی اور معارف القرآن (مولانا کاندھلویؒ)کا تقابلی جائزہ، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل(علوم اسلامیہ)جامعہ پنجاب ،سیشن۱۹۹۹ء۔۲۰۰۱ء، زیر نگرانی ڈاکٹر محمد سعد صدیقی

☆ طیب سعید، محمد ، احکام القرآن للجصاص والجامع لاحکام القرآن للقرطبی کے مضامین کا تقابلی مطالعہ اورعصری تناظر میں جائزہ (سورۃ النساء ا۔۱۱۵)، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان۰۶۔۲۰۰۴ء، زیر نگرانی پروفیسر ڈاکٹرنورالدین جامی

toobaa-elibrary.blogspot.com

☆ ظفر اقبال، محمد، تفسیر احکام القرآن للجصاص سورۃالمائدہ باب الاذان تا آخر سورت ترجمہ، تخریج اور حواشی، مقالہ برائے ایم فل ، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد۲۰۰۴ء، زیر نگرانی ڈاکٹرسعیدالرحمن

☆ عابد اکبر عابد، حافظ ،تفسیر احکام القرآن للجصاص (سورۃالبقراء آیت:۲۲۲۔۲۲۹۔کاترجمہ ،تخریج اور تحقیقی حواشی)،مقالہ برائے ایم فل ، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد ۲۰۰۴ء، زیرنگرانی ڈاکٹرحمیداللہ عبدالقادر

☆ عابدہ شفاعت احمد، قرآن میں مذکور غذائی اشیاء کی حکمت۔۔تجزیاتی مطالعہ، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ جامعہ پنجاب ۲۰۰۷ء، زیر نگرانی ڈاکٹرطاہرہ بشارت

☆ عاصم نعیم،پاکستان کا اردو تفسیری ادب، رجحانات اور اثرات کا تحقیقی وتنقیدی مطالعہ، تحقیقی مقالہ برائے پی ایچ ڈی جامعہ پنجاب، لاہور۲۰۰۷ء، زیر نگرانی پروفیسر ڈاکٹرحافظ محمود اختر

☆ عالیہ اکبر، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل(علوم اسلامیہ)بعنوان ' ماحولیاتی تحفظ قرآن وسنت کی روشنی میں' دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور۰۷۔۲۰۰۵ء، زیر نگرانی پروفیسر ڈاکٹر شمس البصر

☆ عائشہ خان، تفسیر اضواء البیان۔۔۔اسلوب و منہج، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ جامعہ پنجاب۲۰۱۳ء، زیر نگرانی پروفیسرڈاکٹر حافظہ شاہدہ پروین

☆ عبداللہ ،محمد ،حافظ ، قرآن مجید کا منہج تربیت اور عصری معاشرتی مسائل، تحقیقی مقالہ برائے پی ایچ ڈی جامعہ پنجاب،لاہور۲۰۰۹ء، زیر نگرانی ڈاکٹر طاہرہ بشارت

☆ عبداللہ، محمد، ، عیسائیت کے عقائد کا رد تفسیر حقانی کی روشنی میں، پراجیکٹ برائے ایم فل لیڈنگ ٹو پی ایچ ڈی، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد۲۰۱۰ء، زیر نگرانی ڈاکٹرحافظ محمد سجاد

☆ عبدالباسط ازہر اعوان، احکام القرآن للجصاص و احکام القرآن لابن العربی کا تقابلی مطالعہ (سورۃ النساء آیت۲۴ تا آخر)، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ ،بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان۰۷۔۲۰۰۵ء، زیر نگرانی پروفیسر ڈاکٹرنورالدین جامی

☆ عبدالحفیظ، چوہدری ، پروفیسر، امام ابن تیمیہؒ کا تفسیری منہج، تحقیقی مقالہ برائے ڈاکٹریٹ علوم اسلامیہ جامعہ پنجاب ۱۹۹۶ء، زیر نگرانی پروفیسر ڈاکٹرخالد علوی

☆ عبدالحق مجاہد،تفسیر ترجمان القرآن اور تدبر قرآن کے کلامی مضامین کا تقابل ، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ ،بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان۱۲۔۲۰۱۰ء،زیر نگرانی ڈاکٹرعبدالقدوس صہیب

☆ عبدالحی ،اصول تفسیر اور تفہیم القرآن،الاتقان فی علوم القرآن کے اصول تفسیر میں تفہیم القرآن کا تجزیاتی مطالعہ ،تحقیقی مقالہ برائے ایم فل ،یونیورسٹی آف سرگودھا سیشن ۱۱۔۲۰۰۹ء، زیر نگرانی ڈاکٹرمحمد شہباز منج

☆ عبدالرحمن قاسمی،غازی، سورت الاحزاب کی روشنی میں پردہ کے جدید مسائل اور قانون سازی کے حوالے سے تحقیقی و تقابلی جائزہ، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ ،بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان۱۰۔۲۰۰۸ء، زیر نگرانی پروفیسرڈاکٹرنورالدین جامی

☆ عبدالرزاق گوندل، نواب صدیق حسن خان کا تفسیری منہج اور تفسیر ترجمان القرآن بلطائف البیان کا تفسیر ادب میں مقام ، تحقیقی مقالہ برائے پی ایچ ڈی جامعہ پنجاب ۲۰۰۹ء، زیر نگرانی پروفیسرڈاکٹرحافظ محمود اختر

☆ عبدالعزیز،حافظ ، مدنی ، تفسیر احکام القرآن للجصاص ترجمہ،تخریج اورتنقیدی حواشی (از سورت نور تا ص)، مقالہ برائے ایم فل ، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد۲۰۰۳ء، زیر نگرانی ڈاکٹرنورالدین جامی

☆ عبدالعلی، محمد، اچکزئی، الجامع الاحکام القرآن سے تفسیر سورۃ البقرۃ(آیت ۱۸۳تا۱۸۸)کاترجمہ، تخریج اور تنقیدی حواشی، مقالہ برائے ایم فل ، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد ۱۹۹۶ء، زیر مشاورت ونگرانی ڈاکٹر محمد طفیل ہاشمی

toobaa-elibrary.blogspot.com

☆ عبدالغفار، حافظ ، جدید فقہی مسائل میں تبیان القرآن اور تیسیرالقرآن کے اسلوب و منہج کا تقابلی جائزہ، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ،منہاج یونیورسٹی لاہور۱۱۔۲۰۰۹ء، زیر نگرانی ڈاکٹر ظہور اللہ الازہری

☆ عبدالقادر آزاد ،سید ، حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی بحیثیت مفسر قرآن، تحقیقی مقالہ برائے پی ایچ ڈی جامعہ پنجاب۱۹۸۷ء، زیر نگرانی پروفیسر امان اللہ خان

☆ عبدالقدوس درانی، تفسیر تبیان القرآن کے اعتقادی مباحث کاتحقیقی جائزہ، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ منہاج یونیورسٹی لاہور۰۸۔۲۰۰۶ء، زیر نگرانی ڈاکٹرمسعود احمد مجاہد

☆ عبدالقیوم، الجامع لاحکام القرآن للقرطبی(سورۃطٰہٰ، ترجمہ ، تخریج وتعلیق)، مقالہ برائے ایم فل ، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد۲۰۰۳ء، زیر نگرانی ڈاکٹراحمد جان

☆ عبدالمجید،حافظ، تفسیر ابن کثیر میں روایات سیرت کا تحقیقی جائزہ (تخریج و حکم)، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ ، دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاول پور، پاکستان۱۳۔۲۰۱۱ء، زیر نگرانی ڈاکٹرحافظ افتخار احمد،ایسوسی ایٹ پروفیسر

☆ عتیق امجد، تفسیر احکام القرآن للجصاص (سورۃالنساء آیت:۳۴۔۹۱)ترجمہ، تعلیقات کا تحقیقی مطالعہ، مقالہ برائے ایم فل ، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد۲۰۰۳ء، زیر نگرانی پروفیسرڈاکٹر محمد طفیل ہاشمی

☆ عطیہ شہناز، فضائل سورِ قرآن سے متعلق موضوع احادیث۔۔ایک تحقیقی مطالعہ، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ جامعہ پنجاب۲۰۰۸ء، زیرنگرانی ڈاکٹرطاہرہ بشارت

☆ عظمیٰ اخلاق، احکام القرآن للجصاص ؒوالجامع لاحکام القرآن للقرطبیؒ کا تقابلی مطالعہ(سورۃ النساء)، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ، اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور۰۴۔۲۰۰۲ء

☆ عقیلہ اسلم، حافظ،استعاراتِ قرآنیہ۔۔۔تفسیری ادب کا مطالعہ، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ جامعہ پنجاب۲۰۰۵ء، زیر نگرانی ڈاکٹر محمد سعد صدیقی

☆ عمر حیات ، الجامع لاحکام القرآن ،للقرطبی(سورۃ النساء آیت نمبر۸۴تا۱۱۵) کا تحقیقی و تنقیدی مطالعہ، مقالہ برائے ایم فل ، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد ۱۹۹۹ء، زیر نگرانی ڈاکٹر محمد طفیل ہاشمی

☆ عمرفاروق بزمی،حافظ ، ثناء اللہ امرتسری کی تفسیر ثنائی میں روایات سیرت کا تحقیقی جائزہ، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل (علوم اسلامیہ) دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاول پور۱۳۔۲۰۱۱ء، زیرنگرانی ڈاکٹرحافظ ضیاء الرحمن

☆ عمر شاہد، معارف القرآن و تبیان القرآن کے فقہی احکامات کاتحقیقی و تقابلی جائزہ(سورۃ النور کی روشنی میں)، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ ،بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان۰۸۔۲۰۰۶ء، زیر نگرانی ڈاکٹر عبدالقدوس صہیب

☆ عمر فاروق، محمد، احکام القرآن للجصاص و احکام القرآن لابن العربی کا تقابلی مطالعہ (سورۃ البقرۃ۲۸۲تا النّساء۲۳)، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ ،بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان۱۹۹۹ء۔۲۰۰۱ء، زیر نگرانی ڈاکٹرمفتی سعیدالرحمن

☆ عمران رفیق، نسخ فی القرآن۔مختلف نقطہ ہائے نگاہ کا جائزہ، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ جامعہ پنجاب۱۳۔۲۰۱۱ء، زیر نگرانی ڈاکٹرحافظ محمود اختر

☆ عظمیٰ کوثر،مضامین سورت مزمل کا تفسیر معارف القرآن اور تفسیرضیاء القرآن کی روشنی میں ایک وتقابلی وتجزیاتی مطالعہ ،تحقیقی مقالہ برائے ایم فل ، دی یونیورسٹی آف فیصل آباد س ن،زیر نگرانی ڈاکٹر ظہوراحمداظہر

☆ عون محمد سعیدی، تفسیر تبیان القرآن کی فقہی مباحث کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل (علوم اسلامیہ) دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاول پور۱۴۔۲۰۱۲ء، زیرنگرانی ڈاکٹرضیاء الرحمن

☆ غلام رسول، محمد ،مضامین سورت یوسف کا تحقیقی جائزہ (تفسیر تبیان القرآن اور تفہیم القرآن کی روشنی میں)، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل ، دی یونیورسٹی آف فیصل آباد س ن زیر نگرانی ن د

toobaa-elibrary.blogspot.com

☆ فاروق، محمد،حیدر، علوم القرآن اور ابن جوزیؒ، تحقیقی مقالہ برائے پی ایچ ڈی جامعہ پنجاب لاہور ۲۰۰۷ء، زیرِ نگرانپروفیسر ڈاکٹر محمد اکرم چوہدری

☆ فرحت عزیز ، انسائیکلوپیڈیا آف اسلام لائیڈن میں قرآن کے مقالہ کا ناقدانہ جائزہ ، تحقیقی مقالہ برائے پی ایچ ڈی جامعہ پنجاب ۲۰۰۹ء، زیر نگرانی پروفیسرڈاکٹر ثمر فاطمہ

☆ فرخ بتول حافظ، نسخ فی القرآن۔مستشرقین کا نقطہ نظرتجزیاتی مطالعہ، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ جامعہ پنجاب(ii) ۲۰۰۴ء، زیر نگرانی ڈاکٹرحافظ محمود اختر

☆ فرخندہ فرحت، قصص القرآن کے مقاصد کی تعیین مقاصد شریعت کی روشنی میں، مقالہ برائے ایم فل اسلامیات دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور۰۹۔۲۰۰۷ء، زیر نگرانی پروفیسر ڈاکٹرابرار محی الدین مرزا

☆ فرزانہ اسماعیل، قرآن اور بائبل میں تعلیمات جہاد وقتال۔۔تاریخی تناظر اور عصری صورت حال، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ جامعہ پنجاب۲۰۰۵ء، زیر نگرانی ڈاکٹرغلام علی خان

☆ فضل ربی، چوتھی صدی ہجری میں اصول تفسیر کا ارتقاء (ایک تجزیاتی مطالعہ)، مقالہ برائے ایم فل ، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد۲۰۰۵ء، زیر نگرانی ڈاکٹر محمد عمر

☆ فوزیہ نعیم،شانِ نزول کی روایات سے استنباطِ احکام کا منہج(تفسیر قرطبی کی روشنی میں)، مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ، جی سی یونیورسٹی ، فیصل آباد ۱۴۔۲۰۱۲ء

☆ قاسم علی، امام عبداللہ بن کثیرؒ مکی کی قراء ت اوراس کے تفسیری اثرات، مقالہ ایم فل اسلامیات، جی سی یونیورسٹی فیصل آباد ۱۱۔۲۰۰۹ء

☆ قاسمی، محمد دین ،حافظ،تفسیر مطالب الفرقان کا علمی وتحقیقی جائزہ(جلد دوم)، مقالہ برائے پی ایچ ڈی جامعہ پنجاب۱۹۹۷ء، زیرِنگرانی پروفیسر ڈاکٹرخالد علوی

☆ کشور جیلانی، محمد ، تفسیر روح المعانی کا اسلوب اور خصوصیات ، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ ،یونیورسٹی آف سرگودھا سیشن ۱۱۔۲۰۰۹ء، زیر نگرانی پروفیسر ڈاکٹر زرین ایس ریاض

☆ کلثوم بی بی، جارج سیل کے ترجمہِ قرآن میں بائبل بطورِ ماخذایک تحقیقی جائزہ، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل فاصلاتی(اسلامیات)، دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاول پور۱۳۔۲۰۱۱ء، زیر نگرانی اسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر ابرار محی الدین مرزا

☆ کوثر النساء عظمی،مصادر تفسیر ضیاء القرآن ، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل سیرت سٹڈیز، دی یونیورسٹی آف فیصل آباد ۲۰۰۷ء، زیر نگرانی ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی

☆ گل ضمیر، حافظ، الجامع لاحکام القرآن(تفسیرقرطبی) سورۃ البقرۃ(آیت۱۵۳تا۱۸۲) کاترجمہ، تخریج اور تنقیدی حواشی، مقالہ برائے ایم فل ، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد ۱۹۹۶ء، زیر نگرانی ڈاکٹر محمد طفیل ہاشمی

☆ لطیف،محمد، بیان القرآن کے مسائل السلوک کا جائزہ، مقالہ برائے ایم فل ، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد ۱۹۹۳ء،زیر نگرانی ڈاکٹر محمد طفیل ہاشمی

☆ لقمان حیدر،علم غریب القرآن میں ،امام راغب اصفہانیؒ اور ابن جوزیؒ کے اسالیب کا تجزیاتی مطالعہ، مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ یونیورسٹی آف سرگودھا، سیشن ۱۵۔۲۰۱۳ء، زیر نگرانی ڈاکٹر محمدفیروزالدین شاہ

☆ مبشرہ صادق،مضامین سورۃ الاحزاب کاتفسیر ضیاء القرآن اور تفسیر تفہیم القرآن کی روشنی میں تقابلی اورتجزیاتی مطالعہ ، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل ، دی یونیورسٹی آف فیصل آباد س ن، زیر نگرانی ڈاکٹر ظہور احمد اظہر

☆ محبوب احمد، حافظ، الجامع لاحکام القرآن(للقرطبی) سے تفسیر سورۃ الزخرف اور سورۃ الدخان کاترجمہ ، تخریج اورتنقیدی حواشی، مقالہ برائے ایم فل ، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد ۲۰۰۰ء، زیر نگرانی ڈاکٹر محمد طفیل ہاشمی

toobaa-elibrary.blogspot.com

☆ محفوظ احمد، الجامع الاحکام القرآن سے تفسیر سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۲۰۳ تا ۲۲۱ کا ترجمہ، تخریج اور تنقیدی حواشی، مقالہ برائے ایم فل، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد ۱۹۹۸ء، زیر نگرانی ڈاکٹر محمد طفیل ہاشمی

☆ محمود احمد، آیات جہاد وقتال تشریحات وتعبیرات اور عصر حاضر، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ جامعہ پنجاب ۲۰۰۶ء، زیر نگرانی ڈاکٹر شبیر احمد منصوری

☆ محمود اختر، حافظ ،تدوین قرآن پر مستشرقین کے اعتراضات کا محققانہ جائزہ، تحقیقی مقالہ برائے پی ایچ ڈی جامعہ پنجاب ۱۹۹۰ء، زیر نگرانی حافظ احمد یار استاد ادارہ علوم اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی لاہور

☆ مدحت مقصود، تفسیر مظہری میں روایات سیرت کا تحقیقی جائزہ، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل(علوم اسلامیہ) دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاول پور ۱۳-۲۰۱۱ء، زیر نگرانی ڈاکٹر حافظ افتخار احمد (ایسوسی ایٹ پروفیسر)

☆ مدیحہ سعید ، تمثیلاتِ بائبل وقرآن۔ تقابلی مطالعہ، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ جامعہ پنجاب ۲۰۱۰ء، زیر نگرانی ڈاکٹر غلام علی خان

☆ مرتضیٰ، محمد ، کتاب الحدود۔کنزالعمال۔ تخریج وتحقیق (حدیث نمبر ۱۲۹۴۷-۱۳۰۲۸ تک)، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ جامعہ پنجاب((ii۲۰۰۴ء، زیر نگرانی ڈاکٹر حمید اللہ عبدالقادر

☆ مسرت ملک،مضامین سورۃالمائدہ ،تفسیر تفہیم القرآن اورتفسیر ضیاء القرآن کی روشنی میں تجزیاتی وتقابلی مطالعہ ،تحقیقی مقالہ برائے ایم فل ، دی یونیورسٹی آف فیصل آباد س ن،زیرنگرانی،ن د

☆ ملازم حسین، معارف القرآن و تبیان القرآن کے فقہی مباحث کا تقابلی مطالعہ(سورۃ المائدہ کی روشنی میں)، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ ،بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان ۱۰-۲۰۰۸ء، زیر نگرانی ڈاکٹر محمود سلطان کھوکھر

☆ ممتاز احمد، مہر ، الجامع لاحکام القرآن(تفسیر قرطبی) سے سورۃ شعراء اور نمل کی آیات ۱-۲۹کا ترجمہ ،تخریج اور تنقیدی حواشی، مقالہ ایم فل ، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد ۲۰۰۳ء، زیر نگرانی پروفیسر ڈاکٹر محمد شریف سیالوی

☆ منزہ مصدق، مس، قرآن وسنت کا باہمی تعلق اور مولانا حمید الدین فراہی، مقالہ برائے ایم فل ، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد ۲۰۰۲ء، زیر نگرانی پروفیسر ڈاکٹر جمیلہ شوکت

☆ میمونہ یاسمین،تفاسیر جصاص اورقرطبی کا تقابلی جائزہ(تانیثیت اورمحکوم لوگوں کے مسائل کا خصوصی مطالعہ (سورۃ النساء آیت ۱-۲۰ کی روشنی میں)، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل (علوم اسلامیہ)بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان ۰۵-۲۰۰۳ء، زیر نگرانی غلام شمس الرحمن

☆ نبی علوی، غلام ، تفسیر صغیر(مرزا بشیرالدین محمود) کے تفردات۔تجزیاتی مطالعہ، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل جامعہ پنجاب، لاہور ۲۰۰۷ء، زیر نگرانی ڈاکٹر غلام علی خان

☆ نبی قادری، غلام ، سورۃ الاحزاب کے اعتقادی اور فقہی مباحث کا تحقیقی جائزہ (تفسیر ابن کثیر اور تفسیر مظہری کی روشنی میں)، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ،منہاج یونیورسٹی لاہور ۰۸-۲۰۰۶ء، زیر نگرانی ڈاکٹر مسعود احمد مجاہد

☆ نجمہ پروین،قرآن مجید میں مذکور ارضی وسماوی نعمتیں، عصری اکتشافات کی روشنی میں حکمتوں اور فوائد کا مطالعہ ، تحقیقی مقالہ برائے ایم ایس علوم اسلامیہ ، شعبہ علومِ اسلامیہ ،لاہور کالج فار ویمن یونیورسٹی لاہور سیشن ۱۲-۲۰۱۰ء، زیر نگرانی ڈاکٹر آسیہ شبیر منصوری

☆ نشابہ نرگس، قرآن مجید، کتابِ مقدس اور گیتا کی دعاؤں اور مناجاتوں کا تقابلی مطالعہ، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ ،بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان ۰۷-۲۰۰۵ء، زیر نگرانی پروفیسر ڈاکٹر محمد اکرم رانا

☆ نصرت ضیاء ملک، چودھویں صدی ہجری میں اردوزبان کے تفاسیری ادب پر مقامی سیاسی اثرات، مقالہ برائے ایم فل ، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد ۱۹۹۱ء، زیر نگرانی پروفیسر ڈاکٹر محمد طفیل ہاشمی

toobaa-elibrary.blogspot.com

☆ نور حبیب اختر، تفسیر مواہب الرحمن کا تحقیقی مطالعہ، تحقیقی مقالہ برائے پی ایچ ڈی جامعہ پنجاب،لاہور۲۰۰۷ء، زیر نگرانی ڈاکٹرحافظ محمود اختر

☆ نیرّہ افضل، تفسیر عثمانی کی خصوصیات، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ جامعہ پنجاب سیشن۰۴-۲۰۰۲ء، زیر نگرانی محمد عبداللہ

☆ نیلم اقبال،تفسیر قرآن اور نقد استشراق،(تفسیر ماجدی،تفہیم القرآن اور ضیاء القرآن کا تجزیاتی مطالعہ)،مقالہ برائے ایم فل (علوم اسلامیہ) یونیورسٹی آف سرگودھا، سیشن۱۴-۲۰۱۲ء، زیر نگرانی ڈاکٹر محمد شہباز منج

☆ واحد بخش، قاری ، الجامع لاحکام القرآن للقرطبی(سورۃ الفرقان مکمل پ ۱۸)ترجمہ ، تخریج ، تحقیق وتنقیدی جائزہ ، مقالہ برائے ایم فل ، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد ۲۰۰۲ء، زیر نگرانی ڈاکٹر محمد طفیل ہاشمی

☆ ہاجرہ مریم، تصریف آیات (عقائد و ایمانیات)--- اسرار وحکم، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل (علوم اسلامیہ) جامعہ پنجاب۱۴-۲۰۱۲ء، زیر نگرانی ڈاکٹر حافظ محمود اختر

☆ یونس، محمد، حافظ، اردو تفاسیر میں فقہی مسائل کاتقابلی جائزہ، مقالہ برائے ایم فل ، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد۱۹۹۲ء، زیر نگرانی پروفیسر حافظ احمد یار

☆ مضامین سورۃ الانعام، تفسیر ضیاء القرآن اور تفسیر تفہیم القرآن کی روشنی میں تجزیاتی وتقابلی مطالعہ ،تحقیقی مقالہ برائے ایم فل ، دی یونیورسٹی آف فیصل آباد س ن، زیر نگرانی ن د

☆ مضامین سورت یونس ؑکا تفسیر ضیاء القرآن اور تفسیر تفہیم القرآن کی روشنی میں تجزیاتی وتقابلی مطالعہ ، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل، دی یونیورسٹی آف فیصل آباد س ن ،زیر نگرانی ڈاکٹر ظہوراحمداظہر

مسودات

☆ ارشد لطیف،سورۃ نور کی روشنی میں معاشرتی مسائل ، مسودہ برائے شہادت العالمیہ ،جامعہ سلفیہ فیصل آباد س ن، تحت اشراف حافظ مسعود احمد

☆ اسد الرحمن، اعراب القرآن وتفسیرہ سورۃ الملک والقلم ،مسودہ برائے شہادت العالمیہ ،جامعہ سلفیہ فیصل آباد، ۲۰۱۴ء، تحت اشراف عبید اللہ طارق

☆ اسدعبدالغفور ،سورۃ لقمان فی ضوء أھم التفاسیر ،مسودہ برائے شہادت العالمیہ ،جامعہ سلفیہ فیصل آباد ۲۰۱۴ء، تحت اشراف مولانا اکرم مدنی

☆ اسماعیل عابد، محمد،احکام المیراث فی القرآن الحکیم ، مسودہ برائے شہادت العالمیہ ،جامعہ سلفیہ فیصل آباد،۲۰۰۱ء، تحت اشراف مولانا محمد یونس بٹ

☆ اعجاز الحق یزدانی،دعوت دین قرآن کی روشنی میں، مسودہ برائے شہادت العالمیہ ،جامعہ سلفیہ فیصل آباد س ن، تحت الاشراف الدکتور پروفیسر منیر اظہر

☆ تنویر الاسلام، حافظ ، آٹھ قرآنی محرّمات اور ان کی حکمت ِتحریم ، مسودہ برائے شہادت العالمیہ ،جامعہ سلفیہ فیصل آباد س ن، تحت اشراف حافظ مسعود عالم

☆ حسن ربانی، محمد،علم ِتجوید کی تدوین و ارتقاء اور مشہور قراء کا تعارف ، مسودہ برائے شہادت العالمیہ ،جامعہ سلفیہ فیصل آباد ۲۰۰۶ء، تحت الاشراف قاری شعیب احمد

☆ حفیظ الرحمن، محمد،قرآت الامام نافع بروایۃ قالون وورش رحمھم اللہ تعالیٰ ،مسودہ برائے شہادت العالمیہ ،جامعہ سلفیہ فیصل آباد ۲۰۱۳ء، تحت الاشراف قاری محمد ریاض احمد عزیزی

toobaa-elibrary.blogspot.com

☆ رفیع الدین، محمد ، حافظ ، برصغیر پاک وہند کا تفسیری سرمایہ(عربی ، اردو) ،مسودہ برائے شہادت العالمیہ ،جامعہ سلفیہ فیصل آباد ۱۹۸۴ء، تحت الاشراف مولانا قدرت اللہ فوق

☆ شہزاد حسین،سورۃ الزخرف کے مضامین کا مطالعہ اھم تفاسیر کی روشنی میں، مسودہ برائے شہادت العالمیہ ،جامعہ سلفیہ فیصل آباد ۲۰۱۰ء، تحت اشراف مولانا اکرم رحمانی

☆ عبداللہ ساجد، حافظ ، آیۃ الوصیۃ اور اس کے احکام و مسائل ،مسودہ برائے شہادت العالمیہ ،جامعہ سلفیہ فیصل آباد۲۰۰۸ء، تحت الاشراف مفتی عبدالحنان زاہد

☆ عبدالستار، سورۃالنساء کا تفسیری جائزہ(اول تا آیت نمبر ۲۳ تک)مسودہ برائے شہادت العالمیہ ،جامعہ سلفیہ فیصل آباد ۲۰۱۲ء ،تحت اشراف مولانا اکرم رحمانی

☆ عبدالرحیم ملتانی ،علم التجویداور اس کا تاریخی پس منظر ،مسودہ برائے شہادت العالمیہ ،جامعہ سلفیہ فیصل آباد س ن، تحت اشراف حافظ ذکاء ُاللہ

☆ عبدالرشید بدر،سورۃ الحجرات اور اسمیں موجود معاشرتی مسائل ، مسودہ برائے شہادت العالمیہ ،جامعہ سلفیہ فیصل آباد ۲۰۰۲ء، تحت اشراف مولانا اکرم رحمانی

☆ عمر انور، محمد، حافظ ، اعراب القرآن وتفسیرہ سورۃ الحاقۃ، سورۃ المعارج اور سورۃ نوح ،مسودہ برائے شہادت العالمیہ، جامعہ سلفیہ فیصل آباد ۲۰۱۴ء، تحت الاشرف نجیب اللہ طارق

☆ عمران شریف،محمد،قاری،منکرین قرآت کے اعتراضات اور ان کی حقیقت دلائل کی روشنی میں،مسودہ برائے شہادت العالمیہ ،جامعہ سلفیہ فیصل آباد ۲۰۱۱ء، تحت الاشراف قاری محمد ریاض عزیزی

☆ قذافی احمد،محمد،تفہیم سورۃ الفرقان۲۵ آیت ۶۱ تا ۷۷ ، مسودہ برائے شہادت العالمیہ ،جامعہ سلفیہ فیصل آباد س ن ، تحت اشراف حافظ مسعود عالم

☆ ندیم عبدالمجیدلاہوری ،قرآن حکیم کے اردو تراجم اور ان کا علمی جائزہ ، مسودہ برائے شہادت العالمیہ ،جامعہ سلفیہ فیصل آباد س ن،تحت الاشراف حافظ عبدالستار الحماد

☆ یار ثاقب ،محمد،قرآن حکیم کی جمع وترتیب و حفاظتِ رِوات، مسودہ برائے شہادت العالمیہ ،جامعہ سلفیہ فیصل آباد س ن ، تحت اشراف محمد داؤد

English Books

The Koran, George Sale, Waran and company,New York(1890)

The Life of Muhammad, William Mair, Ediabargh

The Encyclopedia Britanka

The Hero as prophet, Thomas Carlyle, Islamic Service League ,Bomby

Muhammmad and Muhammadism, R-Borwarth, Doar Publisher (Limited, London(1986)

Encyclopaedia Britanica(Maeropaedia),Vol,15,USA,1974

websites

www.aiou.edu.pk

https://www.al-islam.org/

http://www.ajku.edu.pk/

www.bzu.edu.pk

toobaa-elibrary.blogspot.com

www.kitab.o.sunnat.com *www.islamhouse.com*
http://gcuf.edu.pk/ *http://www.ghaziuniversity.edu.pk/*
http://global.edu.pk/ *http://www.hajvery.edu.pk/*
http://www.hamdard.edu.pk/ *http://hec.gov.pk/*
www.uos.edu.pk *www.iiu.edu.pk*
http://www.alkhair.edu.pk/ *http://www.leads.edu.pk/*
https://lums.edu.pk/ *http://www.mul.edu.pk/*
www.numl.edu.pk *www.nust.edu.pk*
www.tawheedekhaalis.com *https://www.tuf.edu.pk/*
http://www.pu.edu.pk/ *www.qua.edu.pk*
www.ripha.edu.pk *http://www.uet.edu.pk/*
http://www.uettaxila.edu.pk/ *http://uog.edu.pk/home.php*
http://www.uol.edu.pk/ *https://uos.edu.pk/*
http://www.umt.edu.pk/ *http://usindh.edu.pk/*
http://iqra.edu.pk/ *http://isra.edu.pk/*
https://en.wikipedia.org/wiki/List_of_universities_in_Pakistan

toobaa-elibrary.blogspot.com